روحانی معالجین کے انٹرویوز پر مشتمل

جنات اور جادو کے سربستہ راز

روحانی وظائف کے ذریعے اپنا علاج خود کیجئے

پانچواں ایڈیشن



تحقیق و تصنیف: عبیداللہ طارق ڈار

معروف روحانی معالجین

استاد بشیر احمد، مولانا عزیز الرحمٰن یزدانی، صوفی عبدالحمید اور صوفی کشور رحمان

کے انٹرویوز پر مشتمل

جنات اور جادو کے سربستہ راز

اور ان کے اثرات بد سے بچاؤ کے روحانی وظائف

تحقیق و تصنیف:

عبیداللہ طارق ڈار

اذان سحر پبلی کیشنز

نزد مین گیٹ منصورہ۔ ملتان روڈ لاہور PH:5435667

نام کتاب	:	جنات اور جادو کے سربستہ راز
تحقیق وتصنیف	:	عبیداللہ طارق ڈار
ناشر	:	ملک عباس اختر اعوان منتظم اذان سحر پبلی کیشنز منصورہ ملتان روڈ لاہور فون: 042-5435667
طبع	:	میٹرو پرنٹرز لاہور
طبع اول	:	2001ء
طبع دوم	:	2002ء
طبع سوئم' چہارم	:	2003ء
طبع پنجم	:	جولائی 2004ء
طبع ششم	:	جنوری 2005ء
طبع ہفتم	:	مارچ 2006ء
طبع ہشتم	:	مارچ 2008ء
طبع نہم	:	ستمبر 2010ء
طبع دہم	:	دسمبر 2011
قیمت	:	280 روپے

ملنے کے پتے

...... علم وعرفان پبلشرز۔ الحمد مارکیٹ 40 اردو بازار لاہور 37352332,37232336

...... خزینہ علم وادب۔ الکریم مارکیٹ اردو بازار۔ لاہور 37314129

...... البدر پبلی کیشنز۔ اردو بازار لاہور 37225030

...... مکتبہ معارف اسلامی منصورہ ملتان روڈ لاہور 35432419

انتساب

اخلاص کی دولت سے مالا مال

جناب بلال قدرت بٹ

کے نام

جو دلوں کو مسخر کرنے کا فن جانتے ہیں

جنات اور جادو کے سربستہ راز' ایک جھلک

صوفی عبدالحمید مرحوم

استاد بشیر احمد

مولانا عزیز الرحمان یزدانی

صوفی کشور رحمان

عرض ناشر

محترم قارئین! ایک طویل عرصے کی محنت، خوبصورت کتاب کی شکل میں آپ کے سامنے ہے۔ اس سلسلے کا آغاز ''خواتین میگزین'' اور بعدازاں موقر روزنامہ انصاف لاہور اور روزنامہ اوصاف اسلام آباد میں اس عزم کے ساتھ کیا گیا تھا کہ لوگوں کو نام نہاد پیروں اور جعلی عاملوں سے نجات دلائی جائے اور ان تک قرآن وحدیث سے ماخوذ اذکار پہنچا دیئے جائیں تاکہ کوئی بھی فرد بالخصوص خواتین گھر بیٹھے وظیفہ یادم کر کے اپنے روحانی مسئلے کا علاج کر سکیں۔ یہ پیشکش خصوصاً خواتین کے لیے ایک نادر تحفہ سے کم نہیں ہے، کیونکہ طبقہ نسواں نسبتاً جلد وہم کا شکار ہو جاتا ہے۔ ان پڑھ خواتین ہی نہیں بلکہ بعض اوقات تعلیم یافتہ خواتین بھی توہم پرستی کا شکار دکھائی دیتی ہیں۔ اور یہ بھی ایک تلخ حقیقت ہے کہ نام نہاد پیروں اور جعلی عاملوں کا شکار بھی یہی طبقہ زیادہ تر ہوتا ہے۔ ایسے بہت سے واقعات منظر عام پر آ چکے ہیں کہ بعض اوقات ان خواتین کی دولت ہی نہیں لٹتی، بلکہ عزت بھی سلامت نہیں رہتی۔

یہ واضح رہنا چاہیے کہ تمام عامل جعلی نہیں ہوتے لیکن صحیح عامل حضرات کی تعداد آٹے میں نمک کے برابر ہے۔ بانی ''خواتین میگزین'' مولانا رضاء اللہ ذوقؒ بھی بہت بڑے عالم اور عامل تھے۔ ان سے ہزاروں افراد نے فیض اٹھایا ہے۔ ان کے وظائف اور عمل قرآن وحدیث سے اخذ کردہ تھے۔ چیچہ وطنی کے سید سعید احمد شاہؒ کا معاملہ بھی یہی تھا۔ امیر جمعیت اہلحدیث ضلع گوجرانوالہ مولانا عزیز الرحمان یزدانی اور ان کا پورا خاندان علماء اور عاملوں کا خاندان ہے۔ وہ قرآن وحدیث سے ماخوذ وظائف کے ذریعے لوگوں کا علاج کرتے ہیں۔

یہ کتاب انشاءاللہ شکوک وشبہات اور توہم پرستی کے زہر کا تریاق ثابت ہوگی۔ کوشش کی گئی ہے کہ اس کتاب میں تمام اہم روحانی مسائل کا حل پیش کر دیا جائے۔

توہم پرستی، جعلی عاملوں اور نام نہاد پیروں کے خلاف جہاد کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ یہ کتاب ہر گھر کی ذاتی لائبریری کا حصہ بن جائے۔ اس کام کو انشاءاللہ ہم ہر صورت میں انجام دیں گے۔

عباس اختر اعوان

پیش لفظ

میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھ ناتواں کو ہمت اور استقامت عطا کی، جس کی بدولت آج یہ کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس کتاب میں سورۃ مزمل کے باموکل عامل صوفی عبدالحمید اور ماہر روحانی عملیات مولانا عزیز الرحمٰن یزدانی اور پراسرار علوم کے سابق ماہر استاد بشیر احمد اور ایک ناکام عامل صوفی کشور رحمان نے اپنے سابقہ تجربات کی روشنی میں ان نام نہاد عاملوں کے چہروں سے نقاب اتارنے کی کامیاب کوشش کی ہے، جو سادہ لوح اور پریشان حال لوگوں کی مجبوریوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور انہیں گمراہ کن اور شرکیہ وظائف کے ذریعے شیطان سے مدد طلب کرنے کی ترغیب دیتے ہیں۔ ''جنات اور جادو کے سربستہ راز'' جو آپ کے ہاتھوں میں ہے، اس کتاب میں موجود انٹرویوز، پراسرار علوم کے ان سربستہ رازوں سے پردہ اٹھاتے ہیں جن تک عام آدمی کی رسائی ممکن نہیں تھی۔

اس کتاب کی اشاعت سے جہاں اور بہت سے لوگ استفادہ کریں گے، وہاں ایسے افراد کو بھی اپنی اصلاح کا موقع ملے گا جو راتوں رات امیر بننے یا اپنی بے لگام خواہشات کی تکمیل کے لیے جنات کو تسخیر کرنے کے شوق میں مبتلا ہیں۔ اس قسم کے شائقین کو بعد میں کن اذیت ناک مراحل سے گزرنا پڑتا ہے اس کی تمام تفصیل اس کتاب میں موجود ہے۔

اس کتاب کی تکمیل میں محترم عباس اختر اعوان صاحب کی ذاتی دلچسپی اور توجہ نے قدم قدم پر میرا حوصلہ بڑھایا۔ جبکہ میرے بزرگ شیخ غلام حسین صاحب نے بخوشی اس کتاب کی پروف ریڈنگ کی ذمہ داری قبول کر کے میری مشکلات کو کم کر دیا۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری لغزشوں سے درگزر فرما کر ہمیں صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور میری اس کاوش کو قبول فرما کر میرے لیے اس کتاب کو صدقہ جاریہ بنا دے۔ آمین

عبیداللہ طارق ڈار

اظہار تشکر

لاابالی عمر، آزاد منش طبیعت، بغیر کسی تجربہ اور رہنمائی کے صحافی بننے کا شوق...... کل کی بات ہے مگر شمار کریں تو صحافت کے خارزار میں قدم رکھے آج سولہ برس ہونے کو آئے ہیں۔ اس طویل سفر میں بہت سے موڑ آئے۔ کچھ نے عادات کو بگاڑ دیا، کچھ نے خیالات کو اظہار دیا، کچھ نے فکر کو نکھار دیا اور کچھ نے زندگی کو سنوار دیا۔ اب تو ان گزرے ہوئے دنوں کی صرف یادیں باقی رہ گئی ہیں۔ حسین یادیں...... جو آسمان پر چمکتے ستاروں کی مانند ہوتی ہیں، بھلا انہیں چمکنے سے کون روک سکتا ہے، ان خوب صورت اور نہ بھولنے والی یادوں کی کڑیاں جب زمانہ طالب علمی کے شب و روز سے ملتی ہیں تو مجھے اپنے وہ تمام دوست یاد آ جاتے ہیں جن کی بے لوث رفاقت اور مخلصانہ تعاون سے مجھے یہ مقام ملا۔

میں ایک ایسا انسان ہوں جو دوستوں کے احسانوں کے بوجھ تلے دبا ہوا ہوں۔ میں اپنی تمام تر کوششوں کے باوجود اپنے محسنوں کے احسانات کا حق ادا نہیں کر سکا، مگر اظہار تشکر کے ذریعے اپنے جذبات کا اظہار شاید میرے دل کے بوجھ کو کچھ کم کر دے۔ سوچتا ہوں شکریہ ادا کروں تو کس کس کا، اپنے عزیز دوست عمران مبارک اور نواز جٹ مرحوم کا کہ جن کی رفاقت نے مجھے صحافت کے شعبہ میں قدم جمانے کا حوصلہ عطا کیا۔ عابد نواز (فوٹو جرنلسٹ، ڈیلی ٹائمز لاہور) کا کہ ہر مرتبہ احسان کر کے بھول جاتا ہے، میرے ہمدم دیرینہ قیصر حیات چوہدری کا کہ جس نے مجھے انسانوں کی غلطیوں سے درگزر کرنے کا سبق سکھایا، خدمات دین کے جذبے سے سرشار حافظ امجد فاروق کا کہ جو بھی ان سے ملتا ہے انہیں کا ہو کے رہ جاتا ہے، رنگا رنگ طبیعت کے مالک شاعر و آرٹسٹ سلیم وکی کا جو بہت سی خداداد صلاحیتوں کا مالک اور ایک ذات میں کئی وجود رکھتا ہے۔

عادل عظیم چوہدری کا جو نرمی کا جواب نرمی اور سختی کا جواب بھی نرمی سے دینے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ روشن ضمیر پرویز اقبال چوہان جو دشمنوں کو معاف کرنے میں بہت وسیع القلب واقع ہوئے ہیں۔ مجسمہ شرافت میاں وقاص نظام ایڈووکیٹ جنہوں نے منافقت کرنا سیکھا ہی نہیں، یاروں کے یار محمد وسیم جج جو تعلقات میں رکھ رکھاؤ کے قائل نہیں، پروفیسر حافظ محمد احسان جن کے قیمتی مشوروں سے سبھی مستفید ہوتے ہیں، ارشد مسعود ویرکا کہ جن کا میرے دل میں انتہائی احترام ہے اور انسانیت کا درد رکھنے والے [illegible]

میں بہت خوش نصیب ہوں جو مجھے اتنے اچھے دوستوں کا ساتھ نصیب ہوا...... میرے دل کے نہاں خانوں میں احترام کے بلند منصب پر فائز، میرے یہ محسن! جنہوں نے میری خامیوں کے باوجود اپنی عنایتوں، محبتوں اور نوازشوں سے مجھے زندگی بسر کرنے کا ڈھنگ سکھا دیا۔

فرض تو ایک قرض ہے جسے خود ہی ادا کرنا پڑتا ہے۔ مجھ پر بھی کچھ قرض ہے جو میں ادا کرنا چاہتا ہوں، وہ قرض میرے ان محسنوں کا ہے جنہوں نے صحافت کے شعبہ میں قدم قدم پر میری رہنمائی کی۔ صحافت ایک ایسا شعبہ ہے جس میں بے لوث رہنمائی اور تعاون کرنے والے مخلص افراد کی تعداد آٹے میں نمک کے برابر ہے، صحافت کی اس پرخار وادی میں طویل عرصہ گزارنے کے دوران مجھے بہت سے عظیم صحافیوں کی رفاقت میں کام کرنے کا موقع ملا اور میں نے ان سے بہت کچھ سیکھا، میری خواہش تھی کہ اگر کبھی موقع ملا تو ان ہستیوں کا ذکر ضرور کروں گا جن کی رفاقت، صحافت کے میدان میں میرے لیے سنگ میل ثابت ہوئی۔ اب قرض ادا کرنے کا یہ موقع اس کتاب کی بدولت مجھے میسر آ گیا۔

مجھے صحافت کے شعبہ سے وابستہ ہوئے ابھی زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ روزنامہ ''جرأت'' کے ایڈیٹر محترم عرفان اطہر صاحب کے سائے میں کام کرنے کا موقع ملا، ان کے حسن اخلاق نے مجھے بہت متاثر کیا اور اس کے بعد محترم عباس اختر اعوان صاحب کی رفاقت میں کام کرنے کا موقع ملا، انہوں نے جس انداز سے میری حوصلہ افزائی و رہنمائی کی، اس نے مجھے شعبہ صحافت کے ساتھ مستقل طور پر وابستہ کر دیا۔ انہوں نے میرے ساتھ جو تعاون کیا، میں اسے کبھی فراموش نہیں کر سکتا۔

اس کے علاوہ سابق ڈپٹی ایڈیٹر روزنامہ ''انصاف'' لاہور محترم محمد عثمان صاحب جو ان دنوں ''جیو ٹی وی'' میں فرائض سرانجام دے رہے ہیں، انہوں نے تصنیف و تالیف کے لیے ہمیشہ میری رہنمائی کی، ان کے خلوص و محبت سے مجھے آگے بڑھنے کا حوصلہ ملا۔

میں روزنامہ ''اوصاف'' اسلام آباد کے دوستوں جناب اشفاق ساجد سینئر رپورٹر، جناب محمد عبدالحمید تبسم میگزین ایڈیٹر، جناب امتیاز وریاہ میگزین سیکشن اور جناب احمد لطیف ڈپٹی ایڈیٹر روزنامہ ''کائنات'' اسلام آباد کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے معاشرے سے جہالت اور گمراہی کے خاتمے کے لیے روحانی وظائف پر مشتمل معروف روحانی معالجین کے انٹرویوز کی اشاعت میں تعاون کر کے سادہ لوح عوام کو اصل حقائق سے آگاہ کیا۔

جناب عاصم نعمانی کے تاثرات

''جنات اور جادو کے سربستہ راز''

روحانی وظائف کے ذریعے اپنا علاج خود کیجئے'

یہ دو لائنیں کتاب کا عنوان ہیں۔ یہ کتاب کیا ہے؟ عنوان خود ہی بول رہا ہے کہ کتاب میں کیا کچھ موجود ہے۔

ہمارے ملک میں جنتر منتر، تعویذ دھاگہ کا کاروبار اتنا وسیع ہو گیا ہے کہ بھیک مانگنے والوں کی بھرمار اس قدر نہ ہو گی جتنی کہ ان جعلی عاملوں کی ہے۔ اس بناء پر معاشرے میں توہمات، وہم، شکوک وشبہات کی فضا بڑی تیزی کے ساتھ پروان چڑھ رہی ہے۔ جس کے نتیجے میں ہوشیار لوگ فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

کتاب کے مصنف عبیداللہ طارق ڈار ہمارے نہایت مہربان اور للہ خیر خواہ ہیں' انہوں نے اپنی کتاب مجھے عنایت فرمائی جسے پڑھ کر میں حیران ہوں کہ ہمارے ملک میں کس طرح عوام بے چارے دھوکہ کھا رہے ہیں...... مزید حیرانی اس پر ہے کہ ایک فرد عبیداللہ طارق ڈار تن تنہا گمراہیوں کے سیلاب کے آگے بند باندھنے کی کوشش کر رہا ہے۔

جس دور سے ہم گزر رہے ہیں' اس میں برادریوں، خاندانوں، ہمسایوں میں کدورت، بغض، حسد وغیرہ کا خوب چلن ہے۔ اگلا قدم ایک دوسرے کو گرانے اور نقصان پہنچانے کا ہوتا ہے اور اس کے لیے مختلف طریقے اختیار کیے جاتے ہیں۔ اس قسم کی وارداتیں شہروں میں کم اور دیہاتوں میں زیادہ ہوتی ہیں۔ روحانی وظائف کے ذریعے پراسرار علوم کے منفی اثرات کا علاج کرنے والے لوگ بہت کم ہیں، نیم خواندہ اور اناڑی زیادہ ہیں۔ جس کی وجہ سے مزید خرابیاں پیدا ہو رہی ہیں۔

اللہ پاک کی توفیق سے صاحب کتاب اپنی مخلصانہ کوشش میں کامیاب رہے ہیں۔ جو لوگ جنات اور جادو کی حقیقت کو جاننے اور غلط راستے پر لے جانے والے پیشہ ور افراد سے بچنا چاہتے ہیں' وہ اس کتاب کا مطالعہ کریں تو ان پر حقیقت واضح ہو جائے گی۔

اخبارات ورسائل کے تبصرے

روزنامہ نوائے وقت، لاہور

ہمارے معاشرے میں جادوگروں اور نام نہاد عاملوں نے خاصا فتنہ وفساد بپا کر رکھا ہے۔ پہلے سے پریشان حال معصوم لوگوں کی معصومیت اور مجبوریوں کا فائدہ اٹھا کر جادوگر اور عامل اپنی دکانداری چمکا رہے ہیں۔ لوگوں کی جیبیں خالی اور اپنی جیبیں بھر رہے ہیں۔ ایسے ماحول میں ایسی کوششوں کی اشد ضرورت کو پورا کرنے کے لیے عبیداللہ طارق ڈار میدان عمل میں اترے ہیں اور انہوں نے اپنی کتاب ''جنات اور جادو کے سربستہ راز'' میں شیطانی علوم کی قلعی کھول کر رکھ دی ہے اور جعلی عاملوں کے حربے بے نقاب کیے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے قرآن مجید اور حدیث نبوی ﷺ سے ثابت دعاؤں اور وظائف کے ذریعے تمام قسم کی پریشانیوں کا حل پیش کیا ہے۔ ''جنات اور جادو کے سربستہ راز'' تمام پریشان حال لوگوں کی پریشانیاں دور کرنے میں ممد ومعاون ثابت ہو سکتی ہے۔ ۲۶۰ صفحات پر مشتمل کتاب کی قیمت ۱۲۰ روپے ہے۔ اسے اذان سحر پبلی کیشنز، منصورہ، ملتان روڈ، لاہور (فون 5435667) نے بڑے اہتمام سے شائع کیا ہے۔ (خ،ی...... ۱۱ مئی، ۲۰۰۳ء سنڈے میگزین)

روزنامہ جنگ، لاہور

عبیداللہ طارق ڈار کی تحقیق پر مبنی کتاب ''جناب اور جادو کے سربستہ راز'' شائع ہو گئی ہے۔ یہ کتاب روحانی معالجین کے انٹرویوز پر مشتمل ہے، جس میں انہوں نے اپنے تجربات کے علاوہ روحانی وظائف کے ذریعے علاج تجویز کیا ہے۔ کتاب کا موضوع اس اعتبار سے اہم ہے کہ اس میں توہم پرستی کو منفرد انداز میں دور کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ (18 جولائی 2003ء)

روزنامہ خبریں، لاہور

زیر نظر کتاب جنات، جادو اور ان جعلی عاملوں کے بارے میں ہے جو توہم پرستی کو فروغ دے رہے ہیں۔ یہ بھی ایک تلخ حقیقت ہے کہ نام نہاد جعلی عاملوں کا شکار طبقہ نسواں ہے، جن کے بارے میں بہت

سے واقعات منظر عام پر آ چکے ہیں۔ ان پڑھ خواتین ہی نہیں بلکہ بعض اوقات تعلیم یافتہ خواتین بھی توہم پرستی کا شکار دکھائی دیتی ہیں۔ مذکورہ کتاب کے ذریعے ان خواتین کو جعلی عاملوں سے نجات دلانا اصل مقصد ہے۔ اس کتاب کی اشاعت سے جہاں اور بہت سے لوگ استفادہ کریں گے وہاں ایسے افراد کو بھی اپنی اصلاح کا موقع ملے گا جو راتوں رات امیر بننے یا اپنی بے لگام خواہشات کی تکمیل کے لیے جنات کو تسخیر کرنے کے شوق میں مبتلا ہیں۔ اس معاملے سے دلچسپی رکھنے والوں کو اس کتاب کا مطالعہ ضرور کرنا چاہیے۔ (۱۶ مارچ ۲۰۰۳ء سنڈے میگزین)

روزنامہ پاکستان، لاہور

جنات اور جادو کے سربستہ راز، بنیادی طور پر روحانی وظائف پر مبنی تصنیف ہے لیکن مصنف نے کتاب میں ''مریضوں'' کے احوال اور اسرار بھی بیان کیے ہیں، جن سے بعض پراسرار باتوں سے پردہ اٹھا ہے۔ کتاب کی اشاعت کا مقصد عوام کو جعلی پیروں اور خود ساختہ عاملوں سے محفوظ کرنا اور یہ تعلیم و ترغیب دینا ہے کہ وہ نماز پانچ وقت ادا کریں اور اپنے مسائل کے حل کے لیے روحانی عمل بھی خود ہی کریں۔ عبیداللہ طارق ڈار تحسین کے مستحق ہیں کہ انہوں نے کتاب ایسے انداز میں تحریر کی ہے کہ بڑی اہم باتیں تجربات اور سچی کہانیوں کی صورت میں سامنے آ گئی ہیں اور ساتھ ہی قاری کو یہ تعلیم بھی ملتی ہے کہ وہ کس روحانی یا دنیاوی مسئلہ کے حل کے لیے کون سے ذکر واذکار کرے اور کونسا عمل کرے۔ یہ بات باعث طمانیت ہے اور یہ بہت خوب بھی ہے کہ وہ نماز کی تلقین کرتے ہیں اور واضح کرتے ہیں کہ نماز کے بغیر دعا کا مستجاب ہونا مشکوک ہوتا ہے، گو دعائیں قبول کرنے والی اس کی ذات ہے جس کا کوئی شریک نہیں۔ روحانی معالجہ کے سلسلہ میں کتاب عام افراد خصوصاً خواتین کے لیے ایک نادر تحفہ ہے۔ کتاب عمدگی سے طبع کی گئی ہے اور اس کی افادیت کے مدنظر اس کی قیمت بہت ہی مناسب ہے۔

روزنامہ انصاف، لاہور

زیر تبصرہ کتاب ''جنات اور جادو کے سربستہ راز'' عام لوگوں خصوصاً خواتین کے لیے ایک نادر تحفہ سے کم نہیں ہے۔ کیونکہ خواتین نسبتاً جلد وہم کا شکار ہو جاتی ہیں اور جادو ٹونے، تعویذ گنڈوں کے چکروں میں پڑ کر اپنے شوہروں کے خون پسینے کی کمائی کو ضائع کر دیتی ہیں بلکہ

کی شریک ہوتی ہیں اور ہمارے ملک میں اصلی اور صحیح عامل حضرات کی تعداد بہت کم ہے، جس کی وجہ سے نام نہاد جعلی پیروں کا قبضہ ہو چکا ہے۔ اس کتاب میں چیچہ وطنی کے سید سعید احمد شاہ امیر جمعیت اہلحدیث ضلع گوجرانوالہ مولانا عزیز الرحمان یزدانی جیسے نامور علماء وفضلاء کا طریقہ علاج بتایا گیا ہے۔ ان کا پورا خاندان ہی علماء اور عاملوں کا خاندان ہے اور یہ قرآن وحدیث سے ماخوذ وظائف سے مسائل کا شکار خواتین ومرد حضرات کا علاج کرتے ہیں۔ یہ کتاب توہم پرستی اور جعلی عاملوں کے خلاف ایک جہاد کی حیثیت رکھتی ہے۔ ہر گھر میں اس کتاب کا ہونا بہت ضروری ہے کیونکہ ایسے ڈپریشن زدہ ماحول میں جب لوگ رات دن پریشانیوں اور مصیبتوں میں گزار دیتے ہیں ان سب سے نجات حاصل کرنے کا روحانی طریقہ موجود ہے۔ ''جنات اور جادو کے سربستہ راز'' کتاب میں موجود انٹرویوز میں پراسرار علوم کے ان سربستہ رازوں سے پردہ اٹھایا گیا ہے جن تک عام آدمی کی رسائی ناممکن ہے۔

سب سے زیادہ اہم بات یہ ہے کہ اس کتاب میں سورۃ مزمل کے باموکل عامل صوفی عبدالحمید اور ماہر روحانی عملیات پراسرار علوم کے سابق ماہر استاد بشیر احمد اور ایک ناکام عامل صوفی کشور رحمان کے سابقہ تجربات بیان کیے گئے ہیں، جن کی رو سے نام نہاد جعلی پیروں اور عاملوں کے چہروں سے نقاب اتارنے کی کوشش کی گئی ہے۔

یہ کتاب لوگوں کے لیے ایک نعمت سے کم نہیں، جس سے استفادہ کر کے وہ اپنے مسائل سے قرآن وحدیث کے وظائف کے ذریعے چھٹکارا حاصل کر سکتے ہیں اور اس کتاب کو آج ہر گھر میں موجود ہونا چاہیے۔ (تبصرہ: رابعہ عظمت...... سنڈے میگزین ۲۲ جون ۲۰۰۳ء)

ماہنامہ اردو ڈائجسٹ، لاہور

توہم پرستی اس دور میں زیادہ نظر آتی ہے۔ اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے ہر شخص چاہتا ہے راتوں رات امیر بن جائے، معاشرہ میں اس کو اعلیٰ مقام دیا جائے اور وہ بلا خوف وخطر ساری خواہشات کو پایہ تکمیل تک پہنچا سکے۔ اسی خواہش کے پیش نظر وہ نام نہاد عاملوں کا سہارا تلاش کرتا ہے۔ خواتین سادہ لوحی کی بناء پر جعلی پیروں کا نشانہ بنتی ہیں۔ مال ودولت کے ساتھ ساتھ بعض دفعہ عزت بھی لٹ جاتی ہے۔ یہ ہمارے معاشرے کا سب سے بڑا المیہ ہے۔ ان میں مرد حضرات بھی شامل ہیں۔

خواتین میگزین کے مدیر منتظم جناب ملک عباس اختر اعوان صاحب نے اس مسئلہ کی سنگینی کو شدت سے محسوس کرتے ہوئے طویل عرصہ کی محنت کے بعد کتاب ''جنات اور جادو کے سربستہ راز'' شائع کر کے ایک نیک کام کی بنیاد ڈالی ہے۔ تاکہ خواتین گھر بیٹھے قرآن وحدیث سے ماخوذ اذکار کر سکیں اور اپنے مسائل خود حل کر کے گھر کو امن وسکون کا گہوارہ بنا دیں۔ انہوں نے سب سے پہلے اس سلسلہ کا آغاز اپنے میگزین سے کیا۔ بعد میں لاہور اور اسلام آباد کے دوسرے اخبارات نے بھی اس کی پیروی کی۔ عبیداللہ طارق ڈار صاحب صحافت سے منسلک ہیں۔ انہوں نے روحانی معالجین کے انٹرویوز پر مشتمل کتاب لکھ کر عوام الناس کو جعلی نام نہاد عاملوں سے بچانے کی کامیاب کوشش کی ہے۔

کتاب میں سورۃ مزمل کے با موکل عامل صوفی عبدالحمید اور ماہر روحانی عملیات مولانا عزیز الرحمٰن یزدانی اور پراسرار علوم کے سابق ماہر استاد بشیر احمد اور ایک ناکام عامل نے ان درندہ، شقی القلب لوگوں کے چہرے سے نقاب اتارنے کی کوشش کی ہے جو لوگوں کو بے وقوف بنا کر ان سے دولت ہتھیا لیتے ہیں۔ لوگوں کی پریشانیوں، ناکامیوں سے فائدہ اٹھا کر ان کی عزت سے کھیلتے ہیں۔ اس کتاب کو پڑھنے کے بعد ان کی آنکھیں کھل جائیں گی۔ روحانیت کا طلسم اور اس کے اسرار سامنے آئیں گے۔ خال خال ہی ایسے نیک لوگ ہیں جو عوام الناس کو بغیر کسی لالچ کے فیض یاب کرتے ہیں۔ قلیل عرصہ ہی میں اس کتاب کا پانچواں ایڈیشن منظر عام پر آ رہا ہے۔ جو اس کی مقبولیت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

کتاب کی ابتداء سوہدرہ کے صوفی عبدالحمید مرحوم کے تعارف سے کی گئی ہے۔ وہ عملیات کی دنیا میں کیسے آئے؟ سورہ مزمل کا با موکل وظیفہ کیسے کیا؟ عملیات میں درود ابراہیمیؑ کی اہمیت، جنات اور جادو کی پہچان کا آسان طریقہ، ان سے نجات کا سورہ بقرۃ کا عمل ہے۔ پھر استاد بشیر احمد کا ذکر ہے۔ اگر جنات انسانی شکل میں نمودار ہوں تو ان کی شناخت کا طریقہ، جنات سے کام لینے کے طریقے، عاملوں کے ذریعے پسند کی شادی کرنے کا انجام، کالا علم کیا ہے؟ سورۃ بقرۃ کی فضیلت۔ نذر و نیاز صرف اللہ کے لیے ہے۔ ٹیلی پیتھی سیکھنے سے انسان پاگل کیوں ہو جاتا ہے۔ جادو کے ذریعے میاں بیوی میں نفرت کے اثرات سے نجات پانے کا طریقہ، کاروبار پر بندش توڑنے کا طریقہ، ہر قسم کی پریشانی اور تنگ دستی سے نجات حاصل کیجیے، آیت الکرسی کی فضیلت، سورۃ فاتحہ کا فیصلہ کن عمل، نظر بد اور اس کا حل، نظر نیک انسان کو بھی لگ جاتی ہے جادو ٹونے کے علاج کی شرعی حیثیت، [illegible]

سے جنات غیب کا علم نہیں جانتے۔ استخارہ کیسے کیا جائے؟ کتاب کے آخر میں صوفی کشور رحمان کا انٹرویو ہے۔ انہوں نے پراسرار علوم پر دسترس حاصل کرنے کے لیے 45 سال اپنی زندگی کو داؤ پر لگائے رکھا۔ صرف اس امید خام پر کہ کبھی تو مراد بر آئے گی۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر خاص عنایت کی۔ انہوں نے سابقہ غلطیوں سے توبہ کر لی اور صراطِ مستقیم کی راہ اپنا لی۔ ان کی داستان پڑھ کر قلب پر اثر ہوتا ہے اور خدا کی وحدانیت پر ایمان پختہ ہو جاتا ہے۔ وہی ہر شئے پر قادر مطلق ہے۔ کوئی اس کے کاموں میں دخل نہیں دے سکتا۔

موضوع کے اعتبار سے کتاب منفرد ہے۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اس نیت سے صفحہ قرطاس پر رقم کی گئی ہے کہ لوگوں کو صحیح عقیدے کی طرف راغب کیا جائے۔ ان کو جعلی پیروں فقیروں سے نجات دلائی جائے۔ مصنف عبیداللہ طارق ڈار صاحب اور ناشر ملک عباس اختر اعوان صاحب مبارک باد کے مستحق ہیں۔ جنہوں نے اس مسئلہ کی سنگینی کی طرف غور کر کے کتاب کو شائع کیا۔ جلد مجلد ہے۔ کاغذ سفید۔ عمدہ طباعت وکتابت سے آراستہ کتاب کی قیمت چنداں زیادہ نہیں۔ اس کتاب کو ضرور خریدیئے۔ پڑھیے اور لوگوں کو تحفے میں دیجیے۔ (تبصرہ نگار: صغیرہ بانو شیریں...... جون 2004ء)

ماہنامہ ترجمان القرآن، لاہور

جنات اور جادو، دو ایسے موضوعات ہیں جو معاشرے کے ہر طبقے میں اور کسی نہ کسی حوالے سے گھر گھر موضوع سخن بنتے ہیں۔ بدقسمتی سے جہالت اور توہم پرستی کے سبب کئی گھرانے جعلی عاملوں اور نام نہاد پیروں کے ہاتھوں مدتوں استحصال کا شکار رہتے ہیں۔ ایسے مصائب کے تدارک کے لیے عبیداللہ طارق ڈار نے زیر نظر کتاب پیش کی ہے۔

عرصہ ہوا، مصنف نے عملیات کے موضوع پر مضامین کا ایک سلسلہ شروع کیا تھا۔ انہیں بے شمار خواتین وحضرات نے دردناک اور رقت انگیز خطوط لکھے جن میں اپنے مصائب کا ذکر کیا۔ یہی خطوط اس کتاب کا محرک بنے۔ کتاب بنیادی طور پر بعض روحانی عاملین کے مصاحبوں (انٹرویوز) پر مشتمل ہے۔ انہوں نے جنات، کالے علوم، روحانی عملیات، جعلی عاملین، خواتین کے توہمات جیسے موضوعات کے بہت سے پہلوؤں پر بھرپور روشنی ڈالی ہے اور نہایت خوب صورت پیرائے میں قارئین کی راہ نمائی بھی کی

ہے۔

کتاب میں عمومی دلچسپی کے کئی پہلوؤں سے پردہ اٹھایا گیا ہے۔ جنات کو قابو میں لانا، جنات اور عامل کے رابطے کے طریقے، جادوئی علوم کی حقیقت، کاروبار پر جادو کے اثرات، آگ باندھنا، جنات کہاں رہتے ہیں؟ کیا کھاتے ہیں اور ان کا حلیہ کیا ہوتا ہے؟ تعویذات کے اثرات کیوں کر زائل کیے جا سکتے ہیں؟ دعاؤں کی قبولیت کیسے ممکن ہے؟ وغیرہ...... کتاب میں ایسی دعاؤں اور قرآنی آیات کے وظائف بھی بتائے گئے ہیں جن کے ذریعے، مصنف کا خیال ہے کہ خواتین و حضرات اپنے مسائل خود حل کر سکتے ہیں۔ یہ کتاب شکوک و شبہات اور توہم پرستی کے زہر کا تریاق بھی ہے۔

(تبصرہ...... عبداللہ شاہ ہاشمی...... شمارہ ستمبر ۲۰۰۳ء)

فرائیڈے اسپیشل

قرآن حکیم اور شریعت مطہرہ کی روشنی میں جنات کے وجود اور جادو کی حقیقت سے انکار ممکن نہیں، لیکن ہمارے معاشرے میں جہالت اور اوہام پرستی نے اسے جو رنگ دے دیا ہے، اس نے معاشرے کے ایک بڑے حصے کو مصائب اور پریشانیوں میں مبتلا کر رکھا ہے۔ زندگی کے دوسرے شعبوں کی طرح اس شعبے میں بھی جعل سازوں کا ایک بہت بڑا گروہ پیدا ہو چکا ہے جو لوگوں کی پریشانیوں سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے دونوں ہاتھوں سے انہیں لوٹ رہا ہے۔ یہ نام نہاد عامل اور جعلی پیر فقیر، دیواری اور اخباری اشتہارات یا اپنے ایجنٹوں کے ذریعے سادہ لوح عوام کو اپنے دام میں پھانستے ہیں اور پھر ان کی ہر حقیقی، فرضی اور خودساختہ پریشانی اور بیماری کا سبب جادو، ٹونے، کالے علم اور جنات کی کارستانی کو بتاتے ہیں اور پھر اس جادو ٹونے کے توڑ کے نام پر بظاہر عملیات اور فی الحقیقت لوٹ مار کا ایک کبھی ختم نہ ہونے والا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ لوٹ کھسوٹ کا یہ چکر اس خوب صورتی سے چلایا جاتا ہے کہ اچھے خاصے کھاتے پیتے لوگ کنگال ہو جاتے ہیں مگر اس شیطانی چکر سے جان چھڑانے کی سوچ ان کے ذہنوں میں پیدا نہیں ہو پاتی۔ مال و دولت تو ایک طرف، بہت سے لوگ اس کھیل میں اپنے گھرانوں کی عزت و ناموس جیسی متاع گراں مایہ سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں جبکہ بعض حالات میں کئی لوگ جان تک سے گزر جاتے ہیں۔ لوگوں کے جان و مال اور عزت و آبرو سے کھیلنے کا یہ گھناؤنا کاروبار کھلے بندوں

جاری ہے۔ عملیات اور تعویذوں کے زور پر تمام مسائل پلک جھپکنے میں حل کرنے کے یہ روحانی ماہر و عامل ہر گلی، محلے اور بازار میں اپنی پراسرار دکان سجائے لوگوں کی جہالت اور سادہ لوحی سے فائدہ اٹھانے اور انہیں بے وقوف بنا کر عمر بھر کی جمع پونجی سے محروم کرنے کا دھندا سر عام چلا رہے ہیں، مگر حکمران ان سب سے آنکھیں بند کیے عیش و عشرت میں مگن ہیں یا جان بوجھ کر خاموش تماشائی بنے ہوئے ہیں۔

ان حالات میں عبیداللہ طارق ڈار کی ''جنات اور جادو کے سربستہ راز'' کے نام سے منظر عام پر آنے والی یہ کاوش یقیناً قابل ستائش ہے، جس میں مصنف کے اپنے الفاظ میں انہوں نے ان نام نہاد عاملوں کے چہروں سے نقاب اتارنے کی کامیاب کوشش کی ہے جو سادہ لوح اور پریشان حال لوگوں کی مجبوریوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور انہیں گمراہ کن اور شرکیہ وظائف کے ذریعے شیطان سے مدد طلب کرنے کی ترغیب دیتے ہیں۔ اس کتاب کی اشاعت سے جہاں اور بہت سے لوگ استفادہ کریں گے وہاں ایسے افراد کو بھی اپنی اصلاح کا موقع ملے گا جو راتوں رات امیر بننے یا اپنی بے لگام خواہشات کی تکمیل کے لیے جنات کو تسخیر کرنے کے شوق میں مبتلا ہیں۔ اس قسم کے شائقین کو بعد میں کن اذیت ناک مراحل سے گزرنا پڑتا ہے، اس کی تمام تفصیل اس کتاب میں موجود ہے۔ یہ کتاب دراصل اسی دشت کی سیاحی کرنے والے بعض علماء کرام اور روحانی ماہرین کے انٹرویوز پر مشتمل ہے۔ یہ انٹرویوز پہلے سلسلہ وار ماہنامہ ''خواتین میگزین''، روزنامہ ''انصاف'' اور روزنامہ ''اوصاف'' میں شائع ہوتے رہے اور قارئین میں مقبولیت حاصل کرنے کے بعد انٹرویو نگار نے انہیں مرتب کر کے کتابی صورت دے دی اور یوں ان کی افادیت کو مستقل حیثیت حاصل ہوگئی ہے۔

کتاب میں شامل انٹرویوز میں عبیداللہ طارق ڈار نے علماء کرام اور حقیقی روحانی ماہرین کے طویل تجربات و مشاہدات کو رقم کرنے کے ساتھ ساتھ موضوع کے نہایت حساس پہلوؤں پر بھی جرأت مندانہ استفسارات اور سوالات کے ذریعے اپنے قارئین کو زیادہ سے زیادہ معلومات فراہم کرنے، ان کی الجھنوں کو دور کرنے اور معاملے کی حقیقی صورت کو واضح کرنے کی کامیاب کوشش کی ہے۔ کتاب میں قرآن حکیم، احادیث نبویؐ اور علماء کرام کی آراء کی روشنی میں مسئلے کی شرعی حیثیت بھی کھول کر بیان کی گئی ہے اور ان بے شمار پریشانیوں، تکالیف، مسائل اور اوہام، جو عام طور پر تعویذ گنڈوں، جادو ٹونے اور کالے علم و دیگر عملیات کا نتیجہ تصور کیے جاتے ہیں۔ جن سے نجات کے لیے مختلف اوراد و وظائف بھی

درج کیے گئے ہیں، جن میں سے اکثر قرآن وحدیث سے ماخوذ ہیں اور ہر طرح کے شرکیہ افعال واقوال سے پاک ہیں اور ان کی سب سے اہم خوبی یہ ہے کہ ان سے استفادہ کے لیے کسی عامل کامل یا پہنچے ہوئے پیر کے پاس جانے کی ضرورت نہیں بلکہ ہر مومن ومسلمان مرد وعورت نہایت آسانی سے ان اوراد ووظائف اور دعاؤں کے ذریعے اپنی اصلاح اور اپنے مسائل خود حل کرنے کے راستے پر گامزن ہو سکتا ہے۔ ''جنات اور جادو کے سربستہ راز'' کو لاہور کے معروف اشاعتی ادارے اذانِ سحر پبلی کیشنز نے خاصے اہتمام سے شائع کیا ہے۔ مضبوط جلد کے ساتھ کتاب بامعنی اور رنگین سرورق سے مزین ہے۔ معاشرے کو خود ساختہ پیروں، فقیروں اور نام نہاد عاملوں کے چنگل سے چھڑانے کے لیے ضروری ہے کہ نہ صرف یہ کتاب زیادہ سے زیادہ گھروں اور لائبریریوں تک پہنچائی جائے بلکہ تحقیق وجستجو پر مبنی اس قسم کی مزید کتب بھی تصنیف وتالیف اور اشاعت کے مراحل سے گزر کر عام قارئین تک پہنچتی رہیں۔

(تبصرہ: حامد ریاض ڈوگر......شمارہ مئی 2004ء)

اذانِ سحر ڈائجسٹ، لاہور

انسان نے ہر زمانے میں کائنات کی موجودات پر فکر وتدبر کیا ہے۔ خواہ یہ موجودات مادی ہوں یا غیر مادی، مرئی ہوں یا غیر مرئی، محسوس ہوں یا غیر محسوس۔ انسان کے ذوقِ جستجو نے ان کے حقائق کو معلوم کرنے کی کوشش کی ہے۔ چنانچہ پردے کے پیچھے جھانکنے کے اس اشتیاق کی بدولت، بلکہ سچ تو یہ ہے کہ انسان کے اس استعجاب کی بدولت، بہت سے علوم وفنون معرضِ وجود میں آئے ہیں۔ یہ علم حیوانات (Zoology) علم نباتات (Botany) حیاتیات (Biology) ارضیات (Gology) فلکیات (Astronomy) عضویات (Physiology) علم التشریح (Anotomy) علم زراعت، صنعت وحرفت وغیرہ...... انسان کے اس ذوقِ تجسس کے مظہر ہی تو ہیں۔ یہ علوم تو وہ ہیں جن کا تعلق مادی دنیا سے ہے۔ جہاں تک غیر مادی دنیا کا تعلق ہے، اس کے بارے میں بھی انسان کی جستجو کچھ کم نہیں رہی ہے۔ یہ علم الٰہیات، روحانیت، اشراقیت، نفسیات، مسمریزم اور ٹیلی پیتھی وغیرہ ان سب کا تعلق غیر مرئی کائنات کے تجسس سے ہی تو ہے۔ اور یہ کہنا شاید غلط نہ ہو کہ غیر محسوس دنیا کے بارے میں انسان کا جتنا تجسس رہا ہے، اتنا مادی دنیا کے متعلق نہیں رہا۔ اس لیے کہ عام لوگ بھی اس تجسس میں مبتلا رہے ہیں اور اس وقت بھی ہیں۔ جب کہ محسوس دنیا

کے انکشافات، خواص کی ہی جولان گاہ رہے ہیں اور اب بھی ہیں۔

انسانوں میں تلاش حقائق میں سرگرداں اہل علم وہنر نے اپنے مشاہدات اور تجربات کو بنی نوع انسان کے سامنے بیان کرتے ہوئے جہاں ان کو، ان انکشافات میں شریک کرنے کی کوشش کی ہے، وہاں ان کو ایسے حجابات سے بھی خبردار کیا ہے جو جستجو کی راہ میں حقیقت کو اوجھل رکھنے کا باعث بنتے ہیں۔ چنانچہ ان موضوعات پر بے شمار کتابیں منصۂ شہود پر جلوہ گر ہو چکی ہیں۔

غیر مرئی کائنات میں سے جنات کی دنیا انسان کی دلچسپی کا زیادہ مرکز رہی ہے، اس لیے کہ عام لوگوں کو اس سے اکثر واسطہ رہتا ہے۔ البتہ اس دنیا میں بہت سے رہزن بھی ہیں اور رہبر بھی۔ یہ رہزن لوگوں کی نفسیاتی اور غیر نفسیاتی کمزوریوں سے فائدہ اٹھا کر انہیں مال وزر سے لے کر، عزت وناموس تک سے محروم کر دیتے ہیں اور ان کو اپنے نام نہاد تقدس میں جکڑ کر مسحور کر لیتے ہیں۔ جب کہ یہ رہبر آگاہی اور انذار کا فریضہ سرانجام دیتے ہیں۔ اور انسانوں کو اہل ہوس کی چیرہ دستیوں سے بچانے کے لیے سرگرم عمل رہتے ہیں۔ میری رائے میں ''جنات اور جادو کے سربستہ راز'' کتاب بھی انہی رہبروں میں سے ایک ہے۔

اس کتاب کی ایک خوبی تو یہ ہے کہ اس میں ایسے اصحاب فن نے اس غیر مرئی دنیا کے خفیہ گوشوں کو بے نقاب کیا ہے جو خود واقفان اسرار ہیں اور جنہوں نے اس دشت کی سیاحی میں اپنی زندگی وقف کر رکھی ہے۔ خاص طور پر مولانا عزیز الرحمٰن یزدانی اور ان کے خاندان کو تو میں ذاتی طور پر جانتا ہوں کہ ان کو اس فن میں کاملیت اور سند کا درجہ حاصل ہے۔

اس کی دوسری خوبی یہ ہے کہ اس میں ''عاملوں'' کے طریقہ واردات اور ان کی سیاہ کاریوں کو بڑی جرأت کے ساتھ آشکارا کیا گیا ہے۔

اس کی تیسری خوبی یہ ہے کہ اس میں اشرار کی شرانگیزیوں سے دفاع کے لیے قرآن وسنت کے طریق علاج کو اختیار کیا گیا ہے۔ جس سے اس کی استناد اور ثقاہت میں اور اضافہ ہو گیا ہے۔

اس کی چوتھی خوبی یہ ہے کہ اس کے مطالعے سے عام آدمی کے دل میں بھی شر اور اشرار کے خلاف ایک جرأت اور بے خوفی پیدا ہوتی ہے۔ جس سے ''عاملوں'' کی اجارہ داری (Monopoly) پر ضرب کاری پڑتی ہے۔

مجھے اس اعتراف کے اظہار پر مسرت ہو رہی ہے کہ میں نے بھی اس کتاب سے بہت سی مفید اور کار آمد معلومات حاصل کی ہیں اور مجھے امید ہے کہ ہر قاری کے دل میں اس کتاب کے لیے اسی طرح کا جذبہ ممنونیت پیدا ہوگا، جس طرح کا میرے دل میں ہوا ہے۔

(مولانا عبید اللہ عبیدؔ جامعہ عربیہ گوجرانوالہ.....شمارہ جولائی 2003ء)

تعارف

صوفی عبدالحمید مرحوم

سادہ طبیعت، باوقار انداز گفتگو، عقیدہ توحید پر سختی سے کاربند، بلند حوصلہ اور خود اعتمادی کی دولت سے مالا مال صوفی عبدالحمید صاحب کی بزرگ شخصیت نے پہلی ملاقات ہی میں مجھے اپنا گرویدہ بنالیا۔ وزیر آباد کے نواحی قصبہ سوہدرہ سے تعلق رکھنے والے عامل باعمل صوفی عبدالحمید صاحب اپنے علاقے میں حاجی عبدالمجید حمید گھڑی ساز کے نام سے جانے جاتے تھے۔صوفی صاحب کی روحانی صلاحیتیں شاید کبھی منظر عام پر نہ آتیں اگر محترم عزیز الرحمٰن یزدانی صاحب اپنے ایک انٹرویو میں ان کا تذکرہ نہ کرتے۔

ضعیف العمر صوفی عبدالحمید صاحب کی عمر اندازاً 76 برس کے قریب ہوگی۔مگر دوران گفتگو ان کا مضبوط لب ولہجہ اور متاثر کن انداز بیان کسی ایسے پر جوش نوجوان، مبلغ دین کا پیکر معلوم ہوتا تھا جو انتہائی انہماک اور خلوص نیت کے ساتھ درس وتدریس کے فرائض انجام دینے میں مصروف ہو۔

عام افراد تک بلا معاوضہ صحیح روحانی طریقہ علاج کا علم پہنچانے کا عزم اور پراسرار علوم کی حقیقت جاننے کے دوران مجھے قسم ہا قسم کے عاملوں سے ملنے کا اتفاق ہوا۔لیکن صوفی عبدالحمید صاحب کی شخصیت اور ان کے روحانی طریقہ علاج کو دیکھ کر میرے دل سے یہ آواز آئی کہ ”شکر ہے، جیتے جی میری بھی کسی ولی اللہ سے ملاقات ہوگئی۔“ میں اس بات سے بہت زیادہ خوش تھا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے جیسے گنہگار کو صوفی صاحب کا انٹرویو کرنے کی سعادت سے نوازا۔

صوفی صاحب نے عمر کے آخری حصہ میں بھی روحانی وظائف کی طویل دہرائی کی عادت کو ترک نہیں کیا۔یہی وجہ ہے کہ آج بھی جب کوئی جنات اور جادو کے ہاتھوں پریشان حال مریض ان کے پاس پہنچ جاتا ہے تو انہیں اس مریض کا علاج کرنے میں کوئی دقت محسوس نہیں ہوتی۔

جب کوئی عامل مسلسل محنت وکوشش کے ذریعے کسی روحانی مرض کا علاج کرنے کے قابل ہو جاتا ہے تو پھر اس کی خواہش ہوتی ہے کہ تجربات سے حاصل ہونے والا یہ علم صرف اس کی ذات تک ہی محدود رہے۔ یہی وجہ ہے کہ عامل حضرات اپنے طریقہ علاج کی ہوا نہیں لگنے دیتے۔ وہ نہیں چاہتے کہ

معاشرے میں حاصل ہونے والی غیر معمولی مقبولیت، توصیف وتعریف اور مالی فوائد ان کے علاوہ کسی اور کے حصے میں آئیں۔ اگر کوئی ضرورت مند یہ علم سیکھنے کے لیے ان سے رجوع کرے تو وہ جان بوجھ کر درست رہنمائی نہیں کرتے۔ انہیں یہ خوف ہوتا ہے کہ اگر ہر شخص خود ہی علاج کرنے کے قابل ہو گیا تو پھر انہیں کون پوچھے گا۔ اس کے برعکس صاحب کردار اور باعمل مسلمان اپنے روحانی تجربات ومشاہدات کو چھپا کر رکھنے کی بجائے انہیں خلق خدا کی خدمت میں پیش کر کے خوشی محسوس کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے جہاں صوفی صاحب کو اور بہت سی خوبیوں سے نوازا تھا، وہاں انہیں یہ توفیق بھی عطا کی ہے کہ وہ کسی بھی مریض سے ہدیہ یا فیس طلب نہیں کرتے تھے۔

پیشہ ور عامل حضرات نے مسلسل پروپیگنڈے کے ذریعے غیر محسوس اور انتہائی منظم انداز میں یہ نظریہ مقبول عام کر دیا ہے کہ وظائف کے ذریعے روحانی امراض کا علاج عام انسان کے بس کی بات نہیں۔ عوام اس قدر سادہ ذہن کے مالک ہیں کہ انہیں کسی طرح یقین ہی نہیں آتا کہ وہ خود بھی علاج کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان صفحات میں بتائے گئے وظائف پر عمل کرنے کی بجائے قارئین اس بات پر اصرار کرتے ہیں کہ ان کی صاحب انٹرویو سے ملاقات کرائی جائے۔

میں اسے اپنی خوش قسمتی سمجھتا ہوں کہ مجھے ان کا انٹرویو کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ صوفی عبدالحمید صاحب نے کمال فراخ دلی سے اپنے 50 سالہ تجربات ومشاہدات سے ہونے والے روحانی تجربات کو تفصیل کے ساتھ خلق خدا کی رہنمائی کے لیے پیش کر دیا تاکہ ہر خاص وعام ان تجربات سے فائدہ اٹھا کر اپنے مسائل از خود حل کرنے کے قابل ہو جائے۔

صوفی صاحب کی ایک عادت نے مجھے بہت متاثر کیا۔ صوفی صاحب کی زندگی میں اگر ان کی مغفرت کے لیے کوئی دعا کرتا تو ان کو بہت خوشی ہوتی۔ اس کا اندازہ مجھے اس وقت ہوا کہ جب ان کے انٹرویوز کی ریکارڈنگ میں نے مکمل کر لی تو اجازت لینے سے پہلے میں نے ان کا شکریہ ادا کیا۔ اور ان کی صحت اور تندرستی کے لیے دعا کی تو انہوں نے مجھے فوراً روکا اور فرمانے لگے کہ آپ میرے لیے یہ دعا نہ کریں بلکہ یوں کہیں کہ اللہ تعالیٰ میرے گناہ معاف کرے۔ مجھے بہت حیرانی ہوئی لیکن میں نے ان کی خواہش کو مقدم جانتے ہوئے فوراً یہ الفاظ ادا کر دیے کہ "اللہ تعالیٰ آپ کے گناہ معاف فرما دے۔" یہ الفاظ سنتے ہی خوشی سے ان کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہو گئی۔

صوفی صاحب کے انٹرویوز کے دوران مجھے بارہا ان سے تبادلہ خیال کا موقع ملا۔ تو مجھے اندازہ ہوا کہ وہ ہر کسی کے ساتھ بے لوث تعاون پر ہر وقت تیار رہتے تھے۔ ایک مرتبہ میں نے ان سے سوال کیا کہ جب آپ فی سبیل اللہ روحانی علاج کا اعلان کریں گے تو کہیں بہت زیادہ مریضوں کی تعداد آپ کے لیے پریشانی کا باعث نہ بن جائے۔ کیا آپ اتنا وقت نکال سکیں گے؟ کہیں یہ نہ ہو کہ آپ مریضوں کی آمد ورفت سے تنگ آ جائیں؟ تو صوفی صاحب مرحوم مسکرا کر فرمانے لگے کہ مجھے تو ان لوگوں کے آنے سے خوشی ہو گی۔ مجھے کوئی ذہنی کوفت نہ ہو گی۔ مگر افسوس کہ اللہ تعالیٰ کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ زندگی نے انہیں اتنی مہلت نہ دی کہ وہ اپنے ارادوں کو پایہ تکمیل تک پہنچا سکتے اور ان کی وفات سے ہزاروں لوگوں کا ان سے ملاقات کا شوق دل میں رہ گیا۔

صوفی صاحب عملیات کی دنیا میں کیسے آئے:

عملیات کی دنیا سے وابستگی کا تذکرہ کرتے ہوئے انہوں نے فرمایا: "میں بہت چھوٹا تھا جب میرے والدین فوت ہو گئے۔ اس لیے میں نے ہوش سنبھالتے ہی کام کی طرف توجہ دی اور بہت جلد چند ایک کاموں کو سیکھ کر باعزت زندگی گزارنے کے قابل ہو گیا۔ مجھے ملک سے باہر دو سال کویت میں بھی کام کرنے کا موقع ملا، لیکن بالآخر میں نے گھڑی سازی کے پیشے کا انتخاب کیا۔

عمر کے ابتدائی دور میں ہی مجھے عملیات کو سیکھنے کا شوق پیدا ہوا۔ شروع شروع میں، میں نے کتابوں سے پڑھ کر بہت سے عملیات سیکھ لیے۔ مثلاً انگوٹھے پر سیاہی لگا کر موکلات کو حاضر کرنا اور ان سے کام وغیرہ لینا۔ کاروبار کی مصروفیات کے باوجود میں نے عملیات کو سیکھنے کی کوشش بطور شغل جاری رکھی۔

میری درخواست پر صوفی عبدالحمید صاحب نے اپنے سال ہا سال کے تجربات ومشاہدات سے حاصل ہونے والے روحانی وظائف کو تفصیل کے ساتھ بیان کر دیا۔ صوفی عبدالحمید صاحب کے پیش نظر ان وظائف کو بیان کرنے کا مقصد یہ تھا کہ زیادہ سے زیادہ لوگ اپنا علاج خود کرنے کے قابل ہو جائیں۔ اس کتاب میں جو وظائف آپ کی خدمت میں پیش کیے جا رہے ہیں، اگر یہی وظائف اور طریقہ علاج کسی پیشہ ور عامل کے پاس ہوتے تو وہ کسی قیمت پر انہیں شائع کرنے پر آمادہ نہ ہوتا۔

میں نے سورۃ مزمل کا باموکل وظیفہ کیسے کیا:

یہ آج سے 36 سال پہلے کی بات ہے۔ ان دنوں میری گھڑی سازی کی دکان پر ایک عامل آیا

کرتے تھے۔ انہوں نے بہت سارے عمل کیے ہوئے تھے۔ خاص طور پر وہ سورۃ مزمل کے باموکل عامل تھے۔ اس کے علاوہ ان کے پاس جنات کو جان سے مارنے کے بہت سے عجیب وغریب عمل تھے۔ یہاں تک کہ وہ بعض اوقات سرکش جنات کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے درختوں میں ٹھونک دیا کرتے تھے۔ ایک دن وہ دکان پر بہت خوش گوار موڈ میں بیٹھے تھے کہ میں نے انہیں اپنی دلی خواہش سے آگاہ کرتے ہوئے کہا کہ مجھے جنات کو تسخیر کرنے کا بہت شوق ہے۔ میرے جذبات کو دیکھتے ہوئے انہوں نے مجھے سورۃ مزمل کے باموکل وظیفے کا طریقہ سمجھا کر اجازت دے دی۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ روزانہ باوضو ہو کر تہجد کی نماز میں گیارہ مرتبہ سورۃ مزمل پڑھنی شروع کر دو۔ انشاء اللہ سورۃ مزمل کے موکل تمہارے قابو میں آ جائیں گے۔ انہوں نے مجھے یقین دہانی کرائی کہ فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اس عمل کے دوران تمہیں کسی قسم کا نقصان نہ پہنچے گا۔" اللہ تعالیٰ نے مجھے بہت زیادہ قوت ارادی سے نوازا ہے۔ کوئی بھی کام کرنا ہو، میری کوشش ہوتی ہے کہ وہ جلد از جلد مکمل ہو جائے۔ اس عادت کی بنا پر میں نے استاد کے بتائے ہوئے طریقے پر یعنی روزانہ **11** مرتبہ سورۃ مزمل پڑھنے کی بجائے روزانہ **41** مرتبہ سورۃ مزمل پڑھنے سے عمل کا آغاز کر دیا۔

اس عمل کے دوران میں نے استاد کی نگرانی کی پرواہ نہیں کی۔ کیوں کہ اللہ کے فضل سے میرا ارادہ بہت مضبوط ہوتا ہے۔ جب میں کسی کام کو کرنے کا فیصلہ کر لوں تو پھر نتائج کی پرواہ کیے بغیر اس کام کو مکمل کر کے ہی دم لیتا ہوں۔ میں نے اللہ کی ذات پر بھروسہ کر کے کسی بھی خطرے کی پرواہ کیے بغیر روزانہ **41** مرتبہ سورۃ مزمل کی پڑھائی جاری رکھی۔ مجھے جنات کو جلد از جلد قابو کرنے کا اتنا شوق تھا کہ مزید چند دن بعد میں نے سورۃ مزمل کی پڑھائی **41** مرتبہ سے بڑھا کر **82** مرتبہ کر دی۔ اس عمل کو کرنے میں روزانہ تقریباً دو گھنٹے صرف ہوتے تھے۔ دس بارہ دن کے بعد ہی میری امید بر آئی۔ ہوا یوں کہ ایک رات تہجد کے وقت میں سورۃ مزمل کا عمل کرنے میں مصروف تھا کہ مجھ پر غنودگی کی سی کیفیت طاری ہو گئی۔ اس حالت میں مجھے دو ہیولے نظر آئے۔ ایک سفید اور دوسرا کالے کپڑوں میں ملبوس تھا۔ دونوں نے اپنے چہرے چھپا رکھے تھے۔ وہ دونوں میرے سامنے آ کر بیٹھ گئے۔ ان کے اور میرے درمیان نہ تو کوئی بات چیت ہوئی، نہ انہوں نے کوئی مطالبہ کیا اور نہ ہی شرائط وغیرہ طے ہوئیں۔

سورۃ مزمل کے موکلات کی حاضری کے اس واقعے سے مجھے اندازہ ہی نہ ہوا کہ میں اپنے عمل میں

کامیاب ہو گیا ہوں۔ میرے ذہن میں ہی نہیں تھا کہ موکلات اتنی جلدی میرے زیر اثر ہو جائیں گے۔ میں نے سورۃ مزمل کا عمل جاری رکھا۔ اور اس دوران روزانہ موکلات کی حاضری بھی ہوتی رہی۔ لیکن میں آخری وقت تک لاعلم ہی رہا کہ میں سورۃ مزمل کا باموکل عامل بن گیا ہوں۔

موکلات کی حاضری اور چڑیل کی ہلاکت:

سورۃ مزمل کے موکلات کی عملی کارکردگی دیکھنے کا واقعہ اتفاقیہ طور پر پیش آیا۔ اس کے بعد مجھے علم ہوا کہ میں سورۃ مزمل کا باموکل عامل بن چکا ہوں۔ پہلا واقعہ ایک شادی والے گھر میں پیش آیا۔ ہمارے گھر کے قریب ہی ایک شادی کا پروگرام تھا۔ شادی والے گھر سے ایک لڑکے نے آ کر مجھے بتایا کہ میری پھوپھی کے سر میں شدید درد ہو رہا ہے۔ مہربانی فرما کر آپ ہمارے گھر میں آ کر انہیں دم کر دیں۔ میں اس کے ساتھ ان کے گھر گیا اور مریضہ پر سر درد کا دم کرنے کی نیت سے سورۃ الناس پڑھ کر پھونک ماری۔ مگر بجائے اس کے کہ اسے آرام آتا، اس کے جسم میں ایک چڑیل حاضر ہو گئی اور مریضہ کو دورہ پڑ گیا۔ وہ چڑیل بہت ہوشیار تھی۔ حاضر ہوتے ہی کہنے لگی کہ آپ کسی خوش فہمی میں نہ رہیں، میں آپ کے قابو آنے والی نہیں۔ میں نے اسے کہا کہ ٹھیک ہے اب تم جاؤ۔ مگر میں بہت جلد ہی تم سے دوبارہ ملوں گا۔

واپس آ کر میں نے اپنے ایک جاننے والے مولوی صاحب سے رابطہ کیا اور انہیں تمام صورتحال سے آگاہ کیا۔ وہ روحانی علاج میں کافی مہارت رکھتے تھے۔ انہوں نے مجھے تسلی دی اور کہنے لگے کہ فکر کی کوئی بات نہیں۔ اس چڑیل کا مستقل علاج کر دیں گے۔ ان کے پاس ایک بہت زبردست اور مجرب تعویذ تھا۔ جس کے ذریعے وہ جنات کو جلا کر بھسم کر دیا کرتے تھے۔ دوسرے دن ہم نے اس چڑیل کا ستیاناس کرنے کا پروگرام بنایا۔ وقت مقررہ پر میں اور مولوی صاحب شادی والے گھر پہنچ گئے۔ انہوں نے مٹی کی ایک چھوٹی ہنڈیا منگوائی، اس میں پاؤ بھر دال ماش (چھلکے والی) اور ایک مربع فٹ کاغذ پر بنا ہوا تعویذ جو وہ اپنے ہمراہ لائے تھے، اس تعویذ پر کچھ پڑھ کر پھونک ماری اور اسے مٹی کی ہنڈیا میں رکھ دیا۔ اس کے بعد انہوں نے ہنڈیا پر ڈھکن رکھ کر چکنی مٹی کے ساتھ اچھی طرح لپائی کر کے اس کا منہ بند کر دیا تا کہ اندر سے کوئی چیز باہر نہ نکل سکے۔ اب انہوں نے اس مٹی کی ہانڈی کو ہلکی آنچ پر رکھ دیا اور کچھ پڑھ کر ہنڈیا پر پھونک ماری تا کہ چڑیل اس میں سے نکل کر بھاگ نہ سکے۔

ہنڈیا کو آگ پر رکھنے کے کچھ ہی دیر بعد اندر سے آوازیں آنا شروع ہوگئیں۔ جیسے کوئی چیز ابل رہی ہو۔ ہمارے دیکھتے ہی دیکھتے ہنڈیا کے اندر سے خون کے قطرے ابل ابل کر باہر گرنا شروع ہو گئے۔ حالانکہ ہنڈیا کے ڈھکن کو بہت مضبوطی کے ساتھ بند کیا گیا تھا۔ یوں وہ چڑیل جل کر بھسم ہوگئی اور عبرت ناک انجام کو پہنچی۔ گھر والوں کو یقین ہوگیا کہ ہماری جان اس چڑیل سے چھوٹ گئی ہے۔ اس عمل کے بعد مریضہ کی حالت سنبھل گئی اور دوبارہ کسی آسیب نے اس کو تنگ نہ کیا۔

ایک آوارہ گرد جن سے ملاقات:

میرا ایک بیٹا اسلام آباد میں رہتا ہے۔ اس کی ساس کے سر میں بہت شدید درد شروع ہوگیا۔ اس کا شوہر ڈاکٹر تھا۔ انہوں نے بہت دم وغیرہ کرائے لیکن نتیجہ بے سود...... ان کی تمام محنت رائیگاں گئی۔ سر درد کے اس مرض کے ہاتھوں وہ بہت پریشان تھے۔ ایک دن کسی نے ان سے کہا کہ آپ کے تو اپنے قریبی عزیز دم کرتے ہیں۔ آپ ان سے علاج کیوں نہیں کراتے؟ انہوں نے مجھ سے رابطہ کیا اور وہ کہنے لگیں ''چاچا جی! دم کر دیں'' میں نے کہا ''کس مرض کے لیے؟'' وہ کہنے لگیں ''سر میں شدید درد ہوتا ہے۔'' میں نے اپنے چھوٹے لڑکے سے گڑ منگوا کر دم کیا اور انہیں دے دیا اور ساتھ بتا بھی دیا کہ اسے نہار منہ کھانا ہے۔ جب دوسری صبح نہار منہ مریضہ نے گڑ کھایا تو ایک جن حاضر ہوگیا۔ وہ جن کیا حاضر ہوا، ان کے گھر میں ایک زلزلہ آ گیا۔ وہ بھاگے بھاگے میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ آپ کے علاج سے آرام آنے کی بجائے نیا مسئلہ کھڑا ہو گیا ہے۔ میں نے انہیں حوصلہ دیا کہ میں اس کا بھی آ کر علاج کرتا ہوں۔ میں اپنے گھر سے ہی ان کے گھر کا محاصرہ کر کے روانہ ہوا۔ میں نے سات مرتبہ سورۃ مزمل پڑھ کر تصور میں ہی ان کے گھر کا حصار اس لیے کھینچا کہ میرے وہاں جانے پر کہیں وہ جن بھاگ نہ جائے۔ محاصرہ کرنے سے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ وہ جن چاہے کتنی ہی بلندی پر یا کتنا ہی دور کیوں نہ ہو، قابو میں آ جاتا ہے۔ جب میں ان کے گھر پہنچا تو تمام اہل خانہ بہت پریشان تھے۔ ''جن'' نے ان کے گھر کا سارا سامان الٹ پلٹ دیا تھا۔ میرے عزیز و اقارب مجھے مخاطب کر کے پوچھنے لگے کہ آپ جنات کا علاج کیسے کریں گے؟ میں نے انہیں تسلی دی کہ میں نے ان کو عملیات کے ذریعے جکڑ لیا ہے، اس لیے گھبرانے کی ضرورت نہیں۔

جب میں نے پڑھائی شروع کی تو معلوم ہوا کہ اس گھر میں [illegible]

جنات سے یہ وعدہ لے کر وہ آئندہ ان گھر والوں کو تنگ نہیں کریں گے، معاف کر دیا۔ اس کے بعد اللہ کے فضل سے میری عزیزہ کو دوبارہ کبھی سر درد کا مسئلہ پیش نہ آیا۔

سرکش جنات کے لیے میرا پیغام ہی کافی ہے:

ان واقعات کے بعد مجھے اپنی صلاحیتوں کا علم ہوا اور یوں میں نے سورۃ مزمل کے عمل سے بہت کام کیے۔ جس طرح گھر بیٹھے مجھے آسانی کے ساتھ روحانی عملیات پر دسترس حاصل ہوئی، اس سہولت کا موقع بہت کم خوش نصیبوں کو ملتا ہے۔

صوفی عبدالحمید صاحب نے بتایا کہ روحانی وظائف میں قوت پیدا کرنے کے لیے میں اس عمر میں بھی روزانہ اتنی پڑھائی کرتا ہوں کہ عام آدمی کے بس کی بات نہیں کہ وہ روزانہ اتنی پڑھائی کے لیے وقت نکال سکے۔ لیکن اس کا فائدہ یہ ہے کہ اگر کسی گھر میں جنات کا اثر ہو تو میں مریض کو صرف اتنا ہی کہتا ہوں کہ وہ گھر جا کر میری طرف سے جنات کو صرف اتنا پیغام دیدے کہ ''صوفی عبدالحمید کہتا ہے کہ اس گھر سے دفع ہو جاؤ'' اللہ کے فضل سے جس گھر میں میرا پیغام پہنچ جاتا ہے، وہاں دوبارہ کبھی کسی جن کو شرارت کی جرأت نہیں ہوتی۔ اگر کہیں زیادہ پیچیدہ مسئلہ ہو تو میں پانی دم کر کے دے دیتا ہوں، جس پر میں نے ایک ہزار مرتبہ قل شریف پڑھ کر دم کیا ہوتا ہے اور ساتھ ہی کچھ مسنون وظائف کے پڑھنے کی تاکید بھی کرتا ہوں۔ اکثر مریضوں کو اللہ کے فضل سے شفا مل جاتی ہے۔

میرے پاس جو لوگ پہنچتے ہیں وہ جعلی عاملوں کے دھکے کھا کر ہی پہنچتے ہیں۔ مگر انہیں یہاں کسی قسم کا نذرانہ دیئے بغیر درست علاج کرانے کا موقع ملتا ہے۔ یہاں ایک بات کی وضاحت کر دوں کہ جب میں کسی جنات کے مریض کو یہ اجازت دیتا ہوں کہ وہ میرا نام لے کر اپنے گھر میں جنات کو دفع ہونے کا پیغام دے دے تو صرف اتنا کہنے سے کام نہیں بنتا۔ بلکہ مجھے بھی اس کے لیے محنت کرنی پڑتی ہے اور رات کو اس مریض کے علاج کے لیے دیر تک پڑھائی کرتا ہوں۔ یہ وضاحت کرنے کی ضرورت اس لیے محسوس ہوئی کہ کہیں یہ نہ ہو کہ کوئی یہ انٹرویو پڑھ کر میرا نام لے کر جنات کو بھگانے کی کوشش کرے اور بعد میں اسے مزید پریشانی اٹھانی پڑے۔

یاد رہے کہ شفا اللہ نے اپنے ہاتھ میں رکھی ہے۔ میرا کام صرف خلوص دل کے ساتھ محنت کرنا ہے۔ اصل نفع [illegible] اللہ کی ذات ہے۔ جسے چاہے شفا دے اور جسے چاہے آزمائش میں مبتلا

رکھے۔

سورۃ رحمان کے ذریعے جادوگر کی ہلاکت:

صوفی عبدالحمید صاحب نے روحانی عملیات کے ضمن میں اپنے تجربات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ سورۃ مزمل کے باموکل عمل کی کامیابی کے بعد دوسرے عملیات مجھے جس طرح حاصل ہوئے، آپ یقیناً میری باتیں سن کر حیران ہوں گے۔ وہ اس لیے کہ مجھے بہت سے روحانی وظائف رب کریم کی طرف سے نیند کے دوران خواب میں عطا ہوئے۔ اکثر یوں ہوتا کہ میں قرآن پاک کی تلاوت کرتے کرتے سو جاتا تو خواب میں کوئی واقعہ پیش آجاتا یا کسی اشارے سے رہنمائی مل جاتی۔ مثال کے طور پر آج سے دس سال پہلے میرے ساتھ ایک واقعہ پیش آیا۔ میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں سیالکوٹ بسوں کے اڈے پر کھڑا ہوں۔ میں ایک طرف کو چلنے کا ارادہ کرتا ہوں تو ایک شخص آگے بڑھ کر مجھے روکنے کی کوشش کرتا ہے اور کہتا ہے کہ آپ اس طرف نہ جائیں۔ ادھر ایک بہت بڑا جادوگر ہے۔ وہ آپ کو نقصان پہنچائے گا۔ میں اس کے مشورے کی پرواہ کیے بغیر اس طرف چلتا ہوں تو اچانک دو افراد نمودار ہوتے ہیں۔ وہ شکل سے نیک آدمی معلوم ہوتے ہیں۔ دونوں ہی باریش ہیں۔ وہ مجھے مخاطب کر کے کہتے ہیں کہ تم ہم سے پندرہ سو روپے لے لو اور اس طرف نہ جاؤ۔ مگر میں انہیں جواب دیتا ہوں کہ تم مجھے رقم کا لالچ نہ دو، میں اس طرف ضرور جاؤں گا۔ جب میں بحث و تکرار کے بعد ان کی پیشکش کو ٹھکرا کر تھوڑا سا آگے بڑھتا ہوں تو چند قدم چلنے کے بعد میرے چاروں طرف آگ روشن ہو جاتی ہے۔ میں محسوس کرتا ہوں کہ جادوگر نے مجھ پر کوئی عمل کر دیا ہے۔ میں اس سے بچنے کے لیے خواب میں ہی سورۃ الرحمان کی تلاوت شروع کر دیتا ہوں تو وہ آگ مجھے چھوڑ کر اس جادوگر کی طرف پلٹ جاتی ہے اور میرے دیکھتے ہی دیکھتے وہ جادوگر اپنی ہی جلائی ہوئی آگ میں جل کر بھسم ہو جاتا ہے۔

اس کے بعد وہ دونوں باریش افراد دوبارہ نمودار ہوتے ہیں، جنہوں نے مجھے 1500 روپے کا لالچ دیا تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے تمہیں منع بھی کیا تھا کہ اس طرف کو نہ جاؤ مگر تم نے ہماری بات نہیں مانی۔ اسی بحث و تکرار میں، میں انہیں برا بھلا کہتا ہوں۔ اس کے ساتھ ہی گھڑی کا الارم بج اٹھتا ہے اور میں بیدار ہو جاتا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ سورۃ الرحمان والا عمل خواب میں ہی مجھے میرے خدا کی طرف سے عطا ہو گیا۔ بعد میں، میں نے سیالکوٹ جا کر اس واقعہ کی تحقیق کی تو ...

ایک جادوگر رہتا تھا۔ لوگ اس کی بہت پوجا پاٹ کرتے تھے مگر کسی صحیح العقیدہ شخص نے اسے قتل کر دیا۔

عملیات میں درود ابراہیمیؑ کی اہمیت:

میں اکثر شہر سے اپنے گاؤں پیدل ہی جایا کرتا تھا۔ راستے میں ایک قبرستان آتا ہے جس سے گزر کر جانا پڑتا۔ یہ رمضان المبارک کا مہینہ تھا۔ ایک دن سحری سے کچھ وقت پہلے میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ اس قبرستان میں ایک قبر کو آگ لگی ہوئی ہے۔ یہ منظر دیکھ کر میں نیند کی حالت میں ہی درود ابراہیمیؑ پڑھنا شروع کر دیتا ہوں تو وہ آگ بجھ جاتی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی عطا ہے اور اب میں اکثر پانی دم کر کے دیتا ہوں تو دوسرے وظائف کے ہمراہ درود ابراہیمیؑ کو خاص طور پر پڑھتا ہوں کیونکہ اس کی برکت سے دم کیے ہوئے پانی کا اثر اسی طرح تیز ہو جاتا ہے جس طرح کسی قیمتی دوائی میں حکیم لوگ کستوری کو استعمال کر کے اس کی افادیت بڑھا دیتے ہیں۔

سورۃ جن کے عمل میں ناکامی کا سامنا:

صوفی صاحب نے بتایا کہ ضروری نہیں کہ ہر شخص کو ہر عمل میں کامیابی حاصل ہو۔ اپنے ساتھ بیتے ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ جب میں نے شروع شروع میں عملیات و روحانی وظائف کو سیکھنے کا سلسلہ شروع کیا تو میری ملاقات سرگودھا کے ایک حافظ صاحب سے ہوئی۔ انہوں نے مجھے سورۃ ''جن'' کا ایک عمل بتایا کہ رات کو ایک مقررہ وقت پر روزانہ 21 مرتبہ سورۃ ''جن'' پڑھنی ہے۔ جب سورۃ ''جن'' پڑھنے کا آغاز کرنا ہے تو ایک چراغ جلا کر سامنے رکھ لینا ہے۔ پھر اس چراغ کی روشنی پر مسلسل نظریں جما کر سورۃ ''جن'' 21 مرتبہ پڑھنی ہے۔ جب میں نے یہ عمل شروع کیا تو تیسرے چوتھے روز ہی چراغ کی روشنی میں تین جنات حاضر ہو گئے۔ مجھے ان سے کوئی خوف تو محسوس نہ ہوا مگر جنات کی حاضری رائیگاں گئی۔ کیونکہ اس عمل کے دوران جو جنات حاضر ہوتے وہ بت بنے کھڑے رہتے، نہ مجھ سے ہم کلام ہوتے اور نہ ہی کسی سوال کا جواب دیتے۔ مجھے اس محنت کے نتیجے میں کچھ حاصل نہ ہوا۔ بالآخر ڈیڑھ سال کی متواتر پڑھائی کے بعد میں نے یہ عمل کرنا چھوڑ دیا۔

جنات اور جادو کا اثر لاعلاج مرض نہیں:

صوفی عبدالحمید ... تجربات کی روشنی میں کالے جادو کے اثرات پر گفتگو کرتے ہوئے

فرمایا کہ جادو اور جنات کے زیر اثر افراد کا مرض لاعلاج نہیں۔ بشرطیکہ ہم خلوص نیت کے ساتھ اپنے پروردگار کو مدد کے لیے پکاریں۔ اگر کوئی بھی باعمل مسلمان شیطانی ہتھکنڈوں کے مدمقابل کھڑا ہونے کا تہیہ کر لے تو معمولی محنت سے ان امراض سے بآسانی نجات حاصل کی جا سکتی ہے۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ عمل کرنے والا مضبوط قوت ارادی کا مالک اور باعمل مسلمان ہو۔ اس کے علاوہ مریض کا اللہ پر کامل یقین اور طریقہ علاج پر اطمینان بھی مریض کے جلد صحت یاب ہونے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

مریض کا اطمینان علاج پر کس حد تک اثر انداز ہوتا ہے، میں اپنے تجربے کی بنیاد پر ایک حقیقی مثال آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ بعض اوقات جب میں گھر میں موجود نہیں ہوتا تو اکثر مریض میرے اہل خانہ کو اپنا مرض بتا کر پانی کی بوتل دم کرنے کے لیے دے جاتے ہیں۔ کئی مرتبہ ایسا ہوا کہ گھر والوں کو مجھے بتانا یاد نہ رہا اور انہوں نے از خود ہی فرض کر لیا کہ میں نے پانی دم کر دیا ہوگا۔ جب دوسرے دن وہ مریض دم کیا ہوا پانی لینے آیا تو انہوں نے وہ بوتل اس کے حوالے کر دی حالانکہ اس پانی پر دم نہیں کیا گیا تھا لیکن پھر بھی اللہ تعالیٰ نے انہیں شفا دے دی۔

جبکہ پانی دم کرنے کی حقیقت یہ ہے کہ میں جس آسیب زدہ مریض کو پانی دم کر کے دیتا ہوں، جب وہ مریض پانی کا استعمال شروع کرتا ہے تو میرے موکلات کا خود بخود وہاں پہرہ لگ جاتا ہے اور تنگ کرنے والے جنات وہاں سے بھاگ جاتے ہیں اور مریض اللہ کے فضل و کرم سے صحت یاب ہو جاتا ہے۔

ہر باعمل مسلمان جنات کا علاج کرنے پر دسترس رکھتا ہے:

صوفی صاحب کے بقول جنات بلاوجہ کسی کو تنگ نہیں کرتے، بلکہ وہ خود انسانوں سے ڈرتے ہیں۔ البتہ جو جنات کسی کے کہنے پر جادوگر عامل نے بھیجے ہوں۔ ان سے بچاؤ کی بروقت تدبیر کرنا بہت ضروری ہے۔ کیونکہ یہ خبیث جنات جس گھر میں ایک مرتبہ بھیجے جائیں، سمجھ لیں کہ ان کے لیے اس گھر کا دروازہ مستقل طور پر کھل گیا۔ یہ بے ایمان جنات جس گھر میں ایک مرتبہ داخل ہو جائیں وہاں کسی نہ کسی کا آنا جانا لگا رہتا ہے۔ مگر اس کے باوجود ان سے خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں۔ ہر باعمل مسلمان ان کا علاج کرنے پر دسترس رکھتا ہے۔

بعض جادوئی عمل براہ راست انسانی ذہن پر اثر انداز ہو سکتے ہیں:

اگر آپ روحانی عملیات پر عبور رکھتے ہیں تو آپ کو ہر وقت شیطانی [illegible]

عاملوں اور پیروں کے ساتھ مقابلے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔ کیونکہ ان عاملوں کی کوشش ہوتی ہے کہ وہ کسی ناتجربہ کار حقیقی روحانی عامل کو اپنے جادوئی عمل کے ذریعے پسپا ہونے پر مجبور کر دیں۔

میرا بھی کئی مرتبہ شیطانی عاملوں سے آمنا سامنا ہوا مگر اللہ کا شکر ہے کہ اس کی دی ہوئی روحانی طاقت نے مجھے ہمیشہ سرخرو کیا۔ صوفی صاحب نے کہا کہ میں آپ کو روحانی عملیات کی طاقت کے چند دلچسپ واقعات سناتا ہوں۔ انہوں نے گائیوں والوں سے اپنے مقابلے کی روداد بیان کرتے ہوئے کہا کہ آپ نے اکثر ایسی آوارہ گائیوں کو گھومتے ہوئے دیکھا ہوگا جن کے سینگوں کے ساتھ کپڑے کی تھیلیاں بندھی ہوتی ہیں۔ یہ گائیں، بابے کی گائیوں کے نام سے شہرت رکھتی ہیں۔ ان گائیوں کے متعلق لوگوں میں بہت سے گمراہ کن عقائد پائے جاتے ہیں۔ حد تو یہ ہے کہ بعض ضعیف العقیدہ قسم کے لوگ ان گائیوں کی عقیدت کی حد تک پوجا کرتے ہیں۔ ان گائیوں کے سرپرستوں نے باقاعدہ پیری مریدی کا سلسلہ قائم کیا ہوا ہے مگر ان کے حلقہ اثر میں زیادہ تر مرید میراثی قوم سے تعلق رکھتے ہیں۔

بابے کی ان گائیوں کا قافلہ ایک طے شدہ پروگرام کے مطابق مختلف شہروں میں چند دن قیام کرنے کے بعد اگلی منزل کی طرف روانہ ہو جاتا ہے۔ کسی بھی شہر میں مستقل قیام نہ کرنے کی اصل وجہ یہ ہے کہ ان گائیوں کے مریدین کی اکثریت خود معاشی مسائل کا شکار ہونے کی وجہ سے زیادہ دنوں تک مہمان نوازی کا بوجھ اٹھانے کی سکت نہیں رکھتی۔ ہر شہر میں پڑاؤ کے دوران گائیوں کو اپنی خوراک کے لیے خود ہی جدوجہد کرنا پڑتی ہے۔ ان بیچاری گائیوں نے یہ سیکھ لیا ہے کہ انہیں اپنا پیٹ کس طرح بھرنا ہے۔

گائیوں والوں کے لیے اس سے زیادہ تن آسان اور کیا کام ہوگا کہ یہ مقدس گائیں سارا دن گھوم پھر کر نہ صرف مال مفت سے اپنا پیٹ بھرتی ہیں بلکہ جب یہ رات کو واپس پڑاؤ کی جگہ پر جمع ہوتی ہیں تو اپنے ساتھ بہت سی نقد رقم بھی لاتی ہیں۔ یہ رقم ضعیف العقیدہ لوگوں کے نذرانوں پر مشتمل ہوتی ہے جو ثواب حاصل کرنے کی نیت سے ان تھیلیوں میں ڈال دیتے ہیں جو گائیوں کے سینگوں کے ساتھ بندھی ہوتی ہیں۔ ان گائیوں کے ماننے والوں نے بہت سی جھوٹی روایات بھی پھیلا رکھی ہیں کہ اگر یہ گائیں کسی چیز کو کھانا چاہیں تو انہیں منع نہیں کرنا چاہیے یا کوئی شخص گائیوں کے سینگوں کے ساتھ بندھی ہوئی تھیلیوں سے رقم چرائے تو اس کو بہت سخت نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔

یہ تو تھیں وہ روایات جو گائیوں کے متعلق عام طور پر سننے کو ملتی ہیں۔ اب ہوا یوں کہ ایک مرتبہ بابے کی

ان گائیوں کے قافلے نے ہمارے شہر میں قیام کیا، شہر کے باہر میراثیوں کی آبادی کے قریب انہوں نے ڈیرہ لگایا۔ میرے ایک دوست نے مجھے آکر بتایا کہ میری ایک مجاور سے ملاقات ہوئی تو دوران گفتگو وہ اپنے پیر صاحب کی تعریفیں بیان کرتے ہوئے کہنے لگا کہ ہمارے گرو بہت پہنچی ہوئی ہستی ہیں اور کوئی عامل ان کے سامنے ٹھہر نہیں سکتا۔ میں نے اپنے دوست کی باتیں سننے کے بعد اگلے دن وہاں جانے کا پروگرام بنایا۔ دوسری صبح ہم ان کے پڑاؤ کے مقام پر پہنچ گئے۔ میرے علم میں یہ بات تھی کہ ان گائیوں والوں کے پاس جادو، ٹونے کا ایک ایسا عمل ہوتا ہے کہ وہ جس شخص کی شکل دیکھ لیں اور پھر چاہیں تو شیطانی عمل کے ذریعے رات کو خوفزدہ کر کے اسے سونے نہیں دیتے۔

وہاں ہماری ملاقات ایک مجاور سے ہوئی جو گائیوں کی خدمت پر مامور تھا، میں نے اسے کہا کہ میری ملاقات اپنے پیر صاحب سے کراؤ، میں ان کا مرید ہونے کے لیے آیا ہوں۔ وہ مجاور بتانے لگا کہ ہمارے گرو یعنی پیر صاحب بہت پہنچے ہوئے بزرگ ہیں۔ اگر ان کی اجازت کے بغیر کوئی شخص ان گائیوں کا دودھ حاصل کرلے تو وہ دودھ خون بن جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اگر کوئی ہمارے پیر صاحب کا کہنا نہ مانے تو اس کی نیندیں حرام ہوجاتی ہیں اور بالآخر مجبوراً اسے ان کا مرید ہونا پڑتا ہے۔ میں نے اس سے کہا، تم نے جس برتن میں دودھ دوھنا ہے، مجھے دس قدم کے فاصلے پر کھڑے ہوکر وہ برتن دکھا کر دودھ دوھنا، اس دودھ کو چاہے کسی صندوق میں رکھ دینا اور پھر اپنے گرو سے کہنا کہ وہ اپنے ہر عمل کے ذریعے زور لگا کر دیکھ لے، اگر وہ دودھ خون میں تبدیل ہوگیا، تو ہم ان گائیوں کی نوکری کریں گے اور اگر وہ دودھ اصلی حالت میں رہا تو کیا تم یہ لعنتیوں والا کام چھوڑ دو گے؟

وہ مجاور کہنے لگا کہ آپ کی باتوں کا جواب ہمارا گرو ہی دے سکتا ہے۔ اس کے بعد وہ ہمیں اپنے گرو کے پاس لے گیا، مضبوط جسم اور بلند قد وقامت کا ایک لحیم شحیم آدمی چارپائی پر بیٹھا تھا جبکہ اس کے ارد گرد عقیدت مند میراثنیں ہجوم کی صورت میں زمین پر بیٹھی ہوئی تھیں۔ اس نے میری طرف غور سے دیکھا اور بغیر کسی سوال وجواب کے کہنے لگا کہ آپ کل آئیں۔ میں نے سخت لہجے میں کہا کہ اب کیا ہے؟ مگر وہ کچھ نہ بولا۔ میں نے آنے سے پہلے اسے کہا کہ اچھی طرح دیکھ لو، کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ یہ رات کو جادوئی عمل کے ذریعے مجھے پریشان کرنے کی کوشش کرے گا۔

دہاں سے واپس آنے کے بعد میں نے احتیاطاً سورۃ مزمل کے مؤکل [illegible]

وہ کسی کو شرارت کے لیے بھیجے تو اس کا علاج ہوجائے۔ اس گائیوں والے بابے نے رات کو مجھ پر جادو کا وار کیا، یہ سحری کا وقت تھا اور میں معمول کی پڑھائی میں مصروف تھا۔ مجھے معلوم ہوگیا، مگر اس کی کوئی تدبیر کامیاب نہ ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس شر سے محفوظ رکھا۔ جب صبح ہوئی تو میں اس کو ملنے کے لیے گیا مگر وہ وہاں سے فرار ہوکر کسی دوسرے شہر کو روانہ ہوگیا تھا۔

میں اپنے تجربے کی بنیاد پر آپ کے علم میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ اس قسم کے عاملوں سے کوئی عام روحانی عامل مقابلہ نہیں کرسکتا اور نہ ہی کرنا چاہیے۔ کیونکہ اگر آپ کو روحانی عملیات پر مکمل عبور حاصل نہیں تو اس صورت میں یہ آپ کو پریشان کرسکتے ہیں اور اگر یہ آپ کو نقصان پہنچانے میں کامیاب ہوجائیں تو یہ اس کی خوب تشہیر کر کے اپنے عقیدت مندوں میں اضافہ کرلیتے ہیں۔

ابھی میں نے آپ کو شیطانی عاملوں کے ساتھ مقابلہ نہ کرنے کی جو تلقین کی ہے، میرے یہ خیالات کس حد تک درست ہیں، اس کا اندازہ آپ کو یہ واقعہ پڑھنے کے بعد ہوگا۔

صوفی محمد عبداللہ صاحبؒ بہت بڑے عامل گزرے ہیں، صوفی صاحب شاہ اسماعیل شہیدؒ کے کارکن تھے۔ اس زمانہ میں انگریز صوفی صاحب کو گرفتار کرنا چاہتے تھے مگر لوگوں کو ان کے ساتھ اتنی محبت تھی کہ کوئی ان کا ٹھکانہ بتانے پر آمادہ ہی نہ ہوتا۔ وہ نہ صرف عالم باعمل بلکہ ایک نڈر مجاہد بھی تھے۔ ڈنگہ کے ایک مولوی صاحب نے عملیات سیکھنے کے لیے بہت عرصہ تک ان کی خدمت کی۔ جب مولوی صاحب کو عملیات پر مکمل عبور حاصل ہوگیا تو انہوں نے اجازت لے کر واپسی کا ارادہ کیا۔ ڈنگہ شہر میں کچھ عرصہ تک تو انہوں نے استقامت دکھائی اور مریضوں کا صحیح علاج کیا۔ مگر جلد ہی ان کے قدم ڈگمگا گئے اور دنیاوی لالچ نے ان کی عقل پر پردہ ڈال دیا۔ سب سے پہلے انہوں نے مسلک اہلحدیث کو چھوڑ کر نیا مسلک اختیار کیا، اس کے بعد انہوں نے روحانی عملیات کی آڑ لے کر ہر طرح کے جائز وناجائز کام کرنے شروع کردیئے۔

ایک حافظ قرآن نوجوان جو عقیدہ توحید پر سختی سے کاربند تھا، ان کے پاس گیا اور ان کی غیر شرعی حرکات پر بحث ومباحثہ شروع کردیا۔ حافظ قرآن کے تند وتیز سوالات سے پریشان ہوکر مولوی صاحب غصے میں آگئے اور اس نوجوان سے کہا کہ جاؤ یہاں سے چلے جاؤ اور صبح داڑھی منڈوا کر میرے پاس آنا، میں نے تم جیسے بہت دیکھے ہیں۔ مسئلہ یہ ہے کہ وہ حافظ قرآن نوجوان عامل نہیں تھا اور نہ ہی اس میں کوئی

روحانی طاقت تھی۔ جس کی وجہ سے وہ مات کھا گیا اور دوسرے دن داڑھی منڈوا کر مولوی صاحب کی خدمت میں جا حاضر ہوا۔ اگر وہ حافظ قرآن نوجوان عامل ہوتا یا کسی عامل کو ہی اپنے ساتھ لے کر اس مولوی صاحب سے مقابلہ کرتا تو ہرگز مولوی اس پر اثر انداز نہ ہوتا۔ جب مجھے اس واقعہ کا علم ہوا تو مجھے بے حد افسوس ہوا۔ اس وقت پانی سر سے گزر چکا تھا۔

صوفی عبدالحمید صاحب نے بتایا کہ بعض عاملوں نے ایسے عملیات میں مہارت حاصل کی ہوتی ہے کہ وہ اپنے خیالات کو دوسروں کے ذہن پر اثر ڈال کر مسلط کر دیتے ہیں۔ صوفی صاحب کہنے لگے کہ میرے ساتھ بھی ایک مرتبہ اس قسم کا واقعہ پیش آ چکا ہے کہ ایک جادوگر نے اپنے عمل کے ذریعے مجھ پر ایسا مہلک وار کیا کہ اگر اللہ تعالیٰ اس موقع پر میری مدد نہ کرتا تو شاید میں بھی اس جادوئی عمل کے زیر اثر آ جاتا۔

یہ 1998ء کی بات ہے کہ میں عمرہ کرنے کے لیے سعودی عرب گیا۔ وہاں میری ملاقات ایک نوجوان سے ہوئی جو ان دنوں لندن میں مقیم تھا۔ جبکہ اس کا آبائی گاؤں میری رہائش سے قریب ہی تھا۔ یہ نوجوان اور اس کے ساتھی بارہ افراد پر مشتمل ایک گروپ کی صورت میں لندن سے عمرہ کرنے کے لیے آئے تھے۔ ان کے ساتھ ان کا ایک پیر بھی تھا۔ میں نے اس نوجوان سے سوال کیا کہ مجھے یہ بتاؤ کہ تمہارا اور تمہارے پیر کا مشن کیا ہے؟ وہ کہنے لگا کہ اللہ کے رسول ﷺ کی سنت کو زندہ کرنا، میں نے اسے کہا کہ تم لوگوں کی حرکات تو اس کے برعکس ہیں۔ جو تعلیمات رسول ﷺ نے بتائی ہیں، آپ لوگوں کا عمل تو ان احکامات کی مخالفت کی نشاندہی کرتا ہے۔

وہ کہنے لگا کہ نہیں، ہمارا طریقہ بالکل ٹھیک ہے۔ حرم پاک میں اکثر میرا ان سے آمنا سامنا ہو جاتا۔ ایک دن لندن سے آئے ہوئے اس گروپ کے پیر صاحب مجھ سے اگلی قطار میں نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور مجھے پچھلی صف میں جگہ ملی۔ نماز کے بعد میرے پاس بیٹھا ہوا ایک لڑکا ان پیر صاحب کی طرف اشارہ کر کے مجھ سے پوچھتا ہے کہ یہ صاحب کون ہیں؟ میں اسے جواب دیتا ہوں کہ مجھے تو یہ کوئی جادوگر معلوم ہوتا ہے۔ اس نامعلوم لڑکے نے جا کر انہیں بتایا کہ وہ شخص آپ کو جادوگر کہتا ہے۔ اللہ جانے اس پیر نے کیا عمل کیا کہ حرم پاک میں ہی بیٹھے بیٹھے میرا دل کرنے لگا کہ میں اس پیر کا مرید ہو جاؤں۔ اس کی مریدی اختیار کیے بغیر میں بچ نہیں سکتا۔ میں نے لاکھ دل پر قابو پانے کی کوشش کی مگر میرا کوئی بس نہ

چلا۔ پھر میرے ذہن میں اچانک پڑھائی کا خیال آیا۔ جونہی میں نے وظائف کی دہرائی شروع کی تو مجھے ان خیالات سے نجات مل گئی۔ جب وہ اپنے مشن میں ناکام ہو گیا اور اسے محسوس ہو گیا کہ اسے ناکامی ہوئی ہے تو وہ میرے پاس آیا اور بڑی محبت کے ساتھ کہا کہ میرے لیے بھی دعا کریں تو میں نے انشاءاللہ کہہ کر اس سے اپنی جان چھڑائی۔

اس واقعہ کو بیان کرنے کا مقصد بھی یہی ہے کہ جادوئی عمل میں اثر انداز ہونے کی تاثیر موجود ہے مگر قرآن مجید کے ذریعے روحانی طاقت کے استعمال سے اس کا سدباب بھی ممکن ہے۔

روحانی عملیات

یہ وہ وظائف ہیں جنہیں ہر مسلمان مرد و عورت آسانی سے کر سکتے ہیں۔

یہ وظائف جو آپ کی خدمت میں پیش کیے جا رہے ہیں، ان کو بتانے کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ ہم نے ہر آدمی کو عامل بنانے کا عہد کیا ہوا ہے۔ بلکہ مقصد صرف یہ ہے کہ ہر آدمی کم از کم اپنی حفاظت خود کر سکے۔

ایک بات یاد رکھنے کی ہے کہ اگر آپ باقاعدہ وظائف کی دہرائی نہیں کرتے اور آپ نے کسی استاد کی رہنمائی میں خاص قسم کے وظائف نہیں کیے تو کالے علم والے جادوگروں سے خواہ مخواہ مقابلہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس میں بزدلی کی کوئی بات نہیں۔ اگر آپ کو زیادہ ہی شوق ہے تو پہلے اس کے مقابلہ کی طاقت پیدا کریں، پھر ڈرنے کی کوئی بات نہیں۔ مثال کے طور پر ایک شخص نے ہاتھ میں تلوار پکڑی ہوئی ہو اور میں ہاتھ میں ڈانڈا بھی نہ پکڑوں اور مقابلے میں آمنے سامنے آ جاؤں تو ظاہر ہے کہ نقصان میرا ہی ہوگا۔ جادو چونکہ با اثر ہے اور اگر کسی پر اس کا وار ہو جائے تو اس کے اثر انداز ہونے سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ (مگر باذن اللہ) لیکن اس کا توڑ بھی ہے اور وہ ہے کلام الٰہی۔

اگر آپ کسی علاج کرنے والے سے رابطہ کرتے ہیں تو پہلے مکمل تحقیق کر لیں کہ کہیں وہ درپردہ جادوگر تو نہیں۔ آج کل جادو ٹونے کے ماہروں نے بھی روحانی عملیات کے ذریعے علاج کرنے کا ڈھونگ رچا رکھا ہے۔ تھوڑا سا دماغ کو حاضر رکھیں تو فوراً پتا چل جاتا ہے کہ علاج کرنے والا کس طبقے سے تعلق رکھتا ہے۔ جو عامل اللہ کی حلال کی ہوئی چیزوں پر پابندیاں لگائے، سمجھ لیں اس میں ضرور کوئی گڑبڑ ہے۔ مثلاً اگر کوئی بڑا گوشت کھانے سے منع کرے وغیرہ تو پھر شک والی بات نہیں بلکہ یقین کر لیں کہ اس شخص کا طریقہ علاج اسلامی اصولوں کے منافی ہے۔

میری طرف سے ان وظائف کی ہر خاص و عام کو اجازت ہے۔ مگر کوئی بھی شخص ان وظائف کے ذریعے علاج کرنا چاہے تو اسے معاوضہ وصول کرنے کی اجازت نہیں۔ اگر وہ معاوضہ طلب کرے گا تو نقصان کا خود ذمہ دار ہوگا۔ فی سبیل اللہ ان وظائف کے ذریعے انشاء اللہ مریض اور معالج دونوں کو فائدہ پہنچے گا۔

یہاں جن قرآنی وظائف کے ذریعے علاج کا طریقہ کار بتایا جاتا ہے، وہ محض خیال آرائی کے نتیجے میں تخلیق نہیں کیے گئے، بلکہ یہ وہ وظائف ہیں جو صوفی عبدالحمید صاحب کو تجربات و مشاہدات کے نتیجے میں حاصل ہوئے۔ جس طرح انڈے توڑے بغیر آملیٹ نہیں بن سکتا، اسی طرح ان وظائف پر عمل کیے

بغیر ان سے استفادہ نہیں کیا جا سکتا۔

جنات اور جادو کی پہچان کا آسان طریقہ:

اگر آپ کو شک ہو کہ آپ کے اہل خانہ یا کسی عزیز پر کسی بدبخت نے جادو کرا دیا ہے یا آپ کو واضح طور پر جنات کے اثرات نظر آئیں تو اس سلسلے میں سب سے پہلا کام یہ کریں کہ باقاعدہ علاج شروع کرنے سے پہلے مرض کی تشخیص کر لیں۔ مرض کی تشخیص کا یہ عمل مجھے صوفی محمد عبداللہ صاحبؒ ماموں کانجن والوں سے ملا تھا۔ مرض کی تشخیص کا طریقہ یہ ہے کہ باوضو ہو کر ایک گلاس پانی اپنے پاس رکھ لیں۔ ایک مرتبہ درود ابراہیمیؑ پڑھ کر اس پر پھونک ماریں۔ اس کے بعد دس مرتبہ سورۃ فاتحہ پڑھ کر پھونک ماریں۔ دس دس مرتبہ چاروں قل (الکافرون، الاخلاص، الفلق، الناس) پڑھ کر چار مرتبہ پھونک مار کر پانی دم کریں۔ دس مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر پھونک ماریں۔ آخر میں دوبارہ ایک مرتبہ درود ابراہیمیؑ نماز والا پڑھ کر پھونک ماریں۔ اس طرح یہ عمل مکمل ہو گیا۔ دم کیا ہوا یہ پانی جادو یا آسیب زدہ مریض کو پلا دیں۔

اگر پانی کا ذائقہ کڑوا محسوس ہو تو جنات کا اثر ہے۔ اگر پانی ترش (کھٹا) محسوس ہو تو جادو کا اثر ہے اور اگر پانی کا ذائقہ تبدیل نہ ہو تو جسمانی بیماری ہے۔ اس مریض کا ڈاکٹر سے علاج کروائیں۔

جنات اور جادو کے اثرات سے نجات کے لیے سورۃ بقرۃ کا خاص عمل:

جنات اور جادو کے اثرات سے نجات حاصل کرنے کے لیے آپ میرے ایک آزمودہ طریقے پر عمل کریں۔ انشاء اللہ آپ کی تمام پریشانیاں اور مسئلے حل ہو جائیں گے۔ مگر اس کے لیے آپ کو تھوڑی سی محنت کرنا ہوگی۔ اس عمل میں سورۃ البقرۃ کو ایک خاص انداز سے پڑھنا ہے۔ جس کا طریقہ یہ ہے کہ جس گھر، دکان یا فرد پر جادو یا جنات کا اثر ہو، اس خاندان کا کوئی فرد اس عمل کا آغاز کرے، اس عمل کو کرنے کے دوران کسی سے گفتگو نہیں کرنی، ایک جگہ اور ایک وقت مقرر کر لیں، عمل کرنے کے لیے سب سے بہتر وقت رات کا ہوتا ہے۔ اگر کسی مجبوری کی وجہ سے رات کو یہ عمل کرنا ممکن نہ ہو تو دن کے وقت بھی کیا جا سکتا ہے۔ منہ میں آہستہ آہستہ پڑھنے سے عمل زیادہ طاقت ور ہوگا۔ خواتین بھی یہ عمل کر سکتی ہیں۔

باوضو ہو کر کسی [illegible] کر اپنے پاس رکھ لیں۔ سات مرتبہ درود ابراہیمیؑ نماز والا پڑھ کر

پانی پر پھونک ماریں۔اس کے بعد سورۃ البقرۃ پڑھنی شروع کر دیں۔ جب ایک صفحہ مکمل ہو جائے تو پانی پر پھونک ماریں۔اسی طرح باقی سورۃ البقرۃ مکمل کریں۔اور ہر صفحہ پلٹنے پر پانی پر پھونک ماریں۔ جب سورۃ البقرۃ مکمل ہو جائے تو تین مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھ کر پانی پر تین پھونکیں مار کر پانی دم کر لیں۔ آخر میں دوبارہ سات مرتبہ درود ابراہیمیؑ نماز والا پڑھ کر دم کریں۔ عمل مکمل ہو گیا۔

دم کیا ہوا یہ پانی گھر کے ہر فرد کو تین تین گھونٹ پلانا ہے۔ اگر گھر کا کوئی فرد شہر یا ملک سے باہر گیا ہو تو اہل خانہ میں سے کوئی فرد اس کا دل میں تصور کر کے اس کے حصے کا پانی پی لے۔ جو پانی باقی بچ جائے اس پانی کے مکان کے صحن، دیواروں، کمروں اور چھت پر چھینٹے لگائیں۔

اگر جادو بہت سخت قسم کا کیا گیا ہو تو روزانہ **41** دن تک یہی عمل کریں۔ ورنہ عام حالات میں **21** دن یہ عمل کافی ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ جس نے آپ پر جادو کیا ہے، یہ جادو اس کی طرف واپس پلٹ جائے تو یہ عمل اس وقت تک جاری رکھیں جب تک آپ کو واضح یقین نہ ہو جائے کہ جادو واپس پلٹ گیا ہے۔

اس عمل کے دوران اگر اچانک خوشبو آنا شروع ہو جائے یا گھر میں کسی کے چلنے کی آوازیں آئیں تو گھبرانے کی ضرورت نہیں بلکہ یہ عمل کے کامیاب ہونے اور خوش بختی کی علامت ہے۔ اگر جادو اور جنات کا اثر نہ بھی ہو تو پھر بھی یہ عمل اتنا مفید ہے کہ اس کی افادیت کا اندازہ لگانا ممکن نہیں۔ میں خود سات ماہ تک متواتر سورۃ البقرۃ پڑھتا رہا ہوں۔ آپ اس کی برکت کا اندازہ اس بات سے لگا سکتے ہیں کہ اس عمل کے دوران مجھے نبی کریم ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی۔

آیت کریمہ کے ذریعے گمشدہ بچے یا عزیز کی تلاش کا عمل:

اگر کسی کا بیٹا یا کوئی عزیز گم ہو جائے، روٹھ کر چلا جائے تو آیت کریمہ کے اس عمل کے ذریعے اس کی واپسی کو یقینی بنایا جا سکتا ہے۔ انشاءاللہ تعالیٰ

گم شدہ بچے کے لیے عمل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پڑھنے والا ایک ہو، ایک جگہ اور ایک وقت مقرر کر لیں۔ عمل کرنے والا باقاعدہ نماز کی پابندی کرے۔ عمل شروع کرنے سے پہلے باوضو ہو کر اس بچے یا عزیز کا تصور دل میں کر کے آنکھیں بند کر لیں۔ سات مرتبہ درود ابراہیمیؑ پڑھ کر آیت کریمہ کی پوری ایک تسبیح پڑھیں۔ تسبیح مکمل ہونے پر تصور میں ہی اس بچے کے سینے پ[illegible]

مرتبہ یہ عمل دہرائیں اور ہر مرتبہ تصور میں بچے کے سینے پر پھونک ماریں۔ میرے اللہ نے چاہا تو پہلے دن سے ہی گمشدہ بچے کے دل پر اثر ہونا شروع ہو جائے گا۔ جب یہ عمل مکمل کر لیں تو اس کے بعد اللہ سے صدق دل کے ساتھ دعا کریں کہ ”اے اللہ! میری اس مشکل کو آسان کر دے۔“

یہ عمل کتنا با اثر ہے، اس کا تجربہ مجھے بارہا ہوا۔ میرے گھر کے قریب ہی ایک حجام تھا۔ اب وہ فوت ہو گیا ہے۔ ایک دن اس حجام کی اہلیہ ہمارے گھر آئی اور کہنے لگی ”میں نے اس وقت تک آپ کے گھر سے نہیں جانا جب تک آپ میری مراد نہ پوری کریں گے۔“ اس وقت بہت کم لوگوں کو علم تھا کہ میں عملیات کے شعبے میں دسترس حاصل کر چکا ہوں۔

میں نے اسے کہا کہ پہلے مجھے کچھ بتاؤ تو سہی کہ مسئلہ کیا ہے؟ پھر اس کا حل بھی سوچیں گے۔ وہ کہنے لگی کہ میرا بڑا بیٹا جو کہ شادی شدہ ہے، روٹھ کر کراچی چلا گیا ہے۔ نہ وہ اپنی بیوی سے رابطہ کرتا ہے اور نہ ہی ہماری سنتا ہے۔ خاص طور پر میرے بہت خلاف ہے۔ مجھے کہتا ہے کہ ماں جب تم مر جاؤ گی تو پھر واپس آؤں گا۔ اس کی تفصیلی گفتگو سننے کے بعد میں نے اسے کہا کہ اگر میں کچھ وظائف پڑھنے کے لیے بتاؤں تو کیا تم محنت سے عمل مکمل کر لو گی؟ وہ کہنے لگی کہ ضرور کر لوں گی۔ میں نے اسے یہی آیت کریمہ والا عمل بتایا۔ اس اللہ کی بندی نے اپنے بیٹے کی خاطر ایسی یکسوئی سے پڑھائی کی کہ کمال کر دیا۔ وہ روزانہ فجر کی نماز سے پہلے بیدار ہو جاتی اور عمل شروع کر دیتی۔ ابھی اسے عمل شروع کیے آٹھ دن ہی گزرے تھے کہ اس کے بیٹے نے بذریعہ خط گھر رابطہ کیا۔ اس خط میں اس نے بتایا تھا کہ میں پنجاب آ رہا ہوں۔ پندرہ دن بعد اس کا دوسرا خط آ گیا کہ میں فلاں دن گھر آ جاؤں گا۔

شوہر روٹھ جائے تو......!

یہی عمل بیوی اپنے روٹھے ہوئے شوہر کو منانے کے لیے کر سکتی ہے اور اگر کسی کی بیوی روٹھ گئی ہو تو وہ یہی عمل اس کو منانے کے لیے کرے۔ انشاءاللہ اس کے مثبت نتائج سامنے آئیں گے۔

اگر کسی نے جادو وغیرہ کے ذریعے لڑائی جھگڑے کی بنیاد رکھی ہو گی تو اللہ تعالیٰ جادو کا اثر بھی ختم کر دے گا۔

گھریلو لڑائی جھگڑے سے نجات کا طریقہ:

اگر کسی [illegible] یا کسی نے میاں بیوی کے درمیان لڑائی جھگڑے کے لیے سخت

قسم کا جادو کیا ہوتو اس کی ظاہری علامات کے ذریعے تشخیص خاصی مشکل ہے۔ اس کا علم عام طور پر اس وقت ہوتا ہے جب معاملہ حد سے بڑھ جاتا ہے۔ لیکن اگر کسی گھر میں حفظ ماتقدم کے طور پر احتیاطی تدابیر اختیار کی گئی ہوں تو جادو آسانی سے اثر نہیں کرتا۔ سب سے بہتر احتیاطی تدبیر سورۃ البقرۃ کا وہ عمل ہے جو میں شروع میں تفصیل سے بیان کر چکا ہوں۔

جب میاں بیوی کے درمیان معاملہ زیادہ پیچیدہ ہو جائے اور یہ یقین ہو کہ کسی نے جادو کیا ہے تو روزانہ آخری تینوں قل شریف اول وآخر درود شریف کے ساتھ زیادہ سے زیادہ پڑھ کر اللہ سے دعا کریں کہ اے اللہ تو ہی عطا کرنے والا ہے اور ہم تجھ ہی سے مانگتے ہیں۔ اگر تو ہم گناہ گار بندوں کا یہ چھوٹا سا کام سیدھا کر دے تو تیرا کیا بگڑتا ہے۔ انشاءاللہ بفضل خدا آرام آ جائے گا۔

اگر کسی کی زبان بند ہو جائے!

اگر کسی شخص کی زبان بند ہو جائے یا نظر پر اثر کر دیا جائے تو مریض خود یا اس کا کوئی عزیز بھی اس کا علاج کر سکتا ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ اول وآخر درود شریف کے ساتھ آخری تینوں قل شریف گیارہ گیارہ مرتبہ روزانہ پڑھنا شروع کر دیں۔ انشاءاللہ جادو کا اثر ختم ہو جائے گا۔ اگر مریض یہ عمل خود نہ کر سکتا ہو تو کوئی دوسرا شخص باوضو ہو کر یہی عمل دہرائے اور آخر میں مریض کو پھونک مار کر دم کر دے۔

دردسر کے دائمی آرام کے لیے گڑ کا دم:

صوفی صاحب نے بتایا کہ میں سر درد کے لیے جو گڑ دم کر کے دیتا ہوں، اگر کوئی مریض بتائے ہوئے طریقے کے مطابق اس کو استعمال کرے تو اللہ کے فضل سے زندگی میں دوبارہ کبھی اسے سر درد کی شکایت نہیں ہوتی۔ یہاں میں آپ کو گڑ دم کرنے کا طریقہ بھی بتا دیتا ہوں۔ اگر کوئی شخص خود دم کرنا چاہے تو اس کو بھی اجازت ہے کہ وہ اس عمل کو کر سکتا ہے۔

گڑ دم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ضرورت کے مطابق گڑ لے کر کسی کھلے منہ والے برتن میں رکھ دیں۔ باوضو ہو کر اول وآخر درود شریف ابراہیمیؑ کے ساتھ سات مرتبہ سورۃ الفاتحہ پڑھ کر اس گڑ پر پھونک مار کر دم کریں۔ عمل مکمل ہو گیا۔ اب دو اڑھائی تولے گڑ کی مقدار مریض کو نہار منہ کھلائیں، اس کے بعد اس وقت تک مریض کھانا نہ کھائے جب تک شدید بھوک نہ لگے، انشاءاللہ میرے اللہ نے چاہا تو دوبارہ کبھی

سر درد کی شکایت نہیں ہوگی۔ اس عمل میں مریض کا علاج پر اطمینان اس کی جلد صحت یابی میں اہم کردار ادا کرے گا۔

اگر جادوئی عمل سے بھینس کا دودھ خراب ہو جائے:

اس طرح ایک اور مختصر سا عمل بہت سارے لوگوں کے کام آئے گا۔ بعض دور دراز جگہوں پر جعلی پیر جادوئی عمل کے ذریعے لوگوں کو پریشان کرنے کے لیے بھینس کا دودھ خراب کر دیتے ہیں، تا کہ لوگ ان کی طرف متوجہ ہوں۔ اس جادوئی عمل میں ہوتا یہ ہے کہ کسی شریر جن کی بھینس پر ڈیوٹی لگا دی جاتی ہے جو اس کے سر پر سوار رہتا ہے۔ اس بناء پر بھینس دودھ دوہنے کے عمل کے دوران بھی سخت مزاحمت کرتی ہے اور اگر دودھ حاصل کر لیا جائے تو وہ خراب ہو جاتا ہے۔ بھینس کو ٹھیک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ آٹے کا ایک پیڑہ لے کر اول وآخر درود شریف کے ساتھ ایک مرتبہ سورۃ الفاتحہ پڑھیں اور ساتھ ہی آخری تینوں قل شریف پڑھ کر پھونک مار کر دم کر کے یہ پیڑہ بھینس کو کھلا دیں۔ انشاءاللہ جادو کا اثر ختم ہو جائے گا۔ اگر ایک دن کے علاج سے فوری افاقہ نہ ہو تو اس عمل کو اتنے دنوں تک جاری رکھیں جب تک بھینس کو مکمل آرام نہ آ جائے۔ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ ادھر آپ علاج کر رہے ہوں اور اُدھر جادوگر دوبارہ شرارت کر دے، اس لیے بہتر ہے کہ عمل زیادہ دن کیا جائے۔ اس سے مرض دوبارہ پیدا ہونے کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔

روحانی عملیات میں شاگرد نہ بنانے کی وجہ:

صوفی عبدالحمید صاحب مرحوم ومغفور نے روحانی عملیات کے علم کی اہمیت کو جاننے کے باوجود بشمول اپنی اولاد، کسی بھی شخص کو روحانی عملیات کا قیمتی ورثہ منتقل کرنا گوارا نہ کیا۔ انہیں وفات کے بعد روحانی طریقہ علاج جاری رکھنے اور جانشین مقرر کرنے سے کوئی دلچسپی نہ تھی۔ مرحوم کا کسی کو روحانی عملیات کی تربیت نہ دینے کا اصلی سبب معلوم کرنے کے لیے میں نے ایک مرتبہ ان سے سوال کیا کہ آخر کیا وجہ ہے کہ آپ نے آج تک کسی شاگرد کو اس علم کی تربیت کے لیے منتخب نہیں کیا؟

جواباً صوفی صاحب نے فرمایا کہ روحانی عملیات کی افادیت جاننے کے باوجود میں اس علم کو سیکھنے اور [illegible] سخت خلاف ہوں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس شعبے میں کام کرنے والے کا برائی میں مبتلا ہونے

کا ہزار فیصد امکان ہر وقت موجود رہتا ہے۔ اس بناء پر میں ڈرتا ہوں کہ کہیں یہ نہ ہو کہ میرے تربیت یافتہ کسی شاگرد کی کوئی غلطی میری پکڑ کا باعث بن جائے۔ صوفی صاحب نے کہا کہ میرے نزدیک یہ زیادہ مناسب ہے کہ لوگوں کو براہ راست روحانی طریقہ علاج کے وظائف بتا دیئے جائیں۔ اس طرح نہ صرف وہ عاملوں کے آستانوں پر دھکے کھانے سے بچ جائیں گے بلکہ خود ہی اپنے مسائل کو حل کرنے کی صلاحیت حاصل کر لیں گے۔ صوفی صاحب کا اندازہ واقعی درست ثابت ہوا۔ اب الحمدللہ ان کے بتائے ہوئے وظائف پر عمل کر کے ہزاروں قارئین اپنی پریشانیوں سے نجات حاصل کر رہے ہیں۔

جادوگر شاہ سے مقابلہ:

صوفی عبدالحمید صاحب کی ساری زندگی اسلام دشمن پیروں اور نام نہاد عاملوں کے خلاف جہاد میں گزری۔ اللہ کے احکامات کو نظر انداز کر کے خلاف شریعت کام کرنے والوں کا انہوں نے سختی سے محاسبہ کیا۔ چونکہ وہ جانتے تھے کہ بڑے سے بڑا جادوئی عمل بھی قرآنی آیات کے سامنے ٹھہر نہیں سکتا، اس لیے باطل قوتوں سے مقابلے کے دوران وہ جرأت و بہادری کے ساتھ اپنے فرائض مکمل ذمہ داری سے ادا کرتے رہے۔

صوفی صاحب نے بتایا کہ میرے مشاہدے میں یہ بات آئی ہے کہ دور دراز کے قصبات میں جادوگروں اور شیطانی طاقتوں کے پیروکاروں کی اکثریت نے روحانی پیشوا کے روپ میں اپنی دکانداری سجا رکھی ہے۔ ان لوگوں نے نیم خواندہ اور ضعیف الاعتقاد لوگوں کو اپنی مذموم خواہشات کے لیے نشانہ ستم بنا رکھا ہے۔ اگر کوئی شخص کسی وجہ سے ان کے حکم کی خلاف ورزی کر بیٹھے تو اسے سنگین نتائج کی دھمکیوں سے خوفزدہ کر کے اطاعت پر مجبور کیا جاتا ہے۔

اپنے ساتھ پیش آنے والے ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے صوفی صاحب مرحوم نے کہا کہ ہمارے قصبہ سوہدرہ میں ایک نامی گرامی شاہ صاحب رہتے تھے۔ لوگوں کی اکثریت ان کی مرید تھی، عملیات کے ذریعے علاج کرنے میں بھی انہیں خاصی شہرت حاصل تھی۔ مگر میں اسے علی الاعلان جادوگر کہتا تھا۔ میری یہ بات سچ ثابت ہوئی، کیونکہ جب شاہ صاحب فوت ہوئے تو ان کے چہرے کا رنگ بالکل سیاہ ہو گیا۔ حالانکہ وہ بہت خوبصورت اور گورے چٹے تھے۔ شاہ صاحب نے اپنی زندگی میں ہی وصیت کر دی تھی کہ مرنے کے بعد انہیں مقامی مسجد کے فلاں کونے میں دفن کیا جائے۔ چنانچہ جب شاہ صاحب فوت ہوئے

تو ان کی وصیت کے مطابق انہیں مسجد کے ایک کونے میں دفن کر دیا گیا۔

شاہ صاحب نے اپنے ایک بیٹے کو بھی سفلی علوم کی تربیت دے رکھی تھی۔ اس کے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ باپ کی قبر پر مزار تعمیر کیا جائے۔ اپنی اس خواہش کی تکمیل کے لیے اس نے مسجد کے ایک غریب ہمسائے کو مجبور کیا کہ وہ اپنے مکان سے دس فٹ جگہ مزار کے لیے دے دے۔ اس کے بدلے میں اسے متبادل جگہ دینے کا وعدہ کیا گیا۔ اس شخص نے اس معاملے میں مشورہ طلب کیا تو میں نے اسے منع کر دیا کہ اگر تمہارا دل نہیں کرتا تو بے شک مزار کے لیے جگہ نہ دو۔ دوسری طرف شاہ صاحب کے بیٹے کو یقین تھا کہ مسجد کا ہمسایہ انہیں جگہ دینے سے انکار نہیں کر سکتا۔ میرے مشورے کے بعد جب اس شخص نے مزار کے لیے جگہ دینے سے انکار کیا تو شاہ کے بیٹے نے طیش میں آ کر اس شخص کی بیٹی پر جادوئی عمل کے ذریعے وار کیا، جس کے نتیجے میں کوئی آسیب اس شخص کی جواں سال بیٹی کے بال کھینچنے لگا۔ وہ شخص بھاگا بھاگا میرے پاس آیا اور اپنی بیٹی کی دردناک حالت بیان کی۔ میں نے اس سے کہا کہ پریشانی کی کوئی بات نہیں، تم گھر پہنچو انشاء اللہ تمہاری بیٹی جلد ٹھیک ہو جائے گی۔

میں نے رات کو وظائف کی پڑھائی کے ذریعے شاہ کے بیٹے کے جادوئی عمل کے اثرات کا قلع قمع کر دیا۔ اس کے بعد شاہ کے بیٹے نے بہت زور لگایا کہ کسی طرح وہ شخص مزار کے لیے جگہ دینے پر آمادہ ہو جائے مگر وہ اپنے انکار پر قائم رہا۔ چند روز بعد میری ملاقات شاہ کے بیٹے سے ہوئی۔ اتفاقاً اس موقع پر مسجد کا ہمسایہ بھی میرے ساتھ تھا۔ شاہ کا بیٹا کہنے لگا ''مجھے معلوم ہے کہ مزار کی تعمیر رکوانے میں کس کا ہاتھ ہے اور میں پیشین گوئی کرتا ہوں کہ مزار بن کر رہے گا۔''

یہ گفتگو سن کر مسجد کا ہمسایہ ڈر گیا اور کہنے لگا ''ماما جی! میرا کچھ کریں، یہ شاہ کا بیٹا ہمیں پریشان کرنے کی کوشش کرے گا۔'' میں نے اسے تسلی دی کہ اگر تمہیں کوئی تکلیف پہنچے تو فوراً مجھے اطلاع کرنا۔ اس کے بعد میں گھر آ گیا۔ ابھی مجھے بیٹھے چند منٹ ہی گزرے ہوں گے کہ وہ ہمسایہ آ کر کہنے لگا کہ میں جس بات سے ڈر رہا تھا وہی ہوا۔ اس نے بتایا کہ جب میں گھر پہنچا تو میری والدہ چیخ و پکار کر رہی تھی کہ کوئی نظر نہ آنے والی چیز لوہے کے سوؤں سے میرے سر پر حملہ کر رہی ہے۔ اپنی والدہ کی تشویش ناک حالت دیکھ کر وہ فوراً میرے پاس چلا آیا۔ میرا اس وقت وضو نہیں تھا، میں نے اپنے بیٹے سے پوچھا کہ تمہارا وضو ہے تو اس [illegible]۔ میں نے اسے اللہ کے چار ناموں کا تعویذ بنانے کا طریقہ سمجھایا۔

جب اس نے کاغذ پر تعویذ لکھ دیا تو میں نے یہ تعویذ اس شخص کو دے کر ہدایت کی کہ اس کو کسی دھاگے کے ساتھ مریضہ کے سر پر باندھ دو، ان شاء اللہ دوبارہ کسی جادوگر کا وار نہیں چلے گا۔ الحمد اللہ اس کے بعد دوبارہ کبھی شاہ کے لڑکے کا جادو ان پر اثر انداز ہو کر انہیں پریشان نہ کر سکا اور اللہ تعالیٰ نے اس ہمسائے کو اپنے حفظ و امان میں رکھا۔

جادو کا خوف دور کرنے کا عمل:

صوفی صاحب مرحوم کہا کرتے تھے کہ اگر کسی پر جادو کی وجہ سے گھبراہٹ طاری ہو جائے اور دن یا رات کے کسی حصے میں بلاوجہ خوف محسوس ہو تو صرف ''یاسین والقرآن الحکیم'' کا ورد شروع کر دیں، ان شاء اللہ جادو کا اثر فوری طور پر زائل ہو جائے گا۔

کاروبار پر جادوئی اثرات سے نجات:

اسی طرح انہوں نے کہا کہ جن لوگوں کا کاروبار جادو کے ذریعے بند کر دیا گیا ہو، ان کے لیے سورۃ البقرۃ کا عمل بہت مفید ثابت ہوگا۔ سورۃ البقرۃ کا عمل اس سے پہلے تفصیل سے بیان کر دیا گیا ہے۔ یہی عمل دکان میں کر کے کاروباری پریشانیوں سے نجات حاصل کی جا سکتی ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کی برکت سے تھانیدار کا علاج:

بار بار ایسے مواقع آئے کہ صوفی صاحب کو خود اپنی ذات کے لیے روحانی عملیات کا سہارا لینا پڑا۔ انہوں نے اپنی زندگی میں پیش آنے والے ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ایک مرتبہ میرے پاس دکان پر ایک پولیس آفیسر گھڑی مرمت کرانے کے لیے آیا۔ جب میں نے اس سے اپنے کام کا معاوضہ طلب کیا تو وہ بھڑ گیا کہ میں تو تھانیدار ہوں۔ آج تک مجھ سے کسی نے رقم کا مطالبہ نہیں کیا مگر صوفی صاحب اپنے موقف پر ڈٹے رہے کہ میں تو اپنے کام کا معاوضہ بلاوجہ نہیں چھوڑ سکتا۔ مجبوراً اس تھانیدار کو رقم ادا کرنا پڑی۔ تھانیدار نے معاوضہ تو ادا کر دیا مگر اس نے دل میں فیصلہ کر لیا کہ میں انہیں سبق سکھاؤں گا۔ چند روز ہی گزرے تھے کہ تھانیدار ایک چور کو ساتھ لے کر دکان پر آ گیا۔ اس چور کو ساری کہانی سمجھا کر ہمراہ لایا گیا تھا۔ آتے ہی وہ چور کہنے لگا کہ میں نے اس دکان پر چوری کی گھڑیاں فروخت کی ہیں۔ اس الزام میں تھانیدار صوفی صاحب کو پکڑ کر تھانے لے گیا۔ جب اعلیٰ [illegible]

نے صوفی صاحب کو بتائے بغیر تھانیدار سے مک مکا کر کے صوفی صاحب کو رہائی دلائی۔ بعد میں صوفی صاحب کو علم ہو گیا کہ اس تھانیدار نے رشوت لی ہے تو انہوں نے حکام بالا کے نام درخواستوں میں اصل واقعہ بیان کر کے تھانیدار کے ظلم و زیادتی پر کارروائی کا مطالبہ کیا۔ ان کی درخواستوں پر تھانیدار کے خلاف انکوائری شروع ہوئی۔ یہ انکوائری چار سال تک جاری رہی۔ اس دوران اس تھانیدار نے ہر طریقے سے صوفی صاحب کو خوفزدہ کرنے کی کوشش کی مگر اس کی کوئی تدبیر کارگر ثابت نہ ہوئی۔ بالآخر یہ انکوائری اس تھانیدار کی ملازمت سے برطرفی پر ختم ہوئی۔

صوفی صاحب کا کہنا تھا کہ جب میں اس تھانیدار کے خلاف انکوائری میں پیش ہوتا تو گھر سے چلتے وقت ایک عمل شروع کر دیتا۔ اگر کوئی بھی شخص اس عمل کو کر لے تو حاکم اس کا حق چھین نہیں سکے گا۔ مثال کے طور پر اگر آپ کا کسی عدالت میں مقدمہ چل رہا ہے، آپ بے گناہ ہیں مگر آپ کو یہ شک ہے کہ جج ناانصافی کرے گا، یا اس کے علاوہ آپ کا کسی بھی دفتر میں کوئی کام پھنسا ہوا ہے مگر وہ شخص آپ کو خواہ مخواہ پریشان کر رہا ہے تو ایسے حالات میں یہ وظیفہ آپ کے مسائل کے حل میں بہت معاون ثابت ہوگا اور آپ کو اپنا حق بآسانی مل جائے گا۔ اس عمل کو کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے کام کے سلسلے میں گھر سے روانہ ہوتے وقت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنے کے بعد درود ابراہیمؑ پڑھیں۔ اس کے بعد کثرت سے "سَلَامٌ قَوۡلًا مِّنۡ رَّبٍّ الرَّحِیۡمِ'' (آیت 58 سورۃ یٰسین) کا ذکر کرنا شروع کر دیں۔ ذکر کرتے ہوئے جب آپ اپنی منزل مقصود پر پہنچ جائیں تو دفتر میں داخل ہونے کے بعد اور افسر کے سامنے پیش ہونے سے پہلے سلام پڑھ کر اپنے دائیں ہاتھ کی سب سے چھوٹی انگلی کو بند کریں۔ پھر یہی وظیفہ پڑھتے ہوئے باقی ہاتھ کی انگلیاں بند کر کے انہیں مکا نما بنا لیں۔

جب آپ افسر مجاز کے سامنے پیش ہوں تو ذرا بلند آواز میں السلام علیکم کہیں، جونہی اس کی نظر آپ پر پڑے، دائیں ہاتھ کو اس طرح اوپر اٹھائیں کہ اس افسر کی نظر آپ کی ہتھیلی پر پڑے۔ آپ کے اس عمل کے بعد اس میں اتنی جرأت نہیں رہے گی کہ وہ آپ کے خلاف غلط فیصلہ کرے۔

ہچکی روکنے کا آزمودہ طریقہ:

اسی طرح ہچکی روکنے کے لیے صوفی صاحب نے ایک آسان اور آزمودہ وظیفہ بتایا کہ اگر کسی شخص کو ہچکی آنا [illegible] ہو تو جس شخص کو ہچکی لگی [illegible] وہ دونوں پاؤں پر بیٹھ کر اپنی شہادت کی انگلیوں سے کانوں کو

مضبوطی سے بند کر لے، اس کے بعد آنکھیں بند کر کے تین مرتبہ اونچی آواز میں اللہ اکبر کہے۔ اس کے بعد اشهد ان لا اله الا الله و اشهد ان محمدا عبده ورسوله کہہ لے۔ عمل مکمل ہو گیا اور ہچکی سے بھی نجات مل گئی۔

......☆☆......

استاد بشیر احمد

جب میں نے عملیات کی دنیا میں قدم رکھا:

یہ 1960ء کی بات ہے، میری عمر 14 برس تھی۔ ان دنوں میری چچی جان پر جنات کا سایہ تھا۔ آئے دن کوئی نہ کوئی عامل جنات کو مار بھگانے کے لیے بلایا جاتا لیکن تمام تر دعووں کے باوجود وہ جنات کسی کے قابو میں نہ آتے۔ بہر حال مجھے اس وقت یہ خیال آیا کہ ضرور کوئی ایسا عمل سیکھنا چاہیے کہ اگر کہیں ضرورت پڑ جائے تو اس سے کام لیا جا سکے یا کسی کی پریشانی کو دور کرنے میں مدد لی جا سکے۔ لیکن آہستہ آہستہ جب میں نے اس شوق کی خاطر بھاگ دوڑ شروع کی تو کوئی عامل یا استاد صحیح رہنمائی نہ کرتا۔ میں نے ہمت نہ ہاری اور کوشش جاری رکھی۔ ہمارے شہر میں ایک سائیں چونکہ صفاں والا ہوا کرتا تھا۔ میں نے اس کی بہت خدمت کی بلکہ میں نے انہی سے آغاز کیا۔ میرے علاوہ بھی بہت شائقین کی تعداد موجود تھی، جو ہر دم خدمت پر کمر بستہ رہتی۔ ہر ایک کی یہ خواہش تھی کہ استاد کسی طرح خوش ہو جائے اور شاید کوئی عمل ہمیں سکھا دے۔ لیکن اس نے کسی کو کچھ نہیں دیا۔ ابلیس کا تو بس نام ہی بدنام ہے۔ اصل کام تو یہ ظالم لوگ کرتے ہیں جو دوسروں کی زندگیوں کے ساتھ کھیلتے ہیں۔ ان کی رہنمائی کرنے کی بجائے انہیں مزید گمراہ کرتے ہیں۔ خدا خدا کر کے سائیں نے مجھے ایک عمل بتایا، جس کے وہ خود بھی عامل تھے۔ میں نے تین بار وہ عمل کیا لیکن مجھے کچھ حاصل نہ ہوا۔ حقیقت یہ ہے کہ عامل لوگ ''عمل'' سے متعلق ایک آدھ اہم بات شاگرد کو نہیں بتاتے۔ اس طرح وہ عمل میں ناکام رہتا ہے۔ پھر اسے کہا جاتا ہے کہ عمل تم سے بھاری ہے یا اس میں کوئی کمی رہ گئی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ شاگرد مزید خدمت جاری رکھتا ہے اور عامل کے وارے نیارے ہو جاتے ہیں۔ یہ سائیں چونکہ ہمارے گھر کے قریب ہی تھے، اس لیے جو بھی فالتو وقت ہوتا میں ان کے پاس گزارتا۔ اس شوق کے ہاتھوں گھر میں کئی مرتبہ ڈانٹ ڈپٹ کا سامنا بھی کرنا پڑتا۔ جب مجھے یہاں سے کچھ نہ ملنے کا یقین ہو گیا تو میں نے کسی اور استاد کی تلاش شروع کر دی۔ مجھے کسی نے بتایا کہ منڈی ڈھاباں سنگھ کے قریب نواں پنڈ میں صوفی عبداللہ رہتے ہیں جو ''بابا جناں والا'' کے نام سے مشہور ہیں۔ شوق کے ہاتھوں مجبور ہو کر میں ایک دن اکیلا ان کے پاس پہنچ گیا۔

میں نے اپنے آنے کا مقصد بیان کیا تو انہوں نے کمال مہربانی فرمائی اور مجھے ایک عمل بتایا، جس کو ایک مرتبہ پڑھنے میں دس منٹ صرف ہوتے تھے اور اسے ۱۰۱ مرتبہ پڑھنا تھا۔ اب آپ خود اندازہ لگائیں کہ یہ کتنا وقت بنتا ہوگا۔ یہ عمل 71 دن میں مکمل ہوا تو مجھے ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ میں غصے میں ان کے پاس گیا۔ انہیں امید نہ تھی کہ یہ لڑکا اتنا سخت عمل کرلے گا۔ انہوں نے جعل سازی کو چھپانے کے لیے صرف ایک بات کہہ کر ٹال دیا کہ آپ کا منہ دوسری طرف تھا، فلاں طرف نہیں تھا۔ جس طرف سے جنات نے آنا تھا۔ میں نے کہا "یہ میری حالت دیکھیں، مجھے کس بات کی سزا دی ہے اور آپ نے یہ تو بتایا ہی نہیں تھا کہ منہ کس طرف کرنا ہے۔" کہنے لگا "بے وقوف تم ہو جس نے پوچھا نہیں۔" جب انہوں نے یہ بات کہی تو میں غصے میں آپے سے باہر ہوگیا۔ جب میں واپس آنے لگا تو بابا جی کہنے لگے "مجھے معلوم ہے تم بہت غصے میں ہو، اس لیے تمہیں کچھ ملنا چاہیے۔ تم نے بہت سخت محنت کی ہے، اس کا مجھے بھی دکھ ہے۔ اب ایک عمل ہے، وہ کرلو۔ ساڑھے چار گھنٹے کا عمل تھا جو 41 دن مسلسل کرنا تھا۔ میں یہاں اس عمل کا طریقہ بتا دیتا ہوں تاکہ لوگوں کی آنکھیں کھل جائیں کہ کالے جادو کے لیے انسان کیا کچھ کر گزرنے پر آمادہ ہوتا ہے۔ اس عمل میں صرف مُردوں کو پکارنا تھا۔ میں رات بارہ بجے اٹھتا، گھر سے غسل کرکے قبرستان پہنچ جاتا اور پہلے سے منتخب بوسیدہ اور پرانی قبر کے پاؤں کی طرف بیٹھ کر وہاں ساڑھے چار گھنٹے جو عمل انہوں نے بتایا تھا، اس کی پڑھائی کرتا۔ لیکن افسوس کہ 41 دن مسلسل یہ سب کچھ کرنے کے باوجود مجھے کچھ حاصل نہ ہوا، بے مقصد وقت ضائع کیا۔ آپ میرے دل کی کیفیت نہیں جان سکتے۔ میری تمام کوششیں بے کار ثابت ہورہی تھیں جبکہ میرا شوق اتنا ہی بڑھتا جارہا تھا۔ میں نے جعلی عاملوں کے پیچھے 15 قیمتی سال ضائع کیے۔

ایک دھوکہ باز عامل سے ملاقات:

ایک پیشہ ور جعلی عامل کا ایک اور واقعہ سن لیں۔ نارووال کے قریب ایک گاؤں تھا۔ وہاں ایک راجپوت قوم کا سائیں کالے خاں یا کالے شاہ رہتا تھا۔ میں اس کے پاس پہنچا۔ اس نے لوگوں کو دھوکہ دینے کے لیے زبردست انتظام کیا ہوا تھا۔ وہ جہاں رہتا تھا اس راستے پر اس نے ایک فرلانگ کے فاصلے پر اپنا ایک آدمی بٹھایا ہوتا تھا۔ جب میں وہاں جانے کے لیے اس راستے پر چلا تو ایک آدمی نے مجھے آواز دے کر بلایا، میرے ساتھ بہت محبت کے ساتھ پیش آیا۔ مجھے [illegible] کہنے لگا کہ کیا کام

ہے؟ کہاں جارہے ہو؟ میں نے سب کچھ بتا دیا۔ ادھر یہ مجھ سے باتیں کر رہا تھا اور ادھر تمام باتیں وائرلیس (؟) —

ہے؟ کہاں جارہے ہو؟ میں نے سب کچھ بتا دیا۔ ادھر یہ مجھ سے باتیں کر رہا تھا اور ادھر تمام باتیں واکی ٹاکی پر مذکورہ عامل سن رہا تھا۔ انہوں نے نیچے لائن بچھائی ہوئی تھی۔ اب جب میں وہاں پہنچا تو کالے شاہ نے مجھے میرے نام سے مخاطب کیا اور سب کچھ بتا دیا کہ اس کام سے آئے ہو۔ میں اس کے کمال پر بہت حیران ہوا اور دل میں سوچا کہ اس شخص سے ضرور کچھ ملے گا۔ وہ مجھے کہنے لگا ہم کام ضرور کرتے ہیں مگر مفت میں نہیں، میں 525 روپے لوں گا۔ میں نے کہا کہ میرے پاس تو صرف 50 روپے ہیں۔ اس نے مجھے طنزیہ کہا کہ شوق علم سیکھنے کا ہے اور پاس کچھ بھی نہیں۔ میں وہاں سے واپس آگیا لیکن کسی پل دل کو چین نہیں آتا تھا۔ دل کرتا تھا کہ اڑ کر وہاں پہنچ جاؤں۔ بہت مشکل سے مطلوبہ رقم اکٹھی کی۔ ان کے پاس پہنچا تو انہوں نے بہت عزت کی، اپنے قریب بٹھایا، روٹی کھلائی اور چند الفاظ کا عمل بتایا جو بہت مختصر تھا۔ یہ تقریباً ڈیڑھ گھنٹے کا عمل تھا جسے 41 دن مسلسل قریبی قبرستان میں عشاء کی نماز کے بعد کرنا تھا۔ اس سے صرف اتنا ہوا کہ قبرستان کے اندر جو موکلات تھے، انہوں نے مجھے تنگ کیا اور ڈرانے کی کوشش کی، لیکن مجھے ذرا بھی خوف محسوس نہ ہوا۔ جب 41 دن پورے ہوگئے تو حسب سابق کچھ حاصل نہ ہوا۔ سائیں صاحب کے پاس پہنچا اور انہیں بتایا۔ وہ کہنے لگے کہ ہم نے تمہارے نام کی چراغی (ختم) چڑھائی تھی۔ لیکن اسے جنات کے بادشاہ نے قبول نہیں کیا۔ اب 2100 روپے کا مزید انتظام کرو۔ دوبارہ حاضری کے لیے اتنا خرچہ آجائے گا۔ آج کے حساب سے یہ رقم بہت زیادہ بنتی ہے۔ اس کے بعد میں دوبارہ وہاں نہیں گیا۔ رقم بھی گنوائی، سخت محنت کے نتیجے میں کچھ حاصل بھی نہ ہوا۔ لیکن میں نے ارادہ کرلیا تھا کہ کچھ بھی ہو، اس علم کو حاصل کرنا ہے۔ چودہ پندرہ سال کی انتھک محنت، راتوں کا جاگنا، گھر سے ڈانٹ ڈپٹ اور اس کے ساتھ ساتھ خراد کا کام بھی کرنا۔ جہاں کہیں عامل کا پتا چلتا، وہیں پہنچ جانا یہ میرا معمول تھا۔

استاد عبدالقیوم کی شاگردی:

اس دوران مایوس ہوکر میں نے اپنے استاد سے بات کی۔ میں نے لکڑی کے خراد کا کام ان سے سیکھا تھا، وہ ملنگ جوگی تھے۔ میں نے انہیں بتایا کہ بہت وقت ضائع کیا ہے لیکن کچھ حاصل نہیں ہو رہا۔ مجھے ان کے الفاظ آج بھی یاد ہیں۔ کہنے لگے "دورنگی چھوڑ یک رنگ ہوجا۔" کہنے لگے اپنے آپ کو مسلمان [illegible] ہو اور یہ علم [illegible] ہو۔ شوق کا یہ عالم تھا کہ میں نے کہا استاد جی! ٹھیک ہے، آپ جو کہتے

ہیں وہیں کروں گا۔ پھر میں نے جائز وناجائز نہیں دیکھا۔ استاد جی نے کہا کہ اب تمہیں کہیں جانے کی ضرورت نہیں، گھر میں ہی بیٹھو اور عمل کرو۔ بس عمل شروع کرنے سے پہلے ہم سے اجازت لے جاؤ۔ جادوگری اور شیطانی علوم سیکھنے کے لیے پہلے کام کا آغاز ہی شرک سے کرنا تھا۔ غیر اللہ کو پکارنا تھا۔ توحید پرست ہونے کے باوجود میں نے اس بات کی پرواہ نہیں کی کہ کیا کر رہا ہوں۔ چند وظائف جو استاد نے بتائے تھے، میں نے ان کی اجازت سے شروع کیے۔ ان وظائف میں اللہ کے نام کا شائبہ تک نہ تھا۔ تمام تر وظائف شرکیہ کلمات پر مبنی تھے۔ جب میں نے پہلا عمل مکمل کیا تو مجھے وہ کچھ حاصل ہو گیا جو میں کرنا چاہتا تھا۔ جب میں استاد صاحب کے پاس گیا تو انہوں نے کہا کہ بتاؤ کچھ ملا کہ نہیں۔ تو میں نے ان کا بہت شکریہ ادا کیا۔ ان عملیات کو سیکھنے کے بعد میں نے ان کو ہر جائز وناجائز کام کے لیے خوب استعمال کیا۔ لیکن اس دوران میرے بہت نقصان بھی ہوئے۔ میرے ہاں جو اولاد پیدا ہوتی، فوت ہو جاتی۔ علامت یہ تھی کہ بچے کی پیدائش کے فوراً بعد اس کے جسم کی رنگت نیلی ہو جاتی۔ علاج معالجہ سے بھی کوئی فرق نہ پڑتا۔ اس دوران میرے 4 بچے فوت ہو گئے۔ پراسرار علوم کا حصول اذیت ناک ہے۔ اس کے حصول کے لیے مصائب سے گزرنا پڑتا ہے اور اس کے حصول کے بعد انسان نہ صرف ایمان کی دولت سے محروم ہو جاتا ہے۔ بلکہ اس کے برعکس شیطان کا ہمنوا بن کر اسی کی خوشنودی کے حصول میں مگن رہتا ہے۔ اس واقعہ سے آپ کو بخوبی اندازہ ہو گیا ہوگا۔ میرے ایک دوست صوفی کشور رحمان نے بھی اس دشت زار میں بہت وقت گنوایا لیکن وہ کچھ حاصل نہ کر سکے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ان کی خوش قسمتی ہے۔ ایک دن میری ان سے ملاقات ہوئی۔ کہنے لگے کہ ایک ملنگ نے ایک بہت کمال وظیفہ بتایا ہے اور کہا ہے کہ اصل کالا علم یہ ہے، 120 فی صد درست نکلتا ہے۔ انہوں نے مجھے اجازت دے دی ہے۔ فلاں جگہ پر بیٹھ کر اتنی مرتبہ اس عمل کو دھرانا ہے۔ میں نے کہا پڑھ کر سناؤ۔ اس نے وہ الفاظ دو مرتبہ اپنی زبان سے ادا کیے۔ ان دنوں شوق کا عالم یہ تھا کہ مجھے وہ الفاظ یاد ہو گئے۔ میں ذہن میں سوچ رہا تھا کہ اس کو تو اجازت مل گئی ہے۔ مجھے کون اجازت دے گا۔

میری پہلی کامیابی:

میرے خراد کے استاد عبدالقیوم جو تلے عالی کے قریب رہتے تھے مشورہ کے لیے ان کے پاس گیا اور انہیں تمام واقعہ سے آگاہ کیا اور کہا کہ خواہش ہے کہ یہ عمل بھی کر ہی لوں۔ [illegible]

کہ یہ عمل بہت سخت ہے۔ کہیں جان سے ہاتھ نہ دھو بیٹھو۔ انہیں اس عمل کے بارے میں تمام تفصیلات کا علم تھا۔ انہوں نے خود بھی یہ عمل کر رکھا تھا۔ بہرحال میری منت سماجت کے بعد انہوں نے کہا کہ تمہارا شوق پورا ہو جائے، اس لیے اجازت دے دیتا ہوں۔ اس کے بعد انہوں نے طریقہ کار سمجھایا۔ سب سے پہلا کام یہ تھا کہ رات ساڑھے بارہ بجے اٹھ کر غسل کرنا ہے۔ سفید کپڑوں کا جوڑا اس کام کے لیے علیحدہ رکھنا ہے جو پاک صاف ہو۔ اسے عمل کرنے سے پہلے پہننا ہے۔ قریبی قبرستان میں بوسیدہ قبر تلاش کر کے اس کے پاؤں کی طرف بیٹھنا ہے اور 2100 مرتبہ وظیفہ دہرانا ہے۔ 41 دن مسلسل یہ عمل کرنا تھا۔ اس پر روزانہ کم وبیش ساڑھے تین گھنٹے صرف ہوتے تھے۔ جب میں نے یہ عمل شروع کیا تو مجھے احساس ہو گیا کہ یہ اتنا آسان کام نہیں، لیکن میں نے ہمت نہ ہاری۔ میں نے اپنے اردگرد حصار لگا کر عمل جاری رکھا۔ 21 دن کے بعد یہ صورتحال ہوئی کہ عمل شروع کرنے کے ساتھ ہی میرے اردگرد بہت سارے چھوٹی نسل کے کتے جمع ہو جاتے اور تمام اطراف سے میرے اوپر سے چھلانگیں لگا کر ادھر ادھر جاتے۔ اس دوران وہ مسلسل بھونکتے رہتے۔ مجھے چونکہ پہلے بھی کافی تجربے ہو چکے تھے، اس لیے نہ ہی مجھے ڈر لگا، نہ ہی گھبرایا۔ میں نے یکسوئی اور مکمل توجہ کے ساتھ اپنا عمل جاری رکھا۔ مجھے سب سے زیادہ اس بات کی تسلی تھی کہ استاد پیچھے موجود ہے۔ جب میں نے 37,38 ویں رات عمل شروع کیا تو ایک گدھے کے سائز کا خچر نما کتا میرے سامنے آ گیا اور اس نے خوفناک انداز میں مسلسل بھونکنا شروع کر دیا۔ اس دوران میری نگاہ بار بار اس کی طرف اٹھتی لیکن خوف کی وجہ سے میں نظریں نیچی کر لیتا۔ وہ ایک جگہ جم کر بہت خوفناک انداز میں مسلسل بھونکتا رہا۔ وہ نہ ہی آگے آتا اور نہ ہی پیچھے ہٹتا۔ اس خوفناک صورتحال کے باوجود میں نے عمل جاری رکھا۔ جب میں رات کو گھر جا کر سویا تو خواب میں بھی یہی منظر نظر آتا رہا۔

صبح میں استاد کے پاس پہنچا اور رات والا واقعہ بیان کیا۔ انہوں نے کہا کہ اب ڈرو نہیں اور عمل جاری رکھو، تمہارے جسم تک کوئی چیز نہیں پہنچے گی۔ مجھے جو خوف طاری تھا وہ دور ہو گیا۔ باقی دن بھی کتے والی یہی صورت حال پیش آتی رہی۔ 41 ویں رات میرے اوپر بھاری تھی۔ ڈر اور خوف بھی بہت تھا۔ شوق کے ہاتھوں مجبور ہو کر قبرستان پہنچا۔ تسبیح کے ابھی چند دانے ہی پھینکے تھے کہ تین کتے میرے سامنے آ گئے۔ ایک ہاتھی نما کتا میرے سامنے، دو اس سے کچھ چھوٹے دائیں اور بائیں۔ پہلے وہ صرف اپنی

جگہ پر کھڑے ہو کر بھونکتے رہے۔ لیکن جوں جوں عمل تیز ہوا، انہوں نے چھلانگیں لگانا شروع کر دیں۔ آخری عمل سے پہلے ان دیو ہیکل کتوں کے منہ میرے کندھوں سے چند انچ کے فاصلے پر تھے۔ میں اب سوچتا ہوں کہ میرے اندر کون سی چیز تھی جس نے مجھے وہاں بٹھائے رکھا۔ رات کے وقت تن تنہا قبرستان کا سناٹا ہی آدمی کو دہشت زدہ کر دیتا ہے۔ آپ اس کیفیت کا اندازہ نہیں کر سکتے۔ تسبیح کے آخری 20 دانوں کا عمل میرے لیے عذاب سے کم نہیں تھا۔ ان کو مکمل کرنے کی ہمت اور نہ چھوڑ کر جانے کا ارادہ حالانکہ استاد نے کہا تھا کہ جب عمل تھوڑا رہ جائے گا تو جو کوئی چیز بھی آئے گی، اس نے اوپر سے چھلانگیں لگانی ہیں۔ صرف خوف زدہ کرنے کے لیے، لیکن نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔ کیونکہ تم نے اپنے ارد گرد حصار بھی کھینچا ہو گا۔ اور میں بھی اس دن پیچھے بیٹھ کر عمل کی نگرانی کروں گا۔ اگر عمل نامکمل چھوڑ دیا تو ساری عمر کپڑوں کے بغیر پاگلوں کی طرح گزار دو گے اور لوگ تمہیں اینٹیں مار مار کر مختلف طریقوں سے اذیتیں دیں گے۔ عمل کرنے کے دوران ان باتوں کی فلم بھی میرے ذہن میں گردش کر رہی تھی۔ جب میں نے تسبیح کا آخری دانہ پھینکا تو کتے میرے سامنے آ کر احترام کے ساتھ کھڑے ہو گئے اور کہا کہ تمہیں کیا تکلیف ہے۔ ہم ہار گئے تم جیت گئے، اب بتاؤ کیا چاہتے ہو۔ میں نے کہا کہ میں تمہیں قابو کرنا چاہتا ہوں۔ وہ کہنے لگے کتنوں کو؟ میں نے کہا سب کو۔ کہنے لگے ہم تو لاکھوں کی تعداد میں آئے ہیں۔ میں نے کہا صرف ان کو تسخیر کرتا ہوں جو سامنے ہیں۔ انہوں نے اپنی حاضری کا طریقہ بتایا اور کہا کہ جب آپ یہ الفاظ ادا کریں گے، ہم جہاں بھی ہوں گے حاضر ہو جائیں گے۔ ایک بات ذہن میں رہے کہ عمل کرنے کے دوران جو نیت کی جاتی ہے، وہ کام ان جنات سے مکمل کرائے جاتے ہیں۔ اس مرحلے سے فارغ ہو کر میں گھر آیا تو خوف سے میرا رنگ اڑا ہوا تھا۔

میری بیوی جو میرے ان کاموں کی وجہ سے پہلے ہی مجھ سے بہت تنگ تھی۔ کہنے لگی کہ مجھے لگتا ہے کہ تم ان کاموں کی وجہ سے اپنی جان گنوا دو گے۔ میں نے کہا کہ میری منزل مجھے مل گئی ہے۔ اب کون ان کاموں کو چھوڑے گا۔ میں نے بیوی کو غصے سے کہا کہ تمہیں کیا معلوم کہ میں کن صلاحیتوں کا مالک بن چکا ہوں۔ آ تمہیں بھی کچھ کر کے دکھاتا ہوں تاکہ تمہیں معلوم ہو کہ میری کوشش بیکار نہیں گئی۔ میں نے کہا کہ تم میری بیوی ہو، اگر کوئی اور ہوتا تو اسے مزہ چکھاتا لیکن میں تمہیں تکلیف نہیں دوں گا۔ صرف اپنے علم کی طاقت کے ذریعے وہ مظاہرہ کروں گا جس کا تم سوچ بھی نہیں سکتی۔ میں نے کہا گھڑی پر دیکھو کیا

وقت ہوا ہے اور اسے کاغذ پر لکھ لو۔ اس کے بعد میں نے جنات کی حاضری کے لیے الفاظ دہرائے تو وہ انسانی شکل میں آ گئے۔ لیکن نظر صرف اسے آتے ہیں جس نے عمل کیا ہو۔ آتے ہی انہوں نے کہا کیا حکم ہے؟ میں نے کہا کہ اس وقت خاص حکم تو نہیں، صرف میری بیوی کے گھر گوجرانوالہ سے یہ معلوم کرنا ہے کہ اس گھر کے افراد اس وقت کیا کر رہے ہیں اور وہاں کھانا کیا پکا ہے۔ چند سیکنڈ میں انہوں نے واپس آ کر بتایا کہ اس کی ماں چھت پر جنگلے کے پاس چارپائی پر سوئی ہوئی ہے۔ آپ کی بیوی کی بہن تیسری سیڑھی پر بیٹھی سرخ سویٹر بن رہی ہے۔ میں نے بیوی کو یہ اطلاعات پہنچا کر حیران کر دیا اور اسے کہا کہ تمہارے لیے اتنا ہی کافی ہے۔ اب تم گوجرانوالہ اپنے والدین کے گھر جاؤ۔ جو وقت میں نے تمہیں بتایا تھا اس کے مطابق ان تمام باتوں کی تصدیق کر لو۔ اس نے جب وہاں جا کر تصدیق کی تو سب باتیں سچ ثابت ہوئیں۔ اس عمل کے ذریعے سب سے پہلا کام میں نے ان سے یہ لیا۔ وہ جنات میرے ساتھ اتنا مانوس ہو گئے کہ اکثر میرے کندھوں پر آ کر بیٹھ جاتے جیسے طوطے بیٹھے ہوئے ہوں، لیکن کسی اور کو نظر نہ آتے۔ یہ عمل سیکھنے کے بعد میرے ان 15 سالوں کا ازالہ ہو گیا جو میں نے یونہی دھکے کھانے میں گزار دیے اور احساس ہوا کہ میں اب دنیا میں آیا ہوں۔ ایک دن میری اپنے دوست صوفی کشور رحمان سے ملاقات ہوئی۔ اسے نہیں معلوم تھا کہ میں یہ عمل سیکھ چکا ہوں۔ میں نے اس سے پوچھا کہ آپ نے جو عمل مجھے بتایا تھا وہ ابھی تک خود کیا ہے کہ نہیں؟ کہنے لگے کہ مجھے تو ان الفاظ سے ہی ڈر لگتا ہے۔

میں نے ان جنات سے بہت کام لیے، اس عمل کو سیکھے چھ مہینے گزر چکے تھے۔ میں اپنے سابقہ گھر فلور ملز کے نزدیک بیٹھا ہوا تھا۔ لوگوں میں میرے متعلق مشہور ہو گیا تھا کہ یہ جنات کے ذریعے ہر کام کرا دیتا ہے۔ اس لیے میرے پاس بیٹھے ہوئے چند لڑکوں نے شرارت سے کہا کہ یہ سب شعبدہ بازی ہے۔ اصل حقیقت کچھ بھی نہیں۔ میں نے بہت تحمل کے ساتھ سمجھایا کہ سب عامل ایک جیسے نہیں ہوتے۔ ایک لڑکا زیادہ پرجوش تھا، کہنے لگا کہ اگر کوئی اصلیت ہے تو ہمیں کوئی شخص دکھاؤ ورنہ سب ڈرامہ ہے۔ اسے میرے ایمان کی کمزوری یا حماقت سمجھ لیں کہ میں اس وقت غصے میں آ گیا اور کہا کہ بتاؤ تم کیا چاہتے ہو۔ اس نے مجھ سے کہا میرا ایک دوست کالا شاہ کاکو میں رہتا ہے، میں اسے ملنا چاہتا ہوں کیونکہ جب سے ہم نے کالج چھوڑا ہے، اس سے ملاقات نہیں ہو سکی، ہم سب بہت مصروف ہو گئے ہیں۔ میں نے کہا کہ تم جا کر ملنا چاہتے ہو یا وہ یہاں آ جائے؟

عشاء کا وقت تھا، میں نے جنات کو حاضر کیا اور انہیں ایڈریس سمجھایا کہ فلاں جگہ سے صفدر نامی شخص کو اٹھا لاؤ لیکن لانا اس طرح کہ کسی کو پتہ نہ چلے۔ میں نے ایک لڑکے سے کہا کہ سامنے درخت پر یہ چادر اس طرح ڈال دو کہ دوسری سائیڈ نظر نہ آئے۔ میں نے لڑکوں سے کہا کہ آنکھیں بند کر لو۔ اسی دوران جنات لڑکے کو اٹھا کر لے آئے اور بتایا کہ یہ سویا ہوا ہے، اسی طرح لے آئے ہیں۔ میں نے لڑکوں سے کہا کہ آنکھیں کھول لو اور چادر کی دوسری طرف جا کر دیکھو کہ وہی ہے یا کوئی اور؟ وہ سب خوفزدہ ہو گئے بلکہ جو سب سے زیادہ باتیں کرتا تھا اور جس کے کہنے پر میں نے یہ کام کیا تھا، وہ میرے پاؤں پڑ گیا۔ دوسری طرف وہ لڑکا جس کو بلایا گیا تھا، وہ بہت پریشان تھا۔ کہنے لگا دوست سے ملاقات کی خوشی تو ہے مگر میں یہاں کیسے آ گیا اور اس وقت کہاں ہوں؟ جب انہوں نے آپس میں اچھی طرح گپ شپ کر لی تو میں چند قدم لڑکے کے ساتھ چلا اور دوسرے لڑکوں کی نظروں سے اوجھل ہوا تو جنات اس کو اٹھا کر لے گئے اور اس کے گھر چھوڑ آئے۔ اس واقعے سے مجھے بہت شہرت ملی۔ لیکن میں بھی ذاتی طور پر پریشان تھا۔ لوگوں کی لائنیں لگ گئیں۔ کچھ دن تو میں نے ایمانداری سے لوگوں کے کام کیے لیکن پھر میں نے ٹال مٹول سے کام لینا شروع کر دیا اور کسی کو صحیح معلومات نہ دیں۔ بہت مشکل کے ساتھ لوگوں سے جان بچائی۔ یہ حقیقت ہے کہ جادو کا علم موجود ہے لیکن اس کو سیکھنے والا اسلام کے دائرے سے خارج ہو جاتا ہے۔

عملیات کے ذریعے کاروبار کی بندش کا واقعہ:

ایک ایسا عمل بھی ہے جس کے ذریعے کاروبار کی بندش ہو جاتی ہے۔ اس عمل کو کرنے کے بعد گاہک کو دکاندار نظر نہیں آتا اور دکاندار کو گاہک نظر نہیں آتے۔ میں ایک مرتبہ گوجرانوالہ ایک پنساری کی دکان سے سودا لینے کے لیے گیا۔ وہ کسی بات پر میرے ساتھ تلخ ہو گیا۔ اس وقت کیونکہ مجھے شیطانی علوم پر مکمل عبور تھا، اس لیے اگر کوئی غلط بات کرتا تھا تو میں اسے مزہ چکھانے کے لیے بے تاب رہتا تھا۔ میں نے اس پنساری سے کہا کہ بیٹا اگر تم نے میرے گھر آ کر یہ سودا نہ دیا تو میرا نام بھی بشیر احمد نہیں۔ میں نے وہاں ایک وظیفہ دہرایا اور واپس آ گیا۔ اس عمل کے ساتھ ہی اس کا کام بند ہو گیا۔ جب 7,8 دن تک کام بند رہا تو اسے احساس ہوا اور مرالی والا میں ایک ملنگ کے پاس گیا۔ اسے جا کر سارا واقعہ بتایا۔ اس ملنگ نے کہا کہ بہتر ہے کہ اسی کے پاس چلا جا، کیونکہ وہ بہت مضبوط عمل کر کے گیا ہے۔ اس نے اپنے علم کے ذریعے اس کو میرا مکمل ایڈریس بتا دیا۔ وہ میرا مطلوبہ نسخہ ہاتھ میں لیے ایک دن [illegible]

خراد کی دکان پر پہنچ گیا۔ اس نے آ کر اپنی غلطی کی معافی مانگی اور کہا کہ میری جان چھوڑ دو۔ لیکن اس وقت مجھ پر شیطان سوار تھا۔ میں نے اس کو برا بھلا کہا اور کہا کہ بھاگ جاؤ، اس وقت تو تم بہت باتیں کرتے تھے۔ وہ ایک گھنٹے تک میری منت سماجت کرتا رہا۔ آخرکار میں نے اسے معاف کر دیا اور کہا کہ جاؤ، پابندی وہاں لگائی تھی اور یہاں بیٹھ کر کھول رہا ہوں۔ اس پابندی کو صرف وہی ختم کر سکتا تھا جس نے اس سے بھی خطرناک شیطانی عمل کیا ہوتا۔ ورنہ یہ کسی عامل کے بس کی بات نہیں تھی۔ ایک مرتبہ میں اتفاقیہ اس کی دکان پر گیا تو اس نے بہت عزت کی۔ میرے لیے بہت کچھ منگوایا اور بغیر رقم لیے اشیاء دے دیں۔ ہم اس کو ہی اپنی کامیابی سمجھتے تھے کہ لوگ ڈر کی وجہ سے ہماری عزت کرتے ہیں۔ کاروبار کی بندش کے لیے میں نے جو عمل کیا تھا وہ خالصتاً جادو تھا۔ جو نظروں پر کیا جاتا ہے، اس سے اصلیت تبدیل نہیں ہوتی۔ جس دکان پر یہ جادو کیا جاتا ہے، اس پر گاہک آتے ہیں لیکن دکاندار کو گاہک نظر نہیں آتے جبکہ سائنس اسے تسلیم نہیں کرتی۔

اسی طرح ایک مرتبہ سید عبدالغنی شاہ کے والد اور میں بازار سے گزر رہے تھے۔ ایک دکان کی طرف اشارہ کر کے کہنے لگے کہ اگر تمہاری آنکھیں ہیں (یعنی عملیات کے ذریعے پوشیدہ اسرار نظر آتے ہیں) تو دیکھو، سامنے والی دکان پر جادو کیا ہوا ہے۔ ان کو تو نظر نہیں آتا، چلو نیکی کا کام کر دیتے ہیں۔ مجھے کہنے لگے کہ ایک کنکر اٹھا کر تالہ توڑ دیتے ہیں۔ (یعنی کاروبار کی بندش کے عمل کو غیر موثر کر دیا ہے) ہمارے وہاں کھڑے دس گاہک آ گئے حالانکہ دکاندار کو کچھ معلوم نہیں کہ کس نے کیا کیا ہے۔ یہ جنات کو ہی پتا ہے کہ وہ کیا کرتے ہیں لیکن کام ہو جاتا ہے۔

جادو کے ذریعہ آگ باندھنا:

دیہات میں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ عامل لوگ عمل کے ذریعے آگ باندھ دیتے ہیں۔ اس کا ایک واقعہ حافظ عبدالغفور ہنجانوالی والے بتاتے ہیں کہ میں ایک گاؤں سے گزر رہا تھا کہ ایک جاننے والا زمیندار کہنے لگا کہ حافظ صاحب! چار دن ہو گئے ہیں، بہت آگ جلا رہے ہیں لیکن گنے کا رس گڑ بننے کا نام ہی نہیں لیتا۔ تو میں نے پوچھا کہ فلاں صاحب تو ادھر سے نہیں گزرا تھا؟ زمیندار نے کہا، ہاں! وہ آیا تھا اور گڑ مانگ رہا تھا۔ ابھی چونکہ گڑ تیار نہیں ہوا تھا، اس لیے ہم نے انکار کر دیا۔ میں نے اسے بتایا کہ وہ کمبخت جاتے [illegible] آپ کی آگ باندھ گیا تھا۔ پھر میں نے ایک وظیفہ پڑھا اور اس کے عمل کو غیر موثر کر دیا۔

مخصوص انداز میں ہاتھ ملا کر عمل چھیننا......ایک انوکھی حقیقت:

اسی طرح کا ایک واقعہ میرے ساتھ پیش آیا۔ میں اپنی دکان پر بیٹھا ہوا تھا کہ میرے سامنے اشرف رنگ ساز کی دکان کے پاس ایک ملنگ آہستہ آہستہ چلا آ رہا تھا۔ جس آدمی کے پاس کچھ ہو تو وہ بہت چوکنا ہو کر رہتا ہے کہ کہیں کوئی طاقتور حملہ آور نہ ہو جائے۔ میں نے دیکھا کہ وہ راستے میں دائیں بائیں دکانداروں سے شرارتیں کرتا آ رہا ہے۔ کسی کی دکان آدھے دن کے لیے بند، کسی کی کچھ گھنٹے کے لیے جو اسے کچھ نہ دیتا وہ بطور سزا اس کی دکان پر جادو کر دیتا۔ دکانداروں کو پتا ہی نہ چلتا کہ ان کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ میرے پاس کیونکہ زیادہ طاقتور علم تھا، اس لیے میں اسے سب کچھ کرتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔ میں نے اپنے موکلوں سے کہا کہ اسے کسی طرح گھیر گھار کر دکان پر لے آؤ، پھر میں اسے مزہ چکھاؤں گا۔ جنات اسے میرے پاس لے آئے۔ میں نے کہا کہ اندر آ جا لیکن وہ اندر نہ آیا۔ میں نے اسے اندر بلا کر بٹھایا اور کہا کہ ہاتھ تو ملاؤ لیکن اس نے ہاتھ ملانے سے گریز کیا۔ میں نے خود آگے بڑھ کر اس سے ہاتھ ملایا اور اپنا کام کر دکھایا۔ یہاں میں یہ وضاحت کر دوں کہ ہر کام کے لیے علیحدہ علیحدہ عمل ہوتے ہیں۔ جب میں نے اپنا ہاتھ ملا کر ہاتھ پیچھے کیا تو وہ کہنے لگا گھر آئے مہمانوں کے ساتھ ایسے تو نہیں کرتے۔ میں نے بہت اچھے طریقے سے اس کی تواضع کی اور کہا کہ تم کیا کرتے آ رہے ہو۔ کسی کا رات تک کام بند کسی کا بارہ بجے تک۔ پھر اس نے بہت منتیں کیں کہ میں آئندہ آپ کے شہر میں نہیں آؤں گا لیکن جو عمل ہم کسی کا چھین لیتے ہیں، اسے چھیننے والے جنات اتنے طاقتور ہوتے ہیں کہ وہ دوسرے عامل کے جنات کو قیدی بنا سکتے ہیں۔ ان کے باقاعدہ قید خانے ہوتے ہیں۔ اس لیے وہ دوبارہ واپس نہیں آ سکتے۔ اس عمل کو سیکھنے کا شوق مجھے اس لیے پیدا ہوا کہ ایک مرتبہ میرا عمل بھی کسی نے چھین لیا تھا۔ میں نے ایک پیرو کا عمل کیا تھا۔ اس کو عیسائی زیادہ کرتے ہیں۔ یہ ایک قصیدہ ہے۔ آج تک یہ بات سمجھ نہیں آئی کہ یہ کیا چیز ہے۔ لیکن اس میں بھی جنات آتے ہیں۔ اس عمل کو کرنے کے لیے ایسی جگہ تلاش کرنی پڑتی ہے جہاں ہو کا عالم طاری ہو۔ عام طور پر یہ بیاباں میں کیا جاتا ہے۔ تقریباً پونے تین گھنٹے کا قصیدہ ہے۔ 21 دن مسلسل پڑھا جاتا ہے۔ اس کے بعد حاضری شروع ہو جاتی ہے۔ پیرو نامی ''جن'' ایک عورت آتی ہے۔ اسے جو کام کہا جاتا ہے وہ کرتی ہے۔ کام سارے الٹے کرتی ہے۔ کسی کا نقصان کروا لو۔ ہونا تو اللہ کی مرضی سے ہوتا ہے لیکن باعث یہ بنتی ہے۔ میں نے یہ عمل کر

کے بعد دو تین مہینے تک اس سے کام لیا۔ ایک دن میں گوجرانوالہ اسٹیشن پر جا رہا تھا کہ ایک شخص جس نے سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے، مجھے بہت خوش ہو کر ملا۔ السلام علیکم کہتے ہوئے مجھ سے ہاتھ ملایا اور حال احوال دریافت کیا۔ کچھ دنوں بعد جب میں نے حاضری کی تو کچھ بھی نہ ہوا۔ میں نے جس سے سیکھا تھا اس کے پاس گیا اور اسے بتایا کہ پتا نہیں کیا بات ہے، حاضری نہیں ہو رہی۔ تو اس ملنگ نے اپنے عمل کے زور سے گوجرانوالہ اسٹیشن کا واقعہ دہرا کر کہا کہ تم تو سب کچھ اسے دے آئے ہو، اب میرے پاس کیا ہے؟ میں نے اس وقت عملیات میں کافی مہارت حاصل کر لی تھی۔ کوئی ڈر خوف نہیں رہا تھا۔ اس کے لیے میں فیصل آباد کے قریب ایک گاؤں میں اس عمل کے ماہر عامل کے پاس گیا اور اسے بتایا کہ میری یہ خواہش ہے تو وہ کہنے لگا کہ ارادہ اچھا ہے لیکن عمر تھوڑی ہے، ابھی تم نے دیکھا ہی کیا ہے۔ حالانکہ میں اس وقت بہت سارے عملیات میں ماہر ہو چکا تھا۔ بہر حال میں نے ان کی بہت خدمت کی۔ بالآخر انہوں نے یہ عمل دیا۔ صرف سات دن کا عمل تھا، کوئی تکلیف دہ مرحلہ بھی نہیں تھا۔ چار گھنٹے کی پڑھائی تھی، جگہ کی کوئی قید نہیں تھی۔ صرف تنہائی میں بیٹھ کر کرنا تھا۔ شرکیہ کلمات بھی نہیں تھے۔ یہ عمل میں نے مسجد عصری کے صحن میں بیٹھ کر کیا۔ لوگ عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد گھروں کو چلے جاتے اور میں بیٹھ جاتا۔ اس عمل کو اچھوتیہ کہتے ہیں۔ یعنی چھو جانے کا عمل۔ بعض لوگ اس میں اتنے کامل ہوتے ہیں کہ کسی کو ہاتھ بھی لگا دیں تو اس کے عمل کا کام تمام کر دیتے ہیں۔ جب میں نے اس پر مکمل عبور حاصل کر لیا تو میں نے اتنا کوئی اور کام نہیں کیا جتنا یہ کیا اور اس کے بہت مظاہرے کیے۔ اگر کسی عامل کے پاس یہ عمل نہیں ہوتا تھا تو وہ مجھ سے بچ نہیں سکتا تھا۔ پھر میں نے اس نظریہ کے ساتھ بہت دیر کام کیا کہ جو عامل غلط کام کرتے ہیں، ان کے عملیات کا ضرور خاتمہ کرتا۔ اسی طرح ایک دن میں اپنے گھر میں بیٹھا تھا کہ باہر گلی میں ایک فقیر کی صدا بلند ہوئی۔ ہمارے پڑوس میں ایک بیوہ عورت رہتی تھی۔ وہ فقیر اس کے ساتھ بضد تھا کہ مجھے آٹا دو لیکن اس نے اسے سمجھایا کہ ہمارے گھر اپنے کھانے کے لیے کچھ نہیں، تمہیں کہاں سے آٹا دے دوں؟ لیکن اس نے کہا کہ میں تمہارے گھر سے ضرور آٹا لے کر جاؤں گا۔ جب یہ مسئلہ کسی طرح حل نہ ہوا تو اس ملنگ نے جانے سے پہلے ایک کارنامہ دکھایا اور اس بیوہ کے چار سالہ بچے کے سر پر ہاتھ پھیر دیا۔ تو اس کا منہ ٹیڑھا ہو کر بہت زیادہ کھل گیا اور کسی طرح بند نہ ہوتا تھا۔ سارے محلے میں شور مچ گیا۔ میری بیوی نے بھی معلوم کیا اور آ کر بتایا کہ پتا نہیں لڑکے کو کیا ہو گیا ہے۔ میں نے بھی جا کر

دیکھا اور اس عورت سے پوچھا کہ یہاں کوئی فقیر تو نہیں آیا۔ جب اس نے سارا واقعہ بتایا تو میں اس کے پیچھے بھاگا اور دو گلیوں کے فاصلے پر اسے جا کر قابو کر لیا اور اسے گھسیٹ کر وہاں لے آیا۔ اس موقع پر سارے محلے دار اکٹھے ہو گئے۔ میں نے ان کو بتایا کہ یہ کرشمہ اس ملنگ کا ہے۔ اس کو بھی سمجھ آ گئی کہ کام بگڑ گیا ہے۔ میں نے اس سے کہا کہ اس کو خود ٹھیک کرو۔ پہلے تو وہ نہ مانا کہ میں نے کچھ نہیں کیا، لیکن بعد میں راہ راست پر آ گیا اور بچے کے سر پر ہاتھ پھیرا تو بچہ فوراً ٹھیک ہو گیا اور اصلی حالت پر واپس آ گیا۔ میں نے اس کے ساتھ مخصوص انداز میں ہاتھ ملایا اور اسے کہا کہ اب جا کر کوئی مظاہرہ کرنا تو وہ میرے ساتھ لڑنے لگا اور کہنے لگا کہ تمہیں معلوم نہیں کہ میں کونسی سرکار کا ملنگ ہوں۔ جب میں اس کی دھمکیوں میں نہ آیا تو وہ منت سماجت پر اتر آیا اور میرے پاؤں پڑ گیا کہ میرا عمل واپس کر دیں۔ اشٹام پیپر پر جو مرضی لکھوا لیں، پھر کبھی آپ کے شہر میں نہ آؤں گا۔ لیکن اس دوران محلے والوں نے اسے پکڑ کر اس کی پٹائی شروع کر دی اور مار مار کر اس کا برا حال کر دیا۔

توبہ کی نعمت سے محروم عامل:

حیرت انگیز، سنسنی خیز اور ناقابل یقین واقعات میں کامیاب تجربات جو میں بیان کر رہا ہوں، ان کو پڑھنے کے بعد میرے متعلق کوئی سخت فیصلہ کرنے کی بجائے بہتر ہے کہ آپ پہلے مکمل کتاب کا مطالعہ کریں۔ مجھے یقین ہے کہ اس سے پہلے پراسرار علوم کے کسی عامل نے زبان کھولنے کا جرأت مندانہ مظاہرہ نہیں کیا۔ یہی وجہ ہے کہ آج تک اصل حقائق عام لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ رہے۔ اگر میں بھی مصلحت پسندی کا مظاہرہ کرتا اور ان رازوں سے پردہ نہ اٹھاتا تو عاملوں کی اصلیت کا بھید کبھی نہ کھلتا۔ میں اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے توبہ کی توفیق عطا کی۔ ورنہ بہت سے عامل توبہ کی نعمت سے محروم ہی رہے اور وقت رخصت ان کا کوئی پرسان حال نہ تھا۔ میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ مجھے استقامت دے۔ تاکہ میں ان خطرناک نتائج کو منظر عام پر لا سکوں جس کے باعث ایک مسلمان اپنی آخرت برباد کر سکتا ہے۔ واقعات کا سلسلہ مکمل ہونے کے بعد انشاء اللہ جادو، ٹونے، عملیات اور تعویذوں کے منفی اثرات سے بچاؤ کی ایسی نایاب معلومات فراہم کروں گا کہ اس کے بعد آپ کو کسی عامل کے پاس جانے کی ضرورت محسوس نہیں ہو گی اور ہر شخص اپنی مدد آپ کے تحت ذکر و اذکار کے ذریعے اپنے مسائل خود حل کر سکے گا۔ یہ اس لیے بھی ضروری ہے کہ ہمارے ہاں عاملوں کی کثیر تعداد دم

جھاڑا غیر اللہ کی مدد سے کرتی ہے۔ لیکن عوام کو یہ کہہ کر دھوکہ دیا جاتا ہے کہ ہم نوری علم کے ذریعے فیض پہنچا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ نام نہاد قسم کے جعلی پیر بھی اس دھندے میں ملوث ہیں۔ بہت سے ایسے بھی ہیں جنہیں میں ذاتی طور پر جانتا ہوں کہ وہ اپنے مریدوں کو متاثر کرنے کے لیے اندرون خانہ کالے علم کا سہارا لیتے ہیں۔ بظاہر نیک نام اور شرافت کے پیکر یہ دھوکہ باز دنیاوی لالچ کے لیے خدا کی کھلی نافرمانی کر رہے ہیں۔ یہ تعداد میں بہت زیادہ ہیں، نشانیاں میں آپ کو بتاتا جاؤں گا، تلاش کرنا آپ کا کام ہے۔

عورتوں کو آسانی سے بیوقوف بنایا جا سکتا ہے:

ان دھوکہ بازوں کا چرچا عورتوں کی زبانی سنا جا سکتا ہے۔ یہ عورتوں کے پیر مانے جاتے ہیں۔ عورتوں کا مسئلہ یہ ہے، اگر بیماری بھی آ جائے تو دوا کی بجائے تعویذ کو ترجیح دیتی ہیں۔ اس لیے انہیں آسانی سے بیوقوف بنایا جا سکتا ہے۔ کیونکہ یہ کسی نہ کسی مشکل میں مبتلا رہتی ہیں۔ کسی کا شوہر ناراض ہے، کسی نے رشتہ داروں سے بدلہ لینا ہے اور کسی کی بیٹی کی شادی نہیں ہوتی۔ یہ اس حد تک ضعیف الاعتقاد ہوتی ہیں کہ اگر کسی عورت کا کام نہ بھی ہو تو عامل یا پیر کو قصوروار نہیں ٹھہراتیں بلکہ اس کے الفاظ یہ ہوتے ہیں کہ پیر تو کامل تھا، بس قسمت نے میرا ساتھ نہ دیا ورنہ فلاں کا بھی کام ہوا ہے، فلاں کا بھی۔

اللہ کی پناہ! دنیا کا کوئی اخبار پبلسٹی کا وہ کام نہیں کر سکتا جو ایک تن تنہا عورت سرانجام دے سکتی ہے۔

جب میں نے تعویذوں کے علم میں کمال حاصل کر لیا اور اپنے کام کا آغاز کیا تو میرا خیال تھا کہ میرے پاس کس نے آنا ہے۔ ابھی میں نے دو تین کام ہی کیے تھے کہ ضرورت مندوں کی قطاریں لگ گئیں۔ تعویذات کا عمل باقاعدہ ایک علم ہے اور بہت آسان ہے۔ تعویذات کے عمل میں مجھے کس طرح کامیابی ہوئی، یہاں اس کا ذکر مناسب نہیں۔ اس سے لوگوں میں اسے سیکھنے کا شوق پیدا ہو گا۔ کیونکہ ہمارے ہاں سیدھے راستے پر چلنے کی بجائے الٹ راستے کا انتخاب کیا جاتا ہے۔ یہ بات ذہن میں رہے کہ جادو کے ذریعے حقیقت تبدیل نہیں ہوتی۔ کیونکہ جادو نظروں پر کیا جاتا ہے۔ جس طرح کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مدمقابل جادوگروں نے رسیوں پر جو جادو کیا، اس سے حقیقت تو تبدیل نہیں ہوئی مگر موسیٰ علیہ السلام کو سانپ نظر آئے۔ کیونکہ ان کی آنکھوں پر جادو کا اثر تھا۔

باموکل تعویذ کس طرح کام کرتا ہے:

اس کے برعکس عملیات کے ذریعے کیے گئے تعویذات فوراً اثر دکھاتے ہیں اور جس مقصد کے لیے کیے جاتے ہیں، وہ کام مکمل ہو جاتا ہے اور جس پر تعویذ کیا گیا ہو، اسے احساس تک بھی نہیں ہوتا۔ ایک مرتبہ ایک عورت میرے پاس آئی۔ اس نے مجھے اپنی داستان غم سنائی کہ صوفی جی! میرا خاوند میری طرف بالکل توجہ نہیں دیتا۔ ساری تنخواہ اپنے خاندان والوں پر خرچ کر دیتا ہے۔ آپ مجھے کوئی ایسا تعویذ دیں کہ میرا شوہر ساری زندگی میرے گن گائے۔ مجھے اس کی حالت پر رحم آ گیا اور میں نے سوچا کہ اس کا جائز حق اسے ضرور ملنا چاہیے۔ میں نے اسے ایک تعویذ لکھ کر دیا۔ اس تعویذ کے استعمال کا طریقہ یہ تھا کہ پہلے لسی میں تعویذ کو حل کر کے اس میں سے ایک گھونٹ بھر کر اچھی طرح کلی کرنی تھی اور اس کلی کو اس باقی ماندہ لسی میں ڈال دینا تھا۔ اس عمل کو گیارہ مرتبہ دہرایا جانا تھا۔ عمل مکمل کر کے اس لسی کو موقع ملتے ہی اپنے شوہر کو پلا دینا تھا۔ اس کے بعد وہ زندگی بھر بیوی کی تابعداری کرے گا اور دوسروں سے کنارہ کشی اختیار کر لے گا۔ اس کا نتیجہ حسب توقع سو فیصد نکلا۔ جب اس عورت کا کام ہو گیا تو وہ میرا شکریہ ادا کرنے کے لیے آئی۔ اس کام کو کرنے کے لیے میں نے اس عورت سے بھاری رقم وصول کی۔ کیونکہ کام کے لیے جو موکل مقرر کیے گئے تھے، انہوں نے گوشت کھانے کی فرمائش کی اور میں نے کافی مقدار میں گوشت لے کر ان کی بتائی ہوئی ویران جگہ پر پھینک دیا۔ یہ کوئی اتنا آسان کام نہیں۔ اس تعویذ کو کامیاب اور موثر بنانے کے لیے عامل حضرات کو بہت محنت کرنی پڑتی ہے۔ میں اس کی کچھ تفصیل آپ کی نذر کرتا ہوں، تاکہ تمام اسرار کھل کر سامنے آ جائیں۔

جو تعویذ اس عورت نے مجھ سے حاصل کیا، اس کو عداوت و محبت کا تعویذ کہتے ہیں۔ تعویذ کے اثرات کو موثر بنانے کے لیے اور دیرپا کرنے کے لیے موکلات کی ڈیوٹیاں لگائی جاتی ہیں جو اس کام کی نگرانی کرتے ہیں۔ جو جنات میں نے قابو کر رکھے تھے، وہ بہت طاقتور تھے۔ لاکھوں کی تعداد میں موکلات (جنات کی ایک قسم) ان کے ماتحت تھی اور وہ اس قسم کی ڈیوٹیوں پر بہت خوش رہتے تھے۔

اس تعویذ میں، میں نے دو موکلوں کی ڈیوٹیاں لگائیں۔ ایک موکل کا کام اس عورت کے شوہر کو محبت پر مجبور کرنا تھا، جبکہ دوسرے موکل کی ذمہ داری اس کے شوہر کو خاندان سے دور رکھنا تھا۔ اس عمل کا اثر اس وقت تک قائم رہتا ہے جب تک عامل خود موکلات کو واپس آنے کا حکم نہ دے یا کوئی دوسرا عامل جو پہلے

عامل سے زیادہ طاقتور علم رکھتا ہو، انہیں قابو کر کے اس شخص کی جان چھڑا سکتا ہے۔

اس طرح کا ایک اور واقعہ جس میں تعویذ نے اپنا کمال دکھایا، وہ بھی سن لیں۔ میرے قریب پڑوس میں ایک شخص اپنی بیوی بچوں سے ہنسی خوشی زندگی گزار رہا تھا۔ اس کی چار بیٹیاں اور ایک بیٹا تھا۔ اس شخص کا ایک سالا ذہنی طور پر تندرست نہیں تھا۔ لیکن اس کی بیوی اس جتن میں رہتی تھی کہ کسی طرح میرے بھائی کی شادی ہو جائے۔ بالآخر اس نے اپنے بھائی کے لیے خوبصورت لڑکی کا رشتہ تلاش کر لیا اور اس کی شادی کرانے میں کامیاب ہو گئی۔ یہ ایک بے جوڑ شادی تھی جس میں لڑکی ضرورت سے زیادہ خوبصورت اور لڑکا عقل سے پیدل تھا۔ ابھی شادی کو زیادہ دیر نہیں گزری تھی کہ اس شخص نے اپنے سالے کی بیوی کے ساتھ راہ و رسم پیدا کر لیے۔ نوبت یہاں تک پہنچی کہ اس عورت نے اپنے پہلے شوہر سے طلاق حاصل کر کے اس سے شادی کر لی۔ اس کی پہلی بیوی نے دوسری شادی کو روکنے کے لیے بہت کوششیں کیں لیکن اسے کامیابی نصیب نہ ہوئی اور اس کی مشکلات کا دور شروع ہو گیا۔ اس کے شوہر کی تمام تر توجہ دوسری بیوی نے حاصل کر لی۔

اس تبدیلی کی وجہ سے پہلی بیوی نا ختم ہونے والی اذیت میں مبتلا ہو گئی۔ آئے دن بلاوجہ تشدد اس کا مقدر بن گیا۔ محلے والوں نے بھی اس بات کو محسوس کیا اور اس کو سمجھانے کی کوشش کی مگر اس نے کسی کی بات پر کوئی دھیان نہ دیا اور اپنی مستی میں مگن رہا۔ حتیٰ کہ پہلی بیوی کو ضروریات زندگی کے لیے مناسب خرچہ بھی ادا کرنے سے گریز کرنے لگا۔ یہ سارا ماجرا کئی مہینے میں اپنی آنکھوں سے دیکھتا رہا۔ میں نے بھی اپنے طور پر اسے سمجھانے کی کوشش کی اور اسے احساس دلایا کہ تمہاری چار بچیاں ہیں۔ کچھ ان کا ہی خیال کرو لیکن اس نے کوئی پرواہ نہیں کی۔ دوسری بیوی کا نشہ اس پر اس قدر سوار تھا کہ اسے کچھ دکھائی ہی نہیں دیتا تھا۔ ایک دن میں کام سے واپس گھر آیا تو کسی نے سفارش کی کہ آپ کے عامل بننے کا کیا فائدہ آپ کی ہمسائی پر دن رات ظلم ہو رہا ہے۔ اگر کچھ کر سکتے ہیں تو اس کے حال پر ترس کھائیں۔ اس بات نے مجھے مشتعل کر دیا۔ میں نے غصہ میں آ کر کہا کہ آج ہی اس کا علاج کر دیتا ہوں۔ جب میں نے ہمسائی کو گھر بلایا، اللہ کی قدرت دیکھیے کہ اس دن اس کا شوہر ساہیوال کسی کام سے گیا ہوا تھا۔ اس نے آتے ہی ساری صورتحال بتائی۔ اللہ شاہد ہے کہ میں برداشت نہ کر سکا اور مجھے رونا آ گیا کہ اتنا ظالم انسان۔ میں نے اس سے پوچھا کہ تم کیا چاہتی ہو اور میں نے اپنے غصہ کا اظہار کیا کہ اسے مزہ چکھا

دوں گا۔ اس نے پھر بھی اپنے شوہر سے اظہار محبت کیا اور کہنے لگی۔ اسے کچھ نہ کہیں، اگر میرے لیے کچھ
کرنا ہے تو اس کا علاج کریں جس نے میرا گھر برباد کیا ہے۔ آپ اس نقطے پر غور کریں کہ اتنی تکلیفیں
اٹھانے کے باوجود وہ اپنے شوہر کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتی تھی۔ میں نے اس کی سوتن کا نام اور اس کی ماں
کا نام اور اس کے خاوند اور اس کی ماں کا نام معلوم کیا۔ نام لکھنے کے بعد میں نے اسی وقت چند منٹوں میں
اسے تین تعویذ کر کے دیئے اور ان تعویذوں کے استعمال کا طریقہ سمجھایا۔ ان تعویذوں کو کالے کپڑے
میں لپیٹ کر اوپر کالے دھاگے کے ساتھ مضبوطی سے باندھنا تھا اور اس کے بعد انہیں اپنے شوہر سے نظر
بچا کر آگ اس طرح لگانی تھی کہ وہ آہستہ آہستہ سلگنا شروع کر دیں اور دھواں اس تک پہنچ جائے۔ میں
نے اسے نصیحت کی کہ چاہے تمہیں انتظار کرنا پڑے لیکن اسی طرح کرنا ہے جس طرح میں نے سمجھایا ہے
پھر دیکھنا کیا بنتا ہے۔

اب آپ اسے دوسری بیوی کی بدقسمتی کہیں یا پہلی کی خوش قسمتی سمجھیں کہ وہ اسی رات واپس آ گیا۔
پہلی بیوی جوان کے ہاتھوں سخت اذیت سے دوچار تھی، اس نے آخری فیصلہ کرتے ہوئے اسی رات یہ
عمل دہرا دیا اور اس تعویذ کو آگ لگا کر بجھا دی تا کہ وہ آہستہ آہستہ سلگتا رہے۔

تعویذ نے فوراً اپنا کام کر دکھایا۔ اب آپ دیکھیں کہ جھگڑے کے اسباب کیسے پیدا ہوئے۔ جب
وہ گھر پہنچا تو اس کی دوسری بیوی نے اس کے لیے چارپائی باہر بچھائی ہوئی تھی۔ کچھ دیر بیٹھنے کے بعد
جونہی تعویذوں نے سلگنا شروع کیا، وہ اپنی دوسری بیوی سے کہنے لگا کہ چارپائی اندر بچھا دو۔ تو اس نے
کہا میرے سرتاج اندر بہت گرمی ہے، میں نے تو آپ کے لیے باہر چارپائی بچھائی ہے۔ آپ ضد نہ
کریں اور باہر ہی بیٹھیں۔ اس بات سے تکرار بڑھی اور جھگڑے کی صورت اختیار کر گئی۔ اس کے شوہر کو
اتنا غصہ آیا کہ اس نے قریب پڑا ہوا ڈنڈا اٹھایا اور دوسری بیوی کو مارنا شروع کر دیا۔ اتنا مارا کہ سارے
محلے میں شور مچ گیا۔ لیکن کسی نے مداخلت نہ کی۔ وہ اسے مارتا جاتا اور کہتا جاتا مجھے پتا تھا، تو میرے
ساتھ نہیں رہے گی۔ پہلی ہی اچھی ہے تم نے تو میرا جینا حرام کر دیا۔ تیری وجہ سے میری ہر جگہ رسوائی
ہوئی۔ تو نے میرے ساتھ ایسے ہی کرنا تھا۔ جب صبح ہوئی تو وہ اسے اس کے گھر چھوڑ آیا اور پہلی بیوی
کے پاؤں پڑ گیا اور منتیں کرنے لگا کہ مجھ سے بہت ظلم ہوا۔ خدا کے لیے مجھے معاف کر دو۔ اس کے بعد
اس نے دوبارہ دوسری بیوی کی طرف مڑ کر نہیں دیکھا۔ نہ ہی اسے اپنے گھر میں دوبارہ بسایا اور نہ ہی

طلاق دی۔ اس نے بہت معافیاں مانگیں لیکن اس کی کوئی کوشش کامیاب نہیں ہوئی۔ وہ عورت ابھی تک
زندہ ہے۔ ایک مرتبہ میرے پاس آئی۔ کسی عامل نے اسے بتا دیا تھا کہ فلاں نے تمہارے خلاف یہ کام
کیا ہے۔ تو کہنے لگی کہ میری جان چھڑا دیں۔ میں نے اسے کہا کہ پہلے شوہر میں کیا خامی تھی؟ تمہاری وجہ
سے دو گھر برباد ہوئے، اب تو میں نے اس کام سے توبہ کر لی ہے۔ اگر یہ کام نہ چھوڑا ہوتا تو شاید تمہاری
کچھ مدد کر دیتا۔ یہ عمل میں نے کا۔ لعلم سے کیا لیکن یہی سمجھ کر کیا کہ دو گھر اجڑنے کی بجائے بچ جائیں
اور شاید میرے لیے کوئی نجات کا راستہ بن جائے۔

اس عمل میں، میں نے اس کے شوہر پر دو مسلمان موکل اور دو سکھ موکل مسلط کر دیئے۔ مسلمان جنوں
کا کام اس کے شوہر کے دل میں پہلی بیوی کے لیے محبت پیدا کرنا اور اس کی خدمت پر مجبور کرنا تھا۔ جبکہ
سکھ موکلوں کا کام اسے دوسری بیوی سے دور رکھنا اور اس کے خلاف نفرت کے جذبات کو ہوا دینا تھا۔ یہ
عمل اتنا سخت تھا کہ آسانی سے کوئی دوسرا عامل اسے ختم نہیں کر سکتا تھا۔

اس عورت نے بہت سے عاملوں سے رابطہ کیا، ایک نے ہمت کر کے مسلمان موکلوں کو قابو کر لیا لیکن
سکھ موکل ابھی تک ان سے قابو میں نہیں آئے۔

عملیات سیکھنے کے شوقین 80 سالہ بزرگ:

عملیات سیکھنے کے لیے بہت سے لوگوں نے اپنی زندگیاں برباد کیں، لیکن اس میدان میں کامیابی
بہت مشکل سے حاصل ہوتی ہے۔ انہی دنوں کا ایک واقعہ ہے کہ میرے پاس ایک 80 سالہ بزرگ
آئے۔ اولیائے کرام کی 20 کے قریب کتابیں انہوں نے اپنے ساتھ اٹھا رکھی تھیں۔ صحت بھی بہت اچھی
تھی۔ کسی نے انہیں میرے متعلق بتایا کہ یہ بہت علم جانتا ہے۔ وہ مجھے ڈھونڈتے آ گئے اور اپنی بپتا سنائی
کہ مجھے 40 سال ہو گئے ہیں ان کتابوں سے پڑھ کر بہت عمل کیے لیکن کچھ حاصل نہیں ہوا۔ بیٹا اب میں
تمہارے پاس آیا ہوں، تم بچے ہو اور میری عمر تم سے دگنی ہے۔ مسئلہ عمر کا نہیں بلکہ علم اور تجربے کا ہے۔
اب میں تمہارے پاس پہنچا ہوں اور کچھ حاصل کرنا چاہتا ہوں، مجھے کچھ علم دے کر بھیجنا۔ میں نے انہیں
مزید بتایا کہ جو کتابیں آپ کے پاس ہیں، آپ انہیں مزید چالیس سال بھی پڑھتے رہیں تو آپ کو ان
سے کچھ حاصل نہ ہوگا۔ جب تک کوئی استاد آپ کو اجازت نہ دے۔ اس طرح آپ عملیات کی جتنی
مرضی تبلیغ کریں کچھ نتیجہ نہیں نکلے گا۔

بزرگ کے پاس عملیات کی جو کتابیں تھیں، ان میں عمل ٹھیک تھے، لیکن انہیں کرنے کے لیے کسی استاد کی اجازت ضروری تھی۔ اس کے بعد میں نے انہیں سمجھانے کی کوشش کی کہ آپ عمر کے آخری حصے میں ہیں، کسی وقت بھی فرشتہ حکم لے کر آ سکتا ہے، آپ غصہ جانے دیں، اس شوق کو خیر باد کہیں اور اللہ سے توبہ کریں۔ وہ مجھے کہنے لگے کہ بیٹا! میرے اندر شوق نے جو آگ لگا رکھی ہے، تمہیں اس کا کچھ اندازہ نہیں۔ میں نے انہیں بتایا کہ آپ شہرت اور ناموری کے لیے تعویذوں میں مہارت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ بابا جی اچھل پڑے اور کہا کہ اب میں صحیح جگہ پہنچا ہوں، مجھے کہیں سے کچھ نہیں ملا... اب میں نے یہاں سے نہیں جانا، جب تک مجھے کچھ مل نہ جائے گا۔ میں نے انہیں بہت سمجھایا کہ آخری عمر میں کیوں جہنم کا ایندھن بن رہے ہیں۔ لیکن ان کا ایک ہی مطالبہ تھا کہ چاہے کچھ ہو جائے، میں نے یہاں سے نہیں جانا۔ تھک ہار کر میں نے انہیں ایک عمل بتایا۔ یہ عمل گیارہ دن مسلسل کرنا تھا۔ اس کو ایک مرتبہ کرنے میں ایک گھنٹہ پانچ منٹ لگتے تھے۔ اس کو دوپہر کے وقت شروع کرنا تھا۔ جب سورج بالکل سر کے اوپر آ جائے یعنی زوال کا وقت ہو۔

اس بزرگ نے اپنے گھر سے سامان منگوایا اور کہنے لگا کہ میں اپنا تمام خرچ خود برداشت کروں گا اور میرے پاس ہی ٹھہر گئے تاکہ نگرانی رہے اور عمل میں کامیابی حاصل ہو۔ میں نے بھی سوچا کہ اگر بابا جی کو اتنا شوق ہے تو اسے کچھ نہ کچھ ضرور ملنا چاہیے۔ انہوں نے اپنی ساری عمر یونہی ضائع کر دی۔ میں نے اپنی نگرانی میں انہیں عمل شروع کرایا۔ جب ساتواں دن آیا تو عمل کے دوران وہ سب کچھ نظر آنے لگا جس کے حصول کے لیے انہوں نے اپنی ساری زندگی برباد کی۔ بابا جی کی حالت دیکھنے والی تھی۔ اس سے پہلے انہوں نے کچھ دیکھا ہی نہیں تھا۔ گیارہویں دن میں ان کے پیچھے بیٹھا اور اپنی نگرانی میں ان کا عمل پورا کرایا تو ایک طاقتور موکل ان کے قابو آ گیا۔ میں نے انہیں پہلے بتایا ہوا تھا کہ اس کے ساتھ کیا شرطیں طے کرنی ہیں۔ یہ سب کام انہوں نے بخوبی انجام دے لیا۔ میرے نزدیک یہ معمولی عمل تھا۔ میں نے خود بھی کیا ہوا تھا لیکن اس چھوٹے سے عمل میں کامیابی سے بابا اتنا خوش تھا جیسے اس کے ہاتھ میں کوئی بڑا خزانہ آ گیا ہو۔ میں نے انہیں سمجھایا تھا کہ بابا جی! بہادر مرد وہ ہے کہ جس کے پاس اسلحہ ہو مگر وہ اسے ناجائز استعمال کرنے کی بجائے صبر کا مظاہرہ کرے اور خواہ مخواہ لوگوں کو تنگ نہ کرے۔ لیکن شاید ان کی سمجھ میں یہ باتیں نہ آئیں۔ میں نے پوچھا کہ بابا جی! اب آپ اس [illegible]

مجھے یقین دہانی کرائی کہ کسی کو تنگ نہیں کروں گا۔ بابا جی خوش خوش رخصت ہوئے۔

مجھے بعد میں معلوم ہوا کہ بابا جی کا اپنے گاؤں میں ایک بوڑھی عورت کے ساتھ جھگڑا چل رہا تھا۔ انہوں نے جاتے ہی موکل کی ڈیوٹی اس عورت پر لگا دی اور اس موکل سے الٹے سیدھے کام لینے شروع کر دیئے۔

اب اللہ کی قدرت دیکھیں کہ اس بوڑھی عورت کے بیٹے اپنی ماں کو میرے ہی پاس لے آئے اور آ کر سارا ماجرا بیان کیا کہ ہماری والدہ بالکل ٹھیک تھیں۔ کچھ عرصہ سے انہیں پتا نہیں کیا ہو گیا ہے کہ ہر وقت دیواروں کے ساتھ ٹکریں مارتی رہتی ہیں۔ میں نے جن کو حاضر کیا تو بوڑھی عورت بول پڑی اور جن کہنے لگا کہ مجھے کچھ نہ کہیں، میرا کوئی قصور نہیں۔ آپ نے ہی تو مجھے اس بابے کے پاس بھیجا تھا اور اس نے میری ڈیوٹی اس بوڑھی عورت کو تنگ کرنے پر لگا دی ہے۔ اس کے بیٹے حیران پریشان ہو گئے۔ میں نے انہیں تسلی دی اور اپنے موکلات کے ذریعے اس جن کو قید کر لیا۔ اس طرح بوڑھی عورت ٹھیک ہو گئی اور اس کے بیٹے خوش و خرم مجھے دعائیں دیتے ہوئے چلے گئے۔

چند دن کے بعد بابا جی بھی ٹہلتے ٹہلتے میرے پاس پہنچ گئے اور کہنے لگے۔ بیٹا! اب وہ جن حاضر نہیں ہوتا، میں نے بہت جتن کیے ہیں۔ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ اسے کیا ہو گیا ہے۔ میں نے بابے سے کہا کہ سچ سچ بتائیں کہ اس سے کیا کام لیے تو اس نے سب کچھ بتا دیا تو میں نے کہا کہ بابا جی! اس سے کوئی سیدھا کام لینا تھا۔ میں نے آپ کے ساتھ تعاون اس لیے تو نہیں کیا تھا کہ آپ لوگوں کو ناجائز تنگ کریں۔ اس کے بعد انہیں وہ جن دکھایا کہ یہ یہاں قید میں پڑا ہوا ہے۔ اب اس کا خیال دل سے نکال دیں۔

بابا جی نے بہت منت سماجت کی کہ بیٹا ایک موقع دے دو، اب کوئی غلط کام نہیں کروں گا لیکن میں نے سوچا کہ ابھی تو اس کو بہت ہلکا عمل بتایا تھا تو اس نے لوگوں کے ساتھ یہ سلوک کیا۔ اگر میں اسے کوئی بڑا عمل بتا دیتا تو یہ سارے گاؤں والوں کو آگے لگا لیتا۔

جنات کہاں رہتے ہیں؟

جنات سے متعلق لوگوں میں عجیب و غریب اور من گھڑت قصے کہانیاں مشہور ہیں۔ اس سے جعلی قسم کے پیشہ ور عامل خوب فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ حالانکہ سینہ بہ سینہ ہم تک پہنچنے والے ان بے سروپا قصے [illegible] ہوتا۔ جنات کے متعلق عوام الناس میں پائے جانے والے چند

ایک خیالات جن کے ماننے والے کافی تعداد میں موجود ہیں، یہاں ان کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔
کچھ لوگ ایسے ہیں جو جنات کے وجود کو سرے سے تسلیم ہی نہیں کرتے جبکہ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ جنات تو موجود ہیں لیکن وہ کسی کو تنگ نہیں کر سکتے۔ قرآن مجید کے انتیسویں پارے میں سورۃ جن کے عنوان سے سورۃ موجود ہے۔ اس کے علاوہ بھی کئی مقامات پر جنات کا ذکر موجود ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کا جنوں پر حکومت کرنا اور ان سے مشقت لینے کا واقعہ قرآن مجید میں بیان ہوا ہے۔ جنات ہمارے اردگرد قبرستانوں، کھنڈرات اور اجاڑ بیابان جگہوں پر کثرت سے پائے جاتے ہیں، لیکن ہم انہیں دیکھ نہیں سکتے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ لفظ "جن" کے معنی ہی یہ ہیں کہ ایسی ناری مخلوق جو نظروں سے پوشیدہ رہتی ہے۔ ہر مسلمان یہ جان لے کہ جنات غیب کا علم نہیں جانتے۔ غیب کا علم خدائے بزرگ و برتر نے اپنے قبضہ قدرت میں رکھا ہے۔ البتہ جنات کو اللہ نے مختلف شکلیں تبدیل کرنے اور پرواز کرنے کی صلاحیت سے ضرور نوازا ہے۔ جس کی بدولت یہ انسانی شکل اور مختلف جانوروں کے بھیس بدل لیتے ہیں اور دنوں کا فاصلہ منٹوں میں طے کر سکتے ہیں۔ جنات کی کئی اقسام ہیں، ان میں بہت زیادہ طاقت اور علم رکھنے والے اور کمزور اور بزدل، جاہل اور شرارتی قسم کے جنات بھی پائے جاتے ہیں۔ جنات کے متعلق سن سن کر عام لوگوں کے ذہنوں میں بہت سے سوالات جنم لیتے ہوں گے۔ خاص طور پر وہ لوگ جو جادو، ٹونے اور جنات کے سایہ کے چکروں میں پھنسے ہوئے ہیں یا وہ حضرات جو عملیات کے ذریعے جنات کو قابو کرنے کے لیے بے تاب ہیں۔ جب انہیں اپنے ذہنوں میں پیدا ہونے والے سوالات کا کہیں سے تسلی بخش جواب نہیں ملتا تو وہ ان پوشیدہ امور کے حل کی خاطر اپنے نفس پر قیاس کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ ان سب حضرات کے لیے میں جنات کے متعلق عمر بھر کی محنت اور تجربہ سے حاصل شدہ معلومات مہیا کر رہا ہوں جو عام طور پر کتابوں میں نہیں ملتیں اور عامل حضرات اپنے شاگردوں کو ان کی ہوا نہیں لگنے دیتے۔

اگر جنات انسانی شکل میں نمودار ہوں تو ان کی شناخت کا طریقہ:

اگر جنات انسانی شکل میں نمودار ہوں تو کیا انہیں پہچانا جا سکتا ہے؟
یہ ایک ایسا سوال ہے جس کا جواب ہر عامل نہیں دے سکتا۔ میری بتائی ہوئی علامات کو مدنظر رکھ کر آپ انسانی شکل میں نمودار ہونے والے جنات کو آسانی کے ساتھ شناخت کر سکتے ہیں۔ جنات ہو بہو

انسانی شکل اختیار نہیں کر سکتے۔ پہلی حالت یہ ہے کہ جنات کی آنکھیں گول اور سائز میں انسانی آنکھ سے بڑی ہوتی ہیں۔ دوسری علامت یہ ہے کہ انسانی آنکھ کی پلکیں ہلکی ٹیڑھی یا گولائی میں ہوتی ہیں، جبکہ جنات جب انسانی شکل میں نمودار ہوتے ہیں تو ان کی پلکیں گھنگریالی اور بل دار نظر آتی ہیں۔ تیسری نشانی یہ ہے کہ جنات کے ہاتھوں کی انگلیوں پر ناخن کی ساخت انسان سے مختلف ہوتی ہے۔ جنات کے ناخن کا کچھ حصہ آخری پور پر گوشت پر چمٹا ہوتا ہے اور نیچے جاتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ اس قسم کی ساخت انسانوں میں نہیں پائی جاتی۔

جنات اور عامل ایک دوسرے سے کس طرح رابطہ کرتے ہیں:

بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو جنات کو اصل شکل میں دیکھنے کے دعوے کرتے ہیں۔ جن اگر اپنی اصل شکل میں نظر آ جائے تو بڑے بڑے بہادر عاملوں کا دل دہل جاتا ہے۔ ہر عامل نے اپنے موکلات کی حاضری کے لیے ان کے ساتھ مخصوص اشارے طے کیے ہوتے ہیں اور جب وہ موکل عامل کے بلانے پر حاضر ہوتے ہیں تو مخصوص آواز، آہٹ یا طے شدہ معاہدے پر عمل کر کے اپنی حاضری کا احساس دلاتے ہیں۔ اگر ہم کہیں کہ فلاں شکل میں سامنے آ جاؤ تو پھر وہ حکم کی تعمیل کرتے ہیں۔ ایک جن جسے میں نے ایک عمل کے ذریعے قابو کیا ہوا تھا، بعد میں وہ میرا اچھا دوست بن گیا۔ وہ اکثر چیونٹی یا بڑے سائز کے کالے ر[illegible]ے کی شکل میں [illegible]رے ہاتھ یا کندھے پر آ کر بیٹھا رہتا۔ جب عامل موکلات سے سوال و جواب کرتا ہے یا اس سے معلومات حاصل کرنی ہوتی ہیں تو عامل کی آواز سب کو سنائی دیتی ہے لیکن جنات کی آواز عامل حکم دے تو سب کو سنائی دیتی ہے ورنہ صرف عامل ہی اس کی آواز سن سکتا ہے۔

جہنم میں جانے کا آسان طریقہ:

اس قسم کی باتوں میں ہر شخص دلچسپی محسوس کرتا ہے اور کئی لوگوں کے دل میں وقتی طور پر یہ خیال ضرور آتا ہو گا کہ کاش انہیں بھی کہیں سے ایک جن مل جائے یا کوئی کامل استاد ان کا وظیفہ عملیات مکمل کرا دے۔ لیکن یہ کام اتنا آسان نہیں، اس میں دنیا کے ساتھ ساتھ انسان کی آخرت بھی تباہ ہو جاتی ہے۔ یہ ایک ایسا شوق ہے جو انسان کو آسانی کے ساتھ جہنم میں لے جا سکتا ہے۔ وہ لوگ جنہوں نے عملیات کی دنیا میں نام پیدا کیا اور اخباروں میں ان کے بڑے بڑے اشتہار چھپتے ہیں، انہیں معلوم ہے کہ وہ کس

عذاب سے گزر رہے ہیں۔ بظاہر خوش وخرم نظر آنے والے اور بھاری نذرانوں کے عوض من کی مرادیں پوری کرنے والے اندرون خانہ کن حالات سے گزرتے ہیں، وہ ابھی آپ پڑھ لیں گے۔

جنات سے کام لینے کے طریقے:

شب وروز کی محنت کے بعد عملیات میں کامیابی حاصل کرنے کے بعد جو لوگ جنات کو قابو کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں، میرے نزدیک وہ بے وقوف ہیں۔ حالانکہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ جن کسی کے قابو میں نہیں آتے بلکہ عامل خود جنات کے قابو میں ہوتا ہے۔ میرے ذاتی تجربات سے آپ دو باتوں کو آسانی سے سمجھ سکیں گے کہ عامل جنات کے قابو میں کس طرح آتا ہے اور وہ کون سے طریقے ہیں جن کے ذریعے جنات سے کام لیا جا سکتا ہے۔ یہاں اپنا ذاتی واقعہ بیان کر رہا ہوں۔ میں نے جو عمل کیے ہوئے تھے، ان میں بہت سے عمل جلالی اور جمالی تھے۔ کامیابی کے ساتھ عامل وظیفہ مکمل ہونے پر موکلات کو اپنا پابند کرنے کے لیے انہیں شرائط ماننے پر مجبور کرتا ہے، جس کے ذریعے اس نے ان سے کام لینے ہوتے ہیں۔ اس معاہدے میں بہت سی شرائط موکلات کی بھی ماننی پڑتی ہیں۔ ایک عمل میں جب مجھے کامیابی ہوئی تو موکلات نے مجھے تین باتوں کا پابند کر دیا کہ لہسن نہیں کھانا، دہی نہیں کھانا، اس نلکے کا پانی نہیں پینا جس میں چمڑے کی ''بوکی'' استعمال کی گئی ہو۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میرے رشتے داروں نے ہماری دعوت کی۔ مجبوراً مجھے وہاں جانا پڑا۔ انہوں نے بہت اچھا انتظام کیا ہوا تھا لیکن مجھے ڈر تھا کہ کہیں کوئی غلطی نہ ہو جائے اور وہی ہوا۔ انہوں نے جو گوشت پکایا ہوا تھا، اس میں انہوں نے لہسن ڈالا ہوا تھا۔ جب کھانا شروع ہوا تو سب کھانا کھا رہے تھے اور میں اکیلا بیٹھا ہوا تھا اور تذبذب میں مبتلا تھا کہ کیا کروں اور کیا نہ کروں؟ دعوت کرنے والے بھی ناراض ہو رہے تھے اور ان کا اصرار بڑھتا جا رہا تھا کہ آپ کھانا کیوں نہیں کھا رہے؟ میں نے انہیں کہا کہ میری طبیعت ٹھیک نہیں، آپ مجھے چینی لا دیں، میں اس کے ساتھ روٹی کھا لوں گا۔ تو وہ کہنے لگے کہ تھوڑا سا ہی کھا لو۔ ہم نے اس میں زہر تو نہیں ڈالا ہوا مگر میں جانتا تھا کہ میرے لیے وہ زہر ہی تھا۔ معاہدے کے خلاف ورزی کی صورت میں کھانا کھاتے ہی مجھ پر مصیبت ٹوٹ پڑتی اور میں نہیں چاہتا تھا کہ ان پر میری اصلیت ظاہر ہو۔ کیونکہ انہیں میری صلاحیتوں کے بارے میں علم نہ تھا۔ جب انہوں نے بہت مجبور کیا تو میں نے ایک لقمہ لگایا۔ وہ لقمہ ابھی میرے حلق سے نیچے نہیں اترا تھا کہ ایک جن نے آ کر مجھے گردن سے دبوچ لیا اور کہنے لگا کہ عامل

صاحب! آپ نے معاہدے کی خلاف ورزی کی اور شرط توڑ دی۔ اب ہم آپ پر غالب ہیں، اب بتائیں آپ کے ساتھ کیا سلوک کریں؟ تو میں نے دوسرے عملیات کے سہارے ان سے جان چھڑائی۔ اور بعد میں ان سے معذرت کی۔ اگر مجھے اس کے علاوہ عملیات پر عبور نہ ہوتا تو وہ جن مجھے جان سے مار دینے سے بھی دریغ نہ کرتے۔ اس سے آپ خود ہی اندازہ لگا لیں کہ عامل نے جنات کو قابو کیا ہوتا ہے یا خود ان کے جال میں پھنس جاتا ہے۔

واقعات تو بہت سے ہیں لیکن اس طرح کا ایک اور واقعہ بیان کر دیتا ہوں۔ میں نے ایک عمل کیا۔ اس کی شرط یہ تھی کہ پیشاب وغیرہ کرنے سے پہلے اپنے ساتھ پانی رکھ کر گول دائرے کا حصار کھینچنا ضروری تھا۔ ایک مرتبہ میں سفر کر رہا تھا کہ مجھے پیشاب کی حاجت محسوس ہوئی۔ کچھ دیر تو میں نے کنٹرول کیا لیکن جب نہ رہا گیا تو میں نے گاڑی سے نیچے اتر کر پانی کی تلاش شروع کر دی۔ لیکن نزدیک کہیں پانی نہیں مل رہا تھا۔ آخر دور ایک جگہ بہت بڑی کھال میں پانی نظر آیا، وہاں پہنچا، پیشاب کی شدت سے میرا برا حال تھا۔ بڑی مشکل سے اپنے اردگرد بہت بڑا دائرہ لگایا اور پھر پیشاب کر کے اس عذاب سے نجات حاصل کی۔ آپ اندازہ لگائیں، مصیبت میں جن گرفتار ہے یا عامل۔ دوسرے طریقے میں شرائط وغیرہ طے نہیں کرنی پڑتیں۔ اس میں جب کسی عامل کی حرکات انسانی اقدار سے گر کر شیطانی خواہشات کی تکمیل کے لیے سب کچھ کر گزرنے پر تیار ہوتی ہیں تو کسی لمبی چوڑی مشقت برداشت کیے بغیر معمولی شریر قسم کے جنات خود ان سے رابطہ کر لیتے ہیں کہ ہمارے لیے کیا حکم ہے؟ شرارتی اور غیر شرارتی اور غیر مسلم جنات کثرت کے ساتھ ایسے عاملوں کو اپنی خدمات پیش کر کے ان کے ہر طرح کے جائز ناجائز کام کرتے ہیں۔

ایک وظیفہ جو مجھے کسی عامل نے بتایا تھا، وہ سات دنوں اور بہت مختصر وقت پر مشتمل تھا۔ اس کے باوجود کہ میں اس وقت عملیات میں ماہر تھا لیکن میرے ضمیر نے گوارا نہیں کیا اور صرف خوف خدا کی وجہ سے اس کے بتانے کے باوجود وظیفہ نہ کیا۔ اس میں کچھ اخلاق سے گرے ہوئے ناپسندیدہ فعل ادا کرنے تھے۔ یہ وظیفہ گیارہ سو مرتبہ دہرانا تھا۔ ساتویں دن ایک پری نے حاضر ہونا تھا اور اس سے تمام کام کرائے جا سکتے تھے لیکن اللہ نے مجھے اس سے بچا لیا۔

جنات سے کام لینے کا تیسرا طریقہ ایسا ہے کہ اس میں عامل کو کوئی خواہش نہیں ہوتی بلکہ جنات بغیر

کسی معاہدے کے خود اپنی خدمات پیش کرتے ہیں۔اس کی آنکھوں دیکھی اتنی مثالیں پیش کر سکتا ہوں کہ صفحات کم پڑ جائیں گے۔اس میں ہوتا یہ ہے کہ نیک، عبادت گزار، لوگوں کے تقویٰ اور پرہیز گاری کو دیکھ کر اچھے اخلاق و کردار کے جن خود بخود ان کے پاس حاضر ہو جاتے ہیں۔وہ ان سے دین سیکھتے ہیں اور ہمہ وقت ان کے قربت میں رہنا پسند کرتے ہیں۔دوستی اور قربت کے پیش نظر یہ دعوت دیتے رہتے ہیں کہ اگر کوئی جائز کام ہو تو ہمیں بتائیں، ہم آپ کی خدمت کے لیے تیار ہیں۔اس کی ایک مثال بیان کرنے سے میری بات آسانی کے ساتھ آپ کی سمجھ میں آ جائے گی۔ چیچہ وطنی کے قریب چک 15 میں سیّد سعید احمد شاہ صاحب مرحوم رہتے تھے۔ان کی نیکی اور پرہیز گاری کی بدولت ہزاروں کی تعداد میں جنات ان کے پاس حاضر رہتے تھے اور ہر ایک کی خواہش تھی کہ شاہ صاحب ہمیں خدمت کا موقع دیں۔ شاہ صاحب جنات سے کام لینا شرک خیال کرتے تھے اور ان سے کسی قسم کا ذاتی کام نہیں لیتے تھے۔وہ خود خاندانی زمیندار تھے اور 4 مربع اراضی کے مالک تھے۔خلق خدا نے ان سے بہت فیض حاصل کیا۔

جو جنات ان کے پاس حاضر رہتے تھے، وہ صرف انہیں نظر آتے جو عملیات کے ماہر ہوتے ہیں، عام آدمی انہیں نہیں دیکھ سکتا تھا۔اس قسم کے نیک و پرہیز گار لوگ اگر کوئی جائز کام جنات کو کہہ دیں تو جنات پوری ذمہ داری کے ساتھ اس کو پورا کرتے ہیں مگر یہ پرہیز گار لوگ کسی قیمت پر ناجائز کام کرنے کے لیے تیار نہیں ہوتے اور کسی سے کچھ نذرانہ وصول نہیں کرتے۔ان تین طریقوں کے مطالعے کے بعد آپ خود اندازہ لگا لیں کہ آپ کے اردگرد جنات کے مشہور عامل کس طبقے سے تعلق رکھتے ہیں اور لوگوں کو کس طرح ایمان کی دولت سے محروم کر رہے ہیں۔

کالے جادو کا مہلک ترین وار:

کالے علم کے وہ ماہر جو اس میں کمال درجہ حاصل کر لیتے ہیں، وہ بھاری معاوضے کے عوض ایک ایسا عمل کرتے ہیں جس کے ذریعے دشمن کو سخت نقصان پہنچایا جاتا ہے۔یہ عمل اتنا بھاری ہوتا ہے کہ اس میں اس شخص کی جان جانے کا خطرہ ہوتا ہے، جس کے لیے یہ کرایا جاتا ہے۔شیطانی علوم پر دسترس رکھنے والے عامل اس کام کے لئے 25 ہزار سے لے کر ایک لاکھ روپے تک رقم وصول کرتے ہیں۔یہ ایک ایسا عمل تھا جو نہ میں نے کیا اور نہ اس سے پہلے مجھے اس کا مظاہرہ دیکھنے کا اتفاق ہوا، صرف سنا ہوا تھا۔ایک مرتبہ میرے استاد عبدالقیوم اور میں ایک جگہ بیٹھے گپ شپ میں مصروف تھے کہ اچانک ان کی نظر آسمان

کی طرف اٹھی، وہ میری گردن پر ہاتھ رکھ کر کہنے لگے۔اوپر آسمان کی طرف دیکھو، وہ کیا تماشہ ہو رہا ہے؟ جب میں نے اوپر نظر اٹھائی تو مجھے مٹی کا ایک گھڑا نظر آیا جو بہت تیزی کے ساتھ گھوم رہا تھا۔وہ کہنے لگے کہ یہ گھڑا نہیں بلکہ ایک ہنڈیا ہے جو کسی درندہ صفت عامل نے بھاری معاوضہ لے کر کسی کو نقصان پہنچانے کے لیے چڑھائی ہے۔یہ جب مقررہ جگہ پر جا کر گرے گی تو ہر طرف تباہی مچا دے گی۔انہوں نے اپنے علم کے زور پر چند سیکنڈ میں یہ بھی بتا دیا کہ یہ کس عامل کی کارستانی ہے اور یہ اس کو فلاں شہر کے فلاں گھر میں بھیجنا چاہتا ہے۔میں نے پوچھا کہ استاد جی! اب اس کا کیا علاج کریں گے تو وہ ہنستے ہوئے بولے کہ گناہ گار ضرور ہوں مگر بے حس اور ظالم نہیں ہوں، اس کا ایسا علاج کروں گا کہ ساری زندگی یاد رکھے گا۔اس کے بعد انہوں نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھایا اور کچھ پڑھ کر انگلی کے ساتھ دائرے کی شکل بنائی تو وہ ہنڈیا آگے جانے سے رک گئی۔پھر انہوں نے دوبارہ کچھ پڑھا اور انگلی کو آسمان کی طرف کر کے اشارہ کیا تو ہنڈیا واپس چلی گئی اور وہاں جا کر گری جس عامل نے اسے چڑھایا تھا۔اس عامل کی قسمت اچھی کہہ لیں کہ وہ اپنی گدی پر موجود نہیں تھا ورنہ وہ اس تباہی سے دوچار ہوتا جو اس نے کسی کے لیے سوچ رکھی تھی اور اس کا بھاری معاوضہ وصول کیا تھا۔

دوسرے دن میرے استاد محترم مجھے ساتھ لے کر اس عامل کے پاس گئے۔وہ انتہائی مکار اور ہوشیار عامل تھا۔ہم ابھی چند قدم دور ہی تھے، وہ اپنے آستانے سے باہر نکلا اور استاد محترم کے قدموں میں گر پڑا کہ مجھے معاف کر دیں۔استاد جی نے اسے بہت برا بھلا کہا کہ دنیاوی لالچ کے لیے معصوم لوگوں کی زندگیوں میں زہر گھول رہے ہو تو وہ کہنے لگا کہ اس شخص نے مجھے بہت مجبور کیا تھا۔ہمارا کاروبار ہے، ہم بھی کیا کریں۔یہ سارا نظارہ اس کے مرید بھی دیکھ رہے تھے جو وہاں موجود تھے۔وہ کیسے مرید ہوں گے جنہیں یہ معلوم بھی ہو گیا کہ ہمارا پیر کتنا بڑا قاتل ہے لیکن اس کے باوجود وہ ٹس سے مس نہ ہوئے۔میں نے استاد محترم سے کہا کہ آپ مہربانی فرمائیں اور اس کے تمام عملیات کا صفایا کر دیں تاکہ یہ آئندہ کسی کو تنگ نہ کر سکے۔لیکن اس نے قدموں سے سر نہ اٹھایا اور کہنے لگا کہ مجھے جو چاہے سزا دے دیں لیکن میرا عمل ختم نہ کریں، آئندہ کسی کو تنگ نہیں کروں گا۔اس نے اتنی منت سماجت اور وعدے کیے کہ استاد جی نے اسے چھوڑ دیا۔اس قسم کے عامل لوگوں کو دھوکہ دینے کے لیے نمازیں بھی پڑھتے ہیں، بظاہر درویش نظر آنے والے یہ دھوکہ باز لوگوں کو یہ کہہ کر گمراہ کرتے ہیں کہ یہ سب کام روحانی عملیات کے ذریعے

کرتے ہیں حالانکہ اس میں شیطان سے مدد طلب کی جاتی ہے۔اس عمل کا پس منظر یہ ہے کہ جو ہانڈی ہمیں آسمان پر نظر آئی، وہ عام آدمی نہیں دیکھ سکتا، عملیات میں مہارت رکھنے والے اس کو دیکھ لیتے ہیں اس کو بہت طاقتور اور تیز رفتار جن لے کر پرواز کرتے ہیں۔اس ہانڈی میں بہت سخت اور محنت طلب عمل کیے جاتے ہیں۔اس میں چاقو، چھریاں، شیشے کے نوکدار ٹکڑے، لوہے کی سوئیاں اور تعویذ رکھے ہوتے ہیں اور اوپر سے اس کا منہ مضبوطی کے ساتھ بند کر دیا جاتا ہے۔

جو موکلات اس پر مقرر کیے جاتے ہیں، وہ اتنے طاقتور ہوتے ہیں کہ کوئی چھوٹا موٹا عمل ان کا راستہ نہیں روک سکتا۔ہانڈی میں جو تعویذ رکھے جاتے ہیں، ان میں موکلوں کے نام کی سوئیاں گاڑھ دی جاتی ہیں۔اسی طرح چھریوں اور دوسری اشیاء پر بھی جنات کی ڈیوٹی ہوتی ہے۔پھر وہ تعویذ اور باقی چیزیں اتنی مہلک ہو جاتی ہیں کہ جس گھر میں وہ ہانڈی جا کر ٹوٹتی ہے، وہاں یہ باموکل چیزیں قیامت برپا کر دیتی ہیں اور انہیں سخت نقصان پہنچتا ہے۔

ناتجربہ کار عامل کی حالت زار:

میرے استاد عملیات میں کمال درجے کو پہنچے ہوئے تھے۔میں نے آج تک ان جیسا کوئی عامل نہیں دیکھا۔سنیاسی اور عاملوں کے تمام مرحلے انہوں نے طے کیے، وہ یہ کام ضرور کرتے تھے لیکن غلط کاموں سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کرتے۔انہی کا ایک واقعہ بیان کرتا ہوں کہ ناتجربہ کار عاملوں کا کیا حشر ہوتا ہے۔اس واقعہ سے عملیات سیکھنے کے شائقین کو عبرت حاصل ہوگی۔ہمارے نزدیک ایک گاؤں کے زمیندار کو یہ شوق پیدا ہوا کہ کسی طرح عامل بن جاؤں۔بڑی مشکل سے اس نے کسی سے عمل پوچھا، اس نے پانی کے کنارے بیٹھ کر وظیفہ پڑھنا شروع کر دیا مگر اس وظیفے میں کامیابی ہونے کی بجائے عمل الٹ ہو گیا اور جن اس زمیندار پر غالب آ گیا اور اسے اپنی جان چھڑانی مشکل ہو گئی۔وہ زمیندار اس جن سے جان چھڑانے کے لیے، بہت عاملوں کے پاس گیا مگر ہر ایک نے یہ کہا کہ تم نے یہ مصیبت خود خریدی ہے، ہم آپ کی مدد نہیں کر سکتے۔میرے استاد محترم کی اس زمیندار کے گاؤں میں عزیزداری تھی۔جب ایک دن وہ عزیزوں کے ہاں گئے تو اس شخص کی بیوی نے اپنے خاوند کا تمام ماجرا سنایا اور روتے ہوئے کہنے لگی کہ میرے شوہر نے اپنے شوق کے ہاتھوں ہماری اپنی جان مصیبت میں ڈال لی ہے، ہماری مدد کریں میں ہر وقت ڈرتی رہتی ہوں۔ہم نے کوئی عامل نہیں چھوڑا، اب آپ [illegible]

نے ہنستے ہوئے کہا کہ آپ کو سب نے جواب دے دیا لیکن یہاں سے جواب نہیں ملے گا، ویسے بھی اس گاؤں میں میری عزیزداری کا معاملہ ہے۔استاد جی نے اس جن کو حاضر کیا جو اسے تنگ کرتا تھا تو اس نے استاد جی پر حملہ کر دیا۔استاد جی نے اسے بہت سمجھانے کی کوشش کی کہ بندہ بن جاؤ! نہیں تو بہت برا حشر کروں گا مگر اس نے ایک نہ مانی اور اپنے حملے جاری رکھے۔اب وہاں پر موجود تمام دیکھنے والے ہنس رہے تھے کہ استاد جی اس کو بچاتے ہوئے خود پھنس گئے ہیں۔استاد جی نے کہا: ''صبر کی بھی کوئی حد ہوتی ہے، اب اس کا علاج ضروری ہو گیا ہے۔'' انہوں نے اس گھر سے ایک 6 فٹ لمبا بانس اٹھایا اور اس زمیندار کی جس میں جن حاضر تھا، پٹائی شروع کر دی۔وہاں ایک مولوی صاحب موجود تھے، ان کو اس حقیقت کا علم نہیں تھا کہ جس شخص پر جنات حاضر ہوں، اسے جتنا مرضی مارا جائے اسے کوئی چوٹ نہیں لگتی بلکہ تمام ضربیں اور تکلیف جنات کو اٹھانی پڑتی ہیں۔وہ مولوی صاحب کہنے لگے کہ استاد جی مار مار کر ہمارا بندہ ہی نہ مار دیں، اگر کچھ کرنا ہے تو عمل کے ذریعے کریں۔استاد جی کہنے لگے: ''میں نے اس کا علاج عمل کے ذریعے ہی کرنا تھا لیکن مجھ کو غصہ اتنا آیا کہ میں نے سوچا سب سے پہلے اس کی پٹائی کروں پھر اس کو عمل کے ذریعے قابو کروں گا، کیونکہ اس نے مجھے غصہ ہی بہت دلایا تھا۔وہ جن دو گھنٹے تک معافیاں مانگتا رہا کہ ایک مرتبہ چھوڑ دیں، دوبارہ نہیں آؤں گا۔آخر کار اس شخص کی جان اس موذی جن سے چھوٹ گئی اور دوبارہ کبھی اس جن نے اسے تنگ نہ کیا۔

اس سے آپ کو اندازہ ہونا چاہیے کہ جو لوگ بغیر کسی استاد کی رہنمائی کے عملیات کی دنیا میں قدم رکھتے ہیں اور کتابوں سے پڑھ کر وظائف کرنا شروع کر دیتے ہیں، وہ دوہرا نقصان اٹھاتے ہیں۔جو شخص کسی کو کوئی عمل بتاتا ہے تو پھر وہ یہ ذمہ داری بھی اٹھاتا ہے کہ میں پیچھے بیٹھ کر حفاظت کروں گا اور عمل کراؤں گا۔لیکن آج کل زیادہ استاد ایسے ہیں جن کے دعوے زبانی جمع خرچ کے علاوہ کوئی حیثیت نہیں رکھتے اور نئے عمل کرنے والے ان سے رہنمائی حاصل کر کے اپنی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔

کالے جادو کے ماہر کی زندگی تباہ اور اولاد ہلاک ہو جاتی ہے:

جب کسی انسان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی آزمائش مسلط کی جاتی ہے اور اس کے نتیجے میں اسے مادی نقصانات اور ذہنی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑے تو ایسے حالات میں وہ گھبرا جاتا ہے اور صدقہ خیرات، ذکر و اذکار اور اللہ تعالیٰ سے توبہ واستغفار کے ذریعے رجوع کرنے کی بجائے بے تابی کے

ساتھ کسی ایسے پیر یا عملیات کے ماہر کی تلاش میں نکل کھڑا ہوتا ہے، جس کے بتائے ہوئے وظیفوں یا دیئے گئے تعویذوں کی بدولت اپنی دکھ بھری زندگی کو راحت وسکون میں بدل سکے۔ شاید ہم یہ بھول جاتے ہیں کہ مشکل کشا اللہ کی ذات ہے۔ خدا بزرگ و برتر بہت رحم کرنے والے اور مہربان ہیں۔ ہم ہی نادان ہیں کہ اس کے در پر حاضری کی بجائے دربدر بھٹکتے رہتے ہیں۔

ایسے لوگ تعداد میں زیادہ ہیں جو عاملوں کے کمالات اور فن کے مظاہرے دیکھ کر ان کے گرویدہ ہو جاتے ہیں اور کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو عملیات سیکھنے کے شوق میں اپنی پرسکون زندگی کو نہ ختم ہونے والے بے سکونی کے زہر سے آلودہ کر لیتے ہیں۔ انہیں یہ معلوم نہیں ہوتا کہ وہ جس علم کو حاصل کرنے کی خواہش کر رہے ہیں، اس کے حصول کی خاطر کن جان لیوا اور خطرناک مراحل سے گزرنا پڑتا ہے اور اگر کچھ لوگ اس عمل میں کامیابی حاصل کر بھی لیتے ہیں تو اپنے شوق کی خاطر ذاتی زندگی میں کن مسائل سے دوچار ہوتے ہیں۔ میرے استاد محترم عبدالقیوم نے عملیات کے میدان میں جو کامیابیاں حاصل کیں، عام آدمی اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ اس لیے میں چاہتا ہوں کہ ان کا مختصر سا تعارف آپ کی خدمت میں پیش کر دوں۔

استاد عبدالقیوم لکڑی خراد کے ماہر کاریگر تھے۔ انہوں نے کچھ عرصہ دہلی میں بھی یہ کام کیا۔ دہلی میں لوگوں نے ان کے کام کو بہت پسند کیا۔ ان کی شہرت اور حسن اخلاق کی بدولت ایک سنیاسی نے اپنے بیٹے کو ان کی شاگردی میں دے دیا اور درخواست کی کہ میرے بیٹے کو بھی اچھا کاریگر بنا دیں۔ وہ لڑکا بھی سنیاس میں کچھ شد بد رکھتا تھا۔ اس سے دلچسپ اور حیرت انگیز باتیں سن کر انہیں سنیاسی بننے کا شوق پیدا ہوا۔ استاد جی نے آہستہ آہستہ لڑکے کے باپ سنیاسی سے اچھے تعلقات بنا لیے اور ان سے اپنی خواہش کا اظہار کیا کہ مجھے سنیاسی بننے کا شوق ہے۔ آپ میری رہنمائی کریں اور مجھے سنیاس کا فن سکھا دیں۔ تو وہ کہنے لگے کہ آپ نے خراد کا کام گھر بیٹھ کر سیکھا ہے، جبکہ جس کام کو سیکھنے کی آپ خواہش کر رہے ہیں، اس کے لیے گھر کو چھوڑنا پڑتا ہے۔ استاد جی نے کہا کہ آپ جو کہیں گے میں وہ کروں گا اور انہوں نے گھر کو خیر باد کہہ دیا اور جوگی کے ساتھ جوگی بن گئے اور اس دوران اس کا لڑکا خراد کا مکمل کاریگر بن گیا۔

اس جوگی کا تعلق غالباً ہندو مذہب سے تھا۔ استاد جی سنایا کرتے تھے کہ میں اس جوگی کے ساتھ بہت عرصہ جنگلوں کی خاک چھانتا رہا اور اس سے سنیاس کا علم حاصل کیا۔ [illegible]

سے ڈھاکہ جانا پڑا۔ وہاں ہماری ملاقات ایک ایسے شخص سے ہوئی جو سنیاسی بھی تھا اور اس کے ساتھ ساتھ بہت زبردست عامل بھی۔ اس نے ہمیں چند ایسے کمالات دکھائے جو سنیاس سے تعلق نہیں رکھتے تھے۔ میں اس سے بہت متاثر ہوا اور اپنے گرو سے کہا کہ یہ بزرگ تو آپ سے بھی کمالات میں چند ہاتھ آگے ہیں۔ انہوں نے مجھے ٹال مٹول کر کے مطمئن کر دیا کہ چلو اصل کام کریں جس کے لیے ہم آئے ہیں ہمیں اس سے کیا۔

یہ یاد رہے کہ سنیاسی جس سے کام سیکھتے ہیں، اس کو استاد نہیں بلکہ گرو کہتے ہیں۔

ہم ڈھاکہ سے اپنا کام مکمل کر کے دہلی آ گئے۔ لیکن میرا دھیان ادھر ہی رہا اور کسی پل چین نہ آیا تو میں اپنے گرو کو بتائے بغیر واپس اس بزرگ سنیاسی کے پاس ڈھاکہ آ گیا اور جاتے ہی اس کے قدموں کو چھوا کہ میں آپ کی شاگردی میں آنا چاہتا ہوں تو وہ کہنے لگے: باوا جی جس کام میں تم لگے ہوئے ہو وہ کام ہی اچھا ہے۔ آدھی عمر تو آپ نے سنیاس سیکھنے میں گزار دی اب آدھی عمر عملیات کو سیکھنے میں ضائع کر دو گے۔ میں بضد رہا اور کہا کہ مجھے اپنی کمائی سے کچھ عطا کریں۔ میرے بہت زیادہ مجبور کرنے کے باوجود بھی بابا جی کسی طرح تیار نہ ہوئے تو میں نے بابا جی کے دروازے پر بیٹھ کر بھوک ہڑتال کر دی اور کہا کہ مہربانی کر کے مجھے عمل سکھا دیں، ورنہ مجھے یہیں آپ کے دروازے پر موت آئے گی لیکن انہوں نے اس کی بھی کوئی پروا نہ کی۔ آخر کئی دن بھوکا رہنے کی وجہ سے میں بہت کمزور ہو گیا اور میری حالت بگڑنی شروع ہو گئی تو بابا جی کو رحم آ ہی گیا۔ وہ میرے پاس آ گئے اور مجھے اٹھا کر کہنے لگے کہ بیٹا! تیرے شوق نے مجھے حیران کر دیا، اٹھ کر روٹی کھا لے جو تم پوچھو گے بتا دوں گا۔ کھانا کھلانے سے پہلے انہوں نے مجھے ایک دوا کھلائی، اس کے بعد کھانا کھلایا تو میری صحت تیزی سے بحال ہونا شروع ہو گئی۔ وہ مجھے کہنے لگے کہ بیٹا جو کچھ تم حاصل کرنے چاہتے ہو، اگر میں نے تمہیں دے دیا تو سن لو کہ اس دنیا میں اکیلے ہی رہ جاؤ گے نہ تمہاری بیوی تمہارے پاس رہے گی اور نہ ہی اولاد کی نعمت ملے گی۔ میں نے کہا کہ مجھے سب کچھ منظور ہے۔ جب انہیں اندازہ ہو گیا کہ میرا ارادہ بہت مضبوط ہے تو وہ کہنے لگے کہ بیٹا! تمہارے علاقے اور میرے علاقے کا بہت فاصلہ ہے۔ تم نے میرے پاس پہنچنے کے لیے اتنا وقت ضائع کیا۔ یہاں سیکھنے کی بجائے تم مغربی پاکستان سندھ میں پانچے ملنگ کے پاس چلے جاؤ، وہ میرا بہت اچھا دوست ہے۔ میں تمہیں اس کے نام رقعہ دے دیتا ہوں۔ وہ تمہارے ساتھ ہر طرح تعاون کرے گا اور

ویسے بھی وہ مجھ سے زیادہ عملیات میں مہارت رکھتا ہے۔ انہوں نے مجھے اس کا محل وقوع اور پہچان بتائی کہ اس نے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں میں پانچ پانچ انگوٹھیاں پہن رکھی ہیں اور سر کے بالوں کی پانچ لٹیں بنائی ہوئی ہیں، گاؤں کا نام اب مجھے یاد نہیں رہا البتہ وہ اس گاؤں کے باہر ویران اور بیابان جگہ پر ڈیرہ لگائے بیٹھا ہوگا۔ ان سے مکمل پتہ سمجھنے کے بعد میں سندھ کے لیے روانہ ہوگیا۔ سخت مشکلات اور لمبے سفر کے بعد میں پانجے ملنگ کے پاس پہنچ گیا۔ پانجا ملنگ مجھے دور سے ہی دیکھ کر کہنے لگا کہ ''قسمت دیا ماریا آ گیا ایں'' میرے پاس وہی آتا ہے، جس کی بدقسمتی کا آغاز ہو چکا ہو۔ اب بھی وقت ہے واپس چلے جاؤ۔ میں نے نہایت عاجزی سے جھک کر کہا کہ اب جو بھی ہو، میں آپ کے پاس ہی رہوں گا اور وہ رقعہ ان کے حوالے کیا اور درخواست کی کہ برائے مہربانی مجھے کچھ عنایت کریں۔

پہلے انہوں نے مجھے کھانا کھلایا، اس کے بعد انہوں نے مجھے ایک کدال اور کسّی پکڑا کر کہا کہ ایک عدد تنور نما گڑھا کھودو۔ اس کی لمبائی تمہارے قد سے ایک فٹ زیادہ ہو، اوپر سے تنگ اور نیچے سے کشادہ ہو۔ میں نے بہت محنت سے یہ کام مکمل کیا اور تنور کے آخری سرے کو اتنا کشادہ رکھا کہ اس میں آسانی سے لیٹا جا سکے۔ پھر انہوں نے مجھے کچھ رقم دی اور کہا کہ قریب کے گاؤں سے پانچ کلو جو لے کر ماچھیوں کی بھٹی سے بھنا کر لاؤ؟ جب یہ کام بھی مکمل ہوگیا تو سائیں جی کہنے لگے کہ بیٹا! تم چند دن جی بھر کر آرام کرلو، جب چاند کے مہینے کی آخری اتوار آئے گی پھر تمہارے عمل کا آغاز ہوگا۔ سائیں جی نے مجھے جو عمل کرانا تھا ان کے نزدیک یہ سب سے آسان تھا۔ اس عمل کی کوئی خاص شرائط نہیں تھیں وضو کے بغیر ہی اسے کرنا تھا۔ جب مطلوبہ اتوار آگیا تو سائیں جی نے اپنی جھگی سے ایک بہت بڑا چراغ نکالا جس میں تقریباً پانچ کلو سرسوں کا تیل موجود تھا۔ کہنے لگا کہ تنور میں داخل ہو کر مشرق کی طرف تنور کے آخری سرے سے تین فٹ اوپر مٹی کو کھود کر دیوار میں چراغ رکھنے کے لیے جگہ بناؤ۔ میں نے جلدی جلدی چراغ رکھنے کے لیے جگہ تیار کی۔ جب عصر کا وقت ہوا تو سائیں جی کہنے لگے کہ بچیا! بھنے ہوئے جو اور پانی کا گھڑا لے کر تنور کے اندر داخل ہو جا۔ انہوں نے مجھے ماچس دی اور کہا کہ چراغ روشن کرلو اور اپنا منہ مغرب کی طرف کرلو اور کمر چراغ کی طرف۔ نگاہ اپنے سایہ پر رکھنی ہے۔ ان پانچ الفاظ کو مسلسل پڑھنا ہے۔ اگر پیشاب وغیرہ کی حاجت ہو تو مجھ کو بتا کر باہر نکلنا ہے۔ اگر بھوک لگے تو جو کھا لینا اور پیاس لگے تو پانی پی لینا۔ اس کے بعد انہوں نے کالے کپڑے کو تنور کے منہ کے اوپر ڈال دیا۔

یہ عمل 21 دن پر مشتمل اور اس میں مجھے 24 گھنٹوں میں صرف 6 گھنٹے دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر سونے کی اجازت تھی۔ میں نے ہمت کر کے وظیفہ پڑھنا شروع کر دیا۔ پہلے چھ دن تو کچھ نہ ہوا۔ جب ساتویں رات آئی تو میرے سایہ میں اس طرح چمک پیدا ہونا شروع ہوگئی جس طرح بادلوں میں بجلی چمکتی ہے۔ لیکن مجھے کوئی خاص ڈر محسوس نہ ہوا کیونکہ سائیں جی نے مجھے تمام مرحلوں سے پہلے ہی آگاہ کر دیا تھا اور اس کے علاوہ اوپر بیٹھ کر مسلسل نگرانی کر رہے تھے۔ اس سے مجھے بہت حوصلہ تھا۔ البتہ تنور کے اندر تیل کے دھوئیں کی وجہ سے میرا برا حال تھا۔

ساتویں رات بجلی کی چمک سے شروع ہونے والی حرکات 14 ویں رات تک جاری رہیں۔ جب 15 ویں رات آئی تو سائیں صاحب نے بہت گرج دار آواز میں باہر سے آواز دی کہ بچے اب کڑی منزل آنے والی ہے۔ ہمت سے کام لینا کہیں ڈر نہ جانا۔ یہاں یہ بات یاد رہے کہ جو عامل کسی کو خلوص نیت کے ساتھ عملیات کی تعلیم دیتا ہے، اس کو اپنے شاگرد کے عمل کرنے کے دوران اس کے پیچھے بیٹھ کر سخت نگرانی کرنی پڑتی ہے۔ اسی لیے تو عامل کسی کو کچھ بتانے پر آسانی سے تیار نہیں ہوتے، سائیں پانجے کی مسلسل نگرانی کی بدولت اور بروقت رہنمائی کی وجہ سے میرے خوف کی شدت میں بہت کمی آئی۔

پندرھویں رات کو وظیفہ شروع کرتے ہی مجھے اپنے سائے میں جو سامنے تنور کی دیوار پر نظر آ رہا تھا، جنگل کے خطرناک درندے نظر آنا شروع ہوگئے اور انہوں نے خوفناک آوازیں نکال کر مجھے ڈرانے کی کوشش کی۔ 20 ویں رات تک یہ سلسلہ یونہی جاری رہا۔ 21 ویں رات شروع ہوتے ہی مجھے اپنے سائے میں ایک بزرگ عورت اور مرد نظر آئے، کافی بچے بھی ان کے ساتھ کھڑے تھے۔ مجھے وہ منظر اس طرح معلوم ہوتا ہے کہ جیسے میں کسی بہت کشادہ جنگل میں بیٹھا ہوا ہوں۔ وہ بزرگ عورت اس بابے سے کہتی ہے کہ بہت بھوک لگی ہوئی ہے، بچے بہت تنگ کر رہے ہیں، کچھ کھانے کا انتظام کریں۔ بابا دیکھتے ہی دیکھتے ایک کڑاہا لے آتا ہے۔ اس میں پکانے کا تیل ڈال کر گوشت کو اس میں تلنے کے لیے ڈال دیتا ہے۔ وہ عورت اس سے کہتی ہے کہ اللہ کے بندے! اس کے نیچے آگ جلاؤ ٹھنڈے تیل میں گوشت کس طرح پکے گا۔ بابا اِدھر اُدھر سے لکڑیاں تلاش کر کے لایا اور اس کڑاہے کے نیچے آگ روشن کر دی۔ جب بہت دیر تک آگ جلنے کے باوجود تیل گرم نہ ہوا اور تمام لکڑیاں جل گئیں تو وہ کہنے لگی کہ اب کیا کریں گے تو بابے نے ایک بچے کو پکڑا اور جلتی ہوئی لکڑیوں کے اوپر رکھ دیا، بچہ بھی جل گیا۔ اسی طرح اس

نے میرے دیکھتے ہی دیکھتے تمام بچوں کو جلا دیا لیکن تیل پھر بھی گرم نہ ہوا۔ استاد جی کہنے لگے کہ میں اپنی آنکھوں سے یہ سارا نظارہ دیکھ رہا تھا۔ میرے دل کی دھڑکن میرے کنٹرول سے باہر تھی اور میرا برا حال تھا۔

جب جلانے کی ہر چیز ختم ہوگئی تو وہ عورت کہنے لگی کہ اب کیا کرو گے۔ اتنے میں سائیں جی کی آواز آئی کہ بچیا! تگڑا ہو جا بڑا سخت وار ہونے والا ہے۔ میری نظر مسلسل اپنے سائے پر تھی، میں دیکھ رہا تھا کہ عورت مسلسل بابے کے ساتھ تکرار کر رہی تھی کہ اب کیا جلائیں گے تو وہ بابا جلال میں آ کر کہتا ہے: ''یہ جو سامنے عامل عمل کر رہا ہے اس کو فارغ ہو لینے دو، اب اس کی باری ہے۔ ایک دفعہ تو میں خوفزدہ ہو گیا اور میرا دل دہل گیا۔ لیکن اوپر سے سائیں جی کی آواز نے مجھے حوصلہ دیا اور میں سنبھل گیا اور ان کا یہ حربہ بھی ناکام ہوا اور میرے قدم نہ ڈگمگائے تو مائی اور بابا اپنے تیل کڑاہی کے سامان سمیت میری نظروں سے غائب ہو گئے۔ میں نے شکر کیا اور سمجھا کہ اب جان بچ گئی لیکن مجھے کیا معلوم تھا کہ ابھی امتحان ہونے والے ہیں۔

اسی دوران میرے سامنے سائے میں ایک شیر نمودار ہوا اور دھاڑنا شروع کر دیا اور اپنے پنجوں پر کھڑے ہو کر مجھے ڈرانے کی کوشش کی۔ مجھے اس سے بہت خوف محسوس ہوا اور میں نے سوچا کہ ان سے تو بچ گیا تھا لیکن یہ ضرور مار ڈالے گا۔ اتنے میں سائیں جی کی آواز آئی کہ گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ کچھ دیر شیر بھی اپنے ذمہ داری سرانجام دے کر چلا گیا اور جاتے ہوئے کہنے لگا کہ تم بہت ڈھیٹ واقع ہوئے ہو۔ اب میں اپنے دادا کو بھیجتا ہوں، وہ تمہارا علاج کرے گا۔ میرے دیکھتے ہی دیکھتے ایک بہت بڑا اژدھا نمودار ہوا۔ میں نے آج تک نہ تو اتنا بڑا اژدھا دیکھا تھا اور نہ ہی سنا تھا۔ اس نے آتے ہی میرے آگے پیچھے، دائیں بائیں چکر لگانے شروع کر دیئے اور اپنے منہ سے خوفناک انداز میں پھنکارنا شروع کر دیا۔ اس دوران اوپر سے سائیں جی کی زوردار آواز آئی: آخری وار ہے بیٹا! سنبھل کے رہنا اگر اس سے بچ گئے تو پھر کامیاب۔ میرا دل بہت تیزی کے ساتھ دھڑک رہا تھا اور خوف کی وجہ سے میرا بہت برا حال تھا۔ میں نے اپنے آپ کو بہت حوصلہ اور تسلی دے کر وہاں بیٹھایا ہوا تھا۔ آہستہ آہستہ وہ اژدھا رینگتا ہوا میرے بالکل قریب پہنچ گیا اور پھر میری ایک ٹانگ کے گرد لپٹنا شروع کر دیا۔ اس کے بعد دوسری ٹانگ بھی قابو کر لی اور پھر میری کمر اور پیٹ تک پہنچ کر اس کو بھی مضبوطی کے ساتھ بل دینا

شروع کر دیا، مجھے کوئی تکلیف نہیں ہو رہی تھی لیکن میں سخت خوفزدہ تھا۔ اس کے باوجود میں نے اپنی پڑھائی جاری رکھی۔ جب اس نے اپنے تمام حربے آزما لیے تو اس اژدھے نے اپنا منہ میرے چہرے کے سامنے لا کر لہرانا شروع کر دیا۔ مجھے خوف تھا کہ وہ کسی وقت بھی مجھے ڈس لے گا۔ لیکن میں نے اس کی طرف توجہ نہ دی اور اپنے سائے سے نظر نہ ہٹائی اور مکمل توجہ سے پڑھائی مکمل کر لی۔ جب میرا وظیفہ مکمل ہو گیا تو وہ اژدھا بول پڑا کہ عامل صاحب! بتائیں کیا چاہتے ہیں؟ میں ہار گیا، آپ جیت گئے۔ جو شرطیں سائیں پانجے نے مجھے پہلے سے بتائی ہوئی تھیں، وہ میں نے اس کے سامنے رکھیں۔ اس موکل نے اپنی شرطیں مجھے بتائیں کہ آپ نے یہ چیزیں چھوڑنی ہیں۔ شرطیں طے ہونے کے بعد اس نے مجھے اپنی حاضری کا طریقہ بتایا تو اوپر سے سائیں جی کی آواز آئی کہ بیٹا اٹھ جاؤ تمہارا وظیفہ کامیاب ہو گیا۔ جب میں نے اٹھنے کی کوشش کی تو کمزوری اور مسلسل محنت کی وجہ سے میں اٹھ نہ سکا۔ تو پھر سائیں جی نیچے اترے اور مجھے اٹھا کر باہر نکالا اور مجھے کہنے لگے: بیٹا! ابھی تو میں نے تمہیں بہت آسان عمل بتایا تھا اگر مشکل ہوتا تو تمہارا کیا بنتا۔ میں نے انہیں کہا کہ میں بہت کمزور ہو گیا ہوں، مجھے طاقت کے لیے کوئی نسخہ دیں تو وہ کہنے لگے کہ جس موکل پر اتنی محنت کی ہے، اب اس سے خدمت کراؤ جو دل چاہے، اس سے کھانے کے لیے منگواؤ۔ پھر اس موکل نے ہماری بہت خدمت کی۔

میں سائیں جی کی اجازت سے اپنے گاؤں آیا اور اپنے بھائیوں سے ملاقات کی۔ ان کو میری سرگرمیوں کے بارے میں کچھ علم نہیں تھا۔ میری عمر کافی ہو گئی تھی۔ انہوں نے مجھے بہت مجبور کیا کہ اب شادی کر لو، میں نے انہیں سمجھایا کہ رہنے دیں۔ ان کے بہت زیادہ مجبور کرنے پر میں نے ہامی بھر لی۔ جب میری شادی ہوئی تو میری بیوی مجھ سے بہت خوفزدہ رہتی اور میرے پاس بیٹھنا بھی گوارا نہ کرتی۔ وہ کہتی کہ مجھے آپ سے بہت ڈر لگتا ہے۔ کچھ دیر اس کے ساتھ وقت گزرا تو میں نے اسے خود ہی کہہ دیا تمہارا میرے ساتھ گزارا نہیں ہو گا۔ بہتر ہے کہ میں تمہیں فارغ کر دیتا ہوں، تم اور نکاح کر لینا۔ میری اس سے کوئی اولاد نہ ہوئی۔ اس معاملے کو ختم کر کے پھر میں دوبارہ سندھ اپنے گرد کے پاس چلا گیا اور مزید عمل سیکھے۔ میں نے ان سے تقریباً مختلف عملیات میں کامیابی حاصل کی، پہلا عمل کرنے کے بعد میرا خوف دور ہو چکا تھا۔ اس لیے بعد میں مجھے کوئی دقت پیش نہ آئی۔ ایک دن سائیں نے کہا: بیٹا! میرے پاس بہت شاگرد عملیات سیکھنے کے لیے آئے۔ لیکن تم دوسرے شاگرد ہو جو کامیاب ہوئے، باقی تمام ڈر

اورخوف کے باعث عمل مکمل نہ کرسکے اور اپنا ذہنی توازن کھو بیٹھے۔

میرے استادِ محترم کی آخری خواہش:

میرے استاد عبدالقیوم مرحوم کہا کرتے تھے۔ مجھے ان عملیات کی بدولت بہت شہرت اور عزت نصیب ہوئی۔ دوست احباب کا وسیع حلقہ قائم ہوا۔ دولت کی بھی کوئی کمی نہیں لیکن یہ سب کچھ میرے کس کام کا؟ نہ ہی میری بیوی میرے پاس رہی اور اللہ کی خاص نعمت اولاد سے محروم رہا۔ اب میرے بعد میرا نام لینے والا کوئی نہ ہوگا۔ یہ سب دنیاوی آسائشیں میرے کسی کام نہیں آئیں گی۔ وہ کہا کرتے تھے میں نے اپنی زندگی اپنے ہاتھوں تباہ کرلی۔ ان کی بہت خواہش تھی کہ کاش میری اولاد ہوتی۔ انہوں نے آخری عمر میں ان عملیات سے نجات حاصل کرنے کے لیے بہت جتن کیے کہ اللہ کا کوئی ایسا نیک بندہ مل جائے جو میری ان سے جان چھڑا دے۔ لیکن انہوں نے اتنے بھاری اور سخت عمل کیے ہوئے تھے کہ مرتے دم تک تلاش بسیار کے باوجود انہیں کوئی ایسا عامل نہ مل سکا جو ان کی جان چھڑا دیتا اور وہ یہ حسرت دل میں لیے فانی دنیا سے کوچ کر گئے۔

میرے استادِ محترم بمقابلہ ہنومان:

زیرِ نظر واقعہ استادِ محترم نے ایک مرتبہ مجھے خود سنایا۔ کہنے لگے کہ مجھے کسی نے بتایا کہ سرگودھا کے قریب واقع ایک گاؤں میں ایک سیّد صاحب رہتے ہیں۔ بہت نیک بزرگ ہیں جو بھی ان کے پاس جاتا ہے، خالی ہاتھ نہیں آتا۔ استاد جی نے کہا کہ جب میں نے اتنی تعریفیں سنیں تو ارادہ کیا، ان کو ضرور ملوں گا۔ کچھ عرصہ بعد مجھے فرصت ملی تو میں سیّد صاحب کو تلاش کرتا ہوا سرگودھا کے قریب ان کے گاؤں پہنچ گیا۔ میں وہاں مریض بن کر گیا، انہوں نے بہت خوبصورت ڈیرہ بنا رکھا تھا۔ سامنے ایک بورڈ پر نمایاں حروف میں تحریر درج تھی کہ ہر قسم کا کام نوری علم سے کیا جاتا ہے۔ سیّد صاحب کے مریدوں کی کافی تعداد بھی وہاں موجود تھی۔ میں نے سلام کیا اور ایک طرف ہو کر بیٹھ گیا۔ میں نے اپنے موکلوں کے ذریعے معلوم کیا کہ ان کے پاس واقعی نوری علم ہے یا کوئی اور چکر ہے۔ تو میرے موکلوں نے بتایا کہ اس نے ہنومان کا عمل کیا ہوا ہے اور اس کے ذریعے لوگوں کے ہر قسم کے جائز و ناجائز کام کرتا ہے۔ پھر میں نے اپنے موکلوں کو کہا کہ اس کے سلسلہ نسب کے بارے میں مجھے بتاؤ [illegible]

واقعی سیّد صاحب ہیں یا کوئی اور ذات شریف ہے۔ میرے موکلوں نے چند منٹ کے اندر ہی بتا دیا کہ یہ ذات کا موچی ہے، فلاں گاؤں سے اس کا تعلق ہے۔ جب مجھے حقیقت حال معلوم ہوئی تو مجھے بہت غصہ آیا کہ ایک تو یہ شخص جعلی سیّد بن کر لوگوں کو دھوکہ دے رہا ہے اور دوسرا شیطانی علوم کی آڑ لے کر تمام جائز و ناجائز کاموں پر اس نے روحانیت کا لبادہ اوڑھ رکھا ہے۔ استاد جی کہنے لگے: میرے پاس ایک بہت طاقتور موکل چرن سنگھ تھا۔ اس کے سامنے کوئی جن دَم مارنے کی ہمت نہیں کرتا تھا۔ میں نے اسے بلایا اور کہا کہ آج تمہاری ہنومان سے کشتی کرانی ہے۔ چرن سنگھ کہنے لگا کہ اس کے ساتھ میری کشتی کیسے ہوگی اور لوگوں کو کیسے پتا چلے گا۔ میں نے اسے بتایا کہ آج سب مرید بھی تماشا دیکھیں گے اور سیّد پیر کو ہر چیز نظر آئے گی۔ اس کے بعد میں نے چرن سنگھ کو تمام طریقہ کار سمجھایا کہ میں مریض کی شکل میں جعلی سیّد کے سامنے جاؤں گا اور عمل کے ذریعے خود ہی ہنومان کو اس میں حاضر کردوں گا۔ جب یہ کام ہو جائے تو چرن سنگھ کو ہدایت تھی کہ اس نے مجھ میں داخل ہو جانا ہے اور ہنومان کو تنگ کرنا ہے یا شرارتیں کرنی ہیں، جس سے ہنومان غصے میں آ کر مجھ پر حملہ کردے اور پٹائی کرنے کی کوشش کرے۔ جب یہ تفصیل چرن سنگھ نے سمجھ لی تو اس کے بعد میں جعلی سیّد کے سامنے مریض کی صورت میں پیش ہوا۔ میں نے بیٹھتے ہی اپنی کارروائی شروع کی۔ جعلی سیّد ہنومان کو کہنے لگا کہ اگر ہمت ہے...... اور مجھے نکال سکتے ہو تو نکال لو۔ ادھر میں نے چند موکلوں کی پہلے ہی ڈیوٹی لگا دی تھی کہ جب یہ کام شروع ہو تو وہ ہنومان کو اشتعال دلائیں۔ اسی طرح ہنومان اور چرن سنگھ کی گفتگو کے دوران تلخ کلامی ہوگئی اور ہنومان نے مجھے تھپڑ مار دیا۔ حقیقت میں یہ تھپڑ چرن سنگھ کو لگا، پھر کیا تھا پہلے ہی طمانچے پر چرن سنگھ اپنے جلال میں آ گیا اور اس نے ہنومان اور جعلی سیّد کا مار مار کر برا حال کردیا۔ اس دوران دو مرید جعلی سیّد کی جان بچانے کے لیے ازراہ ہمدردی آگے بڑھے، چرن سنگھ نے ایک ایک انہیں بھی لگائی۔ اس کے بعد انہوں نے دوبارہ نکی کا ارادہ نہیں کیا۔ جب چرن سنگھ نے مجھے اپنے تسلط سے آزاد کیا تو میں نے دیکھا کہ جعلی سیّد صاحب بے ہوش پڑے ہوئے ہیں، تمام مرید بھاگ چکے ہیں اور چند ایک نے کونے کھدروں میں چھپ کر پناہ لے رکھی ہے۔ کچھ دیر کے بعد جب جعلی سیّد پیر کو ہوش آیا تو میں نے انہیں کہا کہ میرا مسئلہ حل کریں، میں اتنی دور سے چل کر آپ کے پاس آیا ہوں۔ تو وہ ہاتھ باندھ کر کہنے لگا: آپ اچھا کریں تو چلے جائیں آپ کی [illegible] ہوئی۔ آج تک میرا اتنا برا حشر کسی نے نہیں کیا تھا۔ میں نے جعلی

سیّد سے کہا کہ پہلی بات یہ ہے کہ میں کسی کے پاس جاتا نہیں۔ اگر جاتا ہوں تو پھر کسی دوسرے کی مرضی سے واپس نہیں آتا، کچھ نہ کچھ کر کے ہی واپس جاتا ہوں۔ اسی اثناء میں ہنومان کو بھی ہوش آ گیا اور اس نے جعلی سیّد کو اصل حقیقت سے آگاہ کیا کہ ان کے پاس مجھ سے بھاری اور طاقتور موکل ہے، اس نے ہی آپ کا اور میرا برا حال کیا ہے۔ میں نے جعلی سیّد پیر سے کہا کہ میرے تم سے صرف دو سوال ہیں، ان کا جواب دے دو تو پھر میں تمہاری بات سنوں گا۔ یہ دو فراڈ جو تم نے سامنے لکھ کر لگا رکھے ہیں، ان کی وضاحت کرو؟ تمہارے پاس نوری علم ہے تو پھر تم کالے علم سے کس طرح مار کھا گئے؟ (یہ سوال غور طلب ہے، کیونکہ اکثر عامل یا پیر نوری علم سے علاج کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں) دوسرا سوال یہ ہے کہ فلاں گاؤں میں تم موچی تھے اور تمہارا سارا خاندان وہاں موچیوں کا کام کرتا ہے، تم یہاں آ کر سیّد کیسے بن گئے؟ اس نے سوالوں کا جواب دینے کی بجائے منت سماجت شروع کر دی۔ عامل جب کہیں پھنس جائیں تو اس حربے کا بھرپور استعمال کرتے ہیں۔ اس نے بہت قسمیں کھائیں اور واسطے دیئے لیکن میں نے اس کی ایک نہ سنی اور اس کا ہنومان اور دوسرے تمام موکل اس سے چھین لیے۔ میں نے یہ عہد کیا ہوا تھا کہ اس طرح کے فراڈیئے آدمی کے پاس کچھ نہیں رہنے دینا، اس سے سب کچھ چھین لینا ہے۔

سانپ کی موت:

میرے استاد عملیات اور سنیاس دونوں علوم پر مکمل عبور رکھتے تھے۔ سنیاس کے علم کے حوالے سے ایک بہت عجیب واقعہ آپ کی خدمت میں بیان کرتا ہوں۔ اس قسم کا واقعہ آج تک میرے پڑھنے سننے میں نہیں آیا۔ بہت سے سنیاسیوں کو سانپوں کے ہاتھوں مرتے دیکھا سنا ہے۔ لیکن کسی سنیاسی کے ہاتھوں سانپ مرتا نہیں دیکھا۔ یہ ان دنوں کا واقعہ ہے جب میرے استاد دونوں علوم پر مکمل عبور حاصل کر چکے تھے اور میں ان کی شاگردی میں عملیات میں مہارت حاصل کر رہا تھا۔ ایک دن ہمیں کسی کام کے سلسلے میں گوجرانوالہ جانے کا اتفاق ہوا۔ وہاں جی ٹی ایس کے سابقہ اڈہ کے قریب ایک سپیرا بہت سے سانپ بکھیرے ہوئے ان کے زہروں کی اقسام بیان کر رہا تھا۔ ہمارا وہاں رکنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا، لیکن اس کی خوفناک باتیں سن کر استاد جی کہنے لگے: آؤ آج پھر تمہیں نظارہ دکھائیں جو اس سے پہلے تم نے کبھی نہ دیکھا ہوگا، اس سے تمہیں اندازہ ہوگا کہ ہم میں کتنا زہر ہے۔ آج تمہیں اپنے زہر کا اثر دکھائیں گے۔ میں استاد جی کی باتیں سن کر خاموش رہا کیونکہ مجھے اندازہ [illegible]

بات نہیں کہی تھی۔ ہم بھی اس مجمع میں کھڑے ہو کر تماشا دیکھنے لگے۔ جب اس نے سب سے زہریلے سانپ کی پٹاری کو ہاتھ لگایا اور اس کے زہریلے اثرات سے خوف و ہراس پیدا کرنے کی کوشش کی تو استاد جی آگے بڑھے اور کہا کہ بھئی! یہ سانپ اپنی پٹاری سے باہر نکالو، میں اس کو ہاتھ میں پکڑنا چاہتا ہوں۔ وہ سپیرا کہنے لگا کہ اگر اس نے آپ کو ڈس لیا اور آپ کی جان کو خطرہ لاحق ہو گیا تو اس کا ذمہ دار کون ہوگا؟ کیونکہ میرے پاس ایسی چیز بھی نہیں جس کو استعمال کرا کے میں اس سانپ کے اثر کو زائل کر سکوں۔ جب استاد جی نے سپیرے کو بہت مجبور کیا اور تمام تر ذمہ تماشائیوں کے سامنے خود قبول کر لیا۔ تو اس سپیرے نے مجبوراً پٹاری سے ڈھکن اتار دیا۔ جونہی سپیرا پٹاری سے ڈھکن اٹھاتا ہے، دو فٹ لمبا سانپ پھنکار کر منہ باہر نکالتا ہے۔ اس قسم کا سانپ اس سے پہلے میں نے نہیں دیکھا تھا۔ استاد جی نے فوراً سانپ کے سامنے اپنا ہاتھ کر دیا، سانپ نے اچھل کر ہاتھ پر کاٹ لیا، اس کے دانت ہاتھ میں پیوست ہو گئے۔ سانپ ہاتھ کے ساتھ لٹک گیا اور موقع پر ہی ہلاک ہو گیا۔ سپیرے نے پریشان ہو کر شور مچانا شروع کر دیا کہ آپ نے ہاتھ پر کچھ لگایا ہوا ہے۔ اس لیے میرا قیمتی سانپ مر گیا۔ اس کا شک دور کرنے کے لیے استاد جی نے وہی ہاتھ جس پر سانپ نے کاٹا تھا، منہ میں ڈال لیا اور کہا کہ اگر اس پر کوئی چیز لگی ہوگی تو بچتا میں بھی نہیں۔ وہ بہت سٹپٹایا کیونکہ وہ سانپ اس نے بہت مہنگا خریدا تھا۔ آخر میں استاد جی تمام تماشائیوں کے سامنے کہنے لگے کہ اگر اسے اب بھی یقین نہیں تو یہ اپنی کمر میرے سامنے کرے، میں اس پر اپنے ناخن سے صرف ایک خراش لگاؤں گا اگر پانچ منٹ کے بعد یہ زندہ رہا تو میں سانپ کی قیمت ادا کر دوں گا۔ اس کے بعد وہ خاموش ہو گیا اور اپنا سامان سمیٹ کر چل دیا۔ میں نے بعد میں استاد جی سے بہت پوچھا کہ کہیں موکلوں کے ذریعے تو یہ کام نہیں کیا۔ تو وہ کہنے لگے کہ میں نے ایسی ایسی جڑی بوٹیاں کھائی ہوئی ہیں کہ سانپ اور بچھو مجھے کاٹ کر بچ نہیں سکتے۔ بعد میں مجھے اس بات سے بھی اندازہ ہوا کہ جب کبھی استاد محترم ہمارے ہاں تشریف لاتے اور رات کو قیام کرتے۔ ہمارے پہلے گھر میں چونکہ مچھر بہت ہوتے تھے، جب وہ صبح اٹھتے تو ان کی چارپائی پر مرے ہوئے مچھروں کی بہتات ہوتی۔ جو کوئی مچھر ان کو کاٹ لیتا، وہ صبح چارپائی پر ہی مردہ حالت میں پایا جاتا۔

عاملوں کے ذریعے پسند کی شادی کرنے والوں کا انجام:

یہ واقعہ جو میں بیان کرنے لگا ہوں، آج سے 27، 28 سال پہلے کا ہے، اس وقت میں عملیات میں

اتنا ماہر نہیں ہوا تھا۔ اس کے بعد میں نے فیصلہ کیا کہ استاد جی کی چاہے جتنی بھی خدمت کرنی پڑے، اس فن میں مہارت ضرور حاصل کرنی ہے۔ یہ ایسا واقعہ ہے جو مجھے کبھی نہیں بھولتا۔ میرا ایک دوست کسی جگہ شادی کرنا چاہتا تھا۔ میں نے اس کو کہا کہ بہتر ہے جہاں ماں باپ کہتے ہیں، وہاں شادی کرلو، مگر وہ بضد رہا کہ میں نے اپنی پسند کی شادی کرنی ہے۔

میں نے عملیات کا سہارا لینے کی بجائے لڑکی کے قریبی عزیزوں سے اپنے طور پر رابطہ کیا اور انہیں کہا کہ اگر کسی طرح یہ رشتہ کرا دیں تو مجھ پر بہت بڑا احسان ہوگا۔ آخر میری کوششیں رنگ لائیں اور بہت محنت کے بعد وہ رشتہ دینے پر آمادہ ہو گئے۔ مگر انہوں نے ایک شرط رکھی کہ ہماری اس لڑکی پر جنات کا سایہ ہے، پہلے اس کا علاج کرالیں۔

ہم نے ان کی یہ شرط تسلیم کر لی کہ اس لڑکی کا علاج کرانے کے بعد ہم نکاح کریں گے۔ اس کے لیے میں نے استاد جی کی خدمات حاصل کیں اور انہیں تمام صورتحال سے آگاہ کیا۔ سب کچھ سننے کے بعد وہ کہنے لگے کہ ایسی مکار عورت کے ساتھ شادی کا کیا فائدہ! میں یہ بات سن کر بہت حیران ہوا لیکن میری سمجھ میں کچھ نہ آیا۔

میں نے انہیں اس لڑکے سے ملایا جس کے لیے یہ ساری جدوجہد کی جا رہی تھی۔ وہ کسی صورت اس کام کے لیے لڑکی والوں کے گھر جانے پر آمادہ نہ تھے، ہمارے مجبور کرنے پر وہ ساتھ چل پڑے۔ اس لڑکے کو بھگانے کے لیے انہوں نے کہا کہ بیٹا! میں تمہارا کام تو کر دوں گا لیکن اس کی فیس گیارہ سو روپے لگے گی۔ ان کا خیال تھا کہ لڑکا اتنی بڑی رقم کا سن کر اپنا ارادہ بدل لے گا اور میں اس لڑکی کے گھر جانے سے بچ جاؤں گا۔ مگر اس لڑکے نے رقم ادا کرنے کی ہامی بھر لی۔ آخرکار ہم اس لڑکی کے گھر پہنچ گئے انہوں نے ہمیں صحن میں بٹھایا۔ چند سیکنڈ بعد استاد جی نے میرے کان کے قریب منہ کر کے سرگوشی کے انداز میں بتایا کہ لڑکی گھر سے بھاگ گئی ہے اور اس لڑکے کا مکمل حلیہ بھی بتا دیا جس کے ساتھ وہ گھر سے نکلی تھی۔ میں پریشان ہو گیا اور استاد جی سے کہا کہ آپ ویسے ہی مجھے ڈرا رہے ہیں، ابھی تھوڑی دیر بعد انہوں نے لڑکی آپ کے سامنے حاضر کر دینی ہے۔ استاد جی کہنے لگے: اچھا پھر انتظار کرو، ساری حقیقت خود بخود کھل کر سامنے آ جائے گی۔

اس کے بعد انہوں نے گھر والوں سے کہا کہ لڑکی کو حاضر کریں تاکہ [illegible]

گھنٹوں کی تلاش کے بعد وہ کہنے لگے کہ لڑکی مل نہیں رہی شاید کسی سہیلی کے گھر چلی گئی ہے۔ استاد محترم بولے وہ کہاں ملے گی۔ انہوں نے لڑکی کے والد سے کہا کہ فلاں لڑکا جو سلور (ایلومینیم) کے برتن سائیکل پر فروخت کرتا ہے، فلاں شہر کے فلاں محلے میں اس کا مکان ہے۔ روزانہ سائیکل آپ کے گھر کے اندر کھڑی کر کے پھیری لگا کر برتن فروخت کرتا ہے۔ آپ اس وقت اس کے گھر چلے جائیں اور جا کر وہاں سے اپنی لڑکی برآمد کرلیں۔ آپ کی لڑکی اس کے ساتھ گھر سے بھاگ گئی ہے۔

اس لڑکی کے باپ کو یہ باتیں سن کر یقین نہ آیا اور وہ غصے سے بولا: سائیں اگر آپ کو یہ پتہ چل گیا ہے کہ لڑکی فلاں جگہ پہنچ گئی ہے تو پھر دیر کس بات کی ہے۔ اگر آپ میں طاقت ہے تو اس کو یہاں منگوا دیں، ہم آپ کو منہ مانگا انعام دیں گے۔

اس کے اس رویے پر استاد جی کو بھی بہت غصہ آیا اور جلال میں آ کر لڑکی کے والد سے کہنے لگے کہ 100 روپے والا اشٹام پیپر منگوائیں اور اس پر یہ تحریر لکھیں کہ اگر لڑکی یہاں نہ منگوا سکوں تو میری گردن اڑا دینا، میرا خون معاف! چار گواہ تمہاری طرف سے اور چار گواہ میری طرف سے۔ جب کہ میرا مطالبہ یہ ہے کہ میں لڑکی منگوا دیتا ہوں لیکن وہ لڑکی ہمارے قابل نہیں، آپ اپنی چوتھی لڑکی کا نکاح اس لڑکے کے ساتھ کرنے کی ہامی بھر لیں۔ ابھی اسی وقت لڑکی یہاں پہنچ جائے گی۔

اس شرط کو لڑکی کی والدہ نے تسلیم کر لیا لیکن لڑکی کا والد بضد ہو گیا کہ وہی لڑکی منگواؤ اور اسی کے ساتھ نکاح کرو۔ لیکن استاد جی کہنے لگے: ایسی بدکردار لڑکی کے ساتھ ہم اپنے لڑکے کا نکاح نہیں کر سکتے۔ استاد جی اسی لیے اس لڑکے کے ساتھ یہاں آنے پر رضامند نہیں تھے۔ اس لڑکے کے علم میں یہ بات نہیں تھی کہ جس لڑکی کی خاطر وہ اتنے جتن کر رہا ہے، اس کا تعلق کسی اور کے ساتھ قائم ہو چکا ہے۔

اس دوران ان لڑکی والوں کے بہت رشتہ دار اکٹھے ہو گئے، بہت بڑا ہنگامہ ہوا۔ لیکن اس لڑکی کا باپ بضد رہا کہ لڑکی چاہے آئے نہ آئے۔ میں چھوٹی لڑکی کا نکاح نہیں کروں گا۔ جبکہ لڑکی کی والدہ اسے سمجھا رہی تھی کہ سائیں صاحب کی بات مان لیں، کوئی حرج نہیں۔ بڑی بحث و تکرار کے بعد جب وہ شخص نہ مانا تو استاد جی نے کہا کہ لو پھر ساری زندگی تم بھی ذلیل ہوتے رہو گے اور تمہاری لڑکی بھی۔

اس کے بعد ہم وہاں سے واپس آ گئے۔ بعد میں، میں نے استاد جی سے پوچھا کہ اگر وہ مان جاتا تو [illegible] بات منہ سے نہیں نکالتا جس کو میں پورا نہ کرسکوں۔

یہاں میں ایسے لوگوں کی اصلاح کے لیے ایک بات بتا دوں جو ہزاروں روپے خرچ کر کے اس چکر میں رہتے ہیں کہ تعویذات کے ذریعے اپنی من پسند کی جگہ پر شادی کرا لیں۔ اگر وہ اس میں کامیاب ہو جائیں تو ساری عمر ذلیل ہوتے رہتے ہیں۔ ایسی شادیاں کامیاب نہیں ہوتیں بلکہ انتہائی دردناک انجام سے دوچار ہوتی ہیں۔ کیونکہ عامل نے لڑکی کے دل میں محبت پیدا کرنے کے لیے جو موکل مسلط کیا ہوتا ہے، وہ آسانی کے ساتھ جان نہیں چھوڑتا۔ اس کا علاج بہت مشکل ہوتا ہے پھر وہی موکل پورے خاندان یعنی بچوں اور خاوند کو بھی تنگ کرتا ہے۔ اس طریقے سے من پسند جگہ پر شادی کرانے والا شخص مرتے دم تک عاملوں کے لیے کمائی کا ذریعہ بن جاتا ہے۔

حب کے عمل کے کرشمے:

ایک مرتبہ میں اپنے استاد جی کو ملنے کے لیے گیا۔ یہ میرا ابتدائی دور تھا اور میں نے صرف چند ایک عمل کیے ہوئے تھے۔

میں استاد جی کی خدمت میں حاضر تھا۔ آج ان کا مزاج بہت خوشگوار تھا۔ استاد جی میرے پاس گپ شپ کرتے ٹہلتے گاؤں سے تھوڑا دور آ گئے تو میں نے درخواست کی آج اپنے عمل کا کوئی منفرد نظارہ کرائیں۔ میرے استاد کا ایک قول تھا کہ اگر دیکھنا ہے تو پوچھنا نہیں اور اگر پوچھنا ہے تو پھر دیکھنا نہیں۔ یعنی عمل سیکھنا ہے، اس کو پہلے دیکھنے کا تقاضا نہیں کرنا اور کچھ دیکھنے کی خواہش ہے تو پھر بعد میں اس عمل کے بارے میں وضاحتیں طلب نہ کریں۔ میں نے ہامی بھر لی کہ استاد جی آج صرف دیکھوں گا پوچھوں گا نہیں۔ ہم انہی باتوں میں مصروف چل رہے تھے کہ سامنے کچھ فاصلے پر ایک شیشم کا درخت نظر آیا۔ اس پر دو فاختائیں اکٹھی بیٹھی ہوئی تھیں۔ مجھے کہنے لگے کہ دیکھ کر بتاؤ کہ وہ پرندے کہاں بیٹھے ہوئے ہیں؟ میں نے کہا کہ صاف نظر آ رہا ہے کہ شیشم کے درخت کی شاخ پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ مجھے ہنس کر کہنے لگے کہ جاؤ اور ان کو پکڑ کر لاؤ۔ میں نے کہا آپ میرے استاد ہیں اور میں آپ کی بہت عزت کرتا ہوں لیکن یہ آپ کس طرح باتیں کر رہے ہیں۔ تو انہوں نے کہا کہ یہ بھی تقاضا کرتے ہو کہ کچھ دیکھنا چاہتا ہوں لیکن تعاون بھی نہیں کرتے اور کہنے لگے کہ کوئی بات نہیں اگر تم تعاون نہ بھی کرو گے تو پھر بھی تمہیں کچھ نہ کچھ دکھا دیں گے۔

ان باتوں سے ان کا اس کمال میں دلچسپی پیدا کرتا تھا جو وہ ابھی دکھانے والے تھے۔ انہوں نے

زمین سے دو چھوٹے چھوٹے کنکر اٹھائے، ان پر کچھ پڑھ کر پھونک ماری اور اپنے پاؤں کے نیچے رکھ لیے اور پاؤں کو دبایا۔ میرے سامنے پرندے ان کے پاؤں کے پاس آ کر گر پڑے۔ جب میں نے انہیں پکڑنے کی کوشش کی تو انہوں نے منع کر دیا کہ ان کو ہاتھ نہ لگانا یہ تمہارے بس کا روگ نہیں۔

انہوں نے کافی دیر ان پرندوں کو پکڑے رکھا کچھ دیر گزرنے کے بعد انہوں نے وہ دونوں کنکر پاؤں کے نیچے سے نکال کر پھینک دیے تو وہ دونوں پرندے اڑ گئے۔ میں نے بعد میں پوچھنے کی بہت کوشش کی لیکن انہوں نے صرف اتنا بتایا کہ بیٹا! یہ ایک ''حب'' کا عمل ہے۔ یہ آپ کے بس کا روگ نہیں۔

جن کے کرتب:

اسی طرح ایک مرتبہ ہم بہت شاگرد استاد جی کے پاس حاضر تھے۔ ان میں کچھ ماننے والے اور کچھ سیکھنے والے۔ چند ایک نے کہا: استاد جی! آج کوئی نظارہ ہی کرا دیں۔ وہ کہنے لگے کہ آپ کا دل نہیں بھرتا۔ آپ نے اتنا کچھ دیکھا ہے پھر بھی آپ کی خواہش ختم نہیں ہوتی۔ انہوں نے طہارت کے لیے اپنے قریب ایک لوٹا رکھا ہوتا تھا، کہنے لگے کہ تم میں کوئی ایسا دلیر شخص ہے جو اس لوٹے کے منہ سے داخل ہو کر ٹونٹی سے نکلے اور ٹونٹی سے داخل ہو کر منہ سے باہر آئے تو سب نے بیک آواز کہا کہ یہ کیسے ممکن ہے؟ استاد جی کہنے لگے آج دیکھتے ہیں کہ یہ ممکن ہوتا ہے یا نہیں۔ انہوں نے گھر کی طرف منہ کر کے ایک 12 سال کے بچے کا نام لے کر اسے آواز دی تو ایک بہت صحت مند بچہ بانس کی چلمن کے پیچھے سے نمودار ہوا اور سب کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ استاد جی اسے کہنے لگے کہ بیٹا! یہ مان نہیں رہے کہ لوٹے کے منہ سے داخل ہو کر ٹونٹی سے باہر نکلا جا سکتا ہے۔ اشارے کی دیر تھی، اس نے فوراً لوٹے کی طرف قدم بڑھائے اور دیکھتے ہی دیکھتے کبھی لوٹے کے منہ کی طرف سے داخل ہو کر ٹونٹی سے باہر نکل رہا ہے اور کبھی ٹونٹی کی طرف سے داخل ہو کر منہ کی طرف سے باہر نکل رہا ہے۔ اس نے سب کے سامنے یہ عمل کئی بار دہرایا۔

سارے ان کے ماننے والے اور شاگرد تھے اور اس لیے نہ کوئی بھاگا اور نہ کسی کو ڈر اور خوف کے باعث بخار چڑھا۔ کیونکہ اس قسم کے واقعات آئے دن دیکھنے کو ملتے رہتے تھے۔

ایک مداری کا کرتب:

جب [illegible] میں مکمل عبور حاصل کر چکا تو اس دوران مجھے بہت سے شریر قسم کے

جنات اور عاملوں کا مزاج درست کرنے کا موقع ملا۔ اس قسم کے واقعات کی بہت لمبی فہرست ہے مگر چند اہم اور حیران کن واقعات بیان کروں گا جنہیں پڑھ کر بہت سے نام نہاد عاملوں کے کرتوت بے نقاب ہوں گے اور اس کے ساتھ ساتھ جنات کی شرارتوں اور لوگوں کو بلاوجہ تنگ کرنے پر ان کا طریقہ علاج آپ کے علم میں اضافے کا باعث بنے گا۔

ایک دن پرانی سبزی منڈی مین بازار بس سٹاپ کے قریب ایک شخص مداری والا کرتب دکھا رہا تھا۔ میرا ادھر سے گزر ہوا اور میں بھی تماشا دیکھنے کے لیے تماشائیوں میں کھڑا ہو گیا۔ بہت دنیا اکٹھی ہو گئی تھی اس نے جادو کا ایک مظاہرہ کرنا تھا جس میں ایک لڑکے کو زمین پر لٹا کر اس پر کپڑا ڈالا جاتا ہے، اس کے بعد ناظرین کی نظروں پر جادو کر دیا جاتا ہے۔ جب مداری والا اپنا کام شروع کرتا ہے تو ہر شخص حیران رہ جاتا ہے۔ اس کرتب میں اس نے لڑکے کا سر، بازو اور ٹانگیں چھری کے ساتھ علیحدہ علیحدہ کرنا تھیں۔ جب وہ ایسا کرتا ہے تو حقیقت کا گمان ہوتا ہے۔ کیونکہ جب جسم کے کسی حصے پر چھری چلتی ہے تو اس جگہ سے تازہ خون نکلتا ہوا نظر آتا ہے اور دیکھنے والا یہی محسوس کرتا ہے کہ مداری کتنی بے دردی کے ساتھ لڑکے کے جسم کے ٹکڑے کر رہا ہے۔ مجھے شرارت سوجھی اور میں وہاں یہ سوچ کر کھڑا ہو گیا کہ آج میں دیکھوں گا کہ یہ کس طرح اس لڑکے پر چھری چلاتا ہے اور لوگوں کی نظروں پر جادو کرتا ہے۔ پہلے اس نے بانسری بجائی، اس کے بعد لڑکے کو زمین پر لٹا کر اس کے اوپر سرخ کپڑا ڈالا، اس کے بعد اس نے تھیلے سے چھری نکالی۔ چھری لکڑی کی ہوتی ہے۔ یہیں سے جادو کا آغاز ہوتا ہے اور سب دیکھنے والوں کو اصلی محسوس ہوتی ہے۔ جب اس نے دوبارہ بانسری سے آواز نکالی تو میں نے اپنا فارمولا چھوڑا، اس نے بہت جتن کیے لیکن بانسری نہ بجی تو اس نے دھائی دی اور شور مچانا شروع کر دیا۔ سب لوگ حیران تھے کہ بانسری کیوں نہیں بج رہی۔

پھر اس نے دھمکی کے انداز میں کہا کہ میں اسے نہیں چھوڑوں گا جس نے میرے ساتھ مذاق کیا ہے۔ میں خود اس کے قریب گیا اور اسے کہا کہ یہ سب کچھ میں نے کیا ہے، اگر مقابلہ کرنا چاہتے ہو تو میں تیار ہوں۔ اگر عزت عزیز ہے تو اپنا سامان سمیٹو اور بھاگ جاؤ، آئندہ یہاں نہ آنا۔ پھر وہ منت سماجت پر اتر آیا۔ میری روٹی کا سوال ہے، مجھے معاف کر دیں اور پھر اپنا سامان سمیٹ کر فرار ہو گیا۔

ایک پیر کی بے بسی:

میرا ایک دوست جو پیر پرست برادری سے تعلق رکھتا تھا، ایک دن مجھے مجبور کرنے لگا کہ فلاں مقام

پر ایک بہت کرنی والے سائیں صاحب نے آنا ہے، پیری مریدی بھی کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ جناب بہت بڑے عامل بھی ہیں۔ آپ میرے ساتھ چلیں، مجھے یقین ہے ان کی کرامات دیکھ کر آپ حیران رہ جائیں گے کیونکہ ان کی محفل میں جو غرض مند اپنا مسئلہ پیش کرتا ہے تو وہیں اس کو اس مسئلے کا حل بتا دیا جاتا ہے اور جنات کی بہت بڑی حاضری ہوتی ہے۔ میں نے ٹال مٹول سے کام لیا تو میرے دوست نے ضد کر کے مجھے ساتھ چلنے پر راضی کر لیا اور اتوار کے دن مجھے اس عامل کے پاس اپنے ساتھ لے گیا۔ پیر صاحب کے آنے سے پہلے ہی عورتوں اور مردوں کا بہت بڑا ہجوم اُن کے انتظار میں بیٹھا تھا۔ ہم دونوں بھی ان لوگوں میں جا کر بیٹھ گئے۔ کچھ دیر گزرنے کے بعد ٹیپ ریکارڈ پر کبھی قوالیاں، کبھی عالم لوہار اور کبھی صوفیانہ کلام کی مختلف کیسٹیں چلنی شروع ہو گئیں۔ میں نے اپنے دوست سے پوچھا کہ پیر صاحب کوئی ڈرامہ بھی دکھائیں گے۔ تو اس نے ناراضی سے کہا کہ مذاق نہ کریں اور ادب کو ملحوظ خاطر رکھیں۔ میوزک کے ذریعے جنات کی حاضری ہوتی ہے۔ میں خاموش ہو گیا اور ذہن میں سوچ لیا کہ آج کیا کرنا ہے۔

اسی دوران پیر صاحب عوام میں جلوہ افروز ہوئے تو ہر طرف سے عقیدت مندوں کی آوازیں بلند ہوئیں کہ حاضری ہو گئی، حاضری ہو گئی۔ مجھے ان کا یہ انداز اتنا برا لگا اور اتنا غصہ آیا کہ دل چاہتا تھا اس پیر کا گلا دبا دوں۔ جب پیر صاحب سب کے سامنے تشریف فرما ہوئے تو میری اور پیر صاحب کی آنکھیں چار ہوئیں تو انہوں نے مجھے مخاطب کر کے کہا کہ برخوردار آپ اُدھر کیوں بیٹھے ہوئے ہیں؟ میرے پاس آ کر بیٹھیں۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ ایک عامل دوسرے عامل کو فوراً پہچان جاتا ہے۔ میں نے دور ہی سے ہاتھ ہلا کر شکریہ ادا کیا اور کہا کہ میں یہاں ٹھیک ہوں۔ مجھے اس وقت اپنے عملوں پر بہت بھروسہ تھا۔ میں نے اپنے دوست کو بتائے بغیر اپنا کام دکھا دیا۔

دوسری طرف پیر صاحب نے اپنے اوپر کپڑا ڈال کر روایتی ڈرامے کا آغاز کیا۔ عورتیں اور مرد پیر صاحب سے سوال پوچھنے کے لیے آگے بڑھے۔ جب پیر صاحب نے جنات کی حاضری کے لیے ہر حربہ اختیار کر لیا اور ان کی تمام کوششیں ناکام ثابت ہوئیں اور کوئی موکل حاضر نہ ہوا تو انہوں نے کہا: شاید آج موسم ابر آلود ہے، اس لیے موکل حاضر نہیں ہو رہے۔ عامل حضرات اس قسم کے حیلے بہانوں سے اپنے عقیدت مندوں کو [illegible] کی کوشش کرتے ہیں لیکن سب نے کہا کہ موسم تو بالکل صاف ہے تو

انہوں نے کہا کہ راستے میں کہیں ضرور موسم خراب ہوگا، جس کی وجہ سے میرے موکلوں کو مجھ تک پہنچنے میں مشکل پیش آ رہی ہے۔ یہ باتیں سن کر جو ضرورت مند اپنے سوالوں کے جواب اور مشکلات کے حل کی خاطر دور دراز سے آئے ہوئے تھے، وہ مایوس ہو کر آہستہ آہستہ واپس جانے لگے اور ہم دو اور چند مرید ہی بیٹھے رہ گئے۔

میں نے کام یہ دکھایا تھا کہ پیر صاحب کے چاروں اطراف اپنے موکلوں کی ڈیوٹیاں لگا دی تھیں اور انہیں کہا کہ ہوشیاری سے پہرہ دینا ہے اور جو جن حاضری کے لیے آئے اسے قید کر لینا ہے۔ جب چند خاص الخاص مرید رہ گئے اور تمام لوگ چلے گئے تو پیر صاحب ہمیں مخاطب کر کے کہنے لگے: آپ بھی جائیں اور آئندہ اتوار کو آ جائیں، آج جنات کی حاضری نہیں ہوگی۔ جب اس پیر نے یہ باتیں کہیں تو مجھے اندازہ ہو گیا کہ اس نے بہت معمولی قسم کا عمل کیا ہوا ہے اور اسے یہ بھی معلوم نہ ہو سکا کہ میرے موکلوں کا کیا حال ہوا ہے اور وہ کیوں حاضر نہیں ہوئے تو مجھے شرارت سوجھی۔ میں نے اپنے موکلوں کو کہا کہ اس پیر کے جنات کو چھوڑ دیں اور ان سے ہی اس پیر کی پٹائی بھی کرائیں۔ دیکھتے ہی دیکھتے پیر صاحب کی چیخیں بلند ہونا شروع ہو گئیں، میرے موکلات کی نگرانی میں اس پیر صاحب کے جنات نے ان کی خوب خبر لی۔ پیر صاحب اپنے جنات کو چیخ چیخ کر کہہ رہے تھے کہ مجھ سے کیا گستاخی ہو گئی ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ آپ سے کوئی گستاخی نہیں ہوئی۔ بلکہ ہمیں یہیں سے حکم ملا ہے اور ہم اس پر عمل کرنے پر مجبور ہیں۔ تو اس پیر نے ان سے کہا کہ وہ کون بدبخت ہے جس کے حکم پر تم یہ سب کچھ کرنے پر مجبور ہو تو جنات نے کہا کہ وہ آپ کے سامنے بیٹھا ہوا ہے۔ یہ سب باتیں جب وہاں بیٹھے ہوئے تین ہٹے کٹے اور صحت مند ملنگوں نے سنیں جو پیر صاحب کے مرید خاص تھے تو وہ غصے میں آ گئے اور انہوں نے اپنے رنگین موٹے ڈنڈے اٹھا کر مجھ پر حملہ کرنے کی کوشش کی۔ جب وہ میرے قریب پہنچے تو میں نے انہیں کہا کہ پہلے اپنے پیر کی جان بچاؤ اور اس کے حشر سے نصیحت پکڑو۔ اگر اب کسی نے اپنی جگہ سے قدم آگے بڑھایا تو الٹا لٹکا کر تمہارے پیر سے زیادہ برا حشر کروں گا تو وہ ڈر کر پیچھے ہٹ گئے۔ اس وقت تک جنات نے پیر صاحب کو مار مار کر ادھ موا کر دیا تھا۔ جب ان کا بہت برا حال ہوا تو میں نے اپنے موکلوں کو کہا کہ بس اب وقفہ کر دیں۔ میرا وہ دوست جو پیر صاحب کی بہت تعریفیں کر کے مجھے اپنے ساتھ لے کر آیا تھا، یہ سارا منظر دیکھ کر سہما ہوا بیٹھا تھا اور بہت شرمندہ ہو رہا تھا کہ یہ سب کچھ کیا ہو گیا۔ کچھ دیر بعد پیر صاحب

کے حواس بحال ہوئے تو ایک دوسرے کے ساتھ تعارف ہوا۔ پیر صاحب کہنے لگے: میں غریب آدمی ہوں، میری جان چھوڑ دو، میری روزی کا معاملہ ہے جو مطالبہ کہتے ہو مان لیتا ہوں۔ اس کی منت سماجت پر میں نے اس سے چند وعدے لیے اور اپنے موکلوں کو کہا کہ اس کے جنات کو آزاد کر دیں۔

جنات کن لوگوں کو تنگ کرتے ہیں؟

جعلی عاملوں نے اپنی دکانداریاں چمکانے کے لیے جنات کے ہاتھوں پہنچنے والے نقصانات کی فرضی داستانیں اور خوفناک قصے مشہور کر رکھے ہیں۔ اس کی بدولت وہ پریشان حال اور مجبور لوگوں سے بھاری رقوم حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔

اب میں جنات کے سایہ کی حقیقت، علامات اور اس کے علاج کا تفصیل سے ذکر کروں گا، جسے پڑھ کر ہر شخص فائدہ اٹھا سکے گا۔ جبکہ یہاں صرف ان واقعات کو بیان کروں گا جسے پڑھ کر اوپر بیان کی گئی جنات کے سایہ کی اقسام کو سمجھنے میں آسانی رہے۔ آج سے 25 سال پہلے کا واقعہ ہے کہ میرے گھر سے کچھ فاصلے پر آرمی کیمپنگ گراؤنڈ تھی۔ وہاں چونکہ آبادی کا نام و نشان نہ تھا۔ اس لیے بہت کم لوگ اس راستے کو استعمال کرتے۔ ایک دن میں اپنے گھر کے نیچے خراد پر بیٹھا کام کر رہا تھا۔ ایک لڑکا جس کی عمر تقریباً 14 سال تھی، زمین پر بے ہوشی کی حالت میں گرا ہوا تھا اور تھر تھر کانپ رہا تھا۔ اس کی ماں اس کے قریب بیٹھی رو رہی تھی اور اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ کیا کرے۔ بہت سے لوگ تماشا دیکھنے کے لیے اردگرد اکٹھے ہو گئے۔ کوئی اسے جوتا سونگھا رہا تھا کہ شاید اسے مرگی کا دورہ پڑ گیا ہے اور کوئی کچھ کہہ رہا تھا۔ ہر شخص اپنی سمجھ کے مطابق مشوروں سے نواز رہا تھا۔ میں نے اپنے عملیات کے ذریعے وہ منظر دیکھ لیا جو وہاں موجود لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ تھا۔ ایک سکھ جن نے اس لڑکے کو دائیں ہاتھ کے انگوٹھے سے پکڑ رکھا تھا۔ اس اچانک تکلیف کے باعث لڑکا حواس باختہ ہو کر تڑپ رہا تھا۔ اسی دوران قریبی ہائی سکول میں چھٹی ہو گئی اور تماشائیوں کی تعداد میں مزید اضافہ ہو گیا۔ میں نے تمام لوگوں کو سمجھا کر اس لڑکے سے دس دس فٹ دور کر دیا۔ اس کے بعد میں اس سکھ جن سے مخاطب ہوا، اس کم سن بچے کا کیا قصور ہے؟ اس کو چھوڑ دو۔ تو وہ کہنے لگا کہ میں یہاں درخت کے نیچے بیٹھا کھانا کھا رہا تھا تو اس لڑکے نے اس میں پیشاب کر دیا۔ اس لیے میں اسے سزا دے رہا ہوں۔ اس دوران میں نے اس کی منت سماجت بھی کی [illegible] کسی صورت ماننے پر تیار نہ ہوا۔ اس کے بعد میں نے ایک لڑکے سے

کاغذ اور پنسل لے کر ایک تعویذ لکھا اور اس کو دکھایا کہ میرے پاس تمہارا علاج موجود ہے لیکن وہ بہت ڈھیٹ نکلا اور کہنے لگا: آپ مجھے چاہے جلا دیں لیکن میں اس لڑکے کو نہیں چھوڑوں گا۔ اس وقت میرے پاس ایک ایسا علم تھا جس کو میں مشکل وقت میں آخری ہتھیار کے طور پر استعمال کیا کرتا تھا۔ یہ ایک ایسا وظیفہ تھا کہ کوئی طاقتور جن بھی اس کے سامنے نہیں ٹھہرتا تھا۔ اس کا طریقہ کار یہ تھا کہ بغل میں ہاتھ رکھ کر وظیفہ دہرانا اور پھر پھونک مار کر ہاتھ جن کی طرف کر دینا۔ جب میں نے آخر میں یہ عمل دہرایا تو وہ ہاتھ جوڑنے لگا کہ بس بس اور اس نے دوڑ لگا دی۔ میں نے دو موکل اس کے پیچھے دوڑائے اور وہ اسے پکڑ کر لے آئے۔ پھر اس نے بہت معافیاں مانگیں اور منت سماجت کی۔ پہلے وہ اس جگہ کو چھوڑنے پر تیار نہیں تھا۔ اب اس نے اپنا مقام تبدیل کرنے کی ہامی بھر لی اور آئندہ کسی کو تنگ نہ کرنے کا وعدہ کیا۔ اس تمام منظر کو وہاں پر موجود بہت بڑے ہجوم نے دیکھا۔ اس کے بعد لڑکا ہوش میں آ گیا۔ میں نے اسے ایک تعویذ لکھ کر دیا اور کہا کہ اسے گلے میں لٹکا لینا، آئندہ کبھی بھی کوئی جن تمہارے قریب نہیں آئے گا۔

جادو کی ایک پیچیدہ قسم:

ایک مرتبہ ایک نوجوان لڑکی جس کی عمر تقریباً 26 سال ہوگی اس کی والدہ اور بھائی اسے میرے پاس لے کر آئے۔ وہ کسی پیچیدہ مرض میں مبتلا تھی۔ بے شمار ڈاکٹروں اور حکیموں کے علاج معالجے کے باوجود اسے کوئی افاقہ نہ ہوا تو کسی نے انہیں میرا پتہ بتایا تو وہ اسے میرے پاس لے آئے۔ اس مریضہ کے متعلق بتایا کہ ہم نے اسے ہر جگہ دکھایا ہے لیکن کسی کی سمجھ میں کوئی بات نہیں آتی۔ اب آپ کے پاس پہنچے ہیں، آپ حساب لگائیں کہ اسے کیا مسئلہ ہے۔ میں نے جب اسے دم کیا تو معلوم ہو گیا کہ اس پر جادو کا اثر ہے۔ میرے موکلات نے بتایا کہ اس پر جادو کا اثر ہے اور کسی نے اس پر جادو نہیں کیا بلکہ اتفاقاً اس کو پہلے سے کیا کرایا جادو غلطی سے مل گیا ہے۔ اس پر کسی نے عداوت کے پیش نظر یا جان بوجھ کر جادو نہیں کیا۔

موکلات سے میں نے مکمل تفصیل پوچھی تو انہوں نے بتایا کہ ایک مرتبہ یہ لڑکی اپنے والدین کے ساتھ کسی شادی میں شرکت کے لیے جا رہی تھی۔ اس وقت اس کی عمر 18 سال تھی، شادی قریبی دیہات میں تھی۔ راستے میں چلتے چلتے اس لڑکی کو پیشاب کی حاجت محسوس ہوئی، تو اس نے اپنی والدہ کو بتایا تو اس نے کہا کہ ہم یہاں کھڑے ہوتے ہیں، تم کھیت میں تھوڑا سا آگے جا کر [illegible]

کے کنارے پر بنے پانی کے کھال پر چلتی گئی۔ تھوڑے فاصلے پر ساتھ والے کھیت کو پانی لگانے کے لیے اس کھال کو درمیان سے کاٹ کر راستہ بنایا گیا تھا۔ جس جگہ راستہ بنا ہوا تھا، وہاں پر کسی نے کلیجی پر جادو کر کے رکھا ہوا تھا۔ جس عامل نے اس کلیجی پر عمل کیا تھا، اس کا اثر یہ تھا کہ جو بھی عورت اس کلیجی کے اوپر سے گزرے گی، اس کو وہ بیماری یا جادو کا اثر منتقل ہو جائے گا اور جس عورت نے اس کلیجی کو جادو کروا کر پھینکا تھا، اس سے یہ اثر ختم ہو جائے گا اور ایسے ہی ہوا۔ جب وہ لڑکی اس راستہ سے چھلانگ لگا کر گزری تو واپسی پر ہی اسے خون آنے کی شکایت شروع ہو گئی۔ لیکن جب خون رکنے پر نہ آیا تو انہیں تشویش لاحق ہوئی اور انہوں نے ڈاکٹروں اور حکیموں سے رجوع کیا۔ جب موکلات نے اپنی بات مکمل کر لی تو میں نے انہیں تمام صورتحال سے آگاہ کیا۔ پھر میں نے اس بچی کا علاج کیا اور اسے اس تکلیف سے نجات دلائی۔ میں نے اپنے موکلات کے ذریعے ان شریر جنات کو بھگایا جو اس بچی پر مسلط تھے۔ انہوں نے وعدہ کیا کہ وہ آئندہ نہیں آئیں گے، اگر بھیجنے والے نے دوبارہ تنگ نہ کیا۔ میں نے انہیں کہا کہ اب تو تم جاؤ اگر تمہارے عامل نے دوبارہ بھیجا تو پھر تم دونوں سے نمٹ لوں گا۔ اس کے بعد اس بچی کو چند تعویذ کر کے دیئے، اللہ نے کرم کیا، اس کے بعد اس بچی کو کبھی دوبارہ تکلیف نہیں ہوئی۔ جنات کے علاوہ جننی جو کہ جن کی مؤنث ہے، کسی سے پیچھے نہیں رہتی۔ اس کا ایک واقعہ آپ بھی پڑھ لیں۔

جننی کا ایک لڑکے پر تسلط:

ایک مرتبہ میں قریبی غلہ منڈی کی مسجد کے پاس سے گزر رہا تھا کہ وہاں نماز کے بعد بہت سے نمازی ہجوم کی شکل میں کھڑے تھے۔ جب میں ان کے قریب ہوا تو 18 سال کا ایک لڑکا زمین پر لیٹا ہوا تھا۔ ایک نمازی کہنے لگا کہ اسے مرگی کا دورہ پڑ گیا ہے۔ کوئی اس کے کان میں اذان کہہ رہا تھا، کوئی اسے جوتا سونگھا رہا تھا۔ یہ حقیقت ہے کہ مرگی کے مریض کے کان میں اذان کہنے سے مریض سنبھل جاتا ہے۔

اس لڑکے کے پاس کوئی وارث بھی موجود نہ تھا۔ جب میں نے جاننے کی کوشش کہ یہ مرگی ہے یا کچھ اور ہے تو اصل حقیقت کھل کر سامنے آ گئی۔ ایک جننی نے اس لڑکے کو قابو کیا ہوا تھا۔ میں نے لوگوں کی منت سماجت کر کے انہیں پیچھے ہٹایا اور اس کے بعد اس لڑکے کو دائیں ہاتھ کے انگوٹھے سے پکڑ لیا۔ دائیں ہاتھ کے انگوٹھے سے جن آسانی کے ساتھ گرفت میں آ جاتا ہے۔ جب میں نے لڑکے کو دم کرنا [illegible] اسے کہا کہ تمہیں کیا تکلیف ہے، اس بیچارے کو کیوں تنگ کر رہی

ہوتو وہ کہنے لگی: مجھے کوئی تکلیف نہیں بلکہ مجھے بھیجا گیا ہے۔ کیونکہ بچہ فلاں جگہ شادی کرنے سے انکار کر رہا ہے، اس لیے اس کا دماغ درست کرنے کے لیے اس لڑکی کے گھر والوں نے عامل کے ذریعے میری ڈیوٹی اس پر لگائی ہے کہ میں اسے اس لڑکی کے ساتھ شادی پر مجبور کروں۔ میں نے کچھ دیر اس کی منت سماجت کی۔ جب وہ کسی طرح ماننے پر تیار نہ ہوئی تو میں اپنے موکلوں کو اس کے سامنے لایا، وہ اس کی طرف بڑھے تو وہ معافیاں مانگنے لگی اور آئندہ تنگ نہ کرنے کا وعدہ کر کے چلی گئی۔ جب بچے کو ہوش آیا تو میرے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ وہ گھر سے سبزی لینے کے لیے آیا تھا اور اس قسم کے دورے اسے پہلے بھی پڑتے ہیں۔ میں نے اس بچے کو اپنا ایڈریس بتایا اور کہا کہ یہ اپنے والدین کو بتا دینا اور انہیں کہنا کہ اگر تمہیں دوبارہ اس قسم کی تکلیف ہو تو میرے ساتھ رابطہ کر لیں۔ اس لڑکے نے گھر جا کر سب کچھ بتا دیا۔

تقریباً 20 دن بعد اس لڑکے کو دوبارہ دورہ پڑ گیا۔ اس کے گھر والے اس لڑکے کو لے کر میرے پاس آ گئے۔ اس لڑکے کی قسمت اچھی نکلی کہ اس وقت میرے استاد عبدالقیوم میرے پاس آئے ہوئے تھے۔ میں نے انہیں تمام واقعے سے آگاہ کیا کہ یہ ایک جنّی ہے جو ایک مرتبہ پہلے بھی معافی مانگ کر گئی ہے اور دوبارہ تنگ کرنے کے لیے آ گئی ہے۔ میں نے انہیں اس جنّی کا نام بتایا اور کہا کہ یہ بہت ڈھیٹ قسم کی ہے، آپ ہی اس کا علاج کریں۔ میرے استاد کو بہت غصہ آیا۔ انہوں نے اس کی کوئی بات نہ سنی اور نہ ہی زیادہ وقت لگایا۔ انہوں نے اپنے موکلوں کو حاضر کر کے ایک ہی جھٹکے میں اسے قید کر لیا۔ اس طرح اللہ نے اس بچے پر اپنا فضل کیا اور اس کی جان بچ گئی۔ وہ بچہ آج بھی صحت مند اور بالکل ٹھیک ہے۔ دوبارہ اسے کبھی جنات کے سایہ کی تکلیف نہیں ہوئی۔

موکلات کے ذریعے پہلوان کی قلابازیاں:

موکلات کے ذریعے کمالات تو بہت دکھائے جا سکتے ہیں لیکن ایک چھوٹا سا واقعہ جسے بطور شغل ایک عامل کے لیے سرانجام دینا معمولی بات ہے۔ اس قسم کی کرامات کو دکھا کر آج کل کے عامل بہت بڑے بڑے دعوے کرتے ہیں۔

ایک مرتبہ میرے پیشے کا استاد بھائی مجھے ملنے کے لیے آیا۔ اسے میرے بارے میں کچھ علم نہیں تھا کہ میں عملیات میں بھی مہارت حاصل کر چکا ہوں۔ ہم دونوں کسی کام کے سلسلے میں جا رہے تھے کہ راستے میں پہلوانوں کے اکھاڑے کے پاس سے گزر ہوا۔ ہم کچھ دیر [illegible] کشتی [illegible]

کے لیے رک گئے۔ میرے دوست نے طاقتور پہلوان کے متعلق کہا کہ اس نے کشتی جیت لینی ہے۔ میں نے کہا کہ اگر یہ کمزور پہلوان جیت جائے تو پھر کیا خیال ہے؟ وہ کہنے لگا کہ مجھے لگتا ہے آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں۔ عاملوں کے پاس جب کچھ ہوتا ہے تو انہیں غصہ بہت جلد آتا ہے۔ فطری بات تھی مجھے بھی غصہ آ گیا۔ میں نے ایک موکل کی ڈیوٹی لگائی کہ کمزور پہلوان کے ساتھ تعاون کرو اور طاقتور پہلوان کا برا حشر کر دو۔ میرے دوست کو کچھ علم نہیں تھا۔ دیکھتے ہی دیکھتے طاقتور پہلوان نے قلابازیاں کھانی شروع کر دیں اور کمزور پہلوان نے مار مار کر طاقتور پہلوان کو منٹوں میں ہرا دیا۔ اس طرح کمزور پہلوان جیت گیا اور طاقتور پہلوان دیکھتا رہ گیا۔ کمزور پہلوان بہت خوش تھا۔ میرا دوست بھی بہت حیران اور شرمندہ تھا کہ یہ کیسے ممکن ہو گیا لیکن میں سوچ رہا تھا کہ آج تو یہ موکل کی وجہ سے جیت گیا مگر کل کلاں کسی اصلی مقابلے میں دوبارہ اس کا سامنا اس پہلوان سے ہو گیا تو یہ بے چارہ کیا کرے گا۔

میری توبہ کی کہانی:

پراسرار علوم پر دسترس حاصل کرنے والے عاملوں کو اس کی بہت بھاری قیمت ادا کرنا پڑتی ہے۔ کالے پیلے عملیات اور موکلات کو زیر کرنے کے دوران مجھے بھی ان تلخ نتائج کا سامنا کرنا پڑا۔ اس تمام عرصے میں مجھے بہت سے نقصانات اٹھانے پڑے۔ میرے چار بچے یکے بعد دیگرے فوت ہوئے۔ جو بچہ بھی پیدا ہوتا، پیدائش کے چند گھنٹوں کے بعد اس کے جسم کی رنگت نیلی ہو جاتی جو اس بات کی نشانی تھی کہ یہ عملیات کا نتیجہ ہے۔ جنات کو قابو کرنے کا شوق ہی ایسا ہے کہ انسان کی عقل پر پردہ پڑ جاتا ہے اور وہ اتنا بے حس ہو جاتا ہے کہ اسے یہ احساس تک نہیں ہوتا کہ وہ جس راستے پر گامزن ہے اس کا انجام کتنا دردناک ہو گا۔ میری توبہ کا قصہ بھی عجیب ہے۔ اس میں شک نہیں کہ جس وقت اللہ تعالیٰ کو کسی کی بھلائی مقصود ہوتی ہے تو اس شخص کو سیدھا راستہ دکھانے کے لیے خود اسباب پیدا کر دیتا ہے۔ فرمان رسول کا مفہوم ہے کہ آدم کا ہر بیٹا خطا کار ہے۔ مگر بہترین خطا کار وہ ہے جو اپنی غلطی تسلیم کر کے اللہ کی طرف رجوع کر لیتا ہے اور آئندہ ایسے کاموں سے توبہ کر لیتا ہے جسے اللہ پسند نہیں کرتے۔

یہ جمعہ کا دن تھا اور میں خراد کا ایک پرزہ خریدنے کے لیے لاہور گیا۔ کافی تلاش کے باوجود مجھے وہ پرزہ نہ ملا، کیونکہ اکثر دکانیں جمعۃ المبارک کی وجہ سے بند تھیں۔ نماز جمعہ پڑھنے کے لیے میں نے [illegible] پڑی کی مسجد کا انتخاب کیا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس وقت میرا یہ ارادہ

کرنا اللہ کی طرف سے رحمت کا سبب بن گیا۔ میں خطبہ جمعہ شروع ہونے سے دس منٹ پہلے مسجد میں پہنچ گیا۔ حافظ صاحب نے اس جمعہ میں قرآن وحدیث کے دلائل کی روشنی میں جادوگری، عملیات اور جنات کے ذریعے ناجائز کام لینے والوں کو ابدی جہنمی قرار دیا مگر انہوں نے یہ بات بھی بیان کی کہ جو شخص یہ سمجھ کر کہ مجھ سے گناہ ہو گیا ہے اور اللہ سے توبہ کر کے اس کام کو چھوڑ دے تو اللہ تعالیٰ غفور الرحیم ہے، وہ اسے معاف کر دیں گے۔ ان کی باتوں کا میرے دل پر زبردست اثر ہوا۔

نماز جمعہ سے فارغ ہونے کے بعد میں حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا کہ اگر کوئی شخص عملیات کے کام کو چھوڑنا چاہے تو اسے کیا طریقہ اختیار کرنا چاہیے؟ تو انہوں نے کہا کہ ایک تو مضبوط ارادے کے ساتھ چھوڑے اور دوسرا یہ کہ مسلسل توبہ استغفار کرتا رہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے، وہ اس پر رحم کرے گا اور اسے معاف فرما دے گا۔ میں نے اسی وقت مسجد میں بیٹھ کر اللہ سے عہد کر لیا کہ یہ سب کام چھوڑ دوں گا اور آئندہ کے لیے عملیات سے توبہ کر لی۔ جب میں مسجد سے باہر نکلا تو ایک راہ گیر مجھے ملا۔ میں نے اس سے کہا کہ یہ پرزہ مجھے نہیں مل رہا۔ وہ شخص مجھے بازو سے پکڑ کر ایک قریبی دکان پر لے گیا اور کہا کہ اگر یہ پرزہ یہاں سے نہ ملا تو پھر کسی اور دکان سے بھی نہیں ملے گا۔ میرے دل میں خیال آیا کہ اللہ تعالیٰ نے ضرور مجھ پر رحمت کا دروازہ کھول دیا ہے۔ میں وہ پرزہ وہاں سے خرید کر گھر واپس آ گیا۔

اب میں نے یہ جدوجہد شروع کر دی کہ جلد از جلد عملیات سے جان چھڑائی جائے۔ میں بہت سارے عاملوں کو جانتا تھا، ان میں بہت سے روحانی علوم پر دسترس رکھنے والے بھی تھے۔ سب سے پہلے میں سنت پورہ گوجرانوالہ میں حافظ محمد یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے پاس گیا اور ان کو اپنے پاس موجود عملیات کے ذخیرے کی تفصیل سے آگاہ کیا اور بتایا کہ اب میں انہیں چھوڑنا چاہتا ہوں۔ میری گفتگو سن کر حافظ صاحب نے میری طرف بہت غصے سے دیکھا اور کہا کہ بیٹا! جو کچھ تمہارے پاس ہے، اس کو لے کر یہاں سے نکلنے کی بات کرو، یہ میرے بس سے باہر ہے۔ کچھ دن بعد میں نے حافظ صاحب کے ایک قریبی دوست کو جس کی بات وہ ٹال نہیں سکتے تھے، منت سماجت کر کے ساتھ لیا اور دوبارہ حافظ صاحب کی خدمت میں حاضر ہو گیا، تا کہ میرا مسئلہ حل ہو جائے۔ حافظ صاحب نے اپنے دوست کے ساتھ ناراضگی کا اظہار کیا: تم کس کی سفارش کرنے آئے ہو۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اس بچے نے جو عمل کیے وہ سارے

قرآن وسنت کے خلاف ہیں، دوسری بات یہ کہ میرے پاس اتنی طاقت نہیں کہ میں انہیں سنبھال سکوں کیونکہ مجھے نظر آ رہا ہے کہ اس کے موکلوں میں کوئی سکھ ہے، کوئی عیسائی اور کوئی ہندو ہے۔ مگر حافظ صاحب کے دوست اور میرے سفارشی نے سمجھداری کا مظاہرہ کیا اور کہا کہ اگر یہ آپ کے بس کا روگ نہیں تو کسی کا پتا ہی بتا دیں۔ انہوں نے کہا کہ ڈسکہ کے قریب نندی پور کی جھال کے قریب اللہ کا ایک بندہ رہتا ہے۔ آپ اس کے پاس پہنچ جائیں، شاید آپ کا کام ہو جائے۔

آپ اندازہ کریں کہ جس علم کو حاصل کرنے کے لیے میں نے اپنی ساری زندگی کا سنہری دور ضائع کر دیا اور دن رات سخت محنت و مشقت میں گزارے۔ اب اس کو چھوڑنے کے لیے نئے سفر کا آغاز ہوا۔ چند دن بعد میں حافظ صاحب کے بتائے ہوئے پتے پر پہنچ گیا۔ اس وقت اس اللہ کے بندے کی عمر 85`90 سال کے قریب ہو گی۔ مجھے دیکھتے ہی انہوں نے سختی سے کہا کہ نکل جاؤ یہاں سے — تم جو کچھ لے کر آئے ہو، یہ ہمارے والا کام نہیں۔ میں نے اس وقت اللہ سے فریاد کی کہ یا اللہ! میں کس مصیبت میں پھنس گیا ہوں۔ میں نے ان کی بہت منت سماجت کی کہ میری ان عملیات سے جان چھڑائیں لیکن انہوں نے بھی یہی کہا کہ یہ میرے بس کی بات نہیں۔ ہاں، البتہ آزاد کشمیر میں ایک کالے علم کا ماہر عامل تمہاری مشکل حل کر دے گا۔ مجھے سو فیصد یقین ہے کہ وہ تمہارے تمام عملیات کو خوش دلی سے قبول کر لے گا اور تمہاری جان چھوٹ جائے گی۔ وہاں سے واپس آنے کے بعد میری بے قراری میں مزید اضافہ ہو گیا۔ چند دن کے بعد میں مظفرآباد آزاد کشمیر میں اس عامل کے ڈیرے پر پہنچ گیا۔ اس نے آبادی سے کچھ فاصلے پر ایک پہاڑی کو اپنا مسکن بنایا ہوا تھا۔ شاید اسے پہاڑی پیر کہتے تھے۔ جب میں اس کے پاس پہنچا تو وہ مجھے دیکھ کر کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ اس نے میری بہت عزت کی۔ میں نے اسے اپنی پریشانی سے آگاہ کیا تو وہ مجھے کہنے لگا: ہماری مثال ان دو قیدیوں جیسی ہے جو ایک جیل میں بند ہیں۔ ایک قیدی دوسرے سے کہتا ہے کہ مجھے آزاد کراؤ لیکن جو خود قید میں ہے، وہ دوسرے کو کیسے آزاد کرائے۔ اس نے کہا کہ میں بھی تمہاری طرح ان سے جان چھڑانا چاہتا ہوں لیکن ابھی تک اس کوشش میں کامیاب نہیں ہوا۔ مختصر یہ کہ ہم دونوں ایک دوسرے کی کچھ مدد نہیں کر سکتے۔ میں نے اس کی بہت منت سماجت کی اور کہا کہ تمہاری جان چھوٹتی ہے یا نہیں، لیکن جو کچھ میرے پاس ہے، اسے خدا کے لیے اپنے پاس رکھ لو اور اپنے موکلات کی تعداد میں اضافہ کر لو۔ وہ مجھے کہنے لگے کہ برخوردار! میں تم سے یہ سب کچھ لے لوں مگر

میرے موکلات اور نسل کے ہیں اور تمہارے موکل اور نسل کے۔ میں نئی مصیبت مول نہیں لے سکتا۔ میں جس مصیبت میں پہلے پھنسا ہوا ہوں، میرے لیے وہی کافی ہے۔ میں نے اس سے کہا کہ پھر مجھے کوئی ایسا عامل بتادیں جو میرا مسئلہ حل کردے تو وہ کہنے لگا کہ میرے خیال میں اس کا صرف ایک ہی حل ہے کہ جس شخص سے تم نے یہ عمل سیکھے ہیں اگر وہ زندہ ہے تو اس کی منت سماجت کرو، وہ تمہاری جان چھڑا سکتا ہے۔ میں نے اسے بتایا کہ میں یہ کام کرکے بھی دیکھ چکا ہوں، لیکن میرے استاد کہتے ہیں کہ جو تیر ایک مرتبہ کمان سے نکل جائے، وہ کبھی واپس نہیں آتا۔ آزاد کشمیر والا عامل بندہ تو ٹھیک نہیں تھا لیکن اس نے مجھے جو مشورہ دیا، اس سے مجھے کچھ حوصلہ ہوا۔ اس نے کہا: جب انسان بے بس ہوجائے اور اس کا کہیں چارہ نہ چلے تو پھر ایک ذات خدائے بزرگ و برتر ایسی ہے، اگر اس سے رجوع کرلے تو وہ خود ہی کوئی سبب پیدا کردیتی ہے۔

میں اس کی یہ باتیں سن کر ناکام و نامراد آزاد کشمیر سے لوٹ آیا۔ اس کے بعد مجھے گجرات کے نزدیک کوٹلی تنور والی میں ایک بزرگ کے بارے میں علم ہوا میں ان کے پاس پہنچا تو انہوں نے بھی مجھے یہ کہہ کر جواب دے دیا کہ بیٹا! جو کچھ تمہارے پاس ہے، مجھ میں اتنی طاقت نہیں کہ اس کو سنبھال سکوں۔ تم نے سب سے مختلف اور مشکل عمل کیے ہیں، کسی اور سے رابطہ کرو۔ میں نے کسی کتاب میں پڑھا تھا کہ جب انسان کی دعا کسی طریقے سے قبول نہ ہو تو اسے چاہیے کہ نماز تسبیح پڑھے۔ پھر اللہ سے دعا کرے تو اللہ تعالیٰ تمام مشکلیں حل فرمادیں گے۔ ایک دن میں نے شہر سے باہر آبادی سے دور ایک ویران مقام پر وضو کرکے نماز تسبیح مکمل توجہ اور خشوع و خضوع سے پڑھنی شروع کی۔ نماز تسبیح پڑھنے کے دوران مجھے ایک سکون محسوس ہوا جو اس سے پہلے کبھی نہ ہوا تھا۔ اس کے بعد میں نے خدا کے حضور طویل دعا میں اپنے دل کا غبار نکالا اور رو رو کر التجا کی کہ یا اللہ! مجھے معاف کردیں اور میرے لیے آسانیاں پیدا فرمائیں۔ اللہ کے حضور دعا کے دوران مجھ پر ایسی کیفیت طاری ہوئی جو زندگی میں اس سے پہلے کبھی نہیں ہوئی تھی اور نہ شاید آئندہ کبھی ہوسکے۔ اس بناء پر میرے دل نے شہادت دی کہ اللہ نے تمہاری دعا سن بھی لی ہے اور قبول بھی کرلی ہے اور جلد تیرے علم کا سورج غروب ہوجائے گا۔ اس کے بعد میں مطمئن گھر واپس آگیا۔

سیّد سعید احمد شاہ صاحب سے ملاقات:

کچھ ہی دن گزرے تھے کہ میرے بڑے بھائی صاحب کے ہم زلف چیچہ وطنی سے ملنے آئے

ان کے ہاں تشریف لائے۔ وہ مجھے کہنے لگے کہ یار! تمہارے بچے فوت ہوجاتے ہیں، کہیں تمہاری بیگم کو اٹھراء کی بیماری تو نہیں؟ میں نے کہا کہ سارے کہتے تو یہی ہیں لیکن آج تک کسی کے علاج سے افاقہ نہیں ہوا۔ وہ کہنے لگے کہ ہمارے شہر چیچہ وطنی کے قریب 15 چک میں سیّد سعید احمد شاہ صاحب بہت اعلیٰ پائے کے بزرگ ہیں۔ صرف ایک بار ان سے مل کر دیکھیں، انشاءاللہ ضرور آرام آجائے گا۔ مجھے اصل حقیقت کا علم تھا کہ بچے کیوں فوت ہوتے ہیں۔ اس لیے میں نے ان سے کہا کہ علاج معالجہ کرنے والے بہت بزرگ دیکھے ہیں، ان کے پاس کچھ نہیں، سب فراڈیے ہیں۔ مگر انہوں نے بہت اصرار کیا اور مجھے تحمل سے سمجھایا کہ جہاں اتنا وقت ضائع کیا ہے، وہاں آپ انہیں ایک بار مل کر تو دیکھیں۔ میں نے مجبور ہوکر ان کے ساتھ چیچہ وطنی سیّد صاحب کے پاس حاضر ہونے کی ہامی بھرلی۔ میرے ذہن میں اپنا کام بھی تھا کہ شاید وہ اس کا کوئی حل ہی بتادیں۔ چند دنوں کے بعد میں چیچہ وطنی پہنچا تو میرے عزیز جن کا نام مستری محمد دین تھا، مجھے اپنے ساتھ لے کر 15 چک سیّد سعید احمد شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوگئے۔ انہوں نے شاہ صاحب کو صرف میرے بچوں کی وفات کے بارے میں آگاہ کیا تو شاہ صاحب کہنے لگے کہ مستری صاحب آپ خاموش رہیں، مجھے سب کچھ نظر آرہا ہے۔ ان کے گھر میں جو بیماری ہے، وہ میں نے جان لی ہے۔

میرے عزیز کو کوئی ضروری کام تھا۔ وہ مجھے شاہ صاحب کے پاس چھوڑ کر چلے گئے اور سفارش کردی کہ بہت دور سے آئے ہیں، ان کا مسئلہ ضرور حل کردیں۔ سیّد صاحب بیٹھک میں بیٹھے تھے۔ مجھے کہنے لگے کہ بیٹا! آپ نے بہت دیر کردی۔ اگر اتنا ہی پھنسے ہوئے تھے تو پہلے آجانا تھا۔ مجھے ذہن میں رہے کہ ابھی تک میں نے شاہ صاحب کو کوئی بات نہیں بتائی تھی۔ شاہ صاحب فرمانے لگے کہ بیٹا! اگر نیت صاف ہو تو اللہ ضرور مدد کرتا ہے۔ اب تم آگئے ہو تو انشاءاللہ تمہارا مسئلہ حل ہوجائے گا۔ انہوں نے ایک مثال سنائی کہ اگر کوئی شخص چھت کے ساتھ پھندا لٹکا کر اسے گلے میں ڈال کر چھلانگ لگادے اور اس کے پاس کوئی موجود بھی نہ ہو تو پھر اسے کون موت کے منہ سے بچا سکتا ہے۔ جو کچھ تم نے بویا ہے، اس کا پھل یہی ہے جو تم بھگت رہے ہو۔ میں نے بہت عاجزی سے کہا کہ سیّد صاحب! میں نے غلطی سے یہ فصل کاشت کرلی ہے لیکن اب میں یہ کہتا ہوں کہ مجھ سے کوئی یہ فصل مفت لے لے، لیکن کوئی اسے اپنے پاس رکھنے کے لیے تیار نہیں۔ وہ مسکرائے اور کہنے لگے کہ بیٹا! ان عملیات کے ذخیرے کو تم سے لے کر اپنے

پاس وہ رکھے جس میں انہیں سنبھالنے کی طاقت ہو، اگر کسی نے تم سے یہ موکل لے کر اپنے گلے میں خود مصیبت ڈالنی ہے تو وہ اس کو لے لے۔ اس موقع پر انہوں نے ایک مثال دی کہ اگر کوئی تمہارے جیسا بیوقوف حکیم کسی مریض کو یہ کہے کہ فلاں معجون کھالو، اس سے تمہارے پیٹ میں درد شروع ہو جائے گا تو اس کو کون عقلمند شخص استعمال کرے گا۔ اس کو تو صرف وہی خریدے گا جس کا معدہ اس کے نقصانات برداشت کر سکے۔ یا اتنا سخت ہو کہ لکڑ ہضم، پتھر ہضم والی مثال اس پر پوری اترتی ہو۔ اس کے بعد انہوں نے میرے عملیات کے پہلے دن سے لے کر آخر تک تمام قصہ سنا کر مجھے پریشان کر دیا اور کہنے لگے: تمہیں اپنے بچوں کا خیال نہ آیا۔ میں نے کہا کہ اب خیال آیا ہے تو اس مال کو لینے کے لیے کوئی تیار نہیں، جبکہ میں نے تہیہ کر لیا ہے کہ اس کام کو چھوڑ دینا ہے۔ شاہ صاحب کہنے لگے کہ اچھی طرح سوچ لو، تم نے بعد میں بہت پچھتانا ہے۔ مجھے کہنے لگے: بیٹا! تم نے یہ زہر والی پھکی بنانے کے لیے بہت محنت کی۔ سو دوست، دشمن ہوتے ہیں۔ اب بھی تمہارے پاس موقع ہے۔ میں نے عرض کیا کہ میں عملیات کو چھوڑنے کا مضبوط ارادہ کر چکا ہوں، آپ بسم اللہ کریں۔ جب انہیں تسلی ہو گئی کہ واقعی میرا ارادہ پکا ہے تو انہوں نے میرے تمام موکلوں کو آواز دی کہ ذرا سامنے آؤ۔ وہ تمام حاضر ہو گئے تو ایک بار پھر شاہ صاحب نے مجھے بازو سے پکڑ کر کہا کہ آخری بار سوچ لو۔ لیکن میرا تو خوشی کے مارے برا حال تھا۔ میرے دل سے بے اختیار ہاں نکلی۔ اس دوران نماز عصر کا وقت ہو گیا۔ وہ اپنی گدی سے اٹھے اور مجھے کہا کہ پہلے نماز پڑھتے ہیں۔ سامنے مسجد میں ہم نے اکٹھے نماز ادا کی۔ میں نے انہیں نماز پڑھتے دیکھا تو مجھے یقین ہو گیا کہ انشاء اللہ یہ میرا مسئلہ حل کر دیں گے۔ جب نماز سے فارغ ہو کر مسجد سے باہر نکلے تو انہوں نے میرے کندھے پر ہاتھ رکھ کر آہستہ آہستہ پھر اسی گفتگو کا آغاز کر دیا کہ بیٹا! تم نے اپنی جان کو ان عملیات کے حصول کی خاطر بہت تکلیفیں دی ہیں۔ اب اس سے اتنا بے زار کیوں ہو گئے ہو؟ میں نے روتے ہوئے کہا کہ شاہ صاحب اولاد سب کو عزیز ہے۔ شاید میری اس خواہش نے ہی میرے لیے توبہ کا دروازہ کھول دیا۔ اس بات پر وہ مسکرائے اور کہا کہ اب یاد آیا اور ساتھ ہی کہنے لگے کہ اولاد تو اس کی بھی نہیں جس نے تمہیں یہ سب کچھ سکھایا ہے، تم نے اس سے سبق نہ سیکھا۔ میں ان کی یہ باتیں سن کر بہت حیران ہوا کہ شاہ صاحب نے اپنے موکلوں کے ذریعے میرے استاد کے بارے میں بھی سب کچھ معلوم کر لیا۔ یہ باتیں کرتے ہوئے ہم دوبارہ بیٹھک میں پہنچ گئے۔ شاہ صاحب نے بیٹھک کے ساتھ ہی

عبادت کے لیے ایک چھوٹا سا حجرہ بنایا ہوا تھا۔ وہاں علیحدہ بیٹھ کر وہ ذکر الٰہی کیا کرتے۔ وہ مجھے اپنے ساتھ اس حجرہ میں لے گئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر کہنے لگے کہ برخوردار! اب بتاؤ کہ کیا واقعی چھوڑنا چاہتے ہو؟ میں نے اللہ کی قسم کھا کر انہیں یقین دلایا کہ میں واقعی عملیات سے دامن چھڑانا چاہتا ہوں تو سیّد صاحب نے کہا کہ تیار ہو جاؤ، تمہارے عملیات کا خزانہ گم ہونے والا ہے۔

انہوں نے میرے سر پر ہاتھ رکھا اور بلند آواز سے پڑھا **بسم اللہ الرحمن الرحیم** اور پھر سر سے ہاتھ گردن پر لے آئے۔ کہا کہ ادھر ادھر نظر دوڑاؤ اور دیکھو تمہارے موکل کہاں ہیں۔ جب میں نے ادھر ادھر چاروں طرف نظر دوڑائی تو مجھے کوئی موکل نظر نہ آیا، سب کچھ غائب ہو چکا تھا۔ شاہ صاحب مجھے ہنس کر کہنے لگے: جب اپنے شہر سے آئے تھے، تمہارے ساتھ لاکھوں کی تعداد میں موکلات تھے اور اب اکیلے ہی واپس جاؤ گے۔ میں نے موقع سے فائدہ اٹھایا اور کہا کہ سیّد صاحب! اب ایک مہربانی اور فرما دیں۔ انہوں نے پوچھا کہ وہ کیا؟ میں نے کہا کہ میرے لیے دعا کر دیں کہ اگر زندگی میں، میں دوبارہ کبھی کالا پیلا عمل کروں تو مجھے کبھی کامیابی نصیب نہ ہو۔ انہوں نے کہا کہ اتنے میں گزارا نہیں ہوتا۔ میں نے کہا کہ سیّد صاحب! دل کا کیا پتہ، شاید زندگی کے کسی موڑ پر دوبارہ دل میں شوق ابھر آئے، اس لیے دعا فرما ہی دیں۔ شاہ صاحب کہنے لگے: وہ جو سامنے صراحی پڑی ہے، اس میں سے پانی کا ایک پیالہ بھر کر لاؤ۔ یہ یاد رہے کہ شاہ صاحب کی اجازت کے بغیر اس صراحی سے کسی کو پانی پینے کی اجازت نہیں تھی۔ میں اس صراحی سے مٹی کے پیالے میں پانی بھر کر لایا۔ شاہ صاحب نے کچھ پڑھ کر اس پر پھونک ماری اور کہنے لگے کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر اس کو پی لو۔ انشاء اللہ جب تک تمہاری زندگی ہے، امید ہے کہ دوبارہ عملیات سیکھنے کا شوق ہی پیدا نہ ہوگا۔ اور اگر کوشش کی بھی تو کالے پیلے عملیات میں ہرگز کامیابی نصیب نہ ہو گی۔ تمام کاموں سے فارغ ہو کر میں نے شاہ صاحب کا شکریہ ادا کیا اور دل سے ان کا مرید ہو گیا۔ میں مطمئن ہو کر واپس آ گیا اور اللہ کا شکر ادا کیا کہ اُس نے اِس گناہ کی زندگی سے میری جان چھڑائی۔

چیچہ وطنی سے واپس آ کر جب میں نے کام شروع کیا تو یہاں میرا دل نہ لگا۔ مجھے بے قراری تھی کہ میں اپنی اہلیہ کو بھی اپنے ساتھ لے کر جاؤں اور اگر شاہ صاحب کوئی علاج بتا دیں تو میں بھی اولاد جیسی نعمت سے فیضیاب ہو جاؤں۔ 4 دن کے بعد میں نے اپنی اہلیہ کو ساتھ لیا اور علاج کی غرض سے دوبارہ شاہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ شاہ صاحب نے کہا کہ گھبرانے کی ضرورت نہیں، اللہ اپنا فضل کر

دے گا۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔

اس موقع پر میری اہلیہ نے شاہ صاحب سے درخواست کی کہ دعا کریں، اللہ تعالیٰ ہمیں بیٹے کی نعمت سے نواز دے۔ شاہ صاحب مسکرا کر کہنے لگے کہ تمہارے خاوند کی توبہ کا سبب ہی یہ بنا ہے۔ انشاء اللہ جلد اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کر دے گا۔

عورتوں کا عقیدہ کچا ہوتا ہے۔ شاہ صاحب نے کوئی تعویذ دیا اور نہ ہی دم کیا۔ جیسا کہ عام طور پر عامل حضرات کرتے ہیں۔ میری اہلیہ کے بار بار اصرار کرنے پر انہوں نے ایک تعویذ لکھ کر دیا۔ اس وقت اور بھی بہت سے مریدان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ شاہ صاحب نے سب سے کہا کہ تمام ہاتھ اٹھائیں اور اللہ کے حضور ان کے لیے دعا کریں۔

جب تک مجھے ہوش ہے، دعا کے وہ الفاظ مجھے یاد رہیں گے۔ جب بھی کبھی مجھے دعا کے وہ الفاظ یاد آتے ہیں، میری حالت عجیب ہو جاتی ہے اور بے اختیار میرے منہ سے ان کے درجات کی بلندی کے لیے دعا میں نکلتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو جو کمال عطا کیا تھا، وہ کہیں اور میرے دیکھنے میں نہیں آیا۔

شاہ صاحب نے ہاتھ اٹھائے، درود شریف پڑھا اور کہنے لگے کہ یا اللہ! تیرا یہ بندہ اور بندی دونوں بہت پریشان ہیں، اللہ انہیں خوش کر دے۔ یہ الفاظ انہوں نے بہت مرتبہ دہرائے۔ دعا مکمل ہونے کے بعد سید سعید احمد شاہ صاحب نے ہمارے اطمینان قلب کے لیے وضاحت کی کہ بیٹا! میں نے اس دعا میں اللہ تعالیٰ سے تمہارے لیے سب کچھ مانگ لیا ہے اور میرا یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری دلی مراد ضرور پوری کرے گا۔ شاہ صاحب کی اس وضاحت سے مجھے تسلی ہوئی۔ میں شاہ صاحب کا پہلے سے ہی مرید ہو چکا تھا۔ اب میں نے باضابطہ شاہ صاحب کے حلقہ مریدین میں شامل ہونے کے لیے ان سے درخواست کی۔ مجھ گناہ گار کو بھی اپنے مریدوں میں شامل کر لیں، یہ مجھ ناچیز پر آپ کا احسان ہوگا۔ شاہ صاحب مجھے کہنے لگے۔ تمہارا جس شہر سے تعلق ہے، وہاں ایک ایسی شخصیت (سیّد عبدالغنی شاہ صاحب) ہے جس کی نسبت کی وجہ سے میں انکار نہیں کر سکتا۔ اس لیے تمہیں اپنے حلقہ میں شامل کر لیتے ہیں۔ میں نے کہا کہ سید صاحب! مجھ سے بیعت لے لیں۔ تو شاہ صاحب نے کہا کہ بیٹا! تم سے بیعت ہی بیعت ہے۔ سب سے بڑی بیعت یہ ہے کہ تم نے قرآن وحدیث سے ہٹ کر کوئی عمل نہیں کرنا اور ایک تسبیح تمہیں بتا رہا ہوں، میری ہدایات کی روشنی میں اس وظیفہ کو مکمل کرنا ہے۔ اگر تم اسے مکمل کرنے میں کامیاب ہو

گئے تو ٹھیک ورنہ اپنے شہر ہی میں رہنا۔ دوبارہ یہاں آنے کی ضرورت نہیں۔ اس کے بعد وظیفہ کا طریقہ کار سمجھاتے ہوئے شاہ صاحب نے فرمایا کہ تم دونوں میاں بیوی نے مل کر ایک لاکھ پچیس ہزار مرتبہ آیت کریمہ کا ورد کرنا ہے۔ انہوں نے آیت کریمہ کو پڑھنے کا جو طریقہ بتایا، اسے سن کر میرے دل نے گواہی دی کہ اگر واقعی اس انداز سے کلام الٰہی کو خلوص نیت کے ساتھ پڑھا جائے تو سارے مسئلے اللہ کے فضل سے حل ہو سکتے ہیں۔

ایک ناکام عامل صوفی صاحب:

میرے ایک قریبی دوست صوفی صاحب (نام اس لیے نہیں لکھا کہ وہ ابھی زندہ ہیں) کو بھی عملیات سیکھنے کا جنون کی حد تک شوق ہے۔ انہوں نے اپنی ناتواں جان اس شوق کی خاطر وقف کر رکھی ہے، جہاں کہیں بھی انہیں کسی بڑے عامل کی اطلاع ملتی ہے، یہ اس سے ملاقات کے لیے ضرور جاتے ہیں۔ ان تمام تر کوششوں کے باوجود انہیں ابھی اس میدان میں کامیابی نصیب نہیں ہوئی۔ صوفی صاحب کے ساتھ میری اکثر ملاقات رہتی ہے۔ ایک دن میں نے صوفی صاحب کو سیّد سعید احمد شاہ صاحب کے بارے میں بتایا کہ وہ بہت نیک اور پرہیزگار بزرگ ہیں اور مجھے ان سے بہت کچھ حاصل ہوا ہے۔ صوفی صاحب نے مجھ سے سیّد صاحب سے ملاقات کا اظہار کیا اور مجھ سے چیچہ وطنی کا پتہ لے کر سیّد صاحب کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ جانے سے پہلے میں نے صوفی صاحب کو ضروری تاکید کی تھی کہ جب تک شاہ صاحب خود کوئی بات نہ پوچھیں، ان سے کوئی سوال نہیں کرنا۔ لیکن صوفی صاحب شوق کے ہاتھوں مجبور تھے، وہ زیادہ دیر صبر نہ کر سکے اور حال احوال کے فوراً بعد شاہ صاحب سے کہنے لگے کہ میں ایک کام کے سلسلے میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ شاہ صاحب نے کہا کہ فرمائیے میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں؟ صوفی صاحب کہنے لگے: میری دیرینہ خواہش ہے کہ میں کسی طرح جنات کو تسخیر کر کے اپنا تابع کر لوں۔ ان کی یہ باتیں سن کر شاہ صاحب کہنے لگے کہ اللہ کے بندے کیوں فضول کاموں میں اپنا قیمتی وقت برباد کر رہے ہو۔ اپنے بچوں کو حلال روزی کھلاؤ اور اپنی مشکلات کے حل کے لیے اللہ تعالیٰ سے رجوع کرو۔ جنات سے کام لینا کوئی بہادری نہیں۔ تم نے پہلے ہی اس شوق کی خاطر بہت توانائیاں ضائع کر دی ہیں۔ لیکن صوفی صاحب بضد رہے اور شاہ صاحب کو بہت مجبور کیا کہ میں استاد بشیر احمد سے [illegible] نے آپ سے کچھ حاصل کر کے ہی جانا ہے۔ مجھے کسی طرح

ایک جن قابو کرا دیں۔صوفی صاحب کی یہ باتیں سن کر شاہ صاحب نے کہا کہ تم جنات یہاں ڈھونڈتے پھرتے ہو، پہلے ان جنات سے تو نجات حاصل کر لو جنہوں نے تمہارے گھر پر قبضہ کر رکھا ہے۔صوفی صاحب کہنے لگے کہ میرے گھر میں جنات کہاں سے آ گئے؟ میں جنات کو قابو کرنے کے وظائف کر کر کے تھک گیا ہوں، اگر وہاں کچھ ہوتا تو میرے قابو نہ آتے۔شاہ صاحب نے صوفی صاحب کو جنات کی وہ دعا یاد دلائی جو حضرت سلیمان علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے کی تھی کہ یا اللہ! میرے بعد ان پر کسی کو مسلط نہ کرنا۔اللہ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کی یہ دعا قبول کر لی تھی۔اس لیے صوفی صاحب آپ کس چکر میں پڑے ہوئے ہیں۔

صوفی صاحب کا ذہن بھی میری طرح تھا۔اس لیے انہوں نے سیّد صاحب سے سوال کیا کہ اگر آپ کے پاس جنات نہیں ہیں تو پھر آپ نے کس طرح مجھے بتا دیا کہ میرے گھر پر جنات کا قبضہ ہے؟

شاہ صاحب کہنے لگے کہ بیٹا! جنات کے ساتھ ہمارا کوئی تعلق نہیں، ہاں ایک تعلق ہے کہ وہ ہمارے پاس آتے رہتے ہیں کہ ہمیں کوئی حکم دیں لیکن میں انہیں نکال دیتا ہوں کہ مجھے تمہاری کوئی ضرورت نہیں میرا پروردگار میرے تمام کام کر دیتا ہے۔یہ باتیں سن کر صوفی صاحب کو غصہ آ گیا اور انہوں نے شاہ صاحب سے کہا کہ آپ کے پاس کیا ثبوت ہے کہ ہمارے گھر میں جنات ہیں؟

شاہ صاحب نے کہا کہ پہلا ثبوت تو یہ ہے کہ تمہاری بیوی کو ساری رات خواب میں قبرستان اور مردے نظر آتے ہیں۔یہ بات اس سے پوچھ لینا اور دوسرا ثبوت تم خود جا کر اپنی آنکھوں سے دیکھ لینا کہ تمہاری بیوی کی کمر پر ایک جن کے ہاتھ کا نشان ابھی تک موجود ہے جو اس جن نے کئی سال پہلے تمہاری بیوی کی کمر پر مارا تھا۔تیسرا ثبوت یہ کہ تمہارے فلاں فلاں عزیز کو فلاں فلاں بیماری ہے اور یہ سب کیا دھرا جنات کا ہے۔یہ سب باتیں سن کر صوفی صاحب کے طوطے اڑ گئے اور انہوں نے شاہ صاحب سے درخواست کی کہ اس کا علاج کس طرح ممکن ہے تو شاہ صاحب نے کہا کہ میری صراحی سے پانی لے جاؤ سب کو پلانا، انشاء اللہ میرا پروردگار شفا دے گا اور کچھ پانی میں مزید پانی ملا کر غسل کر لینا، آئندہ کبھی شکایت نہیں ہوگی۔

صوفی صاحب وہاں سے واپس آ کر مجھے ملے اور تمام واقعات جو اوپر بیان ہوئے ہیں، مجھے ان سے آگاہ کیا۔صوفی صاحب کہنے لگے کہ جب شاہ صاحب نے مجھے میرے گھر کے حالات کے بارے

میں آگاہ کیا تو مجھے بہت غصہ آیا کہ شاہ صاحب یہ دعویٰ بھی کرتے ہیں کہ میرے پاس جنات نہیں، پھر انہیں ان باتوں کا علم کس طرح ہو گیا۔اس لیے میں جلد از جلد چیچہ وطنی سے واپسی کے لیے روانہ ہوا حالانکہ شاہ صاحب نے بہت کہا کہ رات آرام کر لو، صبح ہو گی تو واپس چلے جانا۔لیکن مجھے کسی طرح سکون نہیں تھا اور میری خواہش تھی کہ کسی طرح اڑ کر گھر پہنچ جاؤں اور اپنی بیوی کی کمر پر جن کے تھپڑ کا نشان دیکھ کر تصدیق کروں کہ واقعی کوئی ایسا نشان موجود ہے یا شاہ صاحب نے ایسے ہی کہہ دیا ہے۔میں رات دو بجے اپنے گھر پہنچ گیا۔سب سے پہلا کام میں نے یہ کیا کہ اس نشان کی تصدیق کی۔میری بیوی کی کمر پر انسانی ہاتھ سے ملتا جلتا پورا پنجے کا نشان موجود تھا۔میں نے دل میں کہا کہ یہ بات تو سچی ہو گئی، جب میں نے اپنی بیوی سے پوچھا کہ رات کو خواب میں تمہیں کیا نظر آتا ہے؟ تو وہ کہنے لگی کہ قبرستان کے سارے مردے ہمارے گھر میں آ جاتے ہیں۔باقی بیماریوں کے بارے میں خاندان کے باقی افراد سے دریافت کیا تو ان کی بتائی ہوئی باتیں حرف بہ حرف سچ نکلیں۔جب سب باتوں کی تصدیق ہو گئی تو میرا یقین اور پختہ ہو گیا کہ شاہ صاحب کے پاس جنات ہیں۔ان کے بغیر یہ باتیں بتانی ممکن نہیں۔صوفی صاحب نے مجھ سے گلہ کیا کہ استاد جی! آپ نے تو کہا تھا سعید صاحب بہت نیک آدمی ہیں اور ان کے پاس جنات نہیں، لیکن انہوں نے یہ تمام باتیں موکلات کے بغیر کیسے بتا دیں؟ میں نے کہا کہ صوفی صاحب! ایسے اللہ کے بندے کو سمجھنا آپ کے بس کا روگ نہیں۔تو صوفی صاحب کہنے لگے کہ اگر میرے بس کا روگ نہیں تو پھر آپ سمجھا دیں۔اگر ان کے پاس جنات نہیں تو پھر انہیں یہ غیب کا علم کس طرح ہو جاتا ہے؟ میں نے صوفی صاحب سے کہا کہ جناب آپ اتنے جذباتی نہ ہوں، میں آپ کو سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں۔میں نے اپنے طور پر انہیں کافی سمجھانے کی کوشش کی لیکن صوفی صاحب کا خیال تھا کہ چونکہ شاہ صاحب نے انہیں موکلات عطا نہیں کیے یا کوئی وظیفہ نہیں بتایا، اس لیے وہ معقول آدمی نہیں ہیں۔اس کے برعکس جب میں کچھ عرصہ بعد شاہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے مجھے کہا کہ جو صوفی تمہاری معرفت مجھے ملنے آیا تھا، اس نے کوئی عمل نہیں کرنا تھا، صرف اسے عمل پوچھنے کا شوق تھا۔شاہ صاحب نے مجھے سختی سے تاکید کی کہ آئندہ اس مقصد کے لیے کسی آدمی کو ان کے ہاں نہ بھیجوں۔شاہ صاحب نے کہا کہ صرف اس شخص کو میرے پاس بھیجو جو اپنے رب کے ساتھ تعلق قائم کرنا چا[illegible]ات حاصل کرنے کے لیے وقت برباد کرنے کا متمنی ہو۔جب تک

شاہ صاحب زندہ رہے، میرا ان کے ساتھ مسلسل رابطہ رہا۔ میں یہ بات یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ میں نے آج تک ان جیسا پرہیزگار پیر نہیں دیکھا۔ مجھے ان کو بہت قریب سے دیکھنے کا موقع ملا لیکن میں ان کے جتنا قریب ہوا، ان کی ہزار ہا خوبیاں مجھ پر عیاں ہوتی گئیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے۔ آمین

سیّد سعید احمد صاحب کا طریقہ علاج:

یہاں میں چند ایک واقعات بیان کرنا چاہتا ہوں، جن کا میں عینی شاہد ہوں یا جن واقعات کا شاہ صاحب کی زبانی مجھے سننے کا موقع ملا۔ ہر عامل کا عملیات کے توڑ کے لیے مخصوص طریقہ کار ہوتا ہے۔ اکثر عامل جنات اور جادوٹونے کا علاج تعویذ کے ساتھ یا پانی وغیرہ دم کر کے یا دھاگوں پر گانٹھیں لگا کر کرتے ہیں۔ مگر شاہ صاحب کا طریقہ علاج سب سے مختلف اور انوکھا تھا۔ جب کوئی ایسا شخص ان کی خدمت میں حاضر ہوتا جس کے گھر پر جنات نے قبضہ کر رکھا ہوتا تو شاہ صاحب بغیر کسی معاوضے کے اپنے ہاتھ سے اس شخص کو ایک رقعہ لکھ کر دیتے۔ جس پر یہ تحریر ہوتا کہ سیّد سعید احمد شاہ 15 چک والے یہ بات کہتے ہیں کہ یہاں سے چلے جاؤ۔ یہ رقعہ دے کر شاہ صاحب سائل کو ہدایت کرتے کہ وہ اسے اپنے صحن میں کھڑے ہو کر تین مرتبہ بلند آواز میں پڑھے۔ اس کے بعد اللہ کے فضل سے اس گھر سے آسیب کا اثر ختم ہو جاتا۔ اگر کوئی ڈھیٹ قسم کے جنات ہوتے تو شاہ صاحب ان کے علاج کا معقول انتظام کرتے، تاکہ وہ جن آئندہ کسی کو تنگ نہ کر سکیں۔ اسی طرح اگر کسی عورت یا مرد پر جنات کا سایہ ہوتا اور وہ خود شاہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہو جاتا تو شاہ صاحب جنات کو حاضر کیے بغیر صرف اتنا کہتے کہ بھئی یہاں سے چلے جاؤ اور اس کے بعد کبھی اس مریض کو جنات کے سایہ کی شکایت نہ ہوتی۔ میں بہت سے واقعات کا عینی شاہد ہوں جو میرے سامنے پیش آئے۔

شاہ صاحب کے قریبی ایک گاؤں میں کالے علم کا ایک بہت ماہر ملنگ رہتا تھا۔ اس کے ہاتھوں ستائے ہوئے بہت سے لوگ علاج کی غرض سے شاہ صاحب کی خدمت میں آتے رہتے تھے۔ کالے علم کا ماہر وہ ملنگ اکثر و بیشتر بھاری رقوم کے عوض لوگوں کی خواہشات پر دوسروں کو تعویذات کے ذریعے نقصان پہنچانے کا دھندہ کرتا تھا۔ شاہ صاحب نے اسے کئی بار سمجھایا لیکن وہ اپنی حرکتوں سے باز نہ آیا۔ ایک مرتبہ چند لوگ ایک مریض کو شاہ صاحب کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے۔ اس مریض پر جادو کا

بہت بھاری اثر تھا۔ مریض کے ساتھ آئے ہوئے اہل خانہ نے آہ وزاری کرتے ہوئے تمام حالات اور علامات سے آگاہ کیا تو شاہ صاحب کہنے لگے کہ آپ مت گھبرائیں، اللہ کرم کر دے گا اور آپ کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔ شاہ صاحب اندر بیٹھک میں بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر باہر صحن میں آ گئے۔ مریض کے اہل خانہ کہنے لگے کہ شاہ صاحب! پہلے ہمارا مسئلہ حل کر دیں، پھر کہیں جائیں تو شاہ صاحب کہنے لگے! آپ چند منٹ انتظار کریں، میں آج اس کا مستقل حل کر دوں گا۔ شاہ صاحب نے آسمان کی طرف نظریں اٹھائیں اور ادھر اچانک وہی کالے علم کا ماہر ملنگ دروازے سے نمودار ہو گیا۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وہ کس طرح آ گیا لیکن وہ سب کے سامنے موجود تھا۔ شاہ صاحب اسے ڈانٹتے ہوئے کہنے لگے کہ میں نے تمہیں پہلے بھی کئی بار سمجھایا ہے کہ دولت کی ہوس میں لوگوں کے گھر برباد نہ کرو اور اپنی حرکتوں سے باز آ جاؤ اور مریض کی طرف اشارہ کر کے کہنے لگے کہ دیکھو اس بے چارے کو تمہاری وجہ سے کتنی پریشانی لاحق ہے۔ وہ ملنگ منت سماجت پر اتر آیا تو شاہ صاحب نے اسے سختی سے کہا کہ تم نے اس پر جادو کیا ہے۔ اب تم ہی اس کا توڑ کر کے اس مریض کو ٹھیک کرو۔

وہ ملنگ ہاتھ جوڑ کر کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا کہ شاہ صاحب میں نے بھاری رقم کے عوض اس شخص پر جادو ضرور کیا ہے لیکن اب اس عمل کو ختم کرنا میرے بس کا روگ نہیں۔ اب اس عمل کو صرف وہی ختم کرے گا جس کو اللہ نے بہت زیادہ طاقت عطا کی ہو گی۔ مجھے اس بار معاف کر دیں، آئندہ آپ کو کبھی میری شکایت نہیں ملے گی۔ شاہ صاحب بہت نرم دل تھے۔ انہوں نے اسے کہا کہ دفع ہو جاؤ اور اپنی ان حرکتوں سے توبہ کر لو۔ اگر کبھی مجھے تمہاری کوئی شکایت ملی تو تمہارا بہت برا حشر کروں گا۔ اس کے بعد شاہ صاحب نے اس مریض کے والد سے کہا میری صراحی سے پیالے میں کچھ پانی ڈال کر اس مریض کو ٹھیک کرو۔

جنات پر شاہ صاحب کی دہشت اور رعب کا اثر:

شاہ صاحب کے حیرت انگیز واقعات میں سے ایک دلچسپ واقعہ یہ ہے کہ ضلع ساہیوال میں بچوں کا ایک مڈل سکول تھا۔ اس سکول میں جنات کا بہت بڑا ڈیرہ تھا۔ جو بچہ اس سکول میں غلطی سے پیشاب کر دیتا، جنات اس کا جینا محال کر دیتے۔ اکثر بچے رات کو اٹھ کر روتے، تمام بچے اور استاد سکول میں سارا دن سہمے رہتے۔ ان سب حالات کا علم شاہ صاحب کو اپنے ایک مرید کے ذریعے ہوا۔ اس نے شاہ صاحب سے درخواست کی کہ اگر اس مسئلے کا کوئی حل نکل آئے تو بہت سے بچے بلاوجہ پہنچنے والی تکلیف

سے بچ جائیں۔ اس لیے آپ کسی دن وقت نکال کر اس سکول میں تشریف لائیں اور جنات کو وہاں سے نکالیں۔ شاہ صاحب نے اسے تسلی دی اور کہا کہ انشاء اللہ میں وہاں خود جاؤں گا اور مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ بہتری کی کوئی سبیل پیدا کر دیں گے۔

ایک دن شاہ صاحب نے اچانک پروگرام بنایا اور ساہیوال کے قریب اس سکول میں پہنچ گئے۔ تمام بچے پڑھائی میں مشغول تھے۔ شاہ صاحب نے اپنے مقامی مرید سے کہا کہ ہیڈ ماسٹر کو بتائیں کہ ہم کس مقصد کے لیے آئے ہیں۔ جب ہیڈ ماسٹر کو شاہ صاحب کی آمد کا مقصد معلوم ہوا تو وہ پریشان ہو کر کہنے لگا کہ ہم نے جنات سے نجات حاصل کرنے کے لیے بہت بڑے بڑے عامل بلائے لیکن مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔ لہٰذا آپ کوئی ایسا تجربہ نہ کریں جس سے ہمیں بعد میں پریشانی اٹھانی پڑے۔ شاہ صاحب نے ہیڈ ماسٹر کو تسلی دی اور کہا میرے ہاتھ کی انگلیوں کی طرف دھیان کریں جس طرح یہ سب ایک جیسی نہیں۔ اسی طرح اللہ نے اپنے تمام بندوں کو ایک جیسی خصوصیات سے نہیں نوازا۔ آپ نے ہمیں یہاں آنے کا پیغام نہیں بھیجا، اس لیے جنات آپ کو کچھ نہیں کہیں گے۔ میں اپنی مرضی سے صرف ان بچوں پر خدا ترسی کی وجہ سے خود یہاں آیا ہوں۔ اور انشاء اللہ آج تمام جنات یہاں سے نکال کر جاؤں گا۔ ہیڈ ماسٹر نے بمشکل رضامندی کا اظہار کیا اور شاہ صاحب سے کہا کہ ٹھیک ہے، آپ اپنے عمل کا آغاز کریں۔

شاہ صاحب نے تمام بچوں کو ایک جگہ اکٹھا کیا اور ان سے کہا! آج آپ نے سکول میں تمام جگہوں پر پیشاب کرنا ہے، کوئی جگہ اس سے محفوظ نہ رہے۔ بچے پہلے ہی بڑے ڈرے ہوئے تھے، کہنے لگے کہ بابا جی! ہم نے یہ کام ہرگز نہیں کرنا۔ جنات نے تو ہمیں رات کو سونے نہیں دینا۔ شاہ صاحب نے بچوں کو تسلی دی اور سمجھایا کہ میں یہاں موجود ہوں اور جنات کو بھی علم ہے کہ تم یہ کام کس کے حکم پر کر رہے ہو۔ اس لیے اگر کچھ نقصان ہوگا تو اس کا سب سے پہلا شکار میں ہوں گا۔ شاہ صاحب کے سمجھانے پر چند بچے آمادہ ہو گئے اور انہوں نے شاہ صاحب کی ہدایت پر عمل کرنا شروع کر دیا۔ ابھی صرف پانچ بچوں نے ہی پیشاب کیا تھا کہ شاہ صاحب نے باقی بچوں کو اشارے سے منع کر دیا کہ ذرا ٹھہر جائیں، بات بن گئی ہے۔ اس عمل کا یہ فائدہ ہوا کہ اس سکول کے جنات کا سب سے بڑا سردار فوراً شاہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا اور منتیں شروع کر دیں کہ شاہ صاحب ہمیں ان بچوں کے ہاتھوں کیوں ذلیل کروا

رہے ہیں۔ شاہ صاحب نے اسے مخاطب کر کے کہا کہ اگر تمہیں اپنی بے عزتی کا اتنا ہی احساس ہے تو تم یہاں سے چلے جاؤ۔ تمہاری وجہ سے یہ معصوم بچے خوف و ہراس میں مبتلا رہتے ہیں۔ ان کو کس جرم کی سزا مل رہی ہے۔ جنات نے شاہ صاحب سے درخواست کی کہ ہمیں کچھ دنوں کی مہلت دی جائے، تاکہ ہم کوئی نیا ٹھکانہ تلاش کر سکیں۔ سب سے پہلے انہوں نے سات دن کی مہلت طلب کی اور کہا کہ اس کے بعد ہمارا کوئی ساتھی کبھی اس سکول میں نہیں آئے گا اور ہم یہاں سے کوچ کر جائیں گے۔ شاہ صاحب نے اتنی زیادہ مہلت دینے سے انکار کر دیا۔ جنات اور شاہ صاحب کے درمیان مذاکرات جاری رہے اور بالآخر ایک گھنٹے کی مہلت پر دونوں فریق رضامند ہو گئے۔ شاہ صاحب نے جنات سے کہا! اگر تمہارے کسی ساتھی نے کسی بچے کو راستے میں یا گھر جا کر تنگ کیا تو پھر اس کا کوئی لحاظ نہیں کیا جائے گا اور اسے سخت سزا دی جائے گی۔ جنات نے یہ شرط بھی تسلیم کر لی۔ اس کے بعد شاہ صاحب وہاں ایک گھنٹے تک موجود رہے۔ یہ تمام گفتگو جو جنات اور شاہ صاحب کے درمیان ہوئی، اسے کوئی دوسرا نہیں سن سکتا تھا۔ یہ تمام باتیں شاہ صاحب نے بعد میں بتائیں کہ جنات کے ساتھ کس طرح معاملہ طے ہوا۔ ایک گھنٹہ گزرنے کے بعد شاہ صاحب نے ہیڈ ماسٹر کو خوش خبری سنائی کہ جنات نے آپ کا سکول خالی کر دیا ہے۔ اس کے بعد بچوں سے کہا کہ جہاں دل چاہتا ہے، پیشاب کریں۔ میں یہاں موجود ہوں۔ اس کا مقصد بچوں کے دل سے خوف کو دور کرنا تھا۔ بعد میں ہیڈ ماسٹر نے شاہ صاحب کو بتایا کہ جنات ہمیں سکول میں لیٹرین نہیں بنانے دیتے تھے۔ ہم نے بہت مرتبہ بچوں کی سہولت کے لیے سکول میں لیٹرین بنانے کی کوشش کی لیکن ہمیں ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ جب مستری صبح لیٹرین بنا کر جاتے اور ہم اگلے دن صبح سکول آ کر دیکھتے تو حیران رہ جاتے کہ وہاں پر لیٹرین کی بجائے ملبہ پڑا ہوا ہے۔ سکول میں لیٹرین نہ ہونے کی وجہ سے تمام بچوں اور اساتذہ کو دور کھیتوں میں پیشاب کرنے کے لیے جانا پڑتا۔ شاہ صاحب نے انہیں یقین دلایا کہ اب انشاءاللہ ایسا کوئی مسئلہ درپیش نہیں آئے گا۔ آپ جو چاہے سو کریں، اگر کوئی جن کسی بچے یا استاد کو تنگ کرے تو صرف مجھے اطلاع کر دیں۔ مگر اللہ کے فضل سے اس کے بعد اس سکول میں امن و امان رہا۔ تمام بچے اور اساتذہ جنات کے شر سے محفوظ ہو گئے۔

کالا علم کیا ہے؟

جادو ایک علم ہے اور انسان اسے سیکھ سکتا ہے۔ کالے علم کا رنگ کالا نہیں ہوتا بلکہ کالا کہتے ہیں۔

ظلمت کو، گھپ اندھیرے کو، کفر کو، شرک کو اور اللہ کی ذات کو چھوڑ کر غیر اللہ کو مدد کے لیے پکارنا...... یہ ہے کالے علم کی مختصر تعریف۔ جادوئی عملیات کرنے والے عاملوں کے پاس اپنی حاجات لے کر جانے والے اور پھر ان کے بتائے ہوئے طریقوں پر عمل کرنے والے اپنے آپ کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھیں۔

روحانی وظائف کرنے سے پہلے ان شرائط پر عمل کرنا ضروری ہے!

اگر کسی پر کوئی مشکل بن جائے یا خدائے ذوالجلال کی طرف سے آزمائش میں مبتلا کر دیا جائے تو حواس باختہ یا مایوس ہونے کی بجائے فوراً توبہ استغفار کے ذریعے اللہ کی طرف رجوع کرنا چاہیے اور ذکر واذکار کا سہارا لینا چاہیے۔ جو اللہ کی رحمت سے مایوس ہو جاتے ہیں، دراصل وہ صحیح راہ سے بھٹک جاتے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے کو مایوس نہیں کرتے اور نہ ہی اس کی سرپرستی سے ہاتھ اٹھاتے ہیں، بلکہ اس سے خوش ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں آپ کو حکم دیا کہ اعلان فرما دیجیے:

ترجمہ: "(اے نبیؐ) کہہ دو کہ اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے، اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جاؤ، یقیناً اللہ سارے گناہ معاف کر دیتا ہے۔ وہ تو معاف کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔" (سورۃ الزمر: 53)

ایک دوسرے مقام پر فرمایا:

"(اے نبیؐ!) میرے بندے اگر تم سے میری متعلق پوچھیں تو انہیں بتا دو کہ میں ان سے قریب ہی ہوں۔ پکارنے والا جب مجھے پکارتا ہے، میں اس کی پکار سنتا اور جواب دیتا ہوں۔ لہٰذا انہیں چاہیے کہ میری دعوت پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں (یہ بات تم انہیں سنا دو) شاید کہ وہ راہ راست پا لیں۔"
(سورۃ البقرۃ: 85)

اس کے برعکس جو شخص رحمان کے ذکر سے غافل ہو کر زندگی گزارتا ہے اور اللہ کے غضب سے بچنے کی کوشش نہیں کرتا، اس کے متعلق قرآن مجید میں خدائے بزرگ و برتر نے کھلے الفاظ میں تنبیہ کی ہے:

"تمہارا رب کہتا ہے مجھے پکارو، میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا۔ جو لوگ گھمنڈ میں آ کر میری عبادت سے منہ موڑتے ہیں، وہ ضرور ذلیل و خوار ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔ (سورۃ مومن، آیت

نمبر 60)

ان آیات سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اگر کسی انسان پر کوئی مصیبت بن جائے تو وہ ادھر ادھر بھٹکنے کی بجائے فوراً اپنے رب کی طرف رجوع کرے۔ ہر شخص کی خواہش ہوتی ہے کہ اسے کوئی ایسا نسخہ یا تعویذ مل جائے، جس کے استعمال سے اسے تمام مشکلات و مصائب سے نجات مل جائے۔ لیکن خود محنت و کوشش کرنے کے لیے کوئی بھی تیار نہیں۔ اگر سنجیدگی کے ساتھ روحانی عملیات کی شرائط کو پورا کر کے وظائف مکمل کیے جائیں۔ تو اللہ تعالیٰ کسی کی محنت کو ضائع نہیں کرتے۔

وہ عملیات جو آئندہ صفحات میں درج کیے جا رہے ہیں، یہ مجھے سال ہا سال کی محنت اور تجربات کے نتیجے میں حاصل ہوئے ہیں۔ کوئی پیشہ ور عامل بھاری رقم کے عوض بھی ان وظائف کو بتانے پر تیار نہیں ہوتا۔ جبکہ آپ ان سے مفت فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ لہٰذا ان وظائف کی قدر کیجیے۔ اور ان سے بھرپور فائدہ اٹھانے کے لیے اس پیراگراف میں درج تحریر کا بغور مطالعہ کیجیے اور اس پر عمل کیجیے۔ ان روحانی عملیات کا وظیفہ کرنے والے کے لیے ضروری ہے کہ وہ پانچ وقت نماز باجماعت کا اہتمام کرتا ہو، جھوٹ نہ بولتا ہو، کسی کا حق نہ مارے اور نفع و نقصان کا مالک صرف خدا کی ذات کو سمجھے۔ بوقت ضرورت ہر چیز کے لیے وہ دینی ہو یا دنیاوی، صرف اللہ سے سوال کرے۔ اس کے علاوہ نہ کسی پر توکل کرے اور نہ کسی سے ڈرنا چاہیے۔ مدد کے لیے صرف اللہ کو پکارنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ سے اس کی مخلوق کا واسطہ دے کر سوال کرنا جائز نہیں، فوت شدہ انبیاء اور اولیاء اللہ کو پکارنا یا ان سے دعا و شفاعت کی التجا کرنا بھی درست نہیں۔ "آخر اس سے بہکا ہوا انسان اور کون ہوگا۔ جو اللہ کو چھوڑ کر ان کو پکارے جو قیامت تک اسے جواب نہیں دے سکتے۔ (سورۃ الاحقاف۔ آیت نمبر 5)

جہالت اور اسلامی تعلیمات سے لاعلمی کی وجہ سے صورتحال اتنی خراب ہو چکی ہے کہ لوگوں کی اکثریت اس مرض (شرک) کا شکار ہو چکی ہے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کو ایسی با اختیار ہستی تسلیم ہی نہیں کرتے جس کا انہیں کوئی ڈر خوف ہو۔ بعض لوگوں کا رویہ یہ ہے کہ زبان سے توبہ استغفار بھی کرتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ گناہ بھی کرتے رہتے ہیں۔ ہمیں اللہ کے غضب سے پناہ مانگنی چاہیے اور اپنے غلط اعتقادات کی اصلاح کے لیے پس و پیش سے کام نہیں لینا چاہیے۔ عملیات کے فوری اور دیرپا نتائج حاصل کرنے کے لیے [illegible] پر سختی سے عمل کیا جائے اور جن باتوں سے منع کیا جا رہا ہے، ان سے بچا

جائے۔اس کے علاوہ جولوگ وظائف شروع کرنا چاہتے ہیں مگر نماز نہیں پڑھتے ،انہیں چاہیے کہ عملیات شروع کرنے سے پہلے پانچ وقت نماز با جماعت کا اہتمام کریں۔ (عورتیں نماز گھر میں ہی پڑھیں۔)

''سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جو شخص کسی نجومی کے پاس آیا اور اس سے کسی چیز کے بارے میں دریافت کیا تو چالیس رات کی اس کی نماز قبول نہ ہوگی۔'' (مسلم)

ایک اور حدیث میں اس طرح ارشاد ہے کہ جو شخص کسی نجومی یا کاہن کے پاس آیا اور پھر اس کی بات کی تصدیق کی تو اس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اتاری گئی شریعت کا انکار کیا۔

ان واضح ارشادات کی موجودگی میں کسی مسلمان کو جادو میں دلچسپی لینے یا جادوگروں سے رجوع کرنے سے پرہیز کرنا چاہیے۔شہرت و ناموری کے شوق اور دولت کے حصول کی خاطر عملیات کے ماہرین نے گلی کوچوں میں انسانیت کی تذلیل کے لیے ظلم و ستم کی بھٹیاں گرم کر رکھی ہیں۔ جہاں ہمہ وقت اہل ایمان کے عقیدہ توحید کو خاکستر کیا جا رہا ہے اور ان کی زندگیوں کو شرک کے زہر سے آلودہ کیا جا رہا ہے۔

یہ پیشہ ور عامل جب ظلم پر اترتے ہیں تو یہ بھی نہیں سوچتے کہ کل روز قیامت اپنی حرکتوں کا اللہ کے حضور کیا جواز پیش کریں گے۔ان عاملوں کو ہر وقت دولت سمیٹنے اور اپنے پیٹ کے جہنم کو بھرنے کی فکر لاحق رہتی ہے۔اپنے انجام سے بے پروا اور اللہ کے خوف سے بے نیاز ان عاملوں نے قرآن مجید کے الفاظ کی ترتیب کو بگاڑ کر ایسے تعویذ تیار کیے ہوئے ہیں، جو خلق خدا کے لیے باعث زحمت بن گئے ہیں۔ جعلی روحانی عاملوں کی اکثریت اس گھناؤنے فعل کے ذریعے لوگوں کو کامیابی سے دھوکہ دیتی ہے کہ ہم تو قرآن کے ذریعے علاج کرتے ہیں جبکہ اس کے برعکس رب العالمین نے قرآن مجید کو انسانیت کے لیے باعث ہدایت بنا کر بھیجا تھا۔

میں جن حقائق سے پردہ اٹھانے کا جرم کر رہا ہوں، اس سے بہت سے لوگوں کو تکلیف تو ہوگی۔لیکن آخر کب تک ہم حقائق سے منہ چھپاتے رہیں گے۔میری اس تحریر کی بنیاد عملیات کے میدان میں ذاتی تجربے اور ان گنت عاملوں سے ملاقات کے نتیجے میں حاصل ہونے والی معلومات پر مبنی ہے۔ مجھے بہت سے عاملوں کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ایک بدنصیب عامل جو اب اس دنیائے فانی سے کوچ کر چکا ہے۔خدا جانے اس کا انجام کیا ہوگا۔ جب وہ کسی کا نقصان کرنے کے لیے تعویذ تیار کرتا تو سیاہی کی

دوات میں حقے کا پانی استعمال کرتا۔اس کا کہنا تھا: اس سے تعویذ کا اثر بہت جلد ہوتا ہے۔یہ تعویذ قرآنی آیات سے لکھا جاتا ہے۔قرآن مجید کی جتنی بے حرمتی پیشہ ور عامل کرتے ہیں' کوئی مسلمان اسکی جرأت نہیں کر سکتا۔ اسی طرح ایک روحانی عامل کا معمول تھا کہ وہ قرآنی آیات کے تعویذ حرام جانوروں بالخصوص الو کے خون سے لکھتا۔آپ خود غور کریں، قیامت کے دن اس کا کیا حشر ہوگا۔سورۃ فاتحہ جو ہر بیماری کے لیے شفا کا درجہ رکھتی ہے، میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ ایک عامل سورۃ فاتحہ کو ایک تعویذ پر الٹے حروف میں لکھ رہا تھا۔

ایک تعویذ جو کسی کی ہلاکت کے لیے کیا جاتا ہے، آپ حیران ہوں گے کہ پیشہ ور عامل اس کے لیے سورۃ اللھب کو استعمال کرتے ہیں۔اس تعویذ کو لکھنے سے پہلے قبرستان میں اس کا باقاعدہ عمل کیا جاتا ہے۔یہ تعویذ جس جگہ زمین میں دبا دیا جائے یا کسی شخص کو پلا دیا جائے تو اس کے بہت تباہ کن نتائج ظاہر ہوتے ہیں۔یہ تعویذ جس طریقے سے لکھا جاتا ہے، وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی کو کھلی دعوت دینے کے مترادف ہے۔قرآن مجید انسانیت کی فلاح کے لیے نازل ہوا ہے لیکن اس سے انسانوں کی ہلاکت کا کام لیا جا رہا ہے اور عمل کرنے والے لوگوں سے یہ کہتے ہیں کہ ہم نوری عمل کرتے ہیں اور اپنے آپ کو مسلمان بھی کہلواتے ہیں۔عامل حضرات ہلاکت کے لیے سورۃ کوثر کے تعویذ کو بھی استعمال کرتے ہیں، اس میں ایک لفظ ''ابتر'' آیا ہے۔اس لفظ کے حروف سے اعداد و شمار کے ذریعے انتہائی خطرناک تعویذ بنایا جاتا ہے۔یہ تعویذ اگر کسی کے مال، مویشی، گائے اور بھینسوں پر کیا جائے تو اس شخص کے جانور یکے بعد دیگرے مرنا شروع ہو جاتے ہیں۔ اس تعویذ کا طریقہ استعمال تبدیل کر کے عورتوں میں بچوں کی پیدائش روکنے کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔یہی تعویذ مختلف طریقوں سے کاروبار کی بندش اور کئی دوسرے کاموں کو بگاڑنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے اور یہ کالے علم کی وہ قسم ہے، جس میں قرآن پاک کے الفاظ کو غلط ترتیب دے کر عامل حضرات روحانی علمائے کرام ایک فقرے کا استعمال کرتے ہیں کہ جادو برحق ہے۔حقیقت یہ ہے کہ جادو برحق نہیں بلکہ با اثر ہے۔ برحق وہ چیز ہوتی ہے جو مبنی بر صداقت ہو۔جس طرح قرآن برحق ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان برحق ہے۔اس کو آپ اس مثال سے سمجھ سکتے ہیں کہ جادو برحق نہیں۔جب فرعون کے جادوگروں اور موسیٰ علیہ السلام کے درمیان مقابلہ ہوا تو فرعون کے ''جادوگر بولے'' موسیٰ علیہ السلام! پھینکتے ہو یا پہلے ہم پھینکیں؟''

موسیٰ علیہ السلام نے کہا: ”نہیں، تم ہی پھینکو!“ یکایک ان کی رسیاں اور لاٹھیاں ان کے جادو کے زور سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دوڑتی ہوئی محسوس ہونے لگیں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے دل میں ڈر گئے۔ ہم نے کہا: ”مت ڈر، تو ہی غالب رہے گا، پھینک جو کچھ تیرے ہاتھ میں ہے، ابھی ان کی ساری بناوٹی چیزوں کو نگل جاتا ہے۔ یہ جو کچھ بنا کر لائے ہیں، یہ تو جادو کا فریب ہے اور جادوگر کبھی کامیاب نہیں ہوسکتا، خواہ کسی شان سے وہ آئے“ آخر کو یہی ہوا کہ سارے جادوگر سجدے میں گر گئے اور بول اٹھے ”مان لیا ہم نے ہارون علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام کے رب کو۔ (آیت 65 تا 70، سورۃ طٰہٰ)

اس لیے جو چیز حق کے سامنے ختم ہوجانے والی ہے، وہ بااثر ہو تو سکتی ہے مگر برحق ہرگز نہیں ہوسکتی جس یہودی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہ جادو کیا تھا، وہ حق پر نہیں بلکہ باطل پر تھا۔ کیونکہ جب اس کے سامنے حق آیا اور قرآن مجید کی آخری دو سورتیں سورۃ الفلق اور الناس نازل ہوئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جادو کا اثر ختم ہوگیا۔ اس لیے جو لوگ عام طور پر یہ کہتے ہیں کہ جادو برحق ہے، وہ عقل اور فکر کے ساتھ غور کریں کہ برحق وہ چیز ہوتی ہے جو اللہ اور اس کے رسول کے احکامات کی نفی نہ کرے۔ اگر کوئی فعل شیطان کی طرف سے ہوتا ہے تو بااثر تو ہوسکتا ہے، برحق نہیں ہوسکتا۔

ہمارے ہاں عامل کس کس طریقے سے جادو کی وارداتیں کرتے ہیں اور ان سے کس طرح بچا جاسکتا ہے۔ یہاں اس کا تفصیلی ذکر آئے گا۔ یہی واردات تعویذوں کے ذریعے کی جاتی ہے۔ مختلف شیطانی وظائف کے ذریعے ایسے تعویذات بنائے جاتے ہیں، جن پر باقاعدہ موکلوں کے پہرے اور ذمہ داری لگائی جاتی ہے اور ان کا اثر ایک مقررہ مدت تک رہتا ہے کہ اس مدت سے فلاں وقت تک اثر انداز ہونا ہے۔ تعویذوں کی بے شمار اقسام ہیں۔ کھلانے والے، پلانے والے، زمین میں دبانے والے، جلانے والے، چرخیوں کے ساتھ باندھ کر گھمانے والے، درختوں کی ٹہنیوں کے ساتھ لٹکانے والے، دریا یا نہر میں بہانے والے، دو پتھروں کے درمیان دبانے والے اور کچھ اندھے کنوؤں میں گرانے والے۔ غرض کہ مقصد کی نوعیت کے مطابق تعویذ کا طریقہ استعمال تجویز کیا جاتا ہے۔

روحانی وظائف کے ذریعے تعویذات کے اثرات بد سے نجات:

یہاں آپ کو تعویذات کے اثرات سے نجات حاصل کرنے کے طریقے سے آگاہ کروں گا تاکہ میرے سال ہا سال کے تجربات سے عام لوگ گھر بیٹھے فائدہ حاصل کر [illegible]

کریں۔

اگر کسی کے گھر سے، دکان سے یا کسی ایسی جگہ سے تعویذ نکل آئیں جو اس کے زیر استعمال ہو، یہ تعویذ اوپر بیان کی گئی اقسام کے علاوہ بھی ہوسکتے ہیں۔ مثلاً کپڑے سے بنی ہوئی گڑیاں۔ گھروں میں عام طور پر بچیاں ان سے کھیلتی ہیں۔ اس پر تعویذ کرکے نقصان پہنچانے کی نیت سے کسی کے گھر میں زیر زمین دبا دیا جاتا ہے۔ کاغذ کے اوپر تعویذ لکھ کر دروازے کی دہلیز پر چھپا دیا جاتا ہے۔ تانبے کی پلیٹ پر، چمڑے کے ٹکڑے پر بھی تعویذ کیا جاتا ہے۔ تعویذ کی سب سے خطرناک قسم یہ ہے کہ کپڑے کی گڑیوں میں سوئیاں لگا دی جاتی ہیں۔ ایک قسم اس سے بھی خطرناک ہے، اس میں سوئیاں لگی گڑیا کے اردگرد قبرستان کی مٹی رکھ کر اوپر سے سیاہ رنگ کے کپڑے کے ساتھ مضبوطی سے باندھ دیا جاتا ہے۔ یہ سب تعویذ دوسروں کو نقصان پہنچانے کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔ ان کے شر سے نجات حاصل کرنے کے لیے میں کسی کی بات نہیں، اپنا تجربہ بیان کرتا ہوں۔ یہ طریقہ مجھے سید سعید احمد شاہ صاحب مرحوم مغفور نے بتایا تھا۔ یہ میرا آزمایا ہوا ہے اور اللہ کے فضل سے اس کے ذریعے کامیابی نصیب ہوئی۔

طریقہ یہ ہے کہ جب بھی کوئی تعویذ ملے اسے کسی عام آدمی کو نہیں دکھانا چاہیے۔ سوائے اس کے کہ جو اس علم میں کوئی مہارت رکھتا ہو۔ اگر آپ کی رسائی کسی ایسے نیک روحانی عامل تک ممکن نہیں تو بازار سے ایک مناسب سائز کا کدو خریدیں اس کو درمیان سے کاٹ کر تعویذ کو درمیان میں رکھ کر اوپر سے کسی کپڑے یا رسی کے ساتھ کدو کے دونوں ٹکڑوں کو مضبوطی کے ساتھ باندھ دیں۔ اس کے بعد اس کدو کو کسی نہر، دریا، یا بہتے ہوئے پانی میں پھینک دیں۔ اس تعویذ کے اثرات ختم ہوجائیں گے۔

ہر قسم کے جادو کے توڑ کے لیے: معوذتین کا عمل:

اگر آپ کے گھر سے تعویذ نہیں ملتے لیکن دل میں وہم ہے کہ شاید کسی نے تعویذ کیے ہوئے ہیں یا اگر کسی نے واقعی آپ کو نقصان پہنچانے کے لیے تعویذ کیے ہیں اور وہ تعویذ آپ تلاش نہیں کرسکتے تو اس کے لیے ایک آسان علاج تجویز کر رہا ہوں۔ یہ میرا آزمودہ ہے لیکن عامل حضرات اس لیے لوگوں کو نہیں بتاتے کہ اگر سب لوگ خود ہی عمل شروع کردیں تو ہمارا کاروبار بند ہوجائے گا۔

اس وظیفے کو کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک برتن میں 5 گلاس یا حسب ضرورت پانی ڈال کر اپنے پاس رکھ لیں [illegible] بھی علیحدہ علیحدہ برتنوں میں ڈال لیں۔

اس عمل کو شروع کرنے سے پہلے باوضو ہو کر 21 مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر اپنے جسم پر دم کرنا ہے طریقہ یہ ہے کہ 7 مرتبہ آیت الکرسی پڑھنے کے بعد اپنے جسم پر پھونک مارنی ہے۔ اس طرح کل تین پھونکیں بنتی ہیں۔ اس کے بعد گیارہ مرتبہ درود ابراہیمی جو نماز میں پڑھتے ہیں، پڑھ کر تینوں چیزوں پانی، چینی، سونف پر پھونکیں مارے۔ پھر 313 مرتبہ سورۃ الفلق پڑھ کر دم کرے اور آخر میں 313 مرتبہ سورۃ الناس پڑھ کر دم کرے۔

پہلے دن یہ عمل کرنے کے بعد خاندان کے تمام افراد کو دم کیا ہوا پانی پلایا جائے۔ باقی پانی سے گھر میں چھینٹے لگائے جائیں۔ اس کے بعد تھوڑی سونف اور چینی بھی تمام افراد کو کھلائی جائے۔ یہ عمل مسلسل 41 دن دہرانا ہے۔ سونف اور چینی وہی رہنے دیں۔ روزانہ دم کریں اور روزانہ تمام افراد کو کھلائیں۔ جبکہ پانی روزانہ نیا لے لیں، اہل خانہ کو دم کر کے روزانہ پلائیں لیکن گھر میں چھینٹے دس دن کے وقفہ سے لگائیں۔

انشاءاللہ بفضل خدا 41 دن کے بعد ہر قسم کے تعویذات کا اثر ختم ہو جائے گا، یہ عمل کرنے والے کے لیے ضروری ہے کہ وہ پانچ وقت کا نمازی اور پرہیز گار ہو اور اگر اس میں یہ خوبی نہیں پائی جاتی تو عمل شروع کرنے سے پہلے نماز باجماعت پڑھنے کا اہتمام کرے، تاکہ وظیفے کے اثرات زائل نہ ہوں۔ اگر اس عمل کے بعد بھی دل کی تسلی نہ ہو۔ یا مسئلہ جوں کا توں رہے تو دوسرا طریقہ بھی اختیار کیا جا سکتا ہے۔

ہر قسم کے جادو کے لیے سورۃ مزمل والا عمل:

یہ عمل شروع کرنے سے پہلے وضو کر کے پہلے وظیفے میں بتائے گئے طریقہ کے مطابق اپنے آپ کو دم کر لے۔ فجر کی نماز پڑھنے کے بعد اوپر بتائے گئے وظیفے میں درج مقدار کے مطابق پانی، سونف اور چینی اپنے پاس رکھ لے۔ 21 مرتبہ سورۃ مزمل پڑھنی ہے اور ان تینوں چیزوں پر پھونک مار کر دم کرنا ہے۔ طریقہ یہ ہے کہ جب سورۃ مزمل ایک بار پڑھنی شروع کرے اور ان الفاظ پر پہنچے۔

رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا.

تو اس کے بعد اس آیت کو 21 مرتبہ یہاں درمیان میں پڑھنے کے بعد دوبارہ سورۃ مزمل آخر تک پڑھے۔

رَبِّ اَعُوْذُبِکَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيٰطِيْنِ وَاَعُوْذُبِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنَ

(سورۃ المؤمنون آیت 98,97)

یہ عمل 41 روز تک جاری رکھنا ہے۔ روزانہ تینوں چیزیں تمام اہل خانہ کو ساتھ ساتھ تھوڑی مقدار میں کھلایا اور پلایا بھی جائے اور عمل بھی جاری رکھے۔ انشاءاللہ ہر قسم کے جادو اور تعویذات کا اثر ختم ہو جائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کرے گا۔

خون کے چھینٹوں سے نجات کے لیے وظیفہ:

جب میں خود عملیات کیا کرتا تھا۔ تو کچھ ایسے لوگ بھی میرے پاس آتے تھے جن کے گھروں میں، کپڑوں پر، بستروں پر یا کمروں میں خون کے چھینٹے پڑتے تھے، جس سے وہ تمام اہل خانہ خوف و ہراس میں مبتلا رہتے۔

ان خون کے چھینٹوں کو مارنے کے لیے کوئی شخص چھپ کر یہ کارروائی نہیں کرتا۔ بلکہ یہ خون کے چھینٹے موکلات کے ذریعے لگائے جاتے ہیں۔ ان خون کے چھینٹوں کو دیکھ کر گھبرانا نہیں چاہیے۔ بلکہ ان سے نجات حاصل کرنے کے لیے اللہ کے ذکر کا سہارا لینا چاہیے۔ اگر کسی شخص کے ذہن میں یہ بات ہے کہ ہم نماز بھی ادا کرتے ہیں، اللہ کا ذکر بھی کرتے ہیں، پھر یہ تمام واقعات کیوں رونما ہوتے ہیں۔

لیکن اگر کسی خاص مقصد کو حاصل کرنے کی نیت سے مخصوص ذکر واذکار کیے جائیں تو اللہ تعالیٰ مصیبتوں سے جان چھڑا دیتے ہیں۔ اگر کسی گھر میں اس قسم کا معاملہ بن جائے تو انہیں اس طرح کرنا چاہیے کہ خدا کی ذات کو نفع ونقصان کا مالک سمجھتے ہوئے چار لوہے کے کیل لے۔ فجر کی نماز کے بعد گیارہ مرتبہ درود ابراہیمی پڑھ کر ان کیلوں پر دم کرے۔ 70 مرتبہ سورۃ الطارق کی یہ آیت پڑھ کر ان کیلوں پر دم کرے۔ یعنی پھونک مارے۔ ہر کیل پر علیحدہ علیحدہ پھونک مارنی ہے۔

اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا○ وَّاَكِيْدُ كَيْدًا○ فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا○

اپنا تحفظ بھی ضروری ہے۔ اس لیے ایک پھونک اپنے جسم پر بھی مارنا ہے۔ یہ ایک دن کا عمل ہے۔ جب وظیفہ مکمل ہو جائے تو دم کیے ہوئے لوہے کے یہ کیل اپنے گھر کے چاروں کونوں چھت پر یا زمین میں گاڑ دے۔ انشاءاللہ بفضل خدا خون کے چھینٹوں کا یہ سلسلہ ختم ہو جائے گا۔ میری طرف سے ان تمام عملیات کو کرنے کی اجازت ہے۔

عام لوگ جو کتابوں سے پڑھ کر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ تعویذ نقل کر کے وہ ان سے اپنا مقصد حاصل کر لیں گے ان کی مثال ان پڑھ ڈاکٹر یا نیم حکیم جیسی ہے۔ ان لوگوں کو اس سے کچھ

حاصل نہیں ہوتا اور خواہ مخواہ لوگوں کو بیوقوف بناتے ہیں، اس قسم کے لوگوں کو اس کی اجازت نہیں صرف خلق خدا کو نقصان سے بچانے کے لیے ان وظائف کو استعمال کرنا چاہیے، صرف اسے اجازت ہے، کاروباری نقطہ نگاہ سے وظائف کرنے والوں کو کچھ حاصل نہ ہوگا۔

جادو اور تعویذات کے اثرات کے توڑ کے لیے ایک مجرب وظیفہ:

تعویذات کے اثرات بد سے بچنے کے لیے جو وظائف بتائے گئے ہیں، اگر ان سے بھی اثرات ختم نہ ہوں تو پھر کیا کرے؟ جب کوئی تدبیر کامیاب نہ ہو تو اللہ پر بھروسہ کر کے عملیات شروع کرنے کی جو شرائط بتائی گئی ہیں، ان کی سختی سے پابندی کرتے ہوئے سورۃ یٰسین کا عمل شروع کردے۔

سورۃ یٰسین کا عمل شروع کرنے سے پہلے عمل کرنے والے کو اپنے اردگرد حصار کھینچنا بہت ضروری ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ آیت الکرسی اور چاروں قل پڑھ کر کسی چاقو یا چھری کی نوک پر پھونک مار کر اس سے اپنے اردگرد گول دائرے کی شکل میں حصار کھینچ لے، عمل شروع کرنے سے پہلے تین برتنوں میں پانی، چینی اور سونف حسب مقدار ساتھ رکھ لے۔ سورۃ یٰسین کا وظیفہ بتائے گئے طریقے کو اچھی طرح سمجھ کر کرے۔ سورۃ یٰسین کی سات مبین ہیں۔ سورۃ یٰسین کو اس طریقے سے پڑھنا ہے کہ جب پہلی مبین پر پہنچے تو برتنوں میں رکھی ہوئی اشیاء پر پھونک مار کر دم کرے اور اس کے بعد سورۃ یٰسین کو دوبارہ ابتداء سے شروع کرے اور دوسری مبین پر پہنچ کر پھر دم کرے۔ اسی طریقے سے ساتوں مبین مکمل کرنی ہیں۔ یعنی ہر مبین پر پہنچ کر دم کرنا ہے اور واپس پلٹ کر شروع سے سورۃ یٰسین پڑھنی ہے۔ یہ عمل مسلسل 41 دن جاری رکھنا ہے۔ دم کی ہوئی اشیاء ساتھ ساتھ روزانہ تھوڑی مقدار میں مریض کو کھلاتے پلاتے جائیں انشاء اللہ وظیفہ مکمل ہونے تک اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جادو تعویذات کے تمام اثرات کو زائل کردیں گے۔

مرض کی تشخیص کرنے کا طریقہ:

بہت سے لوگ الجھن کا شکار ہیں کہ یہ تشخیص کس طرح کی جائے کہ مریض کے مرض کی نوعیت کس قسم کی ہے۔ مریض جسمانی بیماری میں مبتلا ہے، یا جنات کے سایہ کا اثر ہے یا جادو اور تعویذات کا اثر ہے۔ یہاں انشاء اللہ اس مسئلے کا حل کروں گا تاکہ ہر شخص گھر بیٹھے خود عمل کے ذریعے فوری طور پر مرض کی تشخیص کا معمہ حل کرلے۔ اگر کرنے والا شخص روحانی عملیات کرنے کی شرائط پر پورا اترتا ہو تو اللہ کا نام لے کر

تشخیص کا عمل شروع کردے۔ انشاء اللہ تشخیص کا نتیجہ ایک سو بیس فیصد درست نکلے گا۔

اگر کسی شخص کو دورہ پڑ جاتا ہے تو حکیم کہتے ہیں کہ وہ قولنج کا درد ہے (یہ انتہائی تکلیف دہ درد ہے جو پیٹ میں ہوتا ہے۔ اس درد کے باعث مریض کے ہاتھ پاؤں الٹے ہوجاتے ہیں) ڈاکٹر اسے مرگی کہتے ہیں اور عامل حضرات اس مریض کو جنات، جادو یا تعویذات کا شکار بتاتے ہیں۔ اس موقع پر عام آدمی سخت پریشانی میں مبتلا ہوجاتا ہے اور اس کے لیے یہ فیصلہ کرنا مشکل ہوجاتا ہے کہ مریض کو کون سی بیماری لاحق ہے اور اس کا علاج کہاں سے کرایا جائے۔ تشخیص کا طریقہ میں بتاتا ہوں انشاء اللہ آپ اس سے معلوم کرلیں گے کہ مریض کون سی بیماری میں مبتلا ہے۔

اپنے دل میں مقصد کے حصول کی نیت کر کے اللہ کے حضور کھڑے ہوکر دو نفل برائے حاجت ادا کریں۔ نیت کا تعلق دل سے ہوتا ہے، اس لیے زبان سے نیت کے الفاظ ادا کرنے کا طریقہ درست نہیں۔ نفل ان اوقات میں ادا کریں جن اوقات میں نفل ادا کرنے کی اجازت ہے۔ نفل ادا کرنے کے بعد مریض کے پاس بیٹھ جائیں، اپنے پاس کسی برتن میں دم کرنے کے لیے پانی رکھ لیں۔ سب سے پہلے درود ابراہیمی نماز والا گیارہ مرتبہ پڑھ کر پانی پر پھونک ماریں ایک پھونک مریض پر ماریں۔ اس کے بعد گیارہ مرتبہ سورۃ فاتحہ پڑھیں اور یہی عمل دہرائیں، گیارہ مرتبہ آیت الکرسی، گیارہ مرتبہ یہ آیت: وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ○ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ○ پڑھے۔ گیارہ مرتبہ سورۃ نون کی آخری آیات: وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ○ وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ○ تک پڑھے گیارہ مرتبہ سورۃ طارق کی آخری آیات اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا ○ وَّاَكِيْدُ كَيْدًا ○ فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ○ تک پڑھے۔ گیارہ گیارہ مرتبہ چاروں قل ہر عمل کو پڑھنے کے بعد پھونک مار کر پانی کو دم کرنا ہے اور ایک پھونک مریض کو مارنی ہے۔ اب جو پانی دم کیا ہے، وہ مریض کو پلا دیں اگر جنات کا سایہ ہوگا تو مریض کی تکلیف پہلے سے بڑھ جائے گی لیکن وظیفہ کرنے والے کو کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ اگر جادو یا تعویذات کا اثر ہوگا تو بیماری میں کمی ہوجائے گی۔ اس دم کا اثر مریض پر کم وبیش 24 گھنٹے رہے گا اور اگر ڈاکٹر سے متعلق جسمانی بیماری ہوگی تو مریض کی حالت جوں کی توں رہے گی۔ اس تشخیص کا ذکر شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ اور عبدالعزیز دہلویؒ نے اپنی کتابوں میں بھی کیا ہے۔ ہم نے بارہا اس طریقہ کو آزمایا ہے، جب

تشخیص ہو جائے تو جادو، تعویذات اور جنات سے نجات حاصل کرنے کے لیے جو وظائف تجویز کیے گئے ہیں، ان پر عمل کر کے مریض کا علاج بھی خود ہی کیا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ بھی بہت سے دوسرے طریقہ علاج موجود ہیں۔

سورۃ البقرۃ کی فضیلت:

آپؐ کے فرمان کا مفہوم ہے کہ جس گھر میں جنات یا جادو کی شکایت ہو، اس میں بلا ناغہ بلند آواز میں سورۃ البقرۃ پڑھی جائے۔ تمام اہل خانہ آپس میں حصے کر کے بھی پڑھ سکتے ہیں لیکن بآواز بلند پڑھنے کی شرط کا خیال رکھا جائے۔ عاملوں نے محنت سے بچنے کے لیے اس کو پڑھنے کی ایک نئی ترکیب ایجاد کر لی ہے۔ ان کے نزدیک اگر بامر مجبوری انسان خود سورۃ البقرۃ نہ پڑھ سکتا ہو تو ٹیپ ریکارڈ پر سورۃ البقرۃ کی کیسٹ لگا کر بھی گزارہ کیا جا سکتا ہے۔ یہ طریقہ بھی آزمایا ہوا ہے، اس سے بھی کام بن جاتا ہے لیکن بہتر طریقہ وہی ہے جس کا حکم اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا ہے۔ عاملوں کی رائے یہ ہے کہ سورۃ البقرۃ کم از کم 72 دن تک مسلسل پڑھنی چاہیے، وقت کی کوئی قید نہیں۔ جس گھر میں واقعی جنات کا سایہ یا جادو کا اثر ہو گا تو سورۃ البقرۃ کی تلاوت کے ابتدائی دنوں میں مریض کی تکلیف میں اضافہ ہو جائے گا یا اہل خانہ کی پریشانیوں میں سختی آ جائے گی۔ اس سے گھبرانا یا دل برداشتہ نہیں ہونا چاہیے بلکہ مضبوط قوت ارادی کے ساتھ اس عمل کو جاری رکھنا چاہیے۔ ریکارڈنگ کے تجربے میں ایک حیران کن چیز دیکھنے میں آئی کہ پہلے دو دن ٹیپ ریکارڈر صحیح چلتی رہی لیکن تیسرے دن ٹیپ چلنا خود بخود بند ہو گئی۔ جب ٹیپ ریکارڈ مکینک کو چیک کرائی گئی، اس نے اس میں گانوں کی کیسٹ لگائی تو وہ بالکل صحیح نکلی۔ شیاطین وموکلات کی اس شرارت سے بچنے کے لیے ٹیپ ریکارڈ کا علاج کیا گیا۔ اگر آپ کے ساتھ بھی اس طرح کا معاملہ پیش آ جائے تو گیارہ مرتبہ سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھ کر ٹیپ پر پھونک مار دیں، انشاء اللہ شیاطین کو دوبارہ اس قسم کی شرارت کی جرأت نہیں ہو گی۔ سورۃ البقرۃ کی تلاوت کے باوجود بھی اگر جنات پریشان کرتے ہیں تو پھر سورۃ جن کی ابتدائی 7 آیات ہر روز گیارہ مرتبہ پڑھنی ہیں۔ اول وآخر درود شریف پڑھنا ہے، سورۃ جن کی یہ سات آیات ہر 100 مرتبہ پڑھنے کے بعد کسی کھانے والی چیز اور پانی پر پھونک مار کر دم کرتا رہے، آسیب زدہ جگہ پر اس دم کیے ہوئے پانی کے چھینٹے لگائے جائیں اور کھانے والی چیز مثلاً چینی، سونف وغیرہ مریض کو کھلائی جائے۔ اس عمل کو 41 دن [illegible]

ہے۔ اس وظیفے کو پڑھنے کے دوران لباس صاف ستھرا اور پاک ہونا چاہیے، ایک وقت مقرر ہونا چاہیے وظیفہ مکمل ہونے تک انشاء اللہ بفضل خدا تمام پریشانیوں سے جان چھوٹ جائے گی۔

شادی میں رکاوٹ کے حل کے لیے وظائف:

ادارہ کی معرفت ہمیں ایک صاحب نے خط کے ذریعے اپنے مسائل سے آگاہ کیا ہے۔ موصوف ایک کمپنی میں گن مین ہیں، تمام وسائل ہونے کے باوجود ان کی شادی نہیں ہو رہی۔ انہوں نے کوئی ایسا وظیفہ پوچھا ہے جس سے ان کا مسئلہ حل ہو جائے۔ شادی کے لیے اسباب کا ہونا بہت ضروری ہے اگر کوئی شخص یہ سمجھتا ہے کہ کاروبار، رہائش اور تمام وسائل ہونے کے باوجود شادی میں کسی نہ کسی وجہ سے رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے اور اسے یہ بھی یقین ہے کہ کسی نے جادو وغیرہ نہیں کیا تو اس کا واحد علاج کثرت کے ساتھ ذکر الٰہی کا ورد ہے۔ قرآن کریم کی ان دو آیات کا ورد کیا جائے۔

﴿رَبِّ لَاتَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ﴾ (سورۃ الانبیاء آیت نمبر 89)

﴿رَبِّ هَبْ لِیْ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ﴾ (سورۃ الصفت، آیت نمبر 100)

پڑھنے کا طریقہ کار یہ ہے کہ عشاء کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد گیارہ مرتبہ اول وآخر درود شریف پڑھے۔ یہ آیات 333 بار قبلہ رخ منہ کر کے پڑھنی ہیں، یہ عمل اس وقت تک جاری رکھے جب تک مسئلہ حل نہیں ہو جاتا۔ ان آیات کے معنی پر شاید کچھ اہل علم کو اعتراض سوجھے کہ مسئلہ شادی کا ہے اور آیات کے ذکر میں اللہ سے اولاد کے بارے میں سوال کیا جا رہا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ جب تک بیوی نہ ہو گی اولاد کس طرح ملے گی، ہر چیز کے حصول کی خاطر اسباب کا ہونا بہت ضروری ہے، اس لیے جب کوئی شخص اللہ تعالیٰ سے اولاد کا سوال کرے گا اور جب اللہ رب العزت اس کی دعا قبولیت سے نوازیں گے تو پہلے بیوی کے اسباب پیدا کریں گے۔ اس طرح ایک دعا سے دو مسئلے حل ہو جائیں گے۔ اس وظیفے کو صرف جائز طور پر شادی کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے جو لوگ اس کو عشق وغیرہ کے چکر میں استعمال کریں گے، ان کو اس عمل سے کچھ حاصل نہ ہو گا۔ تو یہ تھا وسائل کی موجودگی کے باوجود شادی میں رکاوٹ کا حل۔

۲۔ اگر غربت یا وسائل نہ ہونے کی وجہ سے کوئی موزوں رشتہ نہیں ملتا اور انسان شادی کے قابل ہے تو وہ ان دو آیتوں کے وظیفے کے ساتھ اس دعا کا اضافہ کرے۔

یَامُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ سَبِّبْ لِیَ الْخَیْرَ۔

"اے سبب پیدا کرنے والے، میرے لیے بہتر سبب پیدا کر۔"

دعا کو پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ جب وظیفہ مکمل ہو جائے تو چھت پر چڑھ جائے۔ ننگا سر ہو، گیارہ مرتبہ درود شریف اول و آخر پڑھنا ہے اور یہ دعا 500 مرتبہ نہایت عاجزی کے ساتھ پڑھنی ہے جب تک مسئلہ حل نہ ہو جاری رکھے۔

انشاءاللہ جلد ہی مراد پوری ہو جائے گی۔ اگر کسی کو شک ہو کہ شادی میں رکاوٹ، جادو یا تعویذات کے ذریعے پیدا کی گئی ہے، اس کے لیے ان دو آیات کے عمل کے ساتھ سورۃ یٰسین کا عمل صرف 7 یوم تک کرے۔ 41 دن کرنے کی ضرورت نہیں، انشاءاللہ ہر قسم کی رکاوٹ ختم ہو جائے گی۔

بددعا سے بچنا کیوں ضروری ہے؟

بعض لوگ سوچتے ہیں کہ ہم نماز بھی پڑھتے ہیں، ذکر و اذکار بھی بہت کرتے ہیں، اس کے باوجود ہماری دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔ آخر اس کی کیا وجہ ہے؟

دنیا کے ہر مرض کا علاج ہے مگر بددعا کا کوئی علاج نہیں، سوائے اس کے کہ اس شخص سے معذرت کی جائے یا اس کے نقصان کی تلافی کر کے اس کا ازالہ کیا جائے۔ ایک حدیث کا مفہوم ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: معاذ! مظلوم کی آہ سے بچ کر رہنا، مظلوم کی آہ اور اللہ کے درمیان کوئی رکاوٹ نہیں۔ اب جو شخص دوسروں پر ہر قسم کا ظلم روا رکھتا ہے، اس کے عزیز رشتہ دار، ہمسایہ اور عام لوگ اس کے شر کی وجہ سے اسے بددعائیں دیتے ہیں تو اس کو اپنے رویے پر غور کرنا چاہیے کہ کہیں اس کے اپنے اعمال کی بدولت ہی تو اس کی دعائیں اللہ کے دربار میں قبولیت سے محرومی کا سبب تو نہیں بن رہی ہیں۔ یہاں میں سیّد سعید احمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا ایک واقعہ بیان کر کے اس مسئلہ کی وضاحت کر رہا ہوں۔

میرے سامنے سینکڑوں لوگ سیّد سعید احمد شاہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے لیکن میں نے آج تک اس شخص کے علاوہ کسی اور کے ساتھ شاہ صاحب کا اتنا تلخ رویہ نہیں دیکھا کہ جسے شاہ صاحب نے یہ کہا ہو کہ یہاں سے چلا جا۔ واقعہ یہ ہے کہ سیّد صاحب کی خدمت میں وہاں کا ایک چودھری حاضر ہوا۔ اس وقت میں بھی وہاں بیٹھا ہوا تھا۔ وہ چودھری صاحب کہنے لگے کہ شاہ صاحب! میں بہت جگہوں پر گیا ہوں، اب آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ پر خاص رحمت کی ہے، میں سخت مصائب میں گھرا ہوا ہوں، میرے لیے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ میری مشکلات آسان کرے۔ شاہ

صاحب نے آسمان کی طرف سے نگاہ اٹھائی، جن کو میں نے آج تک غصے کی حالت میں نہیں دیکھا تھا وہ سخت غصے میں آ گئے اور اس شخص سے کہنے لگے کہ اللہ کے بندے یہاں سے چلا جا جو چیز تمہارے پیچھے لگی ہوئی ہے، مجھے ڈر لگتا ہے کہ کہیں اس کا اثر مجھ پر بھی نہ ہو جائے، تمہاری مصیبتوں کا سبب وہ بددعائیں ہیں جو مظلوم لوگوں کو تنگ کرنے کی وجہ سے ان کے دل سے نکلیں اور اللہ نے انہیں قبول کر لیا ہے۔ اب وہ بددعائیں تمہارا پیچھا کر رہی ہیں، اس کا علاج میرے پاس نہیں۔ اب تم خود سوچو کہ کن کن لوگوں کے تم نے حق دبائے ہوئے ہیں اور کن پر بلاوجہ ظلم کیا ہے۔ چوہدری نے بہت منت سماجت کی تو شاہ صاحب نے کہا کہ یہ حقوق العباد کا مسئلہ ہے چودھری صاحب! پہلے ان کو راضی کریں جن کو آپ نے ستایا ہے، پھر اللہ تعالیٰ آپ کی دعائیں قبول فرمائے گا۔

روحانی وظائف کے ذریعے اپنی مشکلات کا حل تلاش کرنے والے اس واقعہ سے سبق سیکھیں۔ اگر کوئی شخص اس قسم کی بیماری میں مبتلا ہے جس کا اوپر ذکر آیا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ پہلے ان لوگوں سے معافی طلب کرے جن کو اس نے بلاوجہ تنگ کیا ہے۔ اگر لوگوں کے حقوق غصب کیے ہیں تو ان کے معذرت کے ساتھ واپس کرے۔ اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے، وہ بھی اسے معاف کر دے گا اور اس کی دعاؤں کو شرف قبولیت بخشے گا۔

کیا پیشہ ور عامل عورتوں کو آسانی کے ساتھ بیوقوف بنا لیتے ہیں؟

تمام والدین کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ ان کی اولاد دنیاوی تعلیم حاصل کر کے اپنا اور والدین کا نام روشن کرے اور انہیں معقول روزگار مل جائے۔ مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ تمام قسم کے دنیاوی علوم پر برسوں محنت کر کے دسترس حاصل کرنے والے ان ماہرین کی اکثریت قرآن و سنت کی بنیادی تعلیم سے بھی لاعلم ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے، جب کسی پر کوئی مصیبت نازل ہوتی ہے تو اسے یقین نہیں آتا کہ اللہ تعالیٰ سے خود رجوع کر کے ان پریشانیوں سے نجات حاصل کی جا سکتی ہے۔ اگر ہم اپنی مصروفیات سے معمولی سا وقت نکال کر اللہ کی خوشنودی کے حصول کی خاطر قرآن حکیم کو ترجمے کے ساتھ پڑھنا شروع کر دیں اور اس کے بتائے ہوئے اصولوں کے مطابق زندگی گزارنے کو اپنا معمول بنا لیں تو میں یقین کے ساتھ کہتا ہوں، نہ صرف ہماری دنیاوی زندگی امن و سکون اور خوشحالی کا گہوارہ بن جائے بلکہ ہماری آخرت بھی سنور جائے۔

آج قرآن سے دوری اور جہالت کی وجہ سے عورتوں کی کثیر تعداد نوسرباز قسم کے پیروں کی جعلی کرامات سے متاثر ہوکر جب اپنے مسائل کے حل کی خاطر ان سے رجوع کرتی ہے تو وہ آسانی کے ساتھ انہیں اپنے جال میں پھانس لیتے ہیں۔اس قسم کی خواتین کے دماغ میں اگر تھوڑی سی بھی عقل موجود ہوتو انہیں ضرور سوچنا چاہیے کہ جس پیر کا اپنا گھر ان کے دیئے ہوئے دس، بیس یا سو روپے کی فیس یا نذرانوں کے سہارے چل رہا ہے اور اسے اپنی ضروریات زندگی کو پورا کرنے کے لیے مجبور، پریشان اور مسائل میں گھرے ہوئے لوگوں کی جیبوں پر ڈاکہ ڈالنا پڑتا ہے، وہ اپنے لیے کیوں کوئی باعزت روزگار کا انتظام نہیں کرتا؟ اس کی وجہ میں بتاتا ہوں۔ پیروں اور عاملوں کی اکثریت کوئی کام کر ہی نہیں سکتی۔یہ بے چارے تو خود بے روزگاری کے ہاتھوں مجبور ہوکر اس مذموم دھندے کو اختیار کیے ہوئے ہیں۔ایک مقولہ بہت مشہور ہے کہ ''عورتوں کا پیر کبھی بھوکا نہیں مرتا'' اس میں کوئی شک نہیں کیونکہ عورتوں کو آسانی کے ساتھ بیوقوف بنایا جاسکتا ہے۔

اگر کسی عورت یا مرد کا خیال ہے کہ یہ عامل ہماری بگڑی بنا سکتے ہیں یا واقعی وہ کسی مصیبت میں پھنسے ہوئے ہیں تو ان پیشہ ور عاملوں یا پیروں کے پیچھے ذلیل وخوار ہونے اور اپنی محنت سے کمائی ہوئی حلال رقموں سے بھاری نذرانے اور کالے بکروں سے ان کی تواضع کرنے کی بجائے میرے بتائے ہوئے وظائف پر عمل کر کے اپنی مصیبتوں سے نجات حاصل کر سکتے ہیں اور اپنی دنیا اور آخرت بھی سنوار سکتے ہیں۔ہاں، اس میں صرف ایک مشکل ہے کہ تمام محنت آپ کو خود کرنا ہوگی اور خلوص دل کے ساتھ اللہ کی طرف رجوع کرنا ہوگا۔

گھریلو عداوتیں وظائف کے ذریعے ختم ہوسکتی ہیں:

ایک دوسرے کی خواہش کا احترام اور شخصی کمزوریوں کو نظرانداز کر کے مل جل کر رہنا اور خوشی وغمی کے موقع پر برابر کا شریک ہونا، اسلام کے مشترکہ خاندانی نظام کی بدولت مسلم معاشرے کا خاصہ تھا لیکن اب نفسا نفسی کا دور ہے۔جس کی وجہ سے مشترکہ خاندانی نظام ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو چکا ہے، اس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ ہمارے گھر امن وسکون اور حقیقی خوشیوں کی لذت سے محروم ہوتے جا رہے ہیں۔خودغرضی، حسد، کینہ، بغض اور شدت انتقام کے جذبات سے مسلح ہوکر ہم اپنے گھروں میں چھا بڑی والوں کی طرح لڑنے جھگڑنے میں مصروف ہیں اور ہمارے گھر مچھلی منڈی کا منظر پیش کرتے ہیں۔ایک ہی گھر میں رہنے والے خاندان کے مختلف افراد کے درمیان الفت ومحبت اور بھائی

اسلامی ماحول میں اولاد کی تربیت کے فوائد:

کیا قبل از وقت احتیاطی تدابیر سے جادو تعویذات کے اثر اور جنات کے سایہ سے بچاؤ ممکن ہے؟ یہ ایک بہت اہم سوال ہے۔جس کا جواب ابھی تک کسی مضمون میں وضاحت کے ساتھ شائع نہیں ہوا۔اس سے پہلے جو روحانی وظائف وعملیات بتائے گئے ہیں وہ صرف ان لوگوں سے متعلق تھے جو تعویذات، جادو اور جنات کے زیراثر آچکے ہیں اور سخت قسم کی آزمائش ومصائب میں مبتلا ہیں۔

جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے ان تکلیفوں سے محفوظ رکھا ہے، بجائے اس کے کہ وہ کسی پریشانی میں مبتلا ہونے کا انتظار کریں، ان کو چاہیے کہ وہ مصائب کا سیلاب آنے سے پہلے بند باندھ لیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی مسنون دعاؤں اور ذکر واذکار کے ذریعے قبل از وقت آنیوالے برے وقت سے دامن کو بچالیں۔احکام خداوندی کو مسلسل نظرانداز کرنے، اسلامی طرز زندگی سے بیزاری او آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقے سے روگردانی کی وجہ سے آج اشرف المخلوقات ان گنت مسائل میں مبتلا ہے۔اگر اب بھی کوئی شخص مضبوط ارادہ کرلے اور روزمرہ زندگی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے اصولوں کو ملحوظ خاطر رکھے تو جادو، تعویذات، نظر بد اور جنات کے اثرات سے قبل از وقت احتیاطی تدابیر کے ذریعے بچاؤ ممکن ہے۔جو والدین چاہتے ہیں کہ وہ اور ان کی اولاد حسد کرنے والوں اور شیطانی چالوں کے ذریعے پہنچنے والی پریشانیوں اور نقصانات سے محفوظ رہے، انہیں چاہیے کہ وہ خود اور اپنی اولاد کو تمام اسلامی احکامات کا پابند بنائیں۔جنات کا سایہ، نظر بد اور جادو کے اثرات سے بچنے کے لیے اسلامی ماحول میں کی گئی اولاد کی تربیت بہت اہم کردار ادا کرتی ہے۔

جہاں اولاد کے لیے والدین کی فرمانبرادی کا سختی کے ساتھ حکم ہے وہاں والدین کا بھی یہ فرض ہے کہ وہ اپنی اولاد کی تربیت اسلامی احکامات کے مطابق کریں۔جو والدین اس سلسلے میں خلوص نیت کیساتھ اپنا فرض ادا کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے ان کی اولاد کو شیطانی وسوسوں اور ان سے پہنچنے والے نقصانات سے محفوظ رکھتے ہیں۔والدین کا فرض ہے کہ جس وقت بچہ بولنا شروع کرے تو سب سے پہلے اسے کلمہ طیبہ سکھایا جائے اور ساتھ ساتھ اسے اسلامی آداب اور دینی تعلیم سے روشناس کرایا جائے۔جب بچہ سات سال کا ہو جائے تو پیغمبر آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی پیروی کرتے ہوئے اسے نماز کی ترغیب دی جائے۔جب دس سال کا ہو جائے تو نماز نہ پڑھنے اور غفلت برتنے پر اس سے سختی کے ساتھ

باز پرس کی جائے۔ اس کے علاوہ بچے کی تمام حرکات وسکنات پر نظر رکھنا ماں باپ کے فرائض میں شامل ہے۔ انہیں علم ہونا چاہیے کہ ان کی اولاد کا حلقہ احباب کیسا ہے؟ بچے کو کھلی آزادی اور دین سے دوری اس کے لیے تباہی کا سبب بنتی ہے۔ جب یہی بچے بڑے ہو جاتے ہیں تو جنات اور شیاطین کو انہیں قابو کرنے میں آسانی رہتی ہے۔ ماں باپ کی غفلت، لاپرواہی اور اسلامی اصولوں سے لاعلمی نہ صرف بچوں کو بے راہ روی کا راستہ اختیار کرنے میں مددگار ثابت ہوتی ہے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ جب انہیں زندگی کے کسی موڑ پر کسی حاسد سے پالا پڑتا ہے جو ان کو نقصان پہنچانے کے لیے شیطانی ہتھکنڈے استعمال کرتا ہے تو یہ اس کے توڑ کے لیے عاملوں اور پیروں فقیروں کے ہتھے چڑھ جاتے ہیں جو ان کو غیر شرعی اور شرکیہ کلمات کا راستہ بتاتے ہیں۔

عملیات کرنے کے عرصے کے دوران میرے علم میں یہ بات آئی کہ جو والدین اپنے بچوں کو طہارت اور پاکیزگی کا درس نہیں دیتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح وشام اور مختلف اوقات کے لیے جو دعائیں بتائی ہیں، بچوں کو وہ دعائیں یاد نہیں کراتے، ان بچوں میں خوداعتمادی کی بہت کمی ہوتی ہے۔ وہ بچے وہم کا بہت جلد شکار ہو جاتے ہیں اور ذرا ذرا سی بات پر ڈر جاتے ہیں۔

سونے سے پہلے یہ وظیفہ کریں:

سید سعید احمد شاہ صاحب نے مجھے خاص طور پر نصیحت کی تھی کہ جو بھی رات کو سونے سے پہلے یہ عمل کرے گا، وہ ہر قسم کے شیطانی وسوسوں اور جنات کے شر سے محفوظ رہے گا۔ وہ عمل یہ تھا کہ سونے سے پہلے سات مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر اپنے جسم پر پھونک ماریں، اس کے بعد یہ دعا اَللّٰھُمَّ بِاسْمِکَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰ پڑھ کر سو جائیں۔

بیدار ہونے کی دعا:

دوسری نصیحت ان کی یہ تھی کہ جس وقت سو کر اٹھے تو یہ دعا پڑھنی ہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرَ

بیت الخلاء میں جانے کی دعا:

جب بیت الخلاء میں جانے کی حاجت محسوس ہو تو بیت الخلاء میں جانے سے پہلے یہ دعا ضرور

پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ

یہ دعا پڑھنی اس لیے ضروری ہے کہ بیت الخلاء کے اردگرد شیاطین قسم کے جنات ہمہ وقت اپنے داؤ لگانے کے لیے موجود ہوتے ہیں۔ جب کوئی کوتاہی کرتا ہے تو انہیں شیطانی ہتھکنڈے استعمال کرنے کا موقع ملتا ہے۔ جب یہ باتیں شاہ صاحب مجھے بتا رہے تھے تو انہوں نے تاکید کی تھی کہ ان دعاؤں کو زندگی کا حصہ بنا لینا اور کبھی نہ بھولنا۔

بیت الخلاء سے باہر نکلنے کی دعا:

جب بیت الخلاء سے باہر نکلیں تو دعا یہ الفاظ ادا کریں۔

"غُفْرَانَکَ" اس کے بعد انہوں نے مزید تاکید کی کہ جس وقت گھر سے باہر نکلیں تو اس دعا کو ضرور پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْھَلَ اَوْ یُجْھَلَ عَلَیَّ. (مشکوٰۃ)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دعا کو پڑھنے کی بہت فضیلت بیان کی ہے۔ اس کو پڑھنے کے بعد آپ ہر قسم کی نقصان دینے والی چیز سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔

گھر میں داخل ہونے کی دعا:

جب گھر میں داخل ہوں تو یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ الْمَوْلِجِ وَ خَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَا وَ عَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا. (مشکوٰۃ)

دوران سفر کی دعا:

اگر آپ سفر کرنا چاہتے ہیں تو گاڑی پر سوار ہوتے وقت یہ دعا پڑھیں:

سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا ھٰذَا وَ مَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ ○ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ○

پھر تین بار الحمد للہ اور تین بار اللہ اکبر کہہ کر دعا پڑھیں:

سُبْحَانَکَ رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ

دوران سفر حادثات سے محفوظ رہنے کے لیے اس ورد کا سہارا بھی لیا جاسکتا ہے:

اَللّٰهُ حَافِظِي اَللّٰهُ نَاصِرِيْ اَللّٰهُ مَعِيَ

جو شخص ان مسنون دعاؤں کو اپنا معمول بنالیتا ہے، اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے اسے دوران سفر ہر قسم کے نقصانات سے محفوظ رکھتے ہیں۔

بازار میں داخل ہونے کی دعا:

ضروریات زندگی کو پورا کرنے کے لیے جب بازار میں داخل ہوں تو یہ دعا پڑھ لیں:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَ يُمِيْتُ وَ هُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى کُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

یہ دعا پڑھنے سے انسان کو اپنے برے جذبات کنٹرول کرنے میں مدد ملتی ہے اور وہ ان برائیوں سے بچ جاتا ہے جن کی شیطان بازار میں ترغیب دیتا ہے۔ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے لیے خیر خواہی کے جذبات رکھے تو اللہ تعالیٰ اسے ہر قسم کے نقصانات سے محفوظ رکھتا ہے۔

غصے کی حالت میں کیا کرنا چاہیے:

زندگی کے نشیب و فراز میں کبھی انسان کو کسی سے تکلیف بھی پہنچ جاتی ہے اور بہت غصہ آتا ہے یا کسی کے رویے سے بعض اوقات سخت ناگواری اور کوفت محسوس کرتا ہے۔ اگر کوئی اس قسم کی صورتحال سے دوچار ہوجائے تو اسے چاہیے کہ اگر وہ کھڑا ہے تو فوراً بیٹھ جائے۔ اور اگر بیٹھ کر بھی غصہ کم نہیں ہوتا تو لیٹ جائے یا پانی پیے۔ آپ ہمہ وقت ذکر واذکار اور روزمرہ زندگی میں کوئی بھی کام کرنے سے پہلے مسنون دعاؤں کے ذریعے اپنے آپ کو شیطانی چالوں سے بچا سکتے ہیں۔ خاص طور پر اپنے بچوں کو وہ تمام دعائیں یاد کرائیں جو مختلف کام کرنے سے پہلے آپ نے تجویز فرمائی ہیں۔ بچوں کو سورج غروب ہونے کے بعد گھر سے باہر نہ نکلنے دیں کیونکہ اس وقت گلیوں اور بازاروں میں شیاطین پھیل جاتے ہیں اور بچوں کو بھٹکانے میں بہت آسانی رہتی ہے۔ جب رات کو سونے لگیں تو بسم اللہ پڑھ کر دروازہ بند کرلیں۔ شیطان اس بند دروازے کو نہیں کھول سکتا۔ اسی طرح سونے سے پہلے کھانا پکانے والے برتنوں کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر ڈھانپ دیں تاکہ وہ ان کی دسترس سے محفوظ رہ سکیں۔

جو لوگ عارضی سکون اور فارغ اوقات گزارنے کے لیے صبح سے لے کر شام تک اپنے گھروں، دکانوں یا دفتروں میں موسیقی سے دل بہلاتے ہیں، طہارت و پاکیزگی کا خیال نہیں رکھتے اور دنیاوی نفع کی خاطر ہر قسم کے ناجائز ہتھکنڈے استعمال کرتے ہیں۔ جب ان پر کوئی مشکل بنتی ہے تو یہ پیروں، فقیروں، ملنگوں اور آستانوں کے گدی نشینوں کے پاس اپنی مشکلات کے حل کے لیے حاضر ہوتے ہیں تو کوئی بھی وظیفہ ان کے کسی کام نہیں آتا کیونکہ ان کے طور اطوار تمام تر شیطانوں کے پیروکاروں جیسے ہوتے ہیں۔ اس لیے ان کی مشکلات کم ہونے کی بجائے مزید بڑھ جاتی ہیں۔ جبکہ اس کے برعکس جو لوگ نماز کی پابندی کرتے ہیں، دوسروں کے حقوق کا خیال رکھتے ہیں، ہر وقت زبان سے ذکر واذکار کا ورد اور ہر قسم کے نفع ونقصان کا مالک اللہ کو سمجھتے ہیں اور شرک نہیں کرتے، ان لوگوں کو یہ شیطانی اشیاء بہت کم نقصان پہنچانے میں کامیاب ہوتی ہیں۔ ایک اہم مسئلہ یہاں بیان کرنا چاہتا ہوں کہ بعض نام نہاد مسلمان اور معترض حضرات جن کی آنکھوں پر تعصب اور ہٹ دھرمی کا پردہ پڑا ہوا ہے، شاید ان کی عقل میں یہ بات آجائے کہ قرآن وحدیث میں دی گئی دعاؤں کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرنا گناہ نہیں۔ میں نے روحانی علاج کے لیے جو مختلف وظائف بتائے ہیں، ان تمام کلمات کو بتانے کا مقصد صرف یہ ہے کہ برصغیر کے علاوہ دیگر اسلامی ممالک میں جادو ٹونے، کالے علم اور تعویذات کے ماہر نہ ہونے کے برابر ہیں۔ اگر کہیں یہ کام ہوتا بھی ہے تو چوری چھپے۔ جب کہ ہمارے ہاں معاملہ اس کے بالکل برعکس ہے۔ یہاں یہ کام تھوک سے ہو رہا ہے اور اس میں شک کی کوئی بات نہیں کہ جادو بااثر ہے۔ اس لیے جو لوگ جادو، تعویذات اور جنات کے سایہ کے زیر اثر آجاتے ہیں تو وہ اپنے مصائب سے نجات کی خاطر ادھر ادھر بھاگ دوڑ کرتے ہیں اور ایسے عاملوں، ملنگوں اور پیروں کے پاس پہنچ جاتے ہیں جو انہیں شرکیہ کلمات پر مبنی وظائف کرنے کی ترغیب دیتے ہیں۔ جب کہ میں وظائف وعملیات کے ذریعے روحانی علاج کا طریقہ تجویز کرتا ہوں۔ اس میں صرف اور صرف رب ذوالجلال سے مدد طلب کی جاتی ہے۔ اس طرح بہت سے لوگ شرکیہ کلمات کی بجائے اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجات اور مشکلات کے حل کی خاطر رجوع کرتے ہیں اور شرک جیسے عظیم گناہ سے بچ جاتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ کو کسی کی آزمائش مقصود ہے تو اس تکلیف کا وقت پورا ہو کر ہی رہتا ہے۔ لیکن اپنی مشکلات کے حل کے لیے تدبیر کرنا انسان کا فرض ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ جس کی چاہے مشکل حل کردے اور جسے

چاہے آزمائش میں مبتلا رکھے۔

جو لوگ قرآن سے شفا کا انکار کرتے ہیں، حقیقت میں وہ قرآن ہی کے انکاری ہیں اور جو لوگ جادو کے بااثر ہونے کو تسلیم نہیں کرتے، وہ بھی منکر قرآن ہیں۔

ہٹ دھرمی اور جادو سے انکار:

جو لوگ جادو کے علم کا انکار کرتے ہیں، ان کو شاید قرآن مجید میں موجود بے شمار واقعات کا علم نہیں جیسا کہ قصہ ہاروت و ماروت، حضرت موسیٰ علیہ السلام کا فرعون کے جادوگروں سے مقابلہ۔ اسی طرح جو لوگ جنات کے وجود سے انکار کرتے ہیں، قرآن مجید کو ترجمے کے ساتھ پڑھیں۔ اس میں حضرت سلیمان علیہ السلام کا جنوں پر حکومت کرنے کا ذکر تفصیل سے آیا ہے۔ اور قرآن مجید کی ایک سورۃ جن میں بھی جنات سے متعلق آپؐ کو وادی نصیبین کے جنات کی روداد سے آگاہ کیا گیا ہے۔ جیسا کہ آپؐ نے بیت الخلاء میں جانے سے پہلے جس دعا کو پڑھنے کی تاکید کی ہے، اس کے ترجمے پر غور فرمائیں:

ترجمہ: ''اے اللہ! میں پناہ میں آتا ہوں آپ کی ناپاک جنوں اور جنیوں سے'' اگر جنات سے نقصان پہنچنے کا خدشہ نہ ہوتا تو اس دعا کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی پناہ حاصل کرنے کی کیا ضرورت تھی۔

جو لوگ ان دلائل کے باوجود بھی ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کریں، ان کا علاج تو آپؐ کے پاس بھی نہیں تھا۔

اللہ تعالیٰ نے آپؐ سے کہہ دیا تھا کہ آپ کا کام صرف دعوت دینا اور حق کو پہنچا دینا ہے، ہدایت دینا صرف اللہ کے اختیار میں ہے۔

آیت الکرسی کی فضیلت اور یادگار واقعہ:

روزمرہ زندگی میں کثرت کے ساتھ ذکر و اذکار اور مسنون دعاؤں سے استفادہ کرنے کا ایک یادگار واقعہ یہاں بیان کر رہا ہوں۔ تاکہ جن دعاؤں کا ذکر اس مضمون میں موجود ہے اور اس کے علاوہ سینکڑوں بے شمار مسنون دعائیں جو جگہ کی قلت کے باعث درج نہیں کی جا رہی ہیں، ان کی اہمیت واضح ہو سکے۔

میرے دادا جان مستری اللہ بخش مرحوم لکڑی کاٹنے کا کام کرتے تھے۔ یعنی جنگلات سے درختوں کو کاٹ کر فروخت کرتے تھے۔ ان کا اکثر و بیشتر یہ معمول تھا کہ جب کسی دور دراز بیاباں مقام پر درخت کاٹنا ہوتا تو اوزار روزانہ گھر واپس لانے کی بجائے وہیں درخت کے پاس [illegible]

دن کام کرنے کے لیے گھر سے اوزار اٹھا کر لانے کی مشقت سے بچ جائیں۔

ایک مرتبہ انہوں نے ایک دور دراز علاقے میں درخت کاٹنے کا کام شروع کیا۔ انہوں نے کافی محنت سے کچھ درخت کاٹے اور ایک جگہ ڈھیر کی صورت میں رکھ کر خود واپس گھر آ گئے کہ بوقت ضرورت سہولت کے ساتھ اٹھا لائیں گے۔ جہاں درخت ڈھیر کیے تھے، اس کے قریب ہی ایک شخص رہتا تھا جو چمڑے کی خرید و فروخت کا کام کرتا تھا۔ اس کے دل میں خیال آیا کہ ان کٹے ہوئے درختوں میں سے ایک درخت اپنے استعمال کے لیے لے جاؤں، مجھے یہاں کون دیکھ رہا ہے؟ کسی کو پتا بھی نہیں چلے گا اور میری بدنامی بھی نہیں ہوگی۔ اس نے ایک دن موقع غنیمت جان کر اپنی ضرورت کے مطابق ایک کٹے ہوئے درخت کا تنا گھوڑے پر رکھا اور خود گھوڑے پر سوار ہو کر اسے چلانے لگا تو گھوڑے نے چلنے سے انکار کر دیا اور زمین پر بیٹھ گیا۔ اس شخص نے گھوڑے کو مارا پیٹا اور ہزار جتن کیے لیکن وہ کسی طرح اٹھنے پر آمادہ نہ ہوا۔ اس نے درخت کا تنا گھوڑے سے نیچے اتارا تو گھوڑا چلنے لگا۔ جب اس نے دوبارہ گھوڑے پر تنا لادا تو گھوڑا پھر زمین پر بیٹھ گیا۔ اپنی اس کوشش میں ناکامی پر وہ بہت پریشان ہوا اور لاچار ہو کر اس نے اپنا ارادہ ملتوی کر دیا۔ اس کے ذہن میں یہ بات آئی کہ ہو نہ ہو اس میں کوئی راز ضرور ہے۔ صبح سویرے اٹھ کر وہ گھوڑے پر سوار ہوتا ہے اور میرے دادا جی کے پاس پہنچ جاتا ہے اور تعجب کے ساتھ سوال کرتا ہے کہ چاچا جی! آپ ان لکڑیوں کی حفاظت کے لیے کیا کرتے ہیں؟ اگر کوئی ان کو اٹھا کر لے جائے تو آپ کی محنت بھی ضائع ہوگی اور نقصان بھی ہوگا۔

میرے دادا نے جواب دیا کہ بھئی! میں تو اللہ کے توکل پر انہیں چھوڑ آتا ہوں۔ مگر تمہیں یہ سوال کرنے کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی؟ اس نے شرمندگی کے ساتھ درخت چرانے کی کوشش والا اپنا واقعہ بیان کیا اور کہا کہ میں اس وقت سے پریشان ہوں اور آپ سے اصل راز معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ میں جب گھوڑے پر درخت رکھتا تھا تو گھوڑا زمین پر کیوں بیٹھ جاتا تھا۔ میرے دادا جان مسکرائے اور کہنے لگے کہ وہاں سے درخت چرانا آپ کے بس کی بات نہیں کیونکہ میں یقین محکم اور کامل ایمان کے ساتھ 21 مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر پھونک مار کر ان کٹے ہوئے درختوں پر دم کر دیتا ہوں۔ پھر جس کی حفاظت اللہ کرے وہاں کسی کی تدبیر کام نہیں آ سکتی۔ اسی طرح اگر کوئی شخص اپنے اوپر 21 مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر دم کر لے تو کوئی بھی شیطانی چال اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔

قارئین کرام! آیت الکرسی کے وظیفے کی برکت کا یہ ایک چھوٹا سا واقعہ ہے۔ آپ اندازہ لگائیں کہ اگر ہم اپنی زندگیوں میں آسانیاں پیدا کرنا چاہتے ہیں اور مصائب سے نجات حاصل کرنے کے خواہش مند ہیں تو اس کے لیے ہمیں لازمی آپؐ کے بتائے ہوئے اصولوں پر عمل کرنا ہوگا۔

سید الاستغفار:

ہماری تمام مشکلات کا حل قرآن مجید اور آپؐ کے فرمودات میں موجود ہے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ سے دن میں دس مرتبہ شیطان سے پناہ مانگتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو شیطان سے بچانے کے لیے ایک فرشتہ مقرر فرما دیتے ہیں۔ اس لیے آخر میں ایک دعا ترجمہ کے ساتھ تحریر کر رہا ہوں۔ احادیث میں اس کا ذکر موجود ہے۔ تمام مسلمان نماز فجر کے بعد 70 مرتبہ اس ذکر کو کیا کریں۔ یہ بہت نافع استغفار ہے۔ اسے سید الاستغفار کہتے ہیں:

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّمَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ۔

ترجمہ: ”اے اللہ! آپ میرے رب ہیں۔ آپ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ آپ نے مجھے بنایا اور میں آپ کا بندہ ہوں اور آپ سے کیے ہوئے وعدے اور عہد پر قائم ہوں۔ اپنی طاقت کے مطابق آپ کی پناہ چاہتا ہوں، برے کاموں کے وبال سے جو میں نے کیے ہیں۔ مجھے اقرار ہے اس احسان کا جو مجھ پر آپ کا ہے اور مجھے اعتراف ہے اپنے گناہوں کا۔ پس بخش دیجیے میرے گناہ! کیونکہ آپ کے سوا کوئی گناہ نہیں بخشتا۔“

آیت کریمہ کے وظیفہ کا صحیح طریقہ:

آیت کریمہ کے وظیفہ کی صورت میں قارئین کو وہ تحفہ پیش کر رہا ہوں جس کی سند خود خدا کی ذات نے دی ہے اور ہر ایک کو اس دعا کے ذریعے معافی طلب کرنے کی اجازت بھی مرحمت فرما دی ہے:

”لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ“ (سورۃ الانبیاء:87)

ترجمہ: ”نہیں کوئی معبود مگر سوائے اللہ کے۔ پاک ہے تیری ذات بے شک میں قصوروار ہوں۔“

کے خلاف دلوں میں ہر وقت نفرتوں کا ٹھاٹھیں مارتا طوفان اور بدگمانیوں کی چنگاریاں سلگتی رہتی ہیں۔ یہ حقائق کسی سے پوشیدہ نہیں، مجھے بہت سے خطوط ملے ہیں جن میں اس قسم کے مسائل کا حل دریافت کیا گیا ہے۔ حالات جس تیزی کے ساتھ خراب ہو رہے ہیں--- ہمیں بھی اپنی روش کو تبدیل کرنا ہوگا۔ یہ انا پرستی کا مہلک زہر ہی ہے جس نے ہماری زندگیوں میں تلخیاں گھول رکھی ہیں۔ ان تمام انسانی کمزوریوں پر آسانی کے ساتھ کنٹرول کیا جا سکتا ہے۔ یہاں جن وظائف کا انتخاب کیا گیا ہے، وہ اسی موضوع کی مناسبت سے بیان کیے جا رہے ہیں۔ ان وظائف پر عمل کر کے ہر شخص نفرتوں کو محبتوں میں تبدیل کر سکتا ہے۔

میاں بیوی کے درمیان محبت پیدا کرنے کا وظیفہ:

گھریلو اختلافات دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک قدرتی اور دوسرے عملیات کے ذریعے پیدا کیے جاتے ہیں۔ اگر کسی گھر میں میاں بیوی کے درمیان جھگڑے ختم ہونے کا نام نہیں لیتے، اس کی کئی وجوہات ہو سکتی ہیں۔ مثلاً خاوند کو اپنی بیوی کی سیرت یا صورت پسند نہیں، اسی طرح بیوی خاوند کو پسند نہیں کرتی۔ اس قسم کی ناچاقی کی صورت میں جس فریق کو تکلیف ہو، وہ وظیفہ شروع کرنے سے چند دن پہلے کثرت کے ساتھ درود ابراہیمی کا ذکر کر کے اس کے بعد یہ وظیفہ مکمل کرے۔ وظیفہ شروع کرنے سے پہلے باوضو ہو کر اپنے منہ میں کوئی میٹھی چیز ڈال لے جو آہستہ آہستہ حل ہو۔ مثلاً ٹافی وغیرہ۔ سب سے پہلے گیارہ مرتبہ درود ابراہیمی پڑھے، پھر اس کے بعد یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

333 بار روزانہ فجر کی نماز کے بعد پڑھے، آخر میں دوبارہ گیارہ مرتبہ درود ابراہیمی پڑھنا ہے۔ فرصت کے اوقات میں بھی اس دعا کا ذکر کرتے رہیں تو نتائج جلد سامنے آئیں گے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے تمام پریشانیوں سے نجات مل جائے گی۔ یہ عمل اس وقت تک جاری رکھیں جب تک مسئلہ حل نہیں ہو جاتا، اگر اسے زندگی کا معمول بنا لیں تو یہ سب سے بہتر ہے۔

دوسرا وظیفہ:

اول و آخر تین مرتبہ درود شریف ابراہیمی، اس کے بعد یہ دعا عشاء کی نماز کے بعد 101 مرتبہ پڑھنی

ہے۔

وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّيْ وَلِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِيْ○ یہ وظیفہ 41 یا 72 دن کرنا ہے۔ وظیفہ مکمل ہونے پر اپنے جسم پر چاروں طرف پھونکیں مار کر دم کریں۔ انشاء اللہ جلد معاملہ درست ہو جائے گا۔ اگر ان وظائف کو کرنے کے بعد حالات مکمل طور پر درست نہ ہوں تو پھر یہ آیت بھی طریقے کے مطابق پڑھے۔

يُحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ○ اپنے اوپر اور دوسرے فریق پر بھی دم کریں۔ گھر میں ختم نہ ہونے والی ناچاقی کو دور کرنے کے لیے یہ عملیات انتہائی کامیاب ہیں۔ انشاء اللہ اللہ تعالیٰ اپنا فضل و کرم کرے گا۔

جادو کے ذریعے میاں بیوی کے درمیان نفرت پیدا کرنے والے تعویذات کے اثرات سے نجات کا وظیفہ:

اگر کسی نے جادو تعویذات کے ذریعے میاں بیوی یا کسی بھی خونی رشتوں کے درمیان عداوت پیدا کی ہو تو اس کے لیے طریقہ علاج یہ ہے کہ حسب ضرورت اپنے پاس دم کرنے کے لیے پانی رکھ لیں اول و آخر درود شریف پڑھنا ہے۔ 41 بار سورۃ الفلق اور 41 مرتبہ ہی سورۃ الناس پڑھ کر پھونک مار کر دم کریں۔ اس کے بعد نیچے دیئے گئے سات سلام پڑھیں۔

#	سلام	حوالہ
1	سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ الرَّحِيْمِ.	سورۃ یٰسین آیت 58
2	سَلَامٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ.	سورۃ الصفت آیت 79
3	سَلَامٌ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ.	سورۃ الصفت آیت 109
4	سَلَامٌ عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ.	سورۃ الصفت آیت 120
5	سَلَامٌ عَلٰى اٰلِ يَاسِيْنَ.	سورۃ الصفت آیت 130
6	سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ.	سورۃ الزمر آیت 73
7	سَلَامٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ.	سورۃ القدر آیت 5

ہر سلام کو 21 مرتبہ پڑھنے کے بعد پانی پر پھونک مار کر دم کرنا ہے۔ یہ دم کیا ہوا پانی دونوں میاں

بیوی یا جن دو افراد کے درمیان عداوت کا شک ہو، انہیں پلا دیں اس عمل کو 41 دن مسلسل کرنا ہے۔ انشاء اللہ جادو، ٹونے اور تعویذات کے تمام اثرات زائل ہو جائیں گے۔ یہ وظیفہ کرنے والا شخص سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھ کر اپنے آپ کو دم کرتا رہے۔

گھر میں لڑائی جھگڑوں سے نجات کے لیے یہ وظیفہ کریں:

اگر گھر میں بغیر کسی وجہ یا غلط فہمی کی بنا پر جھگڑا طول پکڑ لے اور ختم ہونے کا نام نہ لے تو یہ دعا

اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ وَانْصُرْهُمْ عَلٰى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ○

روزانہ فجر کی نماز کے بعد 101 مرتبہ اول و آخر درود شریف کے ساتھ پڑھنی ہے۔ اگر دن کے باقی حصوں میں بھی فرصت کے لمحات میں اس کا ذکر جاری رکھے تو جلد ہی اللہ کے فضل سے حالات معمول پر آ جائیں گے۔ جس گھر میں لڑائی جھگڑا ختم ہونے کا نام نہیں لیتا، اس گھر کا سربراہ ثانی والا وظیفہ بتائے گئے طریقے کے مطابق فجر کے بعد پڑھے۔

عملیات شروع کرنے کے لیے جو شرائط بتائی گئی ہیں، ان پر سختی کے ساتھ عمل کریں۔ اگر یہ وظائف خواتین خود کرنا چاہیں تو ایام مخصوصہ کے درمیان کا وقفہ کر کے دوبارہ اسی ترتیب کے ساتھ وظیفہ جاری رکھ سکتی ہیں۔ اس سے ان کے عمل میں کوئی خلل واقع نہ ہوگا کیونکہ شرعی طور پر انہیں نماز معاف ہے۔

اگر کوئی کاروبار پر بندش لگا دے تو......!

اگر کسی شخص کو یہ شک ہو کہ کسی حاسد نے شیطانی عملیات کے ذریعے اس کے کاروبار کو بند کرنے کی کوشش کی ہے اور وہ شخص اس کا علاج اللہ کے پاک کلام اور روحانی عملیات کے ذریعے خود کرنا چاہتا ہو تو وہ اس عمل کے ذریعے اس جادو کا توڑ کر سکتا ہے۔ یہ عمل گھر بیٹھ کر یا مسجد میں کیا جا سکتا ہے۔ سات عدد کنکر چنے کے دانے کے سائز کے برابر لے لیں۔ فجر کی نماز پڑھنے کے بعد عمل کا آغاز کریں، اول و آخر 3 مرتبہ درود ابراہیمی پڑھ کر ہر ایک کنکر پر پھونک مار کر دم کریں۔ اس کے بعد ہر کنکر پر سات مرتبہ سورۃ الفلق پڑھ کر پھونک ماریں، آخر میں سورۃ الناس ہر کنکر پر سات مرتبہ پڑھنی ہے اور پھونک مار کر دم کریں۔ جب یہ عمل ہو جائے تو حسب عادت دکان کھولنے کے لیے جائیں تو نہ ہی دروازے کو ہاتھ لگائیں اور نہ ہی تالا کھولیں، جب تک کہ یہ عمل نہ کر لیں۔ دروازے سے چند قدم پیچھے کھڑے ہو کر ب

سَلِمْ کہہ کر ایک کنکر شٹر یا دروازے پر ماریں۔ یہی الفاظ دہرا کر دوسرا پھر تیسرا کنکر دروازے پر ماریں باقی رہ گئے چار کنکر، وہ دکان کا دروازہ کھول کر چاروں کونوں میں مارنے ہیں۔ ہر کنکر مارنے سے پہلے رَبِّ سَلِمْ کے الفاظ ادا کریں، عمل سات دن مسلسل کرنا ہے۔ انشاء اللہ ہر قسم کے جادو کے ذریعے کاروبار کی بندش ختم ہو جائے گی۔ اس عمل کو کرنے والے کے لیے ضروری ہے کہ پانچ وقت باجماعت نماز ادا کرتا ہو، اگر نہیں کرتا تو پہلے نماز باجماعت ادا کرنے کا اہتمام کرے اور اسے ہمیشہ اپنی عادت بنا لے۔ یہ عمل جتنے روز کرنا ہے، اس دوران کثرت کے ساتھ درود ابراہیمی یا یَاحَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ کا ورد زبان پر جاری رکھیں۔ ان شاء اللہ جلد اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہو جائے گی۔

کاروبار اور رزق میں برکت کے لیے وظیفہ:

کاروبار میں برکت اور رزق میں اضافے کے لیے فجر کی نماز کے بعد گیارہ مرتبہ درود شریف ابراہیمی پڑھیں اور 700 مرتبہ یَارَزَّاقُ ارْزُقْنِی حَلَالاً طَیِّبَۃً کا ورد ہمیشہ کے لیے اپنی زندگی کا حصہ بنائیں۔ انشاء اللہ دشمنوں کی طرف سے کیے گئے تمام بند رزق بھی کھل جائیں گے اور اللہ کی طرف سے رزق میں بھی اضافہ ہو جائے گا۔ ہم لوگ اپنے کاروبار میں اضافے کے لیے رات دن سخت محنت کرتے ہیں، اس کے باوجود بھی دل مطمئن نہیں ہوتا، آخر کیا وجہ ہے؟

یہاں میں رزق میں اضافے کے لیے ایک ایسا نسخہ بتا رہا ہوں جس کا ذکر خود قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے فرماتا ہے کہ جو لوگ ایمان لائے ہیں، وہ صبر اور نماز سے مدد لیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

جو شخص اب بھی نماز پڑھنے کی بجائے ادھر ادھر دھکے کھائے تو اسے سوچنا چاہیے کہ اللہ کے وعدے سے بھی سچا وعدہ کسی کا ہوتا ہے۔ ایک سوال کے جواب میں لوگوں کے دلوں میں پیدا ہوتا ہے، وہ یہ کہ ہم نماز بھی پڑھتے ہیں، ذکر و اذکار بھی بہت کرتے ہیں، آخر کیا وجہ ہے کہ ہمارے حالات تبدیل نہیں ہوتے جبکہ ارد گرد بہت سے ایسے لوگ بھی ہیں جنہوں نے کبھی نماز عید بھی نہیں پڑھی لیکن ان کے پاس دولت بھی بہت ہے۔ اس میں حیرانگی والی کوئی بات نہیں۔ یہ دولت ان لوگوں کو دنیا میں آزمائش کے لیے اللہ نے دی ہے کہ یہ میرا شکر ادا کرتے ہیں یا مجھے بھول جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کسی کو دولت دے کر اور کسی سے اپنی نعمت کو واپس لے کر آزماتے ہیں۔ اللہ کا شکر گزار بندہ وہ ہے جو [illegible]

سلامت رکھے اور استقامت کا مظاہرہ کرے۔ اگر کسی بندہ مومن پر رزق کی تنگی آ جائے تو وہ اسے اللہ کی طرف سے آزمائش سمجھ کر ہر حالت میں اللہ کا شکر ادا کرے اور اس سے منہ نہ موڑے۔

ہر قسم کی پریشانی اور تنگ دستی سے نجات حاصل کیجئے اور سورۃ مزمل کا وظیفہ:

جس شخص کی تنگ دستی سے جان نہیں چھوٹتی، اس کے لیے یہ عمل بہترین تحفہ ہے۔ فجر کی نماز پڑھنے کے بعد اپنی جگہ سے اٹھے بغیر 21 مرتبہ درود ابراہیمی اول و آخر درمیان میں پانچ سو مرتبہ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ اس عمل کو اس وقت جاری رکھے جب تک حالات ٹھیک نہیں ہو جاتے۔ اللہ تعالیٰ جلد ہی اپنی رحمت کے دروازے کھول دے گا۔

جس شخص پر تنگی اور آزمائش کی انتہا ہو چکی ہو، وہ سب دنیاوی مشکل کشاؤں کے دروازوں سے منہ موڑ کر صرف اپنے رب سے رجوع کرے۔ جس آدمی کو دنیا کے کسی در سے خیر نہ ملتی ہو، ایک در ایسا ہے جہاں اگر خلوص نیت سے رابطہ کرے تو مراد ضرور پوری ہو جاتی ہے لیکن مانگنے کا طریقہ آنا چاہیے۔ یہ عمل جو میں بتانے لگا ہوں، اس میں صرف مالی تنگی ہی کے لیے نہیں بلکہ اس عمل کو ہر قسم کی پریشانی یا مصیبت سے نجات حاصل کرنے کے لیے بھی کیا جا سکتا ہے۔ یہ مجرب عمل ہے۔ اگر مرد ہے تو عشاء کی نماز باجماعت مسجد میں ادا کرتے کے بعد، اگر عورت ہے تو گھر میں عمل کرنے کے دوران اگر مخصوص ایام شروع ہو جاتے ہیں تو ان دنوں میں وقفہ بھی کیا جا سکتا ہے۔ عشاء کی نماز ادا کرنے کے بعد چھت پر چڑھ جائیں اور سورۃ مزمل کا وظیفہ کریں۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ باوضو ہو کر سورۃ مزمل کو ابتداء سے پڑھنا شروع کرے اور جب وہ اس آیت رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَااِلٰہَ اِلَّا ھُوَ فَاتَّخِذْہُ وَکِیْلًا پہنچے تو دونوں ہاتھ پیالے کی شکل میں دعا کے لیے اوپر اٹھا کر اس مقام پر یہ دعا انشرھا علینا من خذائن رحمتک ایک سو مرتبہ پڑھے اور پھر باقی سورۃ مکمل کرے اور اس طریقے سے 21 مرتبہ سورۃ مزمل پڑھے۔ بہتر طریقہ یہ ہے کہ سورۃ مزمل پہلے زبانی یاد کر لیں۔ ترجمہ کے ساتھ مفہوم سمجھ میں آ جائے، اس وظیفے کے ذریعے انشاء اللہ تمام پریشانیوں سے نجات مل جائے گی۔ یہ عمل اس وقت تک جاری رکھیں جب تک مسئلہ حل نہیں ہو جاتا۔ جب تمام مسائل حل ہو جائیں تو اس کے بعد کم از کم ایک مرتبہ روزانہ اسی عمل کو اپنی زندگی کا معمول بنا لیں۔ اس عمل کے دوران مکمل توجہ اور خشوع و خضوع کے ساتھ اللہ کے حضور [illegible] ہیں، اس کی ابتداء بھی سورۃ مزمل سے ہوتی ہے اور انتہا بھی سورۃ مزمل

پر ہوتی ہے۔ اس لیے کہ یہ بہت جامع سورۃ ہے اور اس کا وظیفہ بہت کارگر سمجھا جاتا ہے۔

نذر نیاز صرف اللہ کے لیے ہے:

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اگر پیروں کے سالانہ عرس کے موقع پر سہ ماہی چندہ ادا نہ کیا گیا تو کہیں ہمیں نقصان نہ اٹھانا پڑے یا ہم پر کوئی مصیبت نہ ٹوٹ پڑے۔ اس لیے اس نیک کام میں کوتاہی نہیں کرنی چاہیے۔ آپ تھوڑے سے حوصلہ اور عقلمندی کے ذریعے اس سنہرے جال سے نکل سکتے ہیں۔ میں سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں، امید ہے صاحب ایمان اس سے فائدہ اٹھائیں گے۔ جنات کی قوم کے اندر اکثریت شیطان کے پیروکاروں کی ہے۔ یہ شریر قسم کے جنات شیطان کے تابع ہوتے ہیں شیطان ان کی ڈیوٹیاں خاص طور پر ان مقامات پر لگاتا ہے جہاں لوگ نذر نیاز یا منت مرادوں کے لیے حاضری دیتے ہیں۔ باقاعدگی سے درباروں پر نذر نیاز پیش کرنے والا اگر کسی وجہ سے مقررہ وقت پر حاضر ہو کر اپنا فرض پورا نہیں کرتا تو شریر قسم کے جنات اس کمزور عقیدہ مسلمان کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ بعض اوقات نقصان فوری ہو جاتا ہے تو اس شخص کے ذہن میں یہ بات پختہ ہو جاتی ہے کہ بروقت نذر نیاز نہ دینے کی وجہ سے اسے نقصان اٹھانا پڑا۔

حالانکہ نذر نیاز صرف اللہ کے لیے ہے۔ بعض جاہل قسم کے لوگ جن کا کسی مسلک سے تعلق نہیں ہوتا وہ سادہ عوام کو یہ کہہ کر ڈرانے کی کوشش کرتے ہیں کہ جو شخص بزرگان دین کی قبروں پر نذر نیاز نہیں چڑھاتا، بزرگ اس سے سخت ناراض ہوتے ہیں اور اسے بے ادبی کا ضرور مزا چکھاتے ہیں۔

اللہ کے نیک اور برگزیدہ بندے چاہے زندہ ہوں یا اپنے خالق حقیقی کے پاس پہنچ چکے ہوں، وہ تو خلق خدا کے لیے باعث رحمت ہوتے ہیں، ان کے منہ سے تو ہمیشہ خیر کی بات نکلتی ہے۔ جو لوگ صاحب دربار کو نقصان پہنچانے کا ذمہ دار ٹھہراتے ہیں، وہ یہ جان لیں کہ وہ کسی کو نفع نقصان پہنچانے میں قدرت نہیں رکھتے۔ بلکہ کمزور عقیدہ کے لوگوں کو نقصان پہنچانے کے لیے شیطان، شریر جنات کا سہارا لیتا ہے۔ میں نے چونکہ عملیات کے میدان میں اپنی زندگی کے قیمتی سال برباد کیے ہیں۔ اس لیے مجھے عام آدمی کی نسبت وہ کچھ معلوم ہے جس کا عام شخص تصور بھی نہیں کر سکتا۔ تو مجھ پر اللہ کا خاص کرم ہوا کہ اس نے مجھے توبہ کی توفیق دے دی۔

ہمارے سابقہ گاؤں کے قریب ہی مولانا عبداللہ صاحب رہتے [illegible]

الرحمٰن یزدانی صاحب کے دادا تھے۔ وہ خود بھی بہت بڑے روحانی عامل تھے۔ ایک دن انہوں نے دیکھا کہ ایک عورت اپنے سر پر دودھ کا برتن اٹھائے جا رہی ہے۔ انہیں شک گزرا اور انہوں نے اس عورت کو اپنے پاس بلا کر دریافت کیا کہ تم یہ دودھ کہاں لے جا رہی ہو؟ اس عورت نے جواب دیا کہ میں یہ دودھ ہر جمعرات فلاں ملنگ کی خدمت میں نذرانے کے طور پر پیش کرتی ہوں۔

مولانا اس ملنگ کو اچھی طرح جانتے تھے، اس لیے انہوں نے اس خاتون سے کہا: اگر آج تم یہ دودھ اس ملنگ کے پاس نہ لے جاؤ تو کیا ہوگا؟ تو اس خاتون نے نہایت عاجزی کے ساتھ جواب دیا کہ اگر میں دودھ ہر جمعرات ملنگ بابا کی خدمت میں پیش کرنے میں کوتاہی کروں تو میری بھینس کے تھنوں سے دودھ کی بجائے خون آنا شروع ہو جاتا ہے، اس لیے مجھے مجبوراً ہر جمعرات باقاعدگی سے ملنگ بابا کی خدمت میں دودھ پیش کرنا پڑتا ہے۔ مولانا نے اس سے کہا کہ اگر تمہاری بھینس کو کوئی نقصان نہ پہنچے تو کیا تم اس ملنگ کی خدمت کرنا بند کر دو گی۔ اس نے کہا: مولوی صاحب! آپ مجھ غریب کی بھینس کو کیوں مروانا چاہتے ہیں اور اگر میں آپ کی بات مان لوں اور میری بھینس کو کچھ ہو گیا تو اس کا ذمہ دار کون ہوگا؟ مولانا نے اسے سمجھایا کہ بی بی! اگر تمہاری بھینس کو کچھ ہو جائے تو اس کے بدلے مجھ سے بھینس لے لینا۔ بمشکل وہ خاتون رضامند ہوئی اور دودھ ملنگ کے پاس لے جانے کی بجائے واپس اپنے گھر لے گئی۔ دوسرے دن وہی ہوا جس کا اس عورت کو ڈر تھا۔ اس کی بھینس بیمار ہو گئی اور اس کے تھنوں سے خون جاری ہو گیا۔ وہ روتی پیٹتی شور مچاتی مولانا کے گھر پہنچ گئی اور کہنے لگی کہ آپ کی نیکی کے درس نے مجھ غریب کو مروا دیا۔ مولانا نے اسے حوصلہ دیا اور کہا کہ میں تمہارے ساتھ چلتا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ بھینس کے ساتھ کیا معاملہ ہوا ہے۔ گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں، میں نے تمہارے ساتھ بھینس کے بدلے میں بھینس کا وعدہ کیا ہے، میں اس پر قائم ہوں۔

مولانا اس عورت کے ساتھ جب جائے وقوعہ پہنچے تو انہوں نے دیکھا کہ بھینس زمین پر لیٹی ہوئی تھی اور بری طرح ہانپ رہی تھی اور اس کے تھنوں سے خون جاری تھا۔ مولانا نے تین بار اعوذ باللہ پڑھ کر (عام آدمی اور عاملوں کے اعوذ باللہ پڑھنے میں زمین آسمان کا فرق ہے) بھینس کے سر پر پھونک ماری اور چند جوتے لگائے۔ اللہ نے اپنی رحمت کی، بھینس اسی وقت اٹھ کر بیٹھ گئی اور خون آنا بھی بند ہو گیا۔ اس عورت نے مولانا سے کہا کہ اصل ماجرا کیا ہے؟ مولانا نے کہا کہ بی بی! گھبرانے کی کوئی بات

نہیں، اس ملنگ نے کالا علم حاصل کیا ہوا ہے اور شیطان کے خاص چیلوں کی ایک جماعت اس کے تابع ہے۔ جن سے وہ اس قسم کے کام لیتا ہے۔ انہوں نے آ کر تمہاری بھینس کو تنگ کیا تھا۔ ہم نے اعوذ باللہ کا تیر چلایا، اوپر سے چار جوتے لگائے، انہیں یہاں سے بھاگنا پڑا۔ اس واقعہ کی وجہ سے اس عورت کا عقیدہ درست ہو گیا اور اس نے اس ملنگ کے پاس جانا چھوڑ دیا۔ اس کے بعد اس کی بھینس کو کبھی دوبارہ تکلیف نہیں ہوئی۔

جانوروں پر کیے گئے جادو کے توڑ کا آسان طریقہ:

بعض لوگوں کے مویشی بلاوجہ مرتے رہتے ہیں۔ اگر ان کو یقین ہو کہ کسی نے جادو وغیرہ نہیں کیا بلکہ اللہ کی طرف سے آزمائش میں مبتلا ہیں اور پریشانی دور نہیں ہوتی تو یہ عمل کریں۔ عمل کرنے والا باوضو ہو کر اول و آخر درود شریف کے ساتھ روزانہ سورہ التغابن گیارہ مرتبہ اپنے مال مویشی کے پاس کھڑا ہو کر یا بیٹھ کر پڑھے اور اس کے بعد ان پر پھونک مار کر دم کریں۔

بہتر طریقہ یہ ہے کہ جب وہ سورۃ التغابن کی آیت نمبر گیارہ مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ پر پہنچے تو اسے بار بار پڑھے۔ اور بعد میں باقی سورۃ مکمل کرے۔ یہ عمل اکتالیس دن مسلسل کرنا ہے۔ انشاء اللہ بفضل خدا مصیبت ٹل جائے گی۔

اگر شک ہو کہ کسی نے جادو ٹونا اور تعویذ وغیرہ کیا ہے اور اس کی وجہ سے آئے دن کوئی نہ کوئی گائے، بھینس اللہ کے پاس پہنچ جاتی ہے تو پھر سات عدد کچے دھاگے لیں، جن کی لمبائی تقریباً ایک فٹ ہو۔ ان سب دھاگوں کو اکٹھا کریں۔ پھر 21 مرتبہ سورۃ الفلق پڑھیں اور 21 مرتبہ سورۃ الناس پڑھ کر ان دھاگوں پر ایک گانٹھ دے کر پھونک ماریں۔ اسی طریقے سے 21,21 بار دونوں سورتیں پڑھ کر سات گانٹھیں لگانی ہیں۔ یہ ایک زبردست تعویذ ہے۔ لکڑی کے جس کھونٹے کے ساتھ جانور باندھا جاتا ہے، اس میں چھوٹا سا سوراخ کر کے اس دھاگے نما تعویذ کو اس میں رکھ کر باہر سوراخ کا منہ لکڑی کے ساتھ دوبارہ بند کر دیں۔ اگر ہو سکے تو گائے، بھینس یا کسی جانور وغیرہ کو سات سات مرتبہ سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھ کر پھونکیں مار کر دم کریں۔ یہ عمل مسلسل سات دن کیا جائے تو جادو کے ہر قسم کے اثرات زائل ہو جائیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے نقصان پہنچانے والے کی تمام تدابیروں کو ناکام و بے اثر کر ...

یہ حضرت یونس علیہ السلام کی دعا ہے جو آپ نے سخت تکلیف کی حالت میں یعنی جب ایک خاص مچھلی نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت یونس علیہ السلام کو نگل لیا تھا، اس وقت آپ علیہ السلام نے اللہ سے یہ دعا مانگی تھی۔ قرآن مجید میں اس دعا کی قبولیت کا بھی ذکر ہے: "پس قبول کی ہم نے اس کی دعا اور نجات بخشی ہم نے اس کو غم سے اور اسی طرح ہم نجات دیتے ہیں ایمان والوں کو۔" (الانبیاء:88)

اس میں یہ واضح اشارہ موجود ہے کہ اگر بندۂ مومن خلوص دل کے ساتھ یہ دعا مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور شرف قبولیت سے نوازتے ہیں۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب کوئی بندۂ مومن اپنی کسی تکلیف اور پریشانی کے موقع پر یہ دعا مانگتا ہے جو حضرت یونس علیہ السلام نے مچھلی کے پیٹ میں مانگی تھی تو اللہ کے ہاں اسے ضرور شرف قبولیت حاصل ہوتی ہے۔" (ترمذی)

آیت کریمہ کا وظیفہ اکثر ہمارے گھروں میں بڑے اہتمام کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ اس سے پہلے کہ اس وظیفے کو کرنے کا طریقہ بتایا جائے، چند وضاحتیں کرنا ضروری سمجھتا ہوں اور ایک مثال کے ذریعے اپنا مدعا بیان کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ اگر کسی گھر میں دعوت کا اہتمام ہو اور مہمانوں کا بھوک سے برا حال ہو، ان میں سے ایک شخص اٹھ کر انہیں تسلی دے کہ میں آپ کے کھانے کا اہتمام کرتا ہوں۔ وہ سب کے لیے کھانے کا انتظام کرتا ہے، لیکن خود کھانا نہیں کھاتا۔ کوئی بھی عقلمند آدمی یہ کس طرح کہہ سکتا ہے کہ بغیر کچھ کھائے پیئے اس کی بھوک مٹ جائے گی۔ چاہے وہ اس سے دگنے افراد کو کھانا کھلا دے۔ لیکن جب تک وہ خود کھانا نہیں کھائے گا، اس کی بھوک نہیں مٹ سکتی۔ یہ مثال ان لوگوں کے لیے دی گئی ہے جو آیت کریمہ کے ورد کے لیے رشتہ داروں اور محلے کے افراد کو اپنے گھر بلا کر دس بیس افراد کا حلقہ بنا کر آیت کریمہ کے ورد کا اہتمام کرتے ہیں۔ تا کہ ان کے سر سے مصیبت ٹل جائے اور ان کے گناہ معاف ہو جائیں۔ حالانکہ سوچنے اور غور کرنے کی بات یہ ہے کہ جن لوگوں کو آیت کریمہ کے وظیفے کے لیے مدعو کیا جاتا ہے۔ اس کا تمام فائدہ تو انہیں پہنچتا ہے جو اسے اپنی زبان سے ادا کرتے ہیں، جبکہ اس کے برعکس جس گھر میں ایک لاکھ پچیس ہزار مرتبہ آیت کریمہ کا ورد کیا جاتا ہے، اس کے اہل خانہ کے حصے میں سوائے شہرت اور مہمان نوازی کے سوا اور کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔ اس لیے جب کوئی شخص مصیبت میں مبتلا ہو اور آیت کریمہ کا وظیفہ کرنے کا خواہش مند ہو۔ تو اسے اس وظیفے کی اہمیت کے پیش نظر اپنے

خدا سے مانگنے کا طریقہ آ جائے اور ان کی محنت رائیگاں نہ جائے۔

ایک اور مثال پیش خدمت ہے۔ ایک نیک دل، عابد، زاہد اور عادل بادشاہ حسب معمول رعایا کی خبرگیری کے لیے محل سے باہر نکلا ہوا تھا کہ اس نے ایک نابینا شخص کو دیکھا کہ وہ ہاتھ اٹھائے اللہ سے دعا کر رہا ہے۔ بادشاہ نے سوچا کہ یہ اپنے پروردگار کے حضور اپنی حاجات پیش کر رہا ہے۔ مجھے دخل اندازی کی ضرورت نہیں۔ بادشاہ اس کو نظر انداز کر کے گزر گیا۔ اس کے بعد بھی بادشاہ کو جب کبھی اس راستے سے گزرنے کا اتفاق ہوا تو اس نابینا شخص کو اللہ سے دعا مانگتے ہوئے پایا۔ بادشاہ کو تجسس ہوا کہ ایسی کون سی دعا ہے جو یہ رات دن اللہ سے کرتا رہتا ہے لیکن اس کی دعا قبول نہیں ہوتی؟ بادشاہ اس نابینا شخص کے پاس پہنچا اور اس سے دریافت کیا کہ بھائی تم کس مصیبت میں مبتلا ہو اور آخر وہ کون سی دعا ہے جو تم رات دن اللہ سے کرتے رہتے ہو۔ نابینا شخص نے جواب دیا کہ میں تو سال ہا سال سے اللہ تعالیٰ سے اپنی آنکھوں کے لیے روشنی کی بھیک مانگ رہا ہوں لیکن خدا میری سنتا ہی نہیں۔

بادشاہ کو اس نابینا شخص کی یہ باتیں سن کر بہت غصہ آیا کہ یہ جس سے مانگ رہا ہے، اس کے خزانے میں تو کسی چیز کی کمی نہیں مگر یہ کیسا سوالی ہے کہ اس نے تمام عمر بھی گزار لی ہے اور اس کی دعا ابھی تک قبول نہیں ہوئی۔ ضرور اس میں ہی کوئی نہ کوئی کمی باقی ہے جو اس کی دعا کی قبولیت میں رکاوٹ پیدا کرتی ہے۔ بادشاہ کے ذہن میں ایک ترکیب آئی۔ بادشاہ نے اس نابینا شخص کو اپنا تعارف کرایا اور کہا کہ تم میری حکومت کی رعایا میں شامل ہو اور سن لو تمہیں صرف آج کی رات کی مہلت ہے۔ جس طرح چاہے اپنے خدا سے آنکھیں مانگ لو۔ اگر صبح تک تمہاری آنکھوں کی بینائی واپس نہ آئی تو سورج طلوع ہونے کے بعد تمہارا سر قلم کر دیا جائے گا۔ بس یہ میرا حکم ہے۔ بادشاہ نابینا شخص کو یہ حکم دے کر محل میں واپس آ گیا۔ جب نابینا نے یہ حکم سنا تو اس کی جان پر بن گئی اور اس کے دل کی گہرائیوں سے دعا نکلی کہ یا اللہ پہلے تو صرف آنکھوں کا مسئلہ تھا مگر اب زندگی بھی ہاتھ سے نکل رہی ہے۔ اے پروردگار! اگر تو نے میری فریاد نہ سنی تو میں ناحق مارا جاؤں گا۔ اس نابینا شخص نے خشوع و خضوع کے ساتھ اور رو رو کر ساری رات آہ و زاری میں گزار دی۔ اس کے دل سے نکلی ہوئی دعا اللہ نے قبول فرمائی اور اپنی رحمت سے اس کی آنکھوں کی بینائی اسے عطا کر دی۔

جب صبح کے وقت بادشاہ کا ادھر سے گزر ہوا تو اس نے اپنے سپاہی کو حکم دیا کہ تلوار کو میان سے نکال

کر ادھر آؤ۔ جب سپاہی بادشاہ کے ساتھ اس نابینا شخص کی طرف بڑھا تو نابینا جو اب بینا ہو چکا تھا، اس نے چلا کر کہا کہ بادشاہ! رحم فرمائیں، مجھے اللہ نے آنکھیں عطا کر دی ہیں۔ بادشاہ سلامت نے سوال کیا کہ تمہیں ایک ہی رات میں آنکھیں کیسے مل گئیں؟ تم نے تمام عمر دعا کی مگر تمہیں آنکھیں نہ ملیں مگر یہ معجزہ ایک ہی رات میں کس طرح رونما ہو گیا۔ نابینا شخص نے رات بھر اللہ کے حضور گریہ وزاری کا تمام واقعہ بیان کیا تو بادشاہ نے مسکرا کر کہا کہ اے اللہ کے بندے! تم نے تمام عمر دعا کی ہی نہیں۔ دعا کا حق تم نے صرف اس رات میں ادا کیا۔ تو اللہ نے اسے قبول فرما لیا۔ اس مثال کے ذریعے آپ بخوبی سمجھ گئے ہوں گے کہ جب تک دعا کرنے والا اس کے تقاضے پورے نہیں کرتا اور اللہ کے حضور عاجزی و انکساری کا مظاہرہ نہیں کرتا، اس کی دعا قبولیت کی منزل پر نہیں پہنچتی۔

آیئے اب آپ کو آیت کریمہ کا وظیفہ کرنے کا طریقہ تفصیل سے بتا دوں۔ کسی بھی وظیفے کو کرنے کی اجازت عام طور پر کسی نبی، پیر، اولیاء اللہ یا عامل کی طرف منسوب کی جاتی ہے۔ لیکن اس دعا کو کرنے کی اجازت اللہ تعالیٰ نے خود عطا کر دی ہے۔ اس وظیفے کو دوسرے تمام وظائف پر فوقیت حاصل ہے۔ ہر قسم کی مصیبت سے نجات حاصل کرنے کے لیے اس وظیفے سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ اس وظیفے کو درد دل اور خلوص نیت کے ساتھ پڑھا جائے اور تمام دنیاوی خیالات سے آزاد ہو کر مکمل یکسوئی کے ساتھ اس وظیفے کا ورد کیا جائے۔

اس وظیفے کو کرنے والا اگر رتی برابر بھی شرک میں مبتلا ہوا تو اس وظیفے پر محنت کرنے سے اسے کچھ حاصل نہ ہو گا۔ شرک جیسے ناقابل معافی گناہ عظیم سے بچنا نہ صرف اس وظیفے کی کامیابی کے لیے انتہائی ضروری ہے بلکہ آخرت میں سرخرو ہونے کے لیے اور جہنم سے نجات حاصل کرنے کے لیے بھی اس سے بچنا ہر مسلمان کے لیے ازحد ضروری ہے۔

اس وظیفے کو کرنے کی کچھ شرائط ہیں:

☆...... اس کا آغاز عشاء کی نماز کے بعد کرنا ہے۔

☆...... اس وظیفے کو کھلے آسمان تلے کرنا ہے۔ بارش کی صورت میں اگر چاہیں تو اوپر کپڑا یا ترپال وغیرہ تان کر وظیفہ جاری رکھنا ہے۔ اس وظیفے کو کسی کمرے کی چھت کے نیچے بیٹھ کر نہیں کرنا۔

☆...... جس جگہ وظیفہ کرنا ہے وہاں مکمل اندھیرا ہونا چاہیے۔ اگر قدرتی طور پر کہیں سے روشنی پہنچ رہی

ہو یا چاند کی چاندنی راتیں ہوں تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ خود روشنی کا اہتمام نہیں کرنا۔

☆...... تنہائی اور پرسکون جگہ ہونی چاہیے۔

☆...... وظیفہ کرتے وقت چاہے کسی طرح کے نقصان کی اطلاع ملے، وظیفہ نہیں چھوڑنا۔ جب تک مقررہ تعداد پوری نہ کر لیں۔ اکثر اوقات اس وظیفے کے دوران شیطان آپ کو کسی کے فوت ہونے، آگ لگ جانے یا کسی سخت صدمے کی جھوٹی اطلاعات پہنچانے کی کوشش کرے گا۔ اس میں کوئی حقیقت نہیں ہوتی۔ اپنے اوپر گھبراہٹ طاری نہ ہونے دیں۔ اطمینان سے اپنا وظیفہ جاری رکھیں اور اپنی جگہ سے ہرگز نہ اٹھیں۔ وظیفہ شروع کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ عشاء کی نماز کے بعد جائے نماز پر باوضو ہو کر بیٹھ جائیں۔ اپنے پاس مٹی کے پیالے میں پانی رکھ لیں۔ کیونکہ وظیفہ کرتے وقت آپ کی پیشانی اور سر بار بار گرم ہو جائے گا۔ اس پانی کو آپ نے ہاتھ پر لگا کر بار بار پیشانی اور سر کو ٹھنڈا رکھنا ہے۔ یہ بہت ضروری ہے۔

آپ نے آیت کریمہ کو ایک لاکھ پچیس ہزار مرتبہ پڑھنا ہے۔ ایک رات میں 3100 مرتبہ آیت کریمہ پڑھنی ہے۔ 41 دن میں یہ عمل مکمل ہو جائے گا۔ اگر آپ کے پاس 100 دانوں والی تسبیح ہے تو اپنے پاس 31 دانوں میں سے ایک کو اٹھا کر اپنی جیب میں ڈال لیں۔ اس طرح جب 31 دانے مکمل آپ کی جیب میں چلے جائیں تو آپ کو خود بخود تعداد کا درست اندازہ ہو جائے گا۔

آیت کریمہ پڑھنے کے دوران ذہن ہر قسم کے خیالات سے پاک ہونا چاہیے۔ صرف وہ مقصد ذہن میں رکھیں جس کے لیے یہ وظیفہ کر رہے ہیں۔ اس وظیفے کو کرنے کے دوران اس کا ترجمہ ضرور یاد ہونا چاہیے۔

ایک ضروری بات جو بیان کرنی رہ گئی ہے، جب آیت کریمہ کا وظیفہ کریں تو ہر بار آخر میں ان الفاظ کا اضافہ کر لیں "فَاغْفِرْلِیْ" جب وظیفہ مکمل ہو جائے تو اس پیالے والے پانی کو کسی ایسی جگہ پر پھینکیں جہاں اس پر پاؤں نہ آئے۔ مثلاً دیوار کے اوپر گرایا جا سکتا ہے۔ پودوں کے گملوں میں انڈیلا جا سکتا ہے۔

اس وظیفے کو مزید مؤثر کرنے کے لیے اگر اس بات کا اہتمام کر لیں تو وظیفے کے اثرات میں مزید اضافہ ہو سکتا ہے۔ جس وقت لفظ لَا اِلٰہَ زبان پر آئے، اس وقت ذہن میں یہ بات موجود ہو کہ سوائے خدا کی ذات کے کوئی کچھ نہیں دے سکتا۔ اللہ کی ذات کے علاوہ ہر قسم کی مخلوق کی نفی کر لیں۔ جب لفظ اِلَّا

اَنْتَ پر پہنچیں تو آسمان کی طرف دھیان ہو۔ صرف تو ہی ہے جو سب کی بگڑی بنانے والا ہے۔ جب لفظ سُبْحَانَ پر پہنچیں تو دل میں یہ خیال کریں کہ اللہ! جن مصیبتوں میں مبتلا ہوں، تیری ذات اس سے پاک ہے اور تو ہی تعریف کے لائق ہے۔ تیری ہمسری کوئی نہیں کر سکتا۔ جب لفظ اِنِّیْ پر پہنچیں تو اپنے نفس کی طرف اشارہ کریں کہ میں ہی قصوروار ہوں۔

جب لفظ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ پر پہنچے تو اللہ سے اپنے گناہوں کی معافی طلب کرنے کا خیال دل میں ہو اور یہ تصور کرے کہ اللہ! مجھ سے بہت ظلم ہوئے ہیں، تو غفور و رحیم ہے۔ مجھ پر رحم فرما۔ اگر دوران وظیفہ آنسو نہ آئیں تو کم از کم شکل ہی ایسی بنا لیں کہ اللہ تعالیٰ کو ترس آ جائے اور اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

عاجزی، انکساری اور خلوص نیت کے ساتھ اس دعا کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرنا ہی اس وظیفے کی اصل روح ہے۔ اگر وظیفہ کرنے کے دوران وضو ٹوٹ جائے تو دوبارہ نئے سرے وضو کریں اور پھر وہیں سے شروع کریں جہاں پر وضو ٹوٹا تھا۔

یہ تھا آیت کریمہ کے ورد کا وہ خاص طریقہ جو سیّد سعید احمد شاہ صاحب مرحوم نے مجھے بتایا تھا۔ بفضل تعالیٰ یہ وظیفہ بہت سارے مسائل کا بہترین حل ہے مگر اس کو خلوص نیت کے ساتھ کرنا ضروری ہے۔

بہت مختصر مگر انتہائی مفید:

ایک اور بہت مختصر مگر جامع وظیفہ جو میں آپ کو بتانے لگا ہوں۔ وظیفہ بہت مختصر ہے، لیکن ہے بہت مؤثر۔ جتنے بھی اولیاء اللہ ہوئے ہیں، ان کا کہنا ہے کہ ہم نے جو کچھ بھی حاصل کیا ہے، اس سے کیا ہے۔ اگر اللہ توفیق دے تو تہجد کی نماز کے وتر پڑھنے کے بعد اَللّٰہُ الصَّمَدُ کا وظیفہ کریں۔ مگر ان الفاظ کو زبان سے ادا نہیں کرنا بلکہ دل سے ادا کرنا ہے۔ اس کی کوئی تعداد متعین نہیں جتنا زیادہ کر سکتے ہوں کر لیں۔ پھر وہ بات بنے گی اور وہ مقام حاصل ہو گا جس کی ہر مسلمان تمنا کرتا ہے۔ اس وظیفے کو اپنی زندگی کا حصہ بنا لیں۔ اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے ہر وقت دل سے یہی پکار اٹھے۔ جب اس مقام پر پہنچ جائیں کہ دنیاوی کاموں میں مشغولیت بھی ہو اور دل سے اَللّٰہُ الصَّمَد کی صدائیں بھی بلند ہو رہی ہوں تو پھر اللہ سے تعلق قائم ہونے میں دیر نہیں لگے گی۔

لیکن اگر کوئی رزق حرام کماتا رہے، جھوٹ بھی بولے، لوگوں کے حق بھی دبائے، خلق خدا پر ظلم بھی ڈھائے اور پھر اس کے بعد یہ گلہ کرے کہ میں وظیفے تو بہت کرتا ہوں لیکن حاصل کچھ نہیں ہوتا۔ تو اس کو خدا سے گلہ کرنے کی بجائے اپنے طور اطوار کو بدلنا ہوگا۔

سورۃ فاتحہ کا فیصلہ کن عمل:

اگر آپ تھوڑی سی محنت کرنے کے لیے تیار ہوں تو میں آج آپ کو وہ فیصلہ کن اور سب سے آسان عمل بتا دیتا ہوں۔ جو مجھے سیّد سعید احمد صاحب سے سال ہا سال کی عقیدت مندی کے صلہ میں حاصل ہوا۔ ان کے پاس یہ بہت جامع عمل تھا۔ عام انسان کو زندگی میں زیادہ سے زیادہ جو بھی تکلیف پہنچ سکتی ہے، اس سے نجات حاصل کرنے کے لیے اس فیصلہ کن عمل کا وظیفہ سب سے آسان حل ہے۔ میں اپنے تجربے کی بنا پر یہ کہہ سکتا ہوں کہ اس عمل کے ذریعے انشاء اللہ تمام مشکلات حل ہو جائیں گی۔ لیکن اس کے لیے ضروری ہے کہ روحانی عملیات کے ذریعے علاج کے خواہش مند ان شرائط پر سختی سے عمل کریں جو پہلے بتائی جا چکی ہیں۔ یہ وظیفہ مکمل خشوع وخضوع اور ترجمے کو ذہن میں رکھ کر کرنا ہے۔ عمل شروع کرنے سے پہلے بتائی ہوئی ترتیب کے مطابق اچھی طرح دہرائی کر لیں یا زبانی یاد کر لیں۔ تاکہ عمل کرنے کے دوران کوئی مشکل پیش نہ آئے۔ اگر عمل کرتے ہوئے کہیں بھول جائیں تو نئے سرے سے سورۃ فاتحہ بتائی ہوئی ترتیب کے مطابق پڑھیں۔ یہ عمل 41 دن مسلسل کرنا ہے۔ وقت کی کوئی قید نہیں، ہر ایک کو اجازت ہے۔ عمل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ باوضو ہو کر گیارہ مرتبہ درود شریف ابراہیمی نماز والا پڑھیں۔ پھر اس ترتیب سے سورۃ فاتحہ پڑھنے کا آغاز کریں:

1) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

2) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ. اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

3) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ. اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ.

4) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ. اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ. اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ.

5) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ. اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. مٰلِكِ

يَوْمِ الدِّيْنِ. اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ. اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ.

6) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ. اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ. اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ. اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ. صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ.

7) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ. اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ. اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ. اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ. صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ. غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ. آمين.

اس طریقے سے ایک مرتبہ پڑھ کر اپنے جسم پر پھونک مار کر دم کریں اور ایک پھونک پانی پر ماریں اور یہ سورۃ فاتحہ اسی ترتیب کے ساتھ ایک دن میں 41 مرتبہ پڑھنی ہے۔

اگر کوئی بیمار ہے یا جس کا بخار کسی طریقے سے نہیں اترتا اور آپ اسے دم کرنا چاہتے ہیں تو اسی طریقے سے روزانہ 41 مرتبہ سورۃ فاتحہ پانی یا چینی پر دم کر کے اسے کھلائیں اور ساتھ ساتھ پھونکیں بھی ماریں۔ ہر مرض کے لیے یہ عمل 41 دن مسلسل کرنا ہے۔ اسی طرح عام سر درد یا درد شقیقہ میں بھی اسی طریقے کو اختیار کیا جا سکتا ہے۔

اگر کسی کی داڑھ میں درد ہو تو اسے دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی بسم اللہ پڑھ کر اس کی داڑھ پر رکھوا لیں۔ پہلی مرتبہ سورۃ فاتحہ 41 مرتبہ پڑھنے کے بعد اسے کہیں کہ باہر تھوک دے۔ یہ عمل ایک دن یا تین دن کریں۔ انشاء اللہ ہمیشہ کے لیے داڑھ درد سے نجات مل جائے گی۔ اگر ریح کا درد ہو تو روزانہ 41 مرتبہ پڑھ کر دھاگے پر ایک گرہ لگائے۔ جب 41 گرہیں مکمل ہو جائیں تو اس کو گلے میں لٹکا لے یا بازو پر باندھ لے۔ اگر تعویذ میں اس کو محفوظ کر کے باندھے تو پانی لگنے سے محفوظ رہے تو عمل کا اثر زائل نہ ہو گا۔ اگر کوئی ایسا بیمار ہے جس کو ڈاکٹروں نے لاعلاج قرار دے دیا ہو تو اس کو دم کر کے چینی یا پانی دیں اور ساتھ ساتھ جسم پر پھونکیں بھی ماریں۔ اگر کوئی بچہ بہت زیادہ ضد کرتا ہے یا ہر وقت روتا رہتا ہے تو اس کو بھی دم کیا ہوا پانی پلائیں اور جسم پر پھونکیں ماریں، انشاء اللہ شفا ہو گی۔ اگر دو فریقوں کے درمیان لڑائی جھگڑا ہو گیا ہے اور صلح کا کوئی امکان نظر نہ آئے تو دونوں فریقوں کو دم کیا ہوا پانی پلایا جا سکتا ہے۔ اگر کوئی بچہ گھر سے بھاگ جاتا ہے یا کہنا نہیں مانتا تو جب وہ سویا ہوا ہو تو اس پر دم کریں اور پانی کے چھینٹے

لگائیں۔ جو بچہ تعلیم کے میدان میں کورا ہو اور اس کا پڑھائی میں دل نہ لگتا ہو، اسے یہی عمل چینی اور سونف پر دم کر کے کھلائیں۔ اگر کسی کو تپ دق کا مرض ہے تو اسے بھی پانی پر دم کر کے پلائیں۔ غرض کوئی بھی مسئلہ ہو، اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے رابطہ قائم ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرماتے ہیں۔ اگر کاروباری پریشانی ہے یا بے روزگار ہو تو فجر کی سنتوں سے پہلے 41 دن وظیفہ مکمل کر کے اور نماز پڑھنے سے پہلے یہ دعا بار بار دہرائیں:

''رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ''

فیصلہ کن عمل میں نے آپ کو بتا دیا ہے۔ اگر اب بھی اس سے کوئی فائدہ نہ اٹھائے اور خود ہمت کرنے کے لیے تیار نہ ہو تو پھر اس کا اللہ ہی حافظ ہے۔

جھوٹ پر مبنی معلومات فراہم کرنے والے عامل کے وظیفے کی حقیقت:

ایک ایسا عمل جو ہمارے اردگرد پیشہ ور قسم کے عاملوں نے اکثر کیا ہوا ہے اور اس کے ذریعے انہوں نے لوٹ مار کا بازار گرم کر رکھا ہے۔ اس عمل میں کسی 8 سالہ بچے کے انگوٹھے پر سیاہی لگا کر اس میں موکلات کو حاضر کیا جاتا ہے۔ بعض عامل کاغذ پر سیاہی لگا کر اور بعض پانی میں کالی سیاہی گھول کر پانی کے برتن میں موکلات کی حاضری کرتے ہیں۔ اور پھر ان کے ذریعے گمشدہ اشیاء اور گھروں میں تعویذات کے بارے میں معلومات حاصل کی جاتی ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ جب کوئی عامل کسی بچے کو بٹھا کر یہ عمل شروع کرتا ہے تو اس بچے کو اس سیاہی میں بونے بونے انسان نظر آتے ہیں اور وہ ان سے جو سوالات پوچھتا ہے وہ اس کا جواب بھی دیتے ہیں۔ یہ عمل روٹیاں پکانے والے توے کی پشت پر تیل لگا کر پڑھا جاتا ہے۔ اس میں تیسرے پارے کی ایک آیت میں اضافی دعائیہ کلمات شامل کر کے اسے 41 دن مسلسل کرنا ہوتا ہے۔ ناتجربہ کاری اور کتابوں سے پڑھ کر اس عمل کو کرنے والوں پر بعض اوقات یہ عمل الٹ بھی ہو جاتا ہے اور وہ فائدہ حاصل کرتے کرتے مزید مشکلات کا شکار ہو جاتے ہیں، جبکہ کامیابی کی صورت میں ادنیٰ قسم کے جنات قابو میں آ جاتے ہیں جو کثرت کے ساتھ جھوٹی اطلاعات مہیا کرتے ہیں۔ ان موکلات کے ذریعے حاصل کی گئی خبریں 15 فیصد درست اور 85 فیصد جھوٹی اطلاعات پر مبنی ہوتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ عام زندگی میں یہ عمل اتنا کامیاب نہیں ہوتا۔ میری معلومات کے مطابق جس عامل نے بھی کسی طریقے سے جنات کو قابو کیا ہو، اس کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔ [illegible]

میں یہ کوئی بہت بڑا کمال نہیں۔ اس قسم کے عاملوں کے پاس اپنے مسائل کے حل کے لیے جانا مناسب نہیں۔ آپ ﷺ نے سختی کے ساتھ منع فرمایا ہے۔ ان لوگوں نے یہ عمل غیر شرعی طریقوں سے حاصل کیے ہوتے ہیں۔ بہت سارے ایسے عامل بھی ہیں کہ جن کے پاس ہوتا تو کچھ نہیں لیکن صرف شعبدہ بازی کے ذریعے لوگوں کو دھوکہ دے کر اپنے پیٹ کا دوزخ بھر رہے ہیں اور لوگوں سے بھاری نذرانے وصول کرتے ہیں۔

ایک جعلی پرہیزگار عامل کا قصہ:

یہاں میں آپ کو ایک بہت نیک اور پرہیزگار قاری صاحب کا واقعہ سناتا ہوں۔ تاکہ اس قسم کے لوگوں سے آپ لٹنے سے بچ جائیں، ان کے چنگل سے نکلنے میں آسانی ہو۔ میرے ایک دوست نے مجھے بتایا کہ ہمارے گھر کسی نے تعویذ دبائے ہوئے ہیں، جن کی وجہ سے ہم بہت سی مشکلوں میں گرفتار ہو گئے ہیں۔ ان سے نجات حاصل کرنے کے لیے میں نے فلاں قاری صاحب کی خدمات حاصل کی ہیں جو بہت نیک اور پرہیزگار ہیں۔ میں نے اس سے کہا کہ جس دن قاری صاحب نے آنا ہو، مجھے ضرور بلانا۔ کیونکہ میں شعبدہ بازی کے تمام طریقوں سے واقف تھا۔ اس لیے میں نے سوچا کہ اگر کوئی نوسرباز ہوگا تو اسے پکڑنے میں آسانی رہے گی اور میرا یہ دوست اس کی بھاری فیس سے بچ جائے گا۔

جس دن قاری صاحب تشریف لائے، میں بھی موقع پر پہنچ گیا۔ قاری صاحب کیسے پکڑے گئے اور وہ کیا کمال کرتے تھے، اس کی تفصیلات آپ کی تفریح طبع اور علم میں اضافے کا باعث بنیں گی۔

قاری صاحب کا طریقہ کار یہ تھا کہ جس گھر سے تعویذ نکالنے ہوتے، وہ سب سے پہلے اس گھر میں جاتے ہی وضو کر کے دو رکعت نفل ادا کرتے اور جائے نماز پر بیٹھ جاتے۔ قاری صاحب کے سر پر ایک بڑی دستار اور کندھوں پر چادر ہوتی۔ اس چادر کو وہ اس طرح اوڑھتے کہ ان کی پگڑی اس میں چھپ جاتی۔ اس کے بعد وہ عمل کا آغاز کرتے۔ قرآنی آیات کثرت سے پڑھتے اور تمام گھر والوں کی دوڑیں لگوا دیتے کہ فلاں کمرے کے فلاں کونے میں دیکھو کہیں تعویذ تو نہیں پڑے۔ غرض پورے گھر میں بھونچال آ جاتا ہے۔ جب کہیں تعویذ برآمد نہ ہوتے تو آخر میں گھر والوں سے کہتے کہ ان تعویذوں کو موکلات کے ذریعے حاضر کرنا پڑے گا۔ یہ اس طرح نہیں سمجھیں گے۔ اس کے بعد وہ دوبارہ دو رکعت نفل [illegible] اپنی چادر کو اچھی طرح جھاڑتے کہ گھر والوں کو تسلی ہو جائے کہ اس

میں کچھ چھپا ہوا نہیں ہے۔ پہلی رکعت میں وہ اپنے جسم اور چہرے کی حرکات و سکنات سے اس قسم کی اداکاری کرتے کہ دیکھنے والوں کو یقین ہو جاتا کہ جیسے سچ مچ کوئی جن حاضر ہو رہا ہے۔ دوسری رکعت میں وہ اپنے جسم پر شدید قسم کی کپکپی طاری کر لیتے، جب وہ آخری سجدے کے بعد سلام پھیرتے تو تعویذ خود بخود ان کے ارد گرد کہیں زمین پر حاضر ہو جاتے۔ یہ تعویذ مٹی میں دبائی ہوئی گڑیا کی شکل کے ہوتے اور ان میں لوہے کی سوئیاں پیوست ہوتیں۔ قاری صاحب سلام پھیرنے کے بعد گھر والوں سے انجان بن کر پوچھتے کہ دیکھیں کہیں تعویذ تو نہیں آ کر گرے۔ گھر والے فوراً بتاتے کہ قاری صاحب! تعویذ وہ سامنے پڑے ہوئے ہیں۔ قاری صاحب ان گڑیا نما تعویذات کو پکڑتے اور گھر والوں سے کہتے کہ میرے موکلات نے بڑی محنت سے انہیں زمین سے نکالا ہے۔ کسی حاسد نے آپ کو تباہ و برباد کرنے کے لیے چوری چھپے انہیں زمین میں دبا دیا تھا۔ آپ جلدی سے کوئی تیز چھری یا بلیڈ لے کر آئیں، تاکہ اس کے اندر بھی اگر کچھ رکھا گیا ہو تو اس کا توڑ کیا جا سکے۔ جب تیز قسم کے بلیڈ کے ذریعے اس گڑیا نما تعویذ کی چیر پھاڑ کی جاتی تو اندر سے قسم ہا قسم کے تعویذ برآمد ہوتے تو قاری صاحب بتاتے کہ یہ تو اب اوور ڈیٹ ہو گئے ہیں۔ یعنی ان کی تاریخ ختم ہو گئی۔ اگر میں انہیں بروقت نہ نکالتا تو آپ کا بہت نقصان ہوتا۔ اگر ان کی مدت ختم نہ ہوتی تو ان کا علاج 500 روپے میں ہو جاتا تھا۔ مگر اب ان کے زہریلے اثرات دور کرنے کے لیے مجھے بہت محنت کرنی پڑے گی۔ اگر اپنی سلامتی چاہتے ہیں تو اس کے لیے آپ کو 2100 روپے ادا کرنے ہوں گے۔ گھر والے اپنی جان بچانے کے لیے 2100 روپے دینے پر آسانی سے آمادہ ہو جاتے۔ یہ تمام باتیں اور اس کے علاوہ قاری صاحب کی کرامات کی کافی تفصیل سے مجھے میرے دوست نے آگاہ کیا ہوا تھا۔ اس لیے جب قاری صاحب نے میرے دوست کے گھر میں یہی ڈرامہ شروع کیا تو مجھے شک گزرا کہ اصل کمال قاری صاحب کی بلند و بالا دستار کرتی ہے جو انہوں نے رعب دبدبے اور بزرگی کے لیے سر پر باندھی ہوئی ہے۔ ہو نہ ہو وہ گڑیا نما تعویذ اسی میں چھپا کر لاتے ہیں۔ قاری صاحب نے میرے دوست کے گھر میں بھی وہ تعویذ نکالنے کے لیے تمام مراحل طے کیے جو اوپر بیان ہوئے ہیں۔ جب قاری صاحب اس مقام پر پہنچے کہ تعویذ کسی نے زمین میں گہرے دبائے ہوئے ہیں۔ اور انہیں موکلات کے ذریعے حاصل کرنا پڑے گا اور قاری صاحب دو رکعت نماز کے لیے کھڑے ہونے لگے تو میں نے آنکھ بچا کر پانی کے نل سے لوہے کا چھوٹا سا زنگ آلود ٹکڑا توڑ کر

قاری صاحب کی دستار پر پھینک دیا۔ قاری صاحب چونکے کہ میری دستار پر کیا گرا ہے۔ میں نے کہا کہ قاری صاحب آپ کی دستار پر چھپکلی گری ہے۔ قاری صاحب نے بدحواس ہو کر تیزی سے ادھر ادھر ہاتھ مارا تو انکی دستار میں سے تین گڑیا نما تعویذ جو مٹی میں اٹے ہوئے تھے، نیچے گر گئے۔ قاری صاحب نے نہایت چالاکی کے ساتھ ان پر چادر ڈال لی اور قمیض کے نیچے ان کو چھپا لیا۔ یہ عمل انہوں نے اتنی تیزی کے ساتھ کیا کہ گھر والوں کو اس کا علم نہ ہو سکا۔ اس کے بعد انہوں نے نفل ادا کیے اور ساتھ ساتھ تمام اداکاری کا مظاہرہ کیا۔ سلام پھیرنے کے بعد انہوں نے گھر والوں سے کہا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ پر کسی نے کوئی تعویذ نہیں کیا۔ آپ کو وہم ہے، اس لیے گھبرانے کی بجائے اللہ کا شکر ادا کریں۔ میں بڑے صبر کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ میں نے گھر والوں کو کہا کہ قاری صاحب نے تعویذ نکال لیے ہیں لیکن معلوم نہیں کہ آپ کو کیوں نہیں دے رہے۔ اگر ان کی قمیض کے نیچے سے تین گڑیا نما تعویذ نہ نکلیں تو میں 10 ہزار روپے جرمانہ ادا کروں گا۔ گھر والوں کے مجبور کرنے پر قاری صاحب کو تعویذ نکالنے پڑے اور قاری صاحب کا بھانڈا پھوٹ گیا۔ پھر میں نے اپنے دوست کو قاری صاحب کی اصل حقیقت سے آگاہ کیا تو قاری صاحب کہنے لگے کہ گھر آئے ہوئے مہمان کے ساتھ ایسا سلوک نہیں کرتے۔ بجائے اس کے کہ وہ شرمسار ہوتے، انہوں نے گلے شکوے شروع کر دیے۔ بہر حال میرا دوست ان کے ہاتھوں لٹنے سے بچ گیا اور قاری صاحب کی بزرگی میں چھپا ہوا اصل چہرہ اس کے سامنے آ گیا۔ اگر کوئی شخص کسی مسئلے سے دوچار ہو تو اسے ادھر ادھر بھاگنے کی بجائے خود ہمت سے کام لینا چاہیے اور مدد کے لیے صرف اللہ کو پکارے۔ اللہ تعالیٰ بہت غفور و رحیم ہے۔

ٹیلی پیتھی سیکھنے سے انسان پاگل کیوں ہو جاتا ہے؟

''دولت، شہرت اور کامیابی کے موضوع پر ڈاکٹر صاحب کے لاجواب اور حیرت انگیز لیکچرز جو آپ کی تقدیر بدل سکتے ہیں۔ سائنسی، نفسیاتی اور روحانی طریقے سے دولت، شہرت اور کامیابی کے خواہشمند سنجیدہ لوگوں کے لیے انمول تحفہ، تفصیلات کے لیے جوابی لفافہ ارسال کیجیے۔'' یہ اس اشتہار کے مضمون کا ایک نمونہ ہے جو اکثر اخبارات میں شائع ہوتا ہے، جس پر نمایاں حروف میں لکھا ہوتا ہے کہ ''جن قابو کیجیے'' اس اشتہار میں پرکشش اور دلفریب الفاظ کے ذریعے بے روزگار، پریشان حال، معصوم اور ناتجربہ کار لوگوں کو ٹیلی پیتھی، ہپناٹزم اور پیرا سائیکالوجی کے گمراہ کن کورسز کے ذریعے لامحدود اور پوشیدہ

صلاحیتیں حاصل کرنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔ اس قسم کے انسٹی ٹیوٹ اور اداروں میں نوجوانوں کو نہایت آسان طریقوں کے ذریعے کامیابی وکامرانی کی منزل تک رسائی کے سنہرے خواب دکھا کر دونوں ہاتھوں سے لوٹا جاتا ہے۔ قابل رشک شخصیت بننے اور لامحدود صلاحیتوں کے بے مقصد، پر حماقت اور فضول شوق میں مبتلا لوگوں کی کثیر تعداد نہ صرف اپنا قیمتی وقت اور سرمایہ برباد کرتی ہے بلکہ پر لطف زندگی کو خود اپنے ہاتھوں سے مصائب میں مبتلا کر کے سکون اور چین سے محروم ہو جاتی ہے اور تمام تر کوششوں کے باوجود نتیجے میں ان کے ہاتھ سوائے پچھتاوے کے کچھ نہیں آتا۔

کیا ٹیلی پیتھی کا عملیات کے ساتھ تعلق ہے؟

اس سے پہلے کہ میں اس سوال کی وضاحت، عمل کا تعارف اور اس کو کرنے کی صورت میں پہنچنے والے نقصانات کو اپنے سال ہا سال کے تجربات کی روشنی میں بیان کروں، تاکہ آپ کو صحیح حقیقت کی تہہ تک پہنچنے میں آسانی رہے۔ میں سمجھتا ہوں پہلے آپ کو اخباری اشتہارات کے ذریعے لوگوں کو بے وقوف بنا کر لوٹنے والے نوسربازوں کے طریقۂ واردات سے آگاہ کروں تاکہ وہ سیدھے سادھے افراد جوان اشتہارات سے متاثر ہو کر آسانی سے دھوکہ دہی کا شکار ہو سکتے ہیں، وہ قبل از وقت ان کورسز سے پہنچنے والے نقصانات اور گمراہی سے بچ جائیں۔

ڈاکٹر صاحب کا وہ اشتہار پڑھ کر جس کا آپ پہلے مطالعہ کر چکے ہیں، ہم نے ان کے دیئے ہوئے پتے پر مزید تفصیلات کے لیے خط ارسال کیا۔ اس کے جواب میں انہوں نے ہمیں ایک بروشر بھیجا۔ اس میں درج چند پیراگراف اور سادہ لوح افراد سے بھاری رقوم ہتھیانے کے لیے مختلف کورسز کی تفصیلات پڑھنے کے بعد آپ کو بخوبی اندازہ ہوگا کہ اس قسم کے انسٹی ٹیوٹ نا صرف غیر اسلامی افکار کا کھلے عام پرچار کر کے لوگوں میں گمراہ کن نظریات کے فروغ میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں بلکہ اس کے ساتھ ساتھ ان سے اس کا معاوضہ بھی وصول کرتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب اپنے تعارفی بروشر میں رقم طراز ہیں کہ ''موجودہ دور میں علم کی کوئی انتہا نہیں رہی۔ ہر روز ایسی ایسی نئی کتب اور نظریات سامنے آ رہے ہیں کہ عقل حیران رہ جاتی ہے اور بلاشبہ محسوس ہوتا ہے کہ انسان ستاروں پر کمند ڈال رہا ہے۔ لیکن ہر طالب علم میں اتنی استطاعت نہیں کہ وہ ان مہنگی کتابوں کو خرید سکے۔ ہر طالب علم انگریزی زبان میں اتنی مہارت نہیں رکھتا کہ وہ ان کتابوں کو سمجھ سکے اور ان کے مفہوم سے فائدہ اٹھائے۔ ان تمام باتوں کو سامنے رکھتے

ہوئے انتہائی نیک نیتی اور خلوص کے جذبے کے ساتھ یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ جدید نفسیاتی علوم کو ہر اس طالب علم تک پہنچایا جائے جو اسے سیکھنے اور اس کے ذریعے اپنی زندگی میں مثبت تبدیلی کا خواہاں ہے۔ جب مجھے کوئی طالب علم دور دراز سے خط بھیجتا ہے تو مجھے بے حد خوشی ہوتی ہے اور جب ان لیکچرز کے مطالعے کے بعد وہ خط لکھتا ہے اور کہتا ہے کہ اسے ان لیکچرز سے علم کی روشنی بھی ملی ہے اور حوصلہ بھی تو میں ذات باری تعالیٰ کا شکر گزار ہوتا ہوں کہ اس نے مجھے ان علوم کو پہنچانے کی سعادت عطا کی۔''

محترم ڈاکٹر صاحب اپنے انسٹی ٹیوٹ کے مقاصد بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ''ہپناٹزم اور پیراسائیکالوجی نفسیات کی ایک شاخ ہے۔ یہ ایک جدید نفسیاتی علم ہے۔ جو ہمارے ماورائے حس ادراک، ٹیلی پیتھی، ہپناٹزم، ارتکاز توجہ، مراقبہ، شعور کی بدلی ہوئی حالت، برقی مقناطیسی توانائی، شعور اور تحت الشعور سے بحث کرتا ہے۔ ہپناٹزم کی مدد سے آپ نا صرف اپنے اندر بلکہ رشتہ دار اور دیگر افراد میں مثبت تبدیلیاں پیدا کر سکتے ہیں۔ بے اعتمادی، بے چینی، گھبراہٹ، اکتاہٹ، خوف، نشے، غصے اور تمام بری عادات سے چھٹکارا حاصل کیا جا سکتا ہے۔ امتحان میں اعلیٰ کامیابی، ارتکاز توجہ، دوسروں کو متاثر کرنا، فاقے اور دوا کے بغیر وزن کم کرنا، ذہنی صلاحیتوں کو اجاگر کرنا، ترقی اور آمدنی کے نئے راستے تلاش کرنے کے لیے تحت الشعوری (Sub-con-scious mind) ذہن کو متحرک کرنا شامل ہے۔ اگر مرض نا قابل علاج، نا قابل تشخیص ہو یا دوا اثر نہ کرے تو ہپناٹزم پر بھروسہ کیا جا سکتا ہے کیونکہ یہ ایک جدید نفسیاتی اور سائنسی طریقہ علاج ہے۔ ڈاکٹرز، ہومیو پیتھک، حکماء اور روحانی معالجین کے لیے نادر موقع۔ اس کے علاوہ ریکی، مراقبہ جیسے علوم بھی سکھائے جاتے ہیں۔ پیراسائیکالوجی، مراقبہ اور ہپناٹزم کی مدد سے آپ اپنی زندگی کو با مقصد، پر وقار اور کامیاب بنا سکتے ہیں اور ہر نا ممکن کو ممکن میں تبدیل کر سکتے ہیں۔ ہر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے حضرات استفادہ کر سکتے ہیں۔ آپ ادارے کے ان لیکچرز کا مطالعہ یقین اور سنجیدگی سے کرنے کے بعد اپنے اندر ایک نیا جوش، نیا جذبہ، نیا ولولہ اور نئی توانائی محسوس کریں گے۔ اپنی ذات کو زندگی کے رحم و کرم پر مت چھوڑیے، منفی طرز فکر ختم کیجیے اور مثبت طرز فکر اپنائیے، خوشی اور کامیابی آپ کی منتظر ہے۔ لیکن یہ فیصلہ تو بہر حال آپ کو کرنا ہے کہ آپ اپنی موجودہ زندگی سے مطمئن ہیں یا اس میں خوشگوار تبدیلی چاہتے ہیں۔ فیصلہ آپ کیجیے کامیابی کا راستہ ہم بتائیں گے کل کا [illegible] نہیں جس کے پاس دولت نہیں، پرانی روش چھوڑیے نئی روش

اپنائیے۔ آپ ادارے سے کوئی ایک کورس کیجیے، طریقہ تعلیم پسند آئے تو تعلیم جاری رکھیے ورنہ سمجھ لیجیے ایک تجربہ ہی سہی۔ ادارے کی طرف سے اس وقت درج ذیل کورسز پیش کیے جارہے ہیں...... رقم بذریعہ منی آرڈر ارسال کیجیے۔"

یہ تھا ڈاکٹر صاحب کے انسٹی ٹیوٹ کا تعارف اور طریقہ واردات۔

پاکستان میں جو لوگ اس قسم کے علوم سیکھنے میں عمر عزیز کا بہترین حصہ ضائع کر چکے ہیں، وہ جانتے ہیں کہ ٹیلی پیتھی، ہپناٹزم اور پیراسائیکالوجی حقیقت میں جھوٹ اور فرضی خیالات پر مبنی ہے۔ پاکستان میں ہپناٹزم اور ٹیلی پیتھی کے فرسودہ نظریات عام لوگوں تک پہنچانے میں مقبول عام قسط وار ناول "دیوتا" نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ مصنف نے اس ناول میں فرضی کرداروں کو ان علوم پر دسترس حاصل ہونے کی بدولت لامحدود طاقتوں کا مالک دکھایا۔ اس کے علاوہ اس کے دیکھا دیکھی بعض ناعاقبت اندیش مصنفین نے دولت کے حصول کی خاطر ان موضوعات پر متعدد کتب تصنیف کیں۔ جنہیں پڑھ کر ہزاروں نوجوانوں نے اپنی زندگیاں برباد کر ڈالیں۔ میرے علم میں بہت سے ایسے نوجوان ہیں جو ان کتابوں کی مدد سے ان علوم پر دسترس حاصل کرنے کے چکر میں ذہنی توازن کھو بیٹھے۔ اب میں آپ کو اصل حقیقت سے آگاہ کروں گا کہ آخر وہ کون سی وجہ ہے جس کے باعث کتابوں سے پڑھ کر ٹیلی پیتھی سیکھنے والوں کی اکثریت مختلف مصائب کا شکار ہو جاتی ہے یا ان کا ذہنی توازن برقرار نہیں رہتا۔

حقیقت یہ ہے کہ ٹیلی پیتھی وغیرہ پراسرار علوم کی ایک قسم ہے۔ حالانکہ اس عمل کو کرنے کے دوران نہ تو کوئی شرکیہ کلمات ادا کرنے پڑتے ہیں اور نہ ہی کوئی موکل حاضر ہوتا ہے۔ اس کے باوجود اس عمل کو کرنے والے دس فیصد لوگ نہ تجربہ کاری یا استاد کی لاپرواہی کے سبب اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں جبکہ 80 فیصد کا ذہنی توازن خراب ہو جاتا ہے۔ صرف دس فیصد ایسے بدنصیب ہیں جو اس عمل میں کامیابی حاصل کر کے ظاہری نمود و نمائش اور عارضی دنیاوی کامیابی سے ہمکنار ہو جاتے ہیں۔ لیکن اپنی عاقبت تباہ کر دیتے ہیں۔ اکثر لوگوں میں یہ غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ ٹیلی پیتھی علم نفسیات کی ایک شاخ سے تعلق رکھتی ہے لیکن میں اپنے تجربے کی بنا پر کہتا ہوں کہ اس علم کا شمار شیطانی علوم میں تو کیا جا سکتا ہے لیکن اس کو نفسیات کی ایک شاخ قرار دینا صریحاً دھوکا دینے کے مترادف ہے۔ اسی طرح ڈاکٹر صاحب نے علوم کے جو فوائد گنوائے ہیں، ان کا حقیقت سے دور کا تعلق بھی نہیں۔ جو لوگ [illegible]

ذریعے لوگوں کی زندگیوں سے کھیل رہے ہیں، انہیں روز قیامت اللہ کے حضور جواب دہی کے لیے تیار رہنا چاہیے۔ بعض عامل حضرات یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ انہوں نے سخت محنت کے ذریعے اس علم (ہپناٹزم وغیرہ) کو حاصل کیا ہے۔ وہ جھوٹ بولتے ہیں۔ ان پیشہ ور عاملوں نے اس کا باقاعدہ عمل کیا ہوتا ہے لیکن عام لوگوں کو سچ بات بتانے کی بجائے حقیقت کے برعکس بے سروپا اور جھوٹی معلومات کے ذریعے اصل حقیقت کو ظاہر نہیں کرتے۔ یہ اور وہ تمام عملیات جو عام بازاری کتب میں کثرت کے ساتھ ملتے ہیں کبھی بھول کر ان کتب سے عملیات میں مدد نہیں لینی چاہیے۔ میرے پاس بہت سے ایسے خطوط آرہے ہیں جس میں لوگوں نے کتب میں درج باموکل وظائف کو کرنے کی کوشش کی اور وہ عملیات یا تو ڈر اور خوف کی وجہ سے ادھورے رہ گئے یا بغیر استاد کے انہوں نے عمل مکمل تو کر لیا لیکن اب وہ مختلف پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔

عامل حضرات ٹیلی پیتھی کا عمل کس طرح کرتے ہیں؟ کامیابی کی صورت میں اس سے کیا کام لیے جا سکتے ہیں اور وہ کون کرتا ہے؟ اس کی تفصیل سے آپ کو اندازہ ہوگا کہ یہ عمل اتنا آسان نہیں جتنا کتابوں میں درج ہے۔ ہر انسان کے ساتھ ایک ہمزاد ہوتا ہے۔ ویسے تو ہر عمل میں ہمزاد اہم کردار ادا کرتا ہے لیکن مسمریزم یعنی ٹیلی پیتھی میں کامیابی کی صورت میں ہمزاد انسان کے تابع ہو جاتا ہے اور جو اس سے پوچھا جائے، وہ اس کی معلومات مہیا کرنے کا پابند ہوتا ہے۔ اس عمل میں کسی قسم کی پڑھائی نہیں ہوتی۔ اس کا تعلق نظر کے ساتھ ہے۔ کسی بھی شخص کو نظر پر مرکوز کرنے کی جتنی پریکٹس ہوگی وہ جلد کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔ اس عمل کو کرنے سے پہلے کم از کم روزانہ مختلف اوقات میں کل سات گھنٹے مسلسل دیکھنے اور آنکھ نہ جھپکنے کی مشق کرنا اور اس پر عبور حاصل کرنا ضروری ہے۔ اس عمل کا دنوں کے ساتھ تعلق نہیں ہے، البتہ اس عمل کے دوران پیش آنے والی مشکلات اور ہمزاد سے شرائط طے کرنے کے لیے کسی ایسے استاد کا ہونا ضروری ہے جس نے خود یہ عمل کیا ہو اور اس میں کامیابی حاصل کی ہو۔ اس عمل کو کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ آدمی ہمزاد کو تابع کرنے کی نیت سے کسی ایسے مقام کا انتخاب کرتا ہے جہاں دن کے وقت بھی اندھیرا ہو۔ اس عمل کو کرنے والے عام طور پر جنگلوں میں گڑھے کھود کر یہ عمل کرتے ہیں۔ عمل کا آغاز اس طرح کیا جاتا ہے کہ کسی اندھیرے کمرے یا گڑھے میں بیٹھ کر موم بتی اس طرح جلائی جاتی ہے کہ اپنے [illegible] میں سورج کی روشنی سرخ ہو جاتی ہے، ان اوقات میں عمل شروع کیا

جاتا ہے۔ عامل حضرات نے سورج کی روشنی سے حسابات پہلے سے ترتیب دیئے ہوتے ہیں، اس لیے وہ آسانی کے ساتھ ان اوقات میں عمل شروع کر لیتے ہیں اور یہ عمل اس وقت تک جاری رکھتے ہیں، جب تک ان کا سایہ حرکت شروع نہیں کر دیتا اور جب وہ سایہ یعنی ہمزاد تابع ہو جاتا ہے تو پھر اس سے کام لیا جاتا ہے۔ یہ سوائے اس کے کہ کسی شخص کا نام، مقام اور آنے کے مقصد کے علاوہ کچھ نہیں بتا سکتا۔ میں ایک نوسر باز کو جانتا ہوں جس کا تعلق گوجرانوالہ سے ہے۔ اس نے یہ عمل کیا ہوا تھا۔ جب کوئی انجان شخص اسے ملنے کے لیے جاتا تو وہ فوراً اس کو متاثر کرنے کے لیے اس کا نام، مقام اور آنے کا مقصد بیان کر دیتا۔ اس سے عام آدمی یہ سمجھتا کہ موصوف بڑے عامل ہیں۔ میرے ایک جاننے والے بھی اس کی کرامت سے متاثر ہو کر اس کے گرویدہ ہوئے۔ بعد میں اس کا انجام کیا ہوا، اس کی تفصیل وہ خود بیان کرتے ہیں:

''میرا نام شیخ امجد صدیق ہے۔ میرا بڑا بھائی جس کی عمر اس وقت 31 سال ہے، وہ وہم کے مرض میں مبتلا ہو گیا۔ ہم تقریباً 8 سال سے اس کا علاج کرا رہے ہیں۔ اس عرصے میں علاج کی غرض سے تقریباً 30 کے قریب دم درود کرنے والوں سے رابطہ کیا۔ ان میں پیر فقیر، مولوی، شیعہ، سنی، دیوبندی، حنفی حتیٰ کہ عیسائی عاملوں اور پادریوں کے پاس بھی گیا ہوں۔ ان کو ایک مرتبہ گھر آنے کی فیس 200 سے 500 روپے تک بھی ادا کرتا رہا ہوں۔ ہر پیر کا علیحدہ علیحدہ طریقہ علاج اور مختلف تشخیص تھی۔ تمام تر کوششوں کے باوجود آج بھی میرے بھائی کی حالت ویسی ہی ہے۔ ان تمام لوگوں سے مل کر جو تجربہ مجھے حاصل ہوا ہے، اس کی بنا پر میں کہہ سکتا ہوں کہ پیشہ ور عاملوں کی اکثریت دھوکے بازی سے مجبور لوگوں کی جیبوں پر ہاتھ صاف کرتی ہے۔ مجھے سب سے زیادہ جس بات کا افسوس ہے وہ یہ ہے کہ مہر نواز سے ہمارا تعارف انہوں نے کرایا۔ جو ہمارے پیر تھے اور ہمارا سارا خاندان ان کا عقیدت مند تھا۔ یہ ان دنوں کا قصہ ہے جب میرا بڑا بھائی زاہد صدیق گھر کے ماحول سے تنگ آ کر ہمارے پیروں کے دربار پر رہنے کے لیے چلا گیا کہ شاید مجھے آرام آ جائے۔ جب 15 دن بعد میں اس کی خبر گیری کے لیے وہاں گیا، بھائی کی وہی کیفیت تھی۔ جب میں نے بھائی سے حال احوال دریافت کیا تو اس نے بھی کہا کہ مجھے کوئی فرق نہیں پڑا۔ ابھی ہم باتیں کر رہے تھے کہ پیر صاحب کا بھتیجا وہاں آ گیا۔ میں نے اس سے درخواست کی کہ کہیں سے اس کا علاج کرا دیں ہم بہت پریشان [illegible] مجھے کہنے لگا کہ ایک

صاحب میری نظر میں ہیں۔ ایک مرتبہ ہمارے دربار کے درختوں میں اچانک آگ بھڑک اٹھی تھی۔ ہم سب پانی ڈال ڈال کر بے بس ہو گئے لیکن آگ بجھنے کا نام نہیں لیتی تھی۔ پھر ہمارے والد صاحب کا ایک مرید جو خود بھی پیر ہے، اس نے اپنے علم کے زور پر اس آگ کو قابو کیا۔ میں آپ کی ملاقات اس سے کراؤں گا۔ اگر آپ کے بھائی پر جنات کا سایہ ہوا تو وہ منٹوں میں تمام جنات نکال دے گا۔ قدرت خدا کی کہ ہماری گفتگو کے دوران پیر صاحب تشریف لے آئے۔ شاہ صاحب فرمانے لگے کہ لو جی! جن کی بات کر رہا تھا وہ آ گئے۔ اس پیر کا نام تھا مہر نواز اور گوجرانوالہ سے اس کا تعلق تھا۔ انہوں نے مجھ سے گھر کے حالات دریافت کیے اور بھائی کے متعلق تفصیل سے گفتگو کی۔

مہر نواز کہنے لگا کہ آپ مجھے اپنے گھر لے جائیں۔ میں پیر صاحب کے بھتیجے، پیر مہر نواز اور اپنے بھائی کو ساتھ لے کر گھر آ گیا۔ مہر نواز نے ہم سے ایک خالی بوتل منگوائی۔ اس میں سرسوں کا تیل ڈال کر اس کو تپائی پر رکھا اور ایک کپڑا اس پر ڈال کر منہ میں کچھ پڑھا اور بوتل غائب کر دی۔ ہم سب گھر والے یہ منظر دیکھ کر حیران رہ گئے۔ ہمارے دل میں خیال تھا کہ یہ شخص ضرور ہمیں پریشانیوں سے نجات دلائے گا۔ ابھی ہم یہ سوچ ہی رہے تھے کہ وہ بوتل تیزی کے ساتھ اوپر سے نیچے تپائی پر گری لیکن ٹوٹی نہیں۔ ہم اس سے بہت متاثر ہوئے کہ یہ تو علم میں ہمارے پیروں سے بھی آگے ہے۔ اب ہماری تمام مشکلیں حل ہو جائیں گی۔ مہر نواز نے ہم سے چینی اور سبز الائچی منگوا کر اس پر دم کیا اور تیل کی مالش سارے جسم پر کرنے کی تاکید کی اور کہا کہ آپ فکر نہ کریں۔ آپ کا مریض بالکل ٹھیک ہو جائے گا۔ مگر ایک شرط ہے کہ آپ کو صدقہ دینا پڑے گا۔ اس نے کہا کہ گھر کے غیر شادی شدہ افراد کو نکال کر باقی اہل خانہ کا فی کس ساڑھے 22 کلو بکرے کا گوشت صدقہ کرنا ہے۔ یہ تقریباً رات کا وقت تھا۔ میں نے کہا کہ مہر صاحب اس وقت فوراً اتنا گوشت نہیں ملے گا تو وہ کہنے لگا کہ آپ مجھے اتنی رقم میں ادائیگی کر دیں۔ میں گوشت خرید کر جانوروں کو ڈال دوں گا۔ ہم اس سے اتنا متاثر ہو چکے تھے کہ ہمیں انکار کرنے کی جرأت ہی نہیں ہوئی۔ اس وقت ہمارے اہل خانہ کی تعداد کے حساب سے ساڑھے بائیس کلو گوشت کی قیمت مبلغ 16750 روپے بنی۔ تو میں نے پیروں کے بھتیجے کو ایک طرف علیحدہ کر کے کہا کہ شاہ صاحب! آپ کو ہمارے گھر کے حالات کا علم ہے۔ ہم فوراً اتنی رقم ادا نہیں کر سکتے۔ تو انہوں نے فرمایا کہ میں دعوے سے کہتا ہوں کہ آپ کے بھائی کو آرام آ جائے گا۔ آپ میری ضمانت پر رقم ادا کریں۔ اس وقت گھر میں

صرف پانچ ہزار روپے موجود تھے۔ میں نے وہ دے دیے اور کہا کہ باقی رقم آرام آنے کے بعد ادا کر دوں گا۔ مہرنواز نے پانچ ہزار روپے اپنے پاس رکھے اور کہنے لگا کہ مجھے معلوم ہے آپ کے حالات ٹھیک نہیں لیکن میں صدقہ کی رقم اکٹھی وصول کرتا ہوں۔ میرے والدین نے ہمسایوں سے دو ہزار ادھار مانگ کر ان کی خدمت میں پیش کیا اور کہا کہ بس ہمارے پاس یہی کچھ تھا لیکن اس نے وہ رقم قبول کرنے کی بجائے مجھے مخاطب کر کے کہا کہ آپ کو بھائی کی زندگی عزیز ہے یا دولت تو میں نے جواب دیا کہ مہر صاحب! جو کچھ ہمارے پاس تھا، ہم نے آپ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ تو مہرنواز کہنے لگا کہ میرے پاس ایسا علم ہے جس کے ذریعے میں گھر کے بارے میں مکمل معلومات حاصل کر لیتا ہوں۔ تمہارے پاس رقم موجود ہے اور تم نے اسے تجوری میں رکھا ہوا ہے۔ اگر تم وہ رقم نہ لے کر آئے تو میں وہاں سے رقم غائب کر دوں گا۔ یہ بات سن کر میرا رنگ اڑ گیا۔ کیونکہ تجوری میں واقعی رقم موجود تھی۔ میں نے اس ڈر سے کہ کہیں یہ رقم وہاں سے غائب نہ کر دے، رقم لا کر اس کے حوالے کر دی تو مہرنواز خوش ہو کر کہنے لگا کہ امجد! تمہارے حالات ٹھیک نہیں، تمہیں ایک تحفہ دے کر جاتا ہوں، تم بھی کیا یاد کرو گے۔ ہمارے گھر میں ایک چھوٹا میز تھا، اس نے اس پر ہاتھ رکھ کر اوپر کپڑا ڈال کر کچھ پڑھا، جب کپڑا اٹھایا تو نیچے سے روپے والا انعامی بانڈ موجود تھا۔ اس نے وہ بانڈ مجھے دے دیا اور اس کا نمبر نوٹ کر کے کہنے لگا کہ اسے تم اپنے پاس رکھ لو، میں اپنے موکلوں کے ذریعے یہ بانڈ نمبر قرعہ اندازی میں شامل کرا دوں گا اور تمہارا کوئی نہ کوئی انعام ضرور نکل آئے گا۔ ہم نے جو رقم جمع کی وہ کل 8200 روپے ہوئے۔ جانے سے پہلے مہرنواز نے وہ رقم رومال میں لپیٹ کر اوپر دھاگے کے ساتھ باندھ کر اس کو اسی میز پر رکھ کر اوپر ہاتھ رکھا اور اس پر کپڑا ڈال کر کچھ پڑھا، جب اس نے کپڑا اٹھایا تو رقم وہاں سے غائب تھی۔ جب میں نے حیرت سے پوچھا کہ رقم کہاں گئی؟ تو وہ کہنے لگا کہ آپ کا صدقہ قبول ہو گیا۔ رقم اوپر پہنچ گئی ہے۔ اب آپ کا بھائی صحت یاب ہو جائے گا۔ مہرنواز نے باقی رقم 8550 روپے کے لیے ہمیں سات دن کی مہلت دی۔ مہلت گزرنے کے بعد جناب گھر تشریف لائے اور بتایا کہ آپ کے بھائی کے خون میں کیڑے پڑ گئے ہیں۔ آپ کے تمام اہل خانہ پر جادو کیا گیا ہے اور کاروبار پر بھی بندش لگی ہوئی ہے۔ وہ کہنے لگے کہ جادو اور کاروبار کی بندش تو میں آج ہی ختم کر دوں گا لیکن خون کی صفائی دو تین دن بعد آ کر کروں گا۔ آپ دو تین بوتل خون کا انتظام کر کے رکھیں۔ اس کے بعد اس نے ہم سے ایک بڑی پرات منگوائی۔ ہاتھ کو اس پرات کے اوپر

فضا میں رکھ کر اوپر کپڑا ڈالا اور کچھ پڑھا تو پرات میں بہت زور سے کسی کے گرنے کی آواز آئی۔ جب کپڑا اٹھایا گیا تو اس میں ایک پرانی قسم کا زنگ آلود تالا، چار عدد کھلونا نما کپڑے کی گڑیاں جن میں کامن پنیں لگی ہوئی تھیں اور بوسیدہ مٹی تھی۔ بہر حال اس نے ہمارے سامنے گڑیوں سے پنیں نکال لیں۔ اور کہا کہ آج کے بعد تم جادو سے آزاد ہو گئے ہو۔ اس کے بعد اس نے زنگ آلود تالا کھولا اور کہا کہ کاروبار پر بندش بھی ختم کر دی ہے۔ ہم اس سے اتنا متاثر تھے کہ وہ جو بات بھی کرتا، ہم اسے من و عن تسلیم کر لیتے۔ ان کاموں سے فارغ ہو کر وہ کہنے لگا کہ آپ کا 75 فیصد کام ہو گیا ہے۔ جبکہ 25 فیصد کام دو دن بعد آ کر کر دوں گا۔ ہم نے اسی وقت بقایا رقم جو 8550 روپے بنتی تھی، اپنے پیروں کے بھتیجے کے حوالے کی جوان کے ساتھ ہی آیا تھا۔ حامد شاہ صاحب نے وہ رقم گن کر مہرنواز کو پکڑا دی لیکن مہرنواز نے رقم گنے بغیر اپنی جیب میں ڈال لی۔ تھوڑی دیر گزرنے کے بعد اس پر کپکپی کی کیفیت طاری ہو گئی۔ مہرنواز نے رقم نکال کر گننا شروع کر دی اور اس میں سے 150 روپے مجھے واپس کر دیے کہ یہ رقم آپ نے غلطی سے زائد ادا کر دی ہے۔ کیونکہ میرے موکلوں نے مجھے بتایا ہے کہ حرام نہیں کھانا اور ان کی اضافی رقم واپس کر دو۔ میں حیران تھا کہ ہم نے دو مرتبہ گن کر رقم پوری ادا کی ہے، لیکن میں نے خاموشی سے 150 روپے اپنے پاس رکھ لیے۔ اس کے بعد اس نے ہم سے اجازت لی اور جاتے ہوئے وہ گڑیاں، تالا اور مٹی اپنی گاڑی میں رکھ لی۔ اس کے پاس پرانے رنگ کی پرانی 14 نمبر آسمانی رنگ کی گاڑی تھی اور یہ کہہ کر رخصت ہوا کہ دو دن بعد دوبارہ آؤں گا اور میرے پیروں کو بھی تاکید کی کہ آپ نے اس دن ضرور آنا ہے تاکہ ان کا کام مکمل کر کے ان سے دعائیں لیں۔ میرے پیر صاحب تو آ گئے لیکن مہرنواز نہ آیا مہرنواز جاتے ہوئے مجھے اپنے گھر کا فون نمبر اور اپنا موبائل نمبر دے گیا تھا۔ میں نے فون پر رابطہ کرنے کی کوشش کی۔ موبائل نمبر تو کسی نے اٹینڈ نہیں کیا لیکن گھر کا نمبر مل گیا۔ گھر سے اس کی اہلیہ نے جواب دیا کہ مہر صاحب اسلام آباد کسی میجر کا کام کرنے گئے ہیں۔ دو دن بعد آپ کے پاس پہنچ جائیں گے۔ جب یہ دو دن بھی گزر گئے اور وہ نہ آیا تو میرے دل میں وسوسے پیدا ہونے شروع ہو گئے کہ اتنی رقم بھی دے دی ہے لیکن بھائی کی صحت بھی ابھی تک ٹھیک نہیں ہوئی۔ اب پیر صاحب بھی نہیں مل رہے۔ چار دن میں مسلسل فون پر رابطہ کرتا رہا لیکن کوئی رابطہ نہ ہوا تو میں شاہ صاحب کو ساتھ لے کر گوجرانوالہ اس کے گھر پہنچا۔ ہمارے بار بار دستک دینے پر اس کی بیوی باہر آئی اور کہنے لگی کہ مہر صاحب ابھی تک اسلام

آباد سے واپس نہیں آئے۔ہم پیغام دے کر واپس آ گئے۔

اس کے پندرہ دن بعد اس نے فون کیا۔اپنی مجبوریاں بیان کیں اور پانچ سات دن بعد آنے کا وعدہ کیا۔جب اس نے مسلسل وعدہ خلافی کی تو ایک دن میں نے اس کے گھر فون کیا تو اس کی بیوی نے فون اٹھایا۔میرے اور اس کے درمیان تلخ جملوں کا تبادلہ ہوا۔میں نے اسے دھمکی دی کہ اگر مہر نواز نے کام نہیں کرنا تو ہماری رقم واپس کر دے۔نہیں تو میں آپ کے محلے میں آ کر معززین کو اکٹھا کروں گا۔اس کے دوسرے ہی روز مہر نواز کا فون آ گیا کہ تم نے میری بیوی کے ساتھ بدتمیزی کی ہے۔اب میں نے آپ کے بھائی کا علاج نہیں کرنا اور نہ ہی رقم واپس کرنی ہے، تم جو کر سکتے ہو کر لو۔یہ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا۔وہ شاید اسی بہانے کی تلاش میں تھا۔اب مجھے احساس ہوا کہ ہمارے ساتھ فراڈ ہو گیا ہے۔

میں نے اپنے پیروں کو تمام صورتحال سے آگاہ کیا تو وہ کہنے لگے کہ چند دن انتظار کر لو۔اگر وہ نہ آئے تو ہمارے آستانے پر آ جانا، ہم تمہارے ساتھ اس کے پاس جائیں گے۔جب چند دن بعد میں دربار پہنچا تو انہوں نے بھی ٹال مٹول سے کام لیا۔(بعد میں مجھے مہر نواز نے بتایا کہ تمہارے پیروں نے آدھی رقم کا حصہ وصول کر لیا تھا۔اس لیے وہ میرے پاس نہیں آ سکتے تھے) میں نے دربار کے چکروں سے تنگ آ کر خود ہی مہر نواز سے رقم وصول کرنے کا فیصلہ کر لیا۔میں نے اس کے گھر کے بہت چکر لگائے۔بارھویں چکر میں میرا اور اس کا آمنا سامنا ہو گیا۔اب پہلے والی عقیدت ختم ہو چکی تھی۔اس نے مجھے صاف کہا کہ میرے پاس کچھ نہیں۔میں تو بس فراڈ کے ذریعے اپنا کام نکالتا ہوں۔اگر میرے پاس جن ہوتے تو میں کشمیر نہ آزاد کرا لیتا۔جب اس کی اصلیت کھل کر میرے سامنے آ گئی تو میں نے اپنے دوستوں کو اکٹھا کر کے اس کے گھر کے بار بار چکر لگائے۔جب کسی طرح بات نہ بنی تو ہم گوجرانوالہ کے ایک سابق ایم این اے کے بھتیجے ضیاء اللہ بٹ کے پاس کسی کی معرفت پہنچے۔اس کا اپنے علاقے میں کافی اثر ورسوخ تھا۔وہ ہمارے ساتھ اس کے گھر گئے تو مجبوراً مہر نواز نے رقم ادا کرنے کی ہامی بھری اور ساتھ کہا کہ میں نے تمہیں ایک پائی بھی واپس نہیں کرنی تھی لیکن اب تم انہیں ساتھ لے کر آئے ہو، تمہاری قسمت اچھی ہے۔اس کے بعد اس نے قسطوں میں مجھے آدھی رقم ادا کی اور آدھی یہ کہہ کر دبا لی کہ آدھی رقم کا مطالبہ پیروں سے کروں کیونکہ انہوں نے حصہ وصول کیا ہے۔جب میں نے اپنے پیروں سے بقیہ رقم کا تقاضا کیا تو انہوں نے انکار کر دیا کہ وہ جھوٹا ہے۔ہم نے کوئی حصہ وصول نہیں کیا۔مجھے افسوس صرف اس بات

کا ہے کہ اگر ہمارے پیروں کو یہ علم تھا کہ یہ جھوٹا اور فراڈیا ہے تو مجھے اس سے آگاہ کرتے۔میں تو اپنے پیروں پر اعتماد کر کے لٹ گیا۔

نظر بد اور اس کا حل:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنات اور انسانوں کی نظر بد سے پناہ طلب کیا کرتے تھے۔پھر جب معوذتین (سورۃ الفلق، سورۃ الناس) نازل ہوئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کثرت کے ساتھ انہیں پڑھتے، جبکہ باقی دعاؤں کے پڑھنے میں کمی واقع ہوئی۔(ابن ماجہ، الترمذی)

ایک دوسری حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "نظر بد سے اللہ کی پناہ طلب کرو، کیونکہ نظر بد کا لگنا حق ہے۔" (ابن ماجہ) ان احادیث سے واضح ہو جاتا ہے کہ نظر بد کا لگنا ممکن ہے۔

قرآن مجید کی سورۃ یوسف کی آیت نمبر 67`68 کی تفسیر کرتے ہوئے حافظ ابن کثیر نے دلائل کے ساتھ ثابت کیا کہ نظر بد کی حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔

حضرت یعقوب علیہ السلام کے گیارہ بیٹے فلسطین میں قحط کی وجہ سے غلہ کے حصول کی خاطر مصر روانہ ہونے لگے، تو حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو جو نصیحت کی، قرآن نے اس کا نقشہ اس طرح کھینچا ہے۔

ترجمہ: "اور کہنے لگے، اے میرے بچو! مصر کے دارالسلطنت میں ایک دروازے سے داخل نہ ہونا، بلکہ مختلف دروازوں سے جانا۔مگر میں اللہ کی طرف سے آنے والی کسی چیز کو تم سے ٹال نہیں سکتا، حکم صرف اللہ ہی کا چلتا ہے۔میں نے اس پر بھروسہ کیا ہے اور جس کو بھی بھروسہ کرنا ہو، اسی پر کرے۔اور جب وہ انہیں راستوں میں سے داخل ہوئے، جن کا حکم ان کے والد یعقوب علیہ السلام نے انہیں دیا تھا۔تو اس (حضرت یعقوب علیہ السلام) کی یہ احتیاطی تدابیر اللہ کی مشیت کے مقابلے میں ان کے کچھ بھی کام نہ آ سکیں۔ہاں بس یعقوب علیہ السلام کے دل میں جو ایک کھٹک تھی، اسے دور کرنے کے لیے اس نے اپنی سی کوشش کر لی۔بیشک وہ ہمارے سکھلائے ہوئے علم کا عالم تھا، مگر اکثر معاملے کی حقیقت کو جانتے نہیں ہیں۔" (سورۃ یوسف آیت 57`68)

حضرت یعقوب علیہ السلام کے پاس اللہ کی طرف سے عنایت کردہ الہامی علم موجود تھا اور وہ جانتے

تھے کہ نظر کا لگ جانا حق ہے۔ یہ گھڑسوار کو نیچے گرا سکتی ہے یا انسان کسی مصیبت میں مبتلا ہو سکتا ہے۔

چونکہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے تمام بیٹے اچھے، خوبصورت، صحت منداور مضبوط جسم کے مالک تھے۔ اس بنا پر اپنے بچوں پر نظر لگ جانے کا کھٹکا تھا۔ اس لیے حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو نظر بد سے بچانے کے لیے نصیحت کے ذریعے تدبیر پوری کی، حالانکہ ان کا اس بات پر ایمان تھا اور وہ جانتے تھے کہ میری یہ تدبیر، تقدیر میں ہیر پھیر نہیں کر سکتی۔ اللہ کی قضا کو، چاہے کوئی شخص خواہ وہ نبی ہی کیوں نہ ہو، کسی تدبیر سے بدل نہیں سکتا۔ اس تمام واقعے سے یہ بات کھل کر سامنے آ گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ جو کام کرنا چاہتا ہے، وہ بہر حال پورا ہو کر رہتا ہے۔ آج بھی بعض لوگ ایسے ہیں جو ان حقائق کو تسلیم کرنے سے انکاری ہیں۔ انُ کے عقائد کی اصلاح کے لیے حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب زاد المعاد سے حوالہ نقل کیا جا رہا ہے۔ حافظ ابن قیم اپنی کتاب کے صفحہ 165 پر رقم طراز ہیں۔

"کچھ کم علم لوگوں نے نظر بد کی تاثیر کو باطل قرار دیا ہے اور ان کا کہنا ہے کہ یہ تو محض توہم پرستی ہے اور اس کی کوئی حقیقت نہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ سب سے زیادہ جاہل اور ارواح کی صفات اور ان کی تاثیر سے ناواقف ہیں اور ان کی عقل پر پردہ پڑا ہوا ہے۔ جب کہ تمام امتوں کے عقلاء باوجود اختلاف مذہب کے نظر بد کے اثرات سے انکار نہیں کرتے۔ اگرچہ نظر بد کے اسباب اور اس کی جہت تاثیر کے سلسلے میں ان میں اختلاف موجود ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمام جسموں اور روحوں میں مختلف طاقتیں اور طبیعتیں پیدا کی ہیں اور ان میں الگ الگ خواص اور اثر انداز ہونے والی متعدد کیفیات ودیعت کی ہیں اور کسی عقلمند کے لیے ممکن نہیں کہ وہ جسموں میں روحوں کی تاثیر سے انکار کرے، کیونکہ یہ چیز دیکھی اور محسوس کی جا سکتی ہے اور آپ دیکھ سکتے ہیں کہ ایک شخص کا چہرہ اس وقت انتہائی سرخ ہو جاتا ہے، جب اس کی طرف وہ انسان دیکھتا ہے جس کا وہ احترام کرتا ہے اور اس سے شرماتا ہو۔ اور اس وقت پیلا پڑ جاتا ہے جب اس کی طرف ایک ایسا آدمی دیکھتا ہے جس سے وہ ڈرتا ہو اور میں نے کئی ایسے اشخاص دیکھے ہیں جو محض کسی کے دیکھنے کی وجہ سے کمزور پڑ جاتے ہیں۔ یہ سب کچھ روحوں کی تاثیر کے ذریعے ممکن ہوتا ہے اور چونکہ اس کا تعلق نظر سے ہوتا ہے، اس لیے نظر بد کی نسبت آنکھ کی نظر کی طرف کی جاتی ہے۔ حالانکہ آنکھ کی نظر کچھ کردار ادا نہیں کرتی، یہ تو اصل میں روح کی تاثیر ہوتی ہے۔

تمام روحیں اپنی طبیعتوں، طاقتوں، کیفیتوں اور اپنے خواص کے اعتبار سے مختلف ہوتی ہیں۔ پس حسد کرنے والے انسان کی روح واضح طور پر اس شخص کو اذیت پہنچاتی ہے جس سے حسد کیا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حاسد کے شر سے پناہ طلب کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس لیے حاسد کی تاثیر نظر ایک ایسی چیز ہے جس سے صرف وہی شخص انکار کر سکتا ہے، جو حقیقت انسانیت سے خارج ہو۔

نظر بنیادی طور پر اس طرح لگ جاتی ہے کہ حسد کرنے والا ناپاک نفس جب ناپاک کیفیت اختیار کر کے کسی کے سامنے آتا ہے تو اس میں اس ناپاک کیفیت کا اثر ہو جاتا ہے اور ایسا کبھی آپس کے ملاپ کی وجہ سے ہوتا ہے اور کبھی آمنے سامنے کی وجہ سے اور کبھی دیکھنے کی وجہ سے اور کبھی اس شخص کی طرف روح کی توجہ سے، بلکہ اگر کبھی کسی اندھے کو کسی چیز کا وصف بیان کر دیا جائے تو اس کے دل میں حاسدانہ جذبات پیدا ہو جائیں تو اس کا اثر بھی ہو سکتا ہے اور بہت سارے ایسے لوگ جن کی نظر اثر انداز ہوتی ہے، محض وقت کے ساتھ بغیر دیکھے صرف سن کر ان کی نظر لگ جاتی ہے اور یہ وہ مہلک تیر نما شعاعیں ہوتی ہیں، جو نظر لگانے والے انسان کے نفس سے نکلتی ہیں۔ یہ تیر کبھی نشانے پر جا لگتے ہیں اور کبھی ان کا نشانہ خطا بھی ہو جاتا ہے۔ جس شخص کی طرف یہ تیر متوجہ ہوتے ہیں، اگر اس نے ان سے اور نظر بد سے بچنے کے لیے تدابیر کر رکھی ہیں تو وہ تیر نشانے سے خطا ہو جاتے ہیں، اور کبھی کبھار واپس پلٹ کر خود حسد کرنے والے انسان کو شکار کر لیتے ہیں۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ نظر بد تین مراحل سے گزر کر کسی پر اثر انداز ہوتی ہے۔ سب سے پہلے دیکھنے والے شخص میں کسی چیز کے متعلق حیرت پیدا ہوتی ہے پھر اس کے نفس میں حاسدانہ جذبات پیدا ہوتے ہیں اور پھر ان حاسدانہ جذبات کا زہر نظر کے ذریعے منتقل ہو جاتا ہے۔"

نظر بد اور حسد میں فرق ہے کہ یہ دو الگ الگ موضوع ہیں۔ ان سے بچنے کے لیے ان کا سمجھنا ضروری ہے۔ بخاری کی کتاب الطب باب دعاء العائد للمریض اور مسلم کی کتاب السلام باب استحباب رقیة المریض میں اس کا ذکر یوں کیا گیا ہے۔ ہر نظر لگانے والا شخص حاسد ہوتا ہے، جبکہ ہر حاسد نظر لگانے والا نہیں ہوتا۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے سورۃ الفلق میں حاسد کے شر سے پناہ طلب کرنے کا حکم دیا ہے۔ پس جب بھی کوئی مسلمان کسی حاسد سے پناہ طلب کرے گا تو اس میں نظر لگانے والے انسان سے بچاؤ خود بخود آ جائے گا۔ یہی قرآن مجید کی بلاغت، شمولیت اور جامعیت ہے۔ اکثر اوقات کسی ناعاقبت اندیش کے حسد میں مبتلا ہونے کی وجہ بغض اور کینہ ہوتا ہے اور اس میں یہ خواہش بھی

شامل ہوتی ہے کہ جو نعمت دوسرے انسان کو ملی ہے، وہ اس سے حیرت، پسندیدگی اور کسی چیز کو بڑا سمجھنے پر ہوتا ہے۔ غرضیکہ دونوں کی تاثیر ہوتی ہے، جبکہ سبب الگ الگ ہوتا ہے۔

''نظر'' نیک انسان کی بھی لگ جاتی ہے!

اسی طرح حاسد کسی متوقع کام کے متعلق حسد کرسکتا ہے، جبکہ نظر لگانے والا کسی موجود چیز کو ہی نظر لگا سکتا ہے۔ کوئی بھی انسان اپنے آپ سے حسد نہیں کرسکتا، البتہ اپنے آپ کو نظر بد لگا سکتا ہے۔ یہ جان لیں کہ حسد صرف کینہ پرور انسان ہی کرتا ہے جبکہ نظر کسی نیک آدمی کی بھی لگ سکتی ہے۔ اس کے باوجود کہ اس کے دل میں کسی سے نعمت چھن جانے کا ارادہ نہ ہو، اس کے لیے صرف حیرت کا اظہار ہی کافی ثابت ہوسکتا ہے۔ جیسا کہ عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظر سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لگ گئی تھی، حالانکہ عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعلق بدری صحابہ کرام سے تھا۔

دوسروں کو نظر بد سے بچانے کے لیے ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ جب وہ کسی چیز کو دیکھے، وہ چیز اسے اچھی لگے یا پسند آجائے تو زبان سے ''ماشاء اللہ'' یا ''بارک اللہ'' کے الفاظ ادا کرے تاکہ اس کی نظر کا برا اثر نہ ہو۔ حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی تعلیم دی تھی۔ یہ تمام تفصیل اور مختلف کتب کے حوالہ جات دینے کا اصل مقصد یہ تھا کہ نظر بد کا علاج کرنے والے کا یقین مستحکم ہوجائے کہ اگر وہ کبھی اس کا شکار ہوجائے تو خود علاج کر کے اس مصیبت سے چھٹکارہ حاصل کر لے۔ میرے علم کے مطابق نظر کی تین اقسام ہیں۔

1) خوشی کی نظر: کسی بھی چیز کو دیکھ کر خوش ہونا یا حیرت کا اظہار کرنا۔ چاہے وہ بچے ہوں، کوئی عمارت ہو یا کسی کا عمدہ کام۔

2) ڈھانپ کی نظر: اس کا باقاعدہ عمل کیا جاتا ہے اور اس کا تعلق جادو کی ایک قسم سے ہے۔ جس میں موکلات کے ذریعے اپنا مقصد حاصل کیا جاتا ہے۔

3) دکھ، عناد یا حسد کی نظر: اس کی تعریف آپ پہلے پڑھ چکے ہیں۔

ان تمام اقسام کی نظر کا علاج قرآنی و روحانی وظائف کے ذریعے ممکن ہے۔ یہاں جو وظائف درج کیے جارہے ہیں، ان کے ذریعے آپ کسی کا بھی علاج کرسکتے ہیں، شفاء اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ اگر کسی بچے یا بالغ کو خوشی کی نظر لگ جائے اور آپ کے علم میں یہ بات آجائے تو فلاں [illegible] کا جوٹھا پانی مریض کو

پلایا جائے یا کوئی بھی کھانے والی چیز پہلے نظر لگانے والے کو کھلائی جائے۔ جب وہ آدھی کھالے تو باقی مریض کو کھلا دیں ان شاء اللہ شفا ہوجائے گی۔

نظر بد سے بچانے والے قرآنی وظائف:

اگر یہ معلوم نہ ہو کہ کس کی نظر لگی ہے، تو پھر علاج کے لیے 21 مرتبہ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ پڑھ کر یا اُعِیْذُکَ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ پڑھ کر مریض کو پھونک مار کر دم کریں۔

اس کے علاوہ 72 مرتبہ سورۃ نون کی آخری دو آیات وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ○ وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ○ پڑھ کر مریض کو دم کریں۔ اس کے بعد گیارہ مرتبہ سورۃ اخلاص (قل هو الله احد) پڑھ کر دم کریں۔ اول و آخر درود ابراہیمی (نماز والا) پڑھ لیں۔ ان شاء اللہ شفا ہوجائے گی۔

خوشی کی نظر کا علاج:

خوشی کی نظر کے لیے ایک مختصر عمل ہے لیکن اس کو تین دن مسلسل کرنا ہے۔ 72 مرتبہ یہ دعا

''بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ

مَعَ اِسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ'' پڑھ کر مریض پر پھونک مار کر دم کریں۔ اس کے بعد 72 مرتبہ ہی یہ دعا ''اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ'' پڑھ کر دم کریں۔ جس کو نظر لگی ہو، پڑھنے کے دوران گاہے بگاہے اس کو پھونکیں مارتے رہیں اور کوئی چیز چینی یا پانی بھی ساتھ دم کر کے کھلائیں۔ اس عمل کے شروع اور آخر میں درود ابراہیمیؑ (نماز والا) لازمی پڑھنا ہے۔ ان شاء اللہ شفا ہوجائے گی۔

عناد یا دکھ کی نظر کا علاج:

عناد یا دکھ وغیرہ کی نظر کے لیے 21 مرتبہ آیت الکرسی، 21 مرتبہ سورۃ اخلاص، 21 مرتبہ سورۃ الفلق، 21 مرتبہ سورۃ الناس، 21 مرتبہ ''اَللّٰهُ حَافِظِيْ اَللّٰهُ نَاصِرِيْ اَللّٰهُ نَاظِرِيْ اَللّٰهُ مَعِيَ'' ان سب وظائف کو پڑھنے کے دوران مریض کو پھونکیں مار کر دم کرتے جائیں، یہ عمل گیارہ دن مسلسل کرنا

ہے۔ عمل شروع کرنے سے پہلے اور آخر میں درود ابراہیمی پڑھنا ہے۔

حدیث شریف کی کتاب مسلم میں ایک حدیث درج ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ''نظرِ بد کا لگنا حق ہے اور اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت لے جانے والی ہوتی، تو وہ نظرِ بد ہوتی اور جب تم میں سے کسی ایک سے غسل کا مطالبہ کیا جائے تو وہ ضرور غسل کرے۔'' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں: ''جس شخص کی نظرِ بد کسی کو لگ جاتی تھی، اسے وضو کرنے کا حکم دیا جاتا تھا۔ پھر اس پانی سے مریض کو غسل کرا دیا جاتا تھا۔'' اس طریقے کے ذریعے بھی نظرِ بد کا علاج کیا جا سکتا ہے۔ مگر یہ اسی وقت ممکن ہے جب یقین ہو کہ فلاں شخص کی نظرِ بد کے اثرات کی وجہ سے ہی مریض بیماری میں مبتلا ہوا ہے۔

نظرِ بد کے علاج اس کے علاوہ بھی ہیں جو یہاں درج کیے جا رہے ہیں۔ مریض کے سر پر ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھ کر پھونک ماریں۔ **بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ وَاللّٰهُ يَشْفِيْكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ يُؤْذِيْكَ وَمِنْ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَيْنٍ حَاسِدٍ اللّٰهُ يَشْفِيْكَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ ○**

ایک دعا جو یہاں درج کی جا رہی ہے، اس کے ذریعے بھی دم کر کے مریض کا علاج کیا جا سکتا ہے۔ مریض کے سر پر ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھیں۔ **اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ اَذْهِبِ الْبَاسَ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا ○**

ان تمام عملیات کے لیے وقت کی کوئی قید نہیں۔ باوضو ہو کر اللہ سے مریض کے لیے شفاء کی طلب دل میں رکھ کر عمل کریں۔ ان شاء اللہ --- اللہ فضل کرے گا اور نظرِ بد کے تمام اثرات زائل ہو جائیں گے۔

......☆☆......

استاد بشیر احمد کی طرف سے بتائے گئے وظائف پر اعتراضات کے جوابات

جادو ٹونے کے علاج کی شرعی حیثیت:

اب تک آپ نے پراسرار علوم کے سابق ماہر استاد بشیر احمد صاحب کے سابقہ تجربات کی روشنی میں میں جنات، جادو اور عملیات کی پرخطر راہوں کے اسرار و رموز اور حقائق سے آگاہی حاصل کی۔ ان مضامین کی اشاعت سے جہاں بہت سے پریشان حال لوگوں نے استفادہ کیا' وہاں ہمیں ایسے خطوط بھی موصول ہوئے جن میں مطالبہ کیا گیا تھا کہ ان وظائف کی اشاعت کو فوری طور پر بند کیا جائے۔ ایک صاحب جن کا تعلق کراچی سے ہے، موصوف لکھنے لکھانے کا شوق بھی رکھتے ہیں' انہوں نے اپنے خط میں فرمایا ہے کہ ''جادو کا عقیدہ ہی انسان کو گمراہ، کمزور اور منتشر کرنے کے لیے کافی ہے۔'' اس قسم کے عقائد پر مبنی خطوط کا مطالعہ کرنے کے بعد میں نے فیصلہ کیا کہ وہ تمام لوگ جو ابھی تک جادو کی حقیقت اور اس کے با اثر ہونے سے انکاری ہیں، ان کے اطمینان قلب کے لیے قرآن و حدیث اور آئمہ اسلام کی کتب سے دلائل پیش کیے جائیں۔ تاکہ انہیں اپنے عقائد کی اصلاح کرنے میں دشواری پیش نہ آئے۔

جادو کے وجود پر امام نوویؒ اپنی کتاب المغنی میں لکھتے ہیں: ''اور جادو فی الواقع موجود ہے اور اس کی کئی اقسام ہیں۔ وہ جو کہ مار دیتا ہے اور وہ جو کہ بیمار کر دیتا ہے اور وہ جو کہ خاوند کو بیوی کے قریب جانے سے روک دیتا ہے اور وہ جو کہ میاں بیوی کے درمیان جدائی ڈال دیتا ہے۔'' **(جلد نمبر 10 صفحہ 106)**

جادوگروں سے متعلق قرآن و حدیث میں بہت سی معلومات درج ہیں۔ اسلام کا تھوڑا بہت علم رکھنے والا شخص بھی ان سے واقف ہے۔ جادو اس عمل کو کہتے ہیں جس کو سیکھنے کے لیے پہلے شیطان کا قرب حاصل کیا جاتا ہے اور پھر اس سے مدد لی جاتی ہے۔ جادوگر جتنا بڑا کفریہ کام کرے گا' شیطان اتنا زیادہ اس کا فرمانبردار ہوگا۔ امت مسلمہ کو ہلاکت اور گمراہی سے بچانے کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحیح [illegible] فرمایا کہ ''وہ شخص ہم میں سے نہیں جس نے فال نکالی یا اس کے لیے فال نکالی گئی اور جس

نے غیب کو جاننے کا دعویٰ کیا یا وہ غیب کا دعویٰ کرنے والے کے پاس گیا اور جس نے جادو کیا یا اس کے لیے جادو کیا گیا اور جو شخص نجومی کے پاس آیا اور وہ جو کچھ کہتا ہے، اس نے اس کی تصدیق کر دی تو اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت سے کفر کیا۔'' (ہیثمی مجمع جلد 5 صفحہ 20)

اس حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جادو اور جادوگر کے پاس جانے سے منع فرمایا ہے۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی ایسی چیز سے ہی روکتے ہیں جس کا حقیقت میں وجود ہو۔ اسی طرح ایک اور حدیث جسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' سات ہلاکت کرنے والے کاموں سے بچ جاؤ۔''

صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین نے پوچھا'' اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! وہ سات کام کون سے ہیں؟''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' اللہ کے ساتھ شرک کرنا، جادو کرنا، کسی شخص کو بغیر حق کے قتل کرنا، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، جنگ کے دن پیٹھ پھیر لینا اور پاک دامن ایمان والی اور بھولی بھالی عورتوں پر تہمت لگانا۔'' (بخاری)

اس حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جادو سے بچنے کا حکم دیا اور اس کا شمار ہلاک کر دینے والے کبیرہ گناہوں میں کیا ہے۔ یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ جادو ایک حقیقت ہے' محض خام خیالی نہیں۔ اسی موضوع کی مناسبت سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' جس نے ستاروں کا علم سیکھا، گویا اس نے جادو کا ایک حصہ سیکھ لیا۔ پھر وہ ستاروں کے علم میں جتنا آگے جائے گا اتنا ہی اس کے جادو کے علم میں اضافہ ہوگا۔'' (ابوداؤد، ابن ماجہ)

اس حدیث کے الفاظ سے صاف ظاہر ہے کہ جادو ایک علم ہے اور اسے باقاعدہ طور پر حاصل کیا جا سکتا ہے۔ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سختی کے ساتھ جادو کا علم سیکھنے سے منع فرما دیا۔ اگر جادو کا علم حقیقت میں موجود نہ ہوتا اور اس کی تعلیم بھی ممکن نہ ہوتی تو اللہ رب العالمین قرآن مجید میں اس بات کی خبر نہ دیتے کہ وہ لوگ جادو سیکھتے تھے۔

ترجمہ:'' اور لگے ان چیزوں کی پیروی کرنے جو شیاطین، سلیمان علیہ السلام کی سلطنت کا نام لے کر پیش کیا کرتے تھے۔ حالانکہ سلیمان علیہ السلام نے کبھی کفر نہیں کیا' کفر کے مرتکب تو وہ شیاطین تھے جو

لوگوں کو جادوگری کی تعلیم دیتے تھے۔ وہ پیچھے پڑے اس چیز کے جو بابل میں دو فرشتے ہاروت اور ماروت پر نازل کی گئی تھی۔ حالانکہ وہ (فرشتے) جب کبھی کسی کو اس کی تعلیم دیتے تھے تو پہلے صاف طور پر متنبہ کر دیا کرتے تھے'' دیکھو! ہم محض ایک آزمائش ہیں، تم کفر میں مبتلا نہ ہو۔'' پھر بھی یہ لوگ ان سے وہ چیز سیکھتے تھے جس سے شوہر اور بیوی میں جدائی ڈال دیں۔ ظاہر تھا کہ اذن الٰہی کے بغیر وہ اس ذریعے سے کسی کو کبھی ضرر نہ پہنچا سکتے تھے۔ مگر اس کے باوجود وہ ایسی چیز سیکھتے تھے جو خود ان کے لیے نفع بخش نہیں، بلکہ نقصان دہ تھی اور انہیں خوب علم تھا کہ جو اس چیز کا خریدار بنا' اس کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ کتنی بری متاع تھی جس کے بدلے انہوں نے اپنی جانوں کو بیچ ڈالا۔ کاش انہیں معلوم ہوتا اگر وہ ایمان اور تقویٰ اختیار کرتے تو اللہ کے ہاں اس کا جو بدلہ ملتا' وہ ان کے لیے زیادہ بہتر تھا۔ کاش انہیں خبر ہوتی۔'' (سورۃ البقرہ۔ آیت 102,101)

ان دلائل کی موجودگی میں اگر کوئی شخص یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ جادو ایک حقیقی علم ہے اور اللہ کے اذن کے بغیر یہ کچھ اثر نہیں کر سکتا تو ہم اس شخص کو مورد الزام نہیں ٹھہرا سکتے۔

ہمیں ایک خط موصول ہوا ہے۔ جس میں موصوف لکھتے ہیں کہ خط کی یہ مختصر تحریر صرف نمونے کے طور پر پیش کی گئی ہے۔ مجموعی طور پر خط میں ایک ہی اعتراض ہے کہ کیا کوئی عامل از خود وظائف کی تعداد متعین کر سکتا ہے۔ جبکہ ایک سوال ضمنی طور پر پیدا ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص جادو ٹونے یا آسیب کے اثر کا شکار ہو جائے تو وہ شرعی طریقے سے کس طرح علاج کرے؟

ایک تحریکی رسالے میں'' جادو'' اور'' عملیات'' کے بارے میں مسلسل مضامین دیکھ کر سخت حیرت ہوتی ہے۔ اس طرح کے عمل ہی تو ایمان اور عقیدہ توحید میں نقب لگانے کا نقطہ آغاز ثابت ہوتے ہیں۔ سید مودودی رحمتہ اللہ علیہ نے بھی ان چیزوں کو اپنی گفتگو یا تحریر میں کوئی اہمیت نہیں دی۔ ہم نے ساری زندگی جو کچھ قرآن و حدیث اور مولانا مودودی رحمتہ اللہ علیہ کے لٹریچر سے اخذ کیا' اس میں اللہ تعالیٰ پر ایمان ہی کو تمام اعمال کی بنیاد جانا۔ اب'' خواتین میگزین'' میں جادو ٹونے کے نئے سلسلے کا آغاز کر کے اس عقیدے پر منفی اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔ آپ کو معلوم ہی ہے کہ خواتین عام طور پر عقیدے کے معاملے میں کچی ثابت ہوتی ہیں۔ چنانچہ اس طرح تو ہم ان کے لیے ہر دوسرے فرد پر جادو کے شک و شبہے کا جواز فراہم کر رہے ہیں۔

استاد بشیر احمد اور عبیداللہ طارق ڈار بیشک توحید کے نقطہ نظر ہی سے اعمال پیش کرتے ہوں تاہم جادو کا عقیدہ ہی انسان کو گمراہ، کمزور اور منتشر کرنے کے لیے کافی ہے۔ میری آپ سے درخواست ہے کہ اس سلسلے کو فوری طور پر بند کر دیجئے۔ ان کاموں کے لیے دوسرے بازاری افسانوی رسائل ہی کافی ہیں۔ اس لیے دانشمندی اسی میں ہے کہ اس سلسلے کو فوری طور پر روک دیا جائے اور اس کی جگہ کوئی اور مفید سلسلہ شروع کیا جائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود پر جادو ہو جانے کے باوجود کبھی جادو کے زور پر دشمنوں کو فتح نہیں کیا۔ نہ حدیث میں ہمیں جادو کے بارے میں کوئی ہدایات ملتی ہیں۔

جواب: ...... ماہنامہ ''خواتین میگزین'' میں جادو سے متعلق جو مضامین شائع ہوئے' ان میں کہیں بھی شرکیہ کلمات پر مبنی کوئی ذکر واذکار شامل نہیں۔ ان وظائف کو عام کرنے کا مقصد توحید پر نقب لگانا نہیں۔ بلکہ ان لوگوں کو سیدھا راستہ دکھانا ہے جو مصیبت کے وقت اپنی حاجات کے لیے اللہ رب العالمین سے رجوع کرنے کی بجائے پیروں، فقیروں، ملنگوں اور گدی نشینوں کے آستانوں پر حاضر ہو کر مشرکانہ طرز عمل اختیار کرتے ہیں۔ اب تک شائع ہونے والے تمام وظائف میں سارا زور اس بات پر دیا گیا ہے کہ کہ اگر کوئی شخص جادو ٹونے کا شکار ہو جائے تو وہ ادھر ادھر بھاگنے کی بجائے قرآنی ذکر واذکار اور مسنون دعاؤں کے ذریعے اللہ سے مدد طلب کرے اور اس کے علاوہ کسی مخلوق کو حاجت روا اور مشکل کشا نہ جانے۔

مولانا مودودی رحمتہ اللہ علیہ جادو کی تاثیر اور حقیقت سے کس قدر آشنا تھے' اس کے لیے آپ مولانا کی تفہیم القرآن کی چھٹی جلد میں معوذتین کی تفسیر کا بغور مطالعہ کریں۔ اس میں ۳۳ صفحات (۵۴۶ تا ۵۷۸) پر مشتمل جادو کے تمام پہلوؤں کا جائزہ تحقیقی انداز میں نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ آپ نے خط میں تحریر کیا ہے کہ ''جادو کا عقیدہ ہی انسان کو گمراہ، کمزور اور منتشر کرنے کے لیے کافی ہے۔'' بجائے اس کے کہ اس کا جواب میں خود پیش کروں، اس کے لیے میں مولانا مودودی رحمتہ اللہ علیہ کی تفہیم القرآن سے حوالہ نقل کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔ مولانا فرماتے ہیں:

''جو لوگ جادو کو محض اوہام کے قبیل کی چیز قرار دیتے ہیں۔ ان کی یہ رائے صرف اس وجہ سے ہے کہ جادو کے اثرات کی کوئی سائنٹفک توجیہہ نہیں کی جاسکتی۔ لیکن دنیا میں بہت سی چیزیں ایسی ہیں جو تجربے اور مشاہدے میں آتی ہیں مگر سائنٹفک طریقہ سے یہ بیان نہیں کیا جاسکتا کہ وہ کیسے رونما ہوتی ہیں۔ اس

طرح کی توجیہہ پر اگر ہم قادر نہیں ہیں تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ اس چیز ہی کا انکار کر دیا جائے جس کی ہم توجیہہ نہیں کر سکتے۔ جادو دراصل ایک نفسیاتی اثر ہے۔ جو نفس سے گزر کر جسم کو بھی اسی طرح متاثر کر سکتا ہے جس طرح جسمانی اثرات جسم سے گذر کر نفس کو متاثر کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر خوف ایک نفسیاتی چیز ہے۔ مگر اس کا اثر جسم پر یہ ہوتا ہے کہ رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور بدن پر تھرتھری چھوٹ جاتی ہے۔ دراصل جادو سے حقیقت تبدیل نہیں ہوتی مگر انسان کا نفس اور حواس اس سے متاثر ہو کر یہ محسوس کرنے لگتے ہیں کہ حقیقت تبدیل ہو گئی ہے۔'' (تفہیم القرآن، چھٹی جلد صفحہ ۵۵۶)

ایک دوسرے مقام پر مولانا رحمتہ اللہ علیہ رقم طراز ہیں:

''بلاشبہ یہ بات اپنی جگہ پر بالکل درست ہے کہ بندوق کی گولی اور ہوائی جہاز سے گرنے والے بم کی طرح جادو کا موثر ہونا بھی اللہ کے اذن کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ مگر جو چیز ہزارہا سال سے انسان کے تجربے اور مشاہدے میں آرہی ہو، اس کے وجود کو جھٹلا دینا محض ایک ہٹ دھرمی ہے۔ (تفہیم القرآن، چھٹی جلد صفحہ ۵۵۷)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کے اثرات پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے مولانا فرماتے ہیں:

''جہاں تک تاریخی حیثیت کا تعلق ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کا اثر ہونے کا واقعہ قطعی طور پر ثابت ہے اور علمی تنقید سے اس کو اگر غلط ثابت کیا جاسکتا ہو تو دنیا کا کوئی تاریخی واقعہ بھی صحیح ثابت نہیں کیا جاسکتا۔'' (تفہیم القرآن چھٹی جلد صفحہ ۵۵۳)

ان حوالہ جات سے صاف واضح ہے کہ جادو کے اثر کا عقیدہ رکھنے سے انسان نہ تو گمراہ ہوتا ہے اور نہ ہی اس کے منتشر ہونے کا کوئی خطرہ ہے۔ اگر آپ کے مشورہ پر عمل کرتے ہوئے اس سلسلہ کو فوراً بند کر دیا جائے تو وہ لوگ سخت مایوس ہوں گے جن کے ڈھیروں خطوط ہمیں موصول ہو چکے ہیں۔ ان میں اکثریت ان پریشان حال لوگوں کی ہے جو تحریکی گھرانوں سے تعلق رکھتے ہیں اور کسی نہ کسی حاسد نے انہیں جادو ٹونے کے ذریعے مسائل میں مبتلا کر دیا ہے۔ نہ تو وہ کسی عامل کے پاس جانے کے لیے تیار ہیں اور نہ ہی ان کی راہنمائی کے لیے کوئی متبادل ذریعہ موجود ہے۔

استاد بشیر احمد جو کہ پر اسرار علوم کے سابق ماہر تھے، وہ اپنی سابقہ زندگی سے توبہ کر چکے ہیں۔ اب صرف اللہ کی خوشنودی کے لیے اپنے سابقہ تجربات پر مشتمل قرآنی اذکار و وظائف کے ذریعے ان کی

رہنمائی کر رہے ہیں۔ نہ تو وہ کوئی گدی نشین ہیں اور نہ ہی ان کا کوئی اس میگزین کے ذریعے اپنا کاروبار چمکانے کا ارادہ ہے۔ ان وظائف کو بتانے کا مقصد صرف لوگوں کو اللہ سے تعلق جوڑنا اور انہیں صرف اس سے ہی مدد مانگنے کی ترغیب دینا ہے۔ المختصر...... اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔

ایک بنت اسلام از راولپنڈی:

آپ نے سابقہ کئی شماروں سے جناب عبید اللہ طارق ڈار صاحب کا سلسلہ عملیات شروع کر رکھا ہے۔ جو ظاہر ہے کہ بالخصوص خواتین کو تو ہم پرست بنانے یا ان کی توہم پرستی کو تقویت پہنچانے میں خاصا مفید کردار ادا کر رہا ہے۔ اس سے پہلے ایک شمارے میں محترم نے جادو کے اثرات دور کرنے کے لیے اگر چہ چند قرآنی ماثورہ دعاؤں کا ذکر کیا تھا، لیکن جادو کا سب سے موثر توڑ یہی بتایا تھا کہ جادو کی چیز کو پہاڑوں اور صحراؤں میں تلاش کر کے ضائع کیا جائے۔ جس سے ضمناً یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ پاکیزہ کلام بھی جادو کے اثرات کو پوری طرح زائل نہیں کر سکتا۔ اس کا ایک فطری نتیجہ یا اشارہ یہ ہے کہ جب بھی کوئی بیمار ہو تو بجائے اللہ کی طرف رجوع کرنے کے کسی ماہر عامل کی عاملانہ صلاحیتوں سے فائدہ اٹھائے۔

ابھی تک یہ واضح نہیں کیا گیا کہ خود عامل بننے کے لیے قرآن حکیم کی کون سی تعلیمات اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کون سے اسوۂ حسنہ کو ملحوظ رکھا جاتا ہے۔ کیونکہ سیرت کے تمام مطالعے سے ایسا کوئی عمل واضح نہیں ہوتا جس کو اپنا کر کوئی مسلمان جنات کو قابو میں لائے اور جادو، آسیب، کالے علم کے منفی و مثبت اثرات پر عبور حاصل کر سکے۔

ایک مضمون (''خواتین میگزین'' ماہ ستمبر 2000ء صفحہ نمبر 54 تا 56) میں جن دینی معلومات سے نوازا گیا ہے، ان سے جو کچھ ثابت ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ:

۱...... جادو (شیطانی عمل) دنیا کی سب سے موثر قوت ہے جو غائبانہ بلاتحدید زبان و مکان، انسانی مزاج اور جسم بلکہ زندگی پر کامل دسترس رکھتا ہے۔ یعنی جادو کے زیر اثر انسان کی موت واقع ہو سکتی ہے۔

۲...... جادو کی مدافعت کے لیے اگر چہ بظاہر کچھ غیر شرکیہ اعمال (غیر مسنونہ) کا ذکر کیا گیا لیکن وہ ایسا ہی ہے جیسے بعض اشتہاری حکیم خدمت خلق کے لیے ایسے نسخے شائع کرتے ہیں جن میں کم از کم دو ایسی بوٹیاں ضرور شامل ہوتی ہیں جن کا اس دنیا میں کوئی وجود نہیں اور لامحالہ لوگوں کو انہیں حکیموں کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے۔ زیر حوالہ مضمون میں خواتین نے اسی بات کی شکایت کی ہے کہ مجوزہ اعمال

(یا صالح) ناقابل برداشت ہیں۔

اس سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ محترم مضمون نگار بین السطور لوگوں کو اپنی طرف کھینچ رہے ہیں اور یہ بظاہر علمی مضامین بالخصوص خواتین میں وہم وخوف کو جاگزیں کر کے عاملوں کی تجارت چمکانے کا ماہرانہ ہتھکنڈہ ہے۔ میں توقع کرتی ہوں کہ جس طرح جادو کی قوت و تاثیر کو پختہ تر کرنے کے لیے آپ نے یہ تحریریں میگزین میں شائع فرمائی ہیں، میری یہ چند سطور شائع فرما کر قارئین کو تصویر کا دوسرا رخ دکھانے میں بھی فراخدلی سے کام لیں گے۔

جواب:...... آپ کا یہ خط پڑھ کر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ آپ نے ''جادو برحق نہیں'' کے عنوان سے شائع ہونے والا مضمون پڑھنے کی بجائے عنوان پڑھنے پر ہی اکتفا کیا ہے۔ آپ نے اپنے خط کے پہلے پیراگراف میں جو اعتراضات اٹھائے ہیں، ان تمام کا جواب مضمون کے آغاز ہی میں موجود ہے۔ آپ کی سہولت کے لیے وہ پیراگراف ذیل میں درج ہے۔

''جادو ایک علم ہے اور انسان اسے سیکھ سکتا ہے۔ کالے علم کا رنگ کالا نہیں ہوتا بلکہ ظلمت کو، گھپ اندھیرے کو، کفر کو، شرک کو اور اللہ کی ذات کو چھوڑ کر غیر اللہ کو مدد کے لیے پکارنا۔ یہ ہے کالے علم کی مختصر تعریف۔ جادوئی عملیات کرنے والے عاملوں کے پاس اپنی حاجات لے کر جانے والے اور پھر ان کے بتائے ہوئے طریقے پر عمل کرنے والے اپنے آپ کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھیں۔''

سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ ''جو شخص کسی نجومی کے پاس آیا اور اس سے کسی چیز کے بارے میں دریافت کیا تو چالیس رات تک اس کی نماز قبول نہ ہو گی۔'' (مسلم)

ایک اور حدیث میں اس طرح ارشاد ہے کہ جو شخص کسی نجومی یا کاہن کے پاس آیا اور پھر اس کی بات کی تصدیق کی تو اس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اتاری گئی شریعت کا انکار کیا۔ ان واضح ارشادات کی موجودگی میں کسی مسلمان کو جادو میں دلچسپی لینے یا جادوگروں سے رجوع کرنے سے پرہیز کرنا چاہیے۔ شہرت و ناموری کے شوق اور دولت کے حصول کی خاطر عملیات کے ماہرین نے گلی کوچوں میں انسانیت کی تذلیل کے لیے ظلم و ستم کی بھٹیاں گرم کر رکھی ہیں۔ جہاں ہمہ وقت اہل ایمان کے عقیدے کو خاکستر اور ان کی زندگیوں کو شرک کے زہر سے آلودہ کیا جا رہا ہے۔

یہ پیشہ ور عامل جب ظلم پر اترتے ہیں تو یہ بھی نہیں سوچتے کہ کل روز قیامت اپنی حرکتوں کا اللہ کے

حضور کیا جواز پیش کریں گے۔ ان عاملوں کو ہر وقت دولت سمیٹنے اور اپنے پیٹ کے جہنم کو بھرنے کی فکر لاحق رہتی ہے۔ اپنے انجام سے بے پرواہ اور اللہ کے خوف سے بے نیاز ان عاملوں نے قرآن مجید کے الفاظ کی ترتیب کو بگاڑ کر ایسے تعویذ تیار کیے ہوئے ہیں۔ جو خلق خدا کے لیے باعث زحمت بن گئے ہیں۔ جعلی روحانی عاملوں کی اکثریت اس گھناؤنے فعل کے ذریعے لوگوں کو کامیابی سے دھوکہ دیتی ہے کہ ہم تو قرآن کے ذریعے علاج کرتے ہیں۔ جبکہ اس کے برعکس اللہ رب العالمین نے قرآن مجید کو انسانیت کے لیے باعث رحمت بنا کر بھیجا تھا۔"

یہ وہ پیراگراف ہے جو "جادو برحق نہیں" کے آغاز میں درج ہے۔ اب آپ بتائیں کہ اس میں عاملوں کی ماہرانہ صلاحیتوں سے فائدہ اٹھانے کی طرف اشارہ ہے یا ان سے دامن بچانے کی تلقین کی گئی ہے؟

اب تک جو مضامین بھی اس موضوع پر شائع ہوئے ہیں، ان میں آپ کسی ایک لفظ یا سطر کا حوالہ دے کر ثابت کریں کہ ہم نے کسی کو عامل بننے یا جنات کو قابو کرنے کی ترغیب دی ہو۔ یقیناً آپ کے لیے یہ ایک مشکل کام ہوگا۔

ان مضامین کو پڑھنے کے بعد آپ نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے لکھا ہے کہ آپ یہ محسوس کرتی ہیں کہ یہ مضامین "عاملوں کی تجارت چمکانے کا ماہرانہ ہتھکنڈہ ہے۔" مجھے آپ کی اس بات سے اتفاق نہیں کیونکہ ان مضامین کی اشاعت سے سب سے زیادہ تکلیف پیشہ ور عامل حضرات کو پہنچی ہے کیونکہ قارئین کو بارہا ان سے رجوع کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

ہم نے جادو کی قوت اور تاثیر کو پختہ تر کرنے کی کوشش نہیں کی بلکہ وضاحت سے بیان کیا ہے کہ اس کی حیثیت کلام الٰہی کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں۔ ہر شخص قرآنی آیات اور مسنون دعاؤں کے ذریعے گھر بیٹھے خود علاج کر سکتا ہے۔ اسے کسی عامل کے پاس نہیں جانا چاہیے۔ اگر آپ کو جادو کی تاثیر سے انکار ہے تو میں آپ کو مشورہ دوں گا کہ آپ مولانا مودودی رحمتہ اللہ علیہ کی مشہور زمانہ تفسیر "تفہیم القرآن" کی چھٹی جلد میں معوذتین کی تفسیر کا بغور مطالعہ کریں۔ اس میں مولانا نے نہایت تفصیل کے ساتھ جادو سے متعلق تمام امور کی وضاحت فرمادی ہے۔

چودھری نذر محمد میتلا، لاہور

خواتین میگزین اکثر نظر سے گزرتا ہے۔ "مسائل اور ان کا شرعی حل" مضـ

نظر ہے۔ اس میں ایک دعا ہر نماز کے بعد چالیس روز تک پڑھنے کا وظیفہ بتایا گیا ہے اور اول و آخر تین مرتبہ درود شریف پڑھنا ہے۔ تاکہ ایک پریشان بیٹی کے لیے رشتے کا مسئلہ حل ہو جائے۔ اس میں عالم دین نے یہ حوالہ نہیں دیا کہ یہ دعا اور پڑھنے کا طریقہ کس نے مقرر کیا۔ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ اگر ایسا ہے تو حدیث کی کس کتاب میں مذکور ہے۔ کیا پریشان حال بیٹی اسے یونہی پڑھنا شروع کر دے گی۔ میرے نقطہ نظر سے یہ رویہ شرعی طور پر درست نہیں بلکہ گرفت کا بھی مستوجب ہے۔

سورۃ توبہ کی آیت 31 میں مذکورہ ہے "انہوں نے (یہود و نصاریٰ نے) اپنے علماء اور درویشوں کو اللہ کے سوا اپنا رب بنا لیا اور عیسیٰ ابن مریم کو بھی۔" اس آیت کی تشریح میں سید مودودی رحمتہ اللہ علیہ یوں رقم طراز ہیں۔ "حدیث میں ہے کہ جب حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو پہلے عیسائی تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہو کر مشرف با اسلام ہوئے تو انہوں نے یہ سوال یہ بھی کیا تھا کہ اس آیت میں ہم پر اپنے علماء اور درویشوں کو خدا بنا لینے کا الزام عائد کیا گیا ہے، اس کی اصلیت کیا ہے؟ جواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا یہ واقعہ نہیں ہے کہ جو کچھ یہ لوگ حرام قرار دیتے ہیں اسے تم حرام مان لیتے ہو اور جو کچھ یہ حلال قرار دیتے ہیں اسے حلال مان لیتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: یہ تو ضرور ہم کرتے رہے ہیں۔ فرمایا: بس یہی ان کو خدا بنا لینا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ کتاب اللہ کی سند کے بغیر جو لوگ انسانی زندگی کے لیے جائز و ناجائز کی حدود مقرر کرتے ہیں، وہ دراصل خدائی کے مقام پر بزعم خود متمکن ہوتے ہیں اور جو ان کے اس حق شریعت سازی کو تسلیم کرتے ہیں، وہ انہیں خدا بناتے ہیں۔"

پس قرآن و سنت کی سند کے بغیر کسی کو حلال و حرام اور جائز ناجائز کا فیصلہ کرنے کا اختیار نہیں۔ یہی حال وظائف و اعمال مقرر کرنے اور اس پر عمل کرنے کا ہے۔ اگر اہل اسلام کسی پیر، مولوی یا امام کا یہ حق تسلیم کریں تو اسے رب بنانے کے مترادف ہوگا۔ لہٰذا جب کسی مسئلہ کا شرعی حل بتایا جائے تو قرآن یا حدیث کا حوالہ دیا جائے یا یوں کہا جائے کہ قرآن و سنت میں اس کی ممانعت وارد نہیں۔ لہٰذا مباح ہے۔ محض "جائز ہے یا ناجائز" کہنے سے شرعی حل نہیں ہو جاتا۔ اسی طرح بعض وظائف یا دعائیں بتا دی جاتی ہیں اور قرآن یا حدیث کا حوالہ نہیں دیا جاتا تو ایسے وظیفے یا دعا کا کوئی مقام نہیں ٹھہرتا اور نہ سائل کو اس پر عامل ہونا چاہیے۔ اگر کوئی شخص محض مولوی صاحب یا پیر صاحب کے کہنے پر ایسے وظیفہ پر عامل اور اس کی برکت کا قائل ہوتا ہے تو وہ آیت مذکورہ کی تنبیہ سے کیسے بچ سکتا ہے۔ اس کالم "مسائل اور ان کا شرعی

"حل" میں مسائل کا حل قرآن وسنت کے حوالے ہی سے شائع کیا جائے تاکہ عامۃ الناس کی نظروں سے قرآن وسنت کی اہمیت اوجھل نہ ہونے پائے۔ اسی پر سورۃ فاتحہ پر مشتمل شائع شدہ وظیفہ قیاس کرلیا جائے۔ کیونکہ اذکار مسنونہ میں اس کا ذکر نہیں ہے۔

دوسری بات "جادو برحق نہیں" (شائع شدہ اگست 2000ء) اس میں حضورؐ کی حدیث درج ہے۔

"جو شخص کسی نجومی کے پاس گیا اور اس سے کسی چیز کے بارے میں دریافت کیا تو چالیس رات تک اس کی نماز قبول نہ ہوگی۔" پھر غلط کار جادوگروں اور عاملوں کی کارستانیوں کا ذکر کیا گیا۔ پھر تعویذات کا ذکر ہے۔ ان سے بچنے کے لیے صاحب مضمون نے اپنے سالہا سال کے تجربات سے استفادہ کا مشورہ دیا ہے۔ مگر اپنے وظائف کے بارے میں یہ نہیں بتایا کہ انہوں نے یہ کہاں سے اخذ کیے۔ ظاہر ہے کہ اس میدان میں اور زندگی کے ہر میدان میں صرف قرآن وسنت ہی ایک سچے مسلمان کے لیے رہنما ہیں۔ جن کی رہنمائی میں چلتے ہوئے نہ کسی گمراہی کا ڈر ہے نہ خسارے کا۔ اس کے علاوہ جو کچھ ہے محض تخمین وظن ہے، جس کے موثر ہونے کی کوئی ضمانت نہیں۔ پھر کسی عامل کے ذاتی تجربات کوئی سائنسی چیز تو ہیں نہیں کہ انہیں کسی معاملے میں تجزیہ کرکے ان کی تاثیر کو جانچ لیا گیا ہو۔ لہٰذا جس طرح سفلی عملیات والے عامل لوگوں کو غلط راہوں پر ڈالتے ہیں اور پیسے کھرے کرتے ہیں، اسی طرح یہ "روحانی" وظائف واعمال کا سلسلہ بھی بھولے بھالے مسلمانوں کو ایک دوسری قسم کی پریشانی میں مبتلا کرنے کا موجب بنے گا۔ کیونکہ ایسے وظائف میں یہ چینی، یہ سونف، 313 مرتبہ سورتوں کا پڑھنا اور یہ عمل چالیس روز تک دہرانا، یہ اکیس مرتبہ سورۃ مزمل کا پڑھنا، اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف کا پڑھنا آخر کب اور کہاں ہادی اسلامؐ نے تعلیم فرمائی ہے؟ پھر لوہے کی میخوں پر درود ابراہیمیؑ اور 70 مرتبہ سورۃ طارق پڑھ کر دم کرنا اور گھر میں گاڑنا، آخر کہاں مذکور ہے؟ تو جناب ایک ظنی اور بظاہر سفلی علم کا توڑ ایک دوسرے ظنی علم اور بظاہر روحانی علم کے ذریعے کرنا کوئی بہتر کاوش نہیں ہے۔ جبکہ اس میں بھی محنت بہت زیادہ کرنی پڑتی ہے اور یہ محنت انسان کے روزمرہ کے فرائض اسلام کی ادائیگی میں حارج ہوگی اور خواہ مخواہ کی مشقت کا باعث ہوگی۔ پھر یہ عملیات کرنے کی اجازت جو مرحمت فرمائی گئی ہے، یہ عجیب وغریب چیز ہے۔ کیا اپنی محنت سے حاصل کردہ قوت کسی کو منتقل کی جاسکتی ہے؟ کیا کوئی شخص کسی عالمی پہلوان کی محض اجازت سے اس کی قوت ومہارت استعمال کرسکتا ہے؟ جبکہ شاگرد نے ویسی محنت

ومشقت برداشت نہ کی ہو۔ محض اذن دینے سے کیا ہوتا ہے۔ ہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو بہت سی دعائیں اور دم (رقیہ) سکھائے ہیں۔ ان کو پڑھ کر ہر مسلم اللہ کے اذن سے فوائد حاصل کرسکتا ہے۔ ان کے بعد کسی عامل یا پیر فقیر سے اجازت لینے کا ذکر احادیث میں کہیں مذکور نہیں۔ یہ بھی یاد رہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے تعویذ لکھا کر عطا کرنا احادیث میں مذکور نہیں ہے کہ اسے گھول کر پیا جائے یا گلے میں لٹکایا جائے۔

احادیث میں مذکور ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر مدینہ کے ایک لبید نامی شخص نے جو غالباً یہودی تھا، جادو کیا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جسمانی طور پر اس سے متاثر بھی ہوگئے تھے جس کے دفعیہ کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو معوذتین عطا ہوئیں۔ یعنی قرآن کریم کی آخری دو سورتیں۔ اس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جادو کا توڑ کیا۔ آپ ہر رات کو بھی یہ سورتیں پڑھ کر اپنے ہاتھوں پر پھونکتے اور پھر تمام جسم مبارک مس کرتے تھے۔ اس کے علاوہ بھی آپ نے نظر بد سے بچاؤ اور امراض سے شفا کے لیے دم سکھائے ہیں۔ سید مودودیؒ کی تفسیر میں آخری دو سورتوں کی تفسیر میں تفصیل ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔ اس کے علاوہ مشکوٰۃ شریف میں آپ کی تعلیم کردہ دعائیں اور اذکار ملاحظہ کرلیے جائیں۔

پس جب کہ یہ جادو کا مسئلہ حضور کے دور میں پیدا ہو چکا تھا اور حضور ﷺ نے اور حضور ﷺ کے رب نے اس کا روحانی علاج بھی تعلیم فرمادیا تو اب امت کو نام نہاد عاملوں کے چکر میں پڑنے کی کیا ضرورت ہے اور "خواتین میگزین" جیسے نظریاتی جریدے کو اپنے قارئین کو قرآن وحدیث کے متوازی نظام عملیات کی طرف راہ بھانے کی کیا ضرورت ہے؟ ہمیں حجازی اسلام جیسا کہ حضور ﷺ نے رائج کیا، کی طرف نظر رکھنی چاہیے۔

ہاں پھر دکھا دے مجھے حجاز کی صبح و شام تو
دوڑ پیچھے کی طرف اے گردش ایام تو

جواب: جادو ٹونے کے علاج سے متعلق کچھ ایسے وظائف آپ کی نظر سے گزرے ہیں جو آپؐ سے نصاً ثابت نہیں ہیں۔ لیکن وہ ان عمومی قواعد کے تحت آجاتے ہیں جو قرآن وسنت سے ثابت ہیں۔ مثلاً آپ دیکھیں گے کہ قرآن مجید کی ایک آیت یا مختلف سورتوں کی کئی آیات سے علاج کا ذکر آیا ہے تو یہ چیز اللہ تعالیٰ کے فرمان کے تحت آجاتی ہے۔

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَاهُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ

ترجمہ: ''اور ہم نے قرآن کو اتارا جو کہ مومنوں کے لیے شفا اور رحمت ہے۔''

چند علماء کا کہنا ہے کہ اس سے معنوی شفا یعنی شک، شرک اور فسق و فجور سے شفا ہے اور اکثر علماء کہتے ہیں کہ اس شفاء سے مراد معنوی اور حسی دونوں ہیں اور اس سلسلے میں سب سے اہم دلیل حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے کہ جس میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ آپؐ ان کے پاس آئے تو وہ ایک عورت پر دم کر رہی تھیں، تو آپؐ نے فرمایا:

''عَالِجِيهَا بِكِتَابِ اللهِ''

یعنی اس کا علاج قرآن مجید سے کرو۔ (الصحيحة للالباني)

اگر آپ اس حدیث پر غور کریں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ آپؐ نے پوری کتاب اللہ کو ذریعہ علاج قرار دیا ہے اور اس کی کسی آیت یا سورۃ کی تخصیص نہیں فرمائی۔ پس پورا قرآن مجسمہ شفاء ہے اور ہم نے خود کئی بار تجربہ کیا ہے کہ قرآن مجید کے ذریعے نہ صرف جادو، حسد اور آسیب زدہ مریضوں کے علاج کے علاوہ جسمانی بیماریوں کا علاج بھی کیا جا سکتا ہے۔ اگر کوئی یہ اعتراض کرے اور کہے کہ ہر آیت کے لیے خاص دلیل کا ہونا ضروری ہے۔ جس سے یہ ثابت ہو کہ آپؐ نے فلاں مرض کا علاج، فلاں آیت کے ساتھ کیا تھا تو اس سے ہم گزارش کریں گے کہ آپؐ نے اس سلسلے میں ایک عام قاعدہ وضع فرمایا جو صحیح مسلم کی ایک حدیث میں مذکور ہے۔ اس میں آتا ہے کہ چند لوگوں نے آپؐ سے گزارش کی کہ ہم جاہلیت کے دور میں دم وغیرہ کرتے تھے تو آپؐ نے فرمایا:

اِعْرِضُوا عَلَيَّ رُقَاكُمْ، لَا بَأْسَ بِالرُّقْيَةِ مَالَمْ تَكُنْ شِرْكًا

ترجمہ: ''اپنے دم وغیرہ مجھ پر پیش کرو اور ہر ایسا دم درست ہے جس میں شرک نہ پایا جاتا ہو۔''

(مسلم کتاب السلام النووی ج14، ص187)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قرآن، سنت، دعاؤں اور اذکار سے حتیٰ کہ جاہلیت والے دم وغیرہ سے علاج ہو سکتا ہے۔ بشرطیکہ اس میں شرک نہ پایا جاتا ہو۔ اسی موضوع پر ایک اور دلیل کہ کیا از خود وظائف کا تعین کیا جا سکتا ہے؟

حضرت خارجہؓ کہتے ہیں کہ ان کا چچا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اسلام قبول

کر لیا۔ پھر جب واپس جانے لگا تو ایسی بستی سے اس کا گزر ہوا جہاں لوگوں نے ایک پاگل کو زنجیر سے باندھ رکھا تھا۔ اس کے گھر والوں نے اس سے کہا ''ہم نے سنا ہے تمہارا نبی خیر و بھلائی لے کر آیا ہے تو کیا تم اس مجنون کا علاج کر سکتے ہو؟'' تو اس نے سورۃ فاتحہ کو پڑھا جس سے اس کو شفا مل گئی۔ اس کے گھر والوں نے اسے 100 بکریاں بطور انعام دیں۔ اس نے بعد میں یہ سارا واقعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آ کر سنایا تو آپؐ نے پوچھا ''تم نے کچھ اور بھی پڑھا تھا؟'' اس نے کہا: نہیں۔ تو آپؐ نے فرمایا: تو وہ بکریاں قبول کر لو کیونکہ تم نے برحق دم کیا ہے اور لوگ تو ناجائز دم کر کے لوگوں کا مال بٹورتے ہیں۔ ایک اور روایت میں یہ بھی ہے کہ اس نے تین دن تک اسے سورۃ فاتحہ پڑھ کر صبح و شام دم کیا اور ہر مرتبہ سورۃ فاتحہ کو پڑھ کر اپنی لعاب کو پھونک سے ملا لیتا تھا۔ یہ حدیث سنن ابوداؤد میں موجود ہے۔ امام نووی نے الاذکار میں اور شیخ البانی نے صحیح ابوداؤد جلد نمبر 2 صفحہ 737 میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

امام ابن قدامہؒ کہتے ہیں کہ جادو کا توڑ اگر قرآن سے کیا جائے یا ذکر و اذکار سے یا ایسے کلام سے کیا جائے جس میں شرعاً کوئی قباحت نہ ہو تو ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ (المغنی ج10 ص114)

مزید وضاحت کرتے ہوئے امام رقمطراز ہیں کہ جادو سیکھنا اور سکھانا حرام ہے اور اس میں اہل علم کے درمیان کوئی اختلاف نہیں۔ سو اسے سیکھنے اور اس پر عمل کرنے سے آدمی کافر ہو جاتا ہے۔ خواہ وہ اس کی تحریم کا عقیدہ رکھے یا اباحت کا۔ (المغنی ج10، ص106)

حافظ ابن حجرؒ کہتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے اَلنُّشْرَةُ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ (جادو کا توڑ شیطانی عمل ہے) اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ جادو کا علاج اگر خیر کی نیت سے ہو تو درست ہوگا ورنہ درست نہیں ہوگا۔ (احمد، ابوداؤد)

میں سمجھتا ہوں کہ جادو کے علاج کی دو اقسام ہیں:

(1) جائز علاج جو کہ قرآن مجید اور مسنونہ اذکار اور دعاؤں سے ہوتا ہے۔

(2) ناجائز علاج جو کہ شیطانوں کا قرب حاصل کر کے اور انہیں مدد کے لیے پکار کے جادو ہی کے ذریعے ہوتا ہے اور یہی علاج آپؐ کی مذکورہ حدیث سے مراد ہے اور ایسا علاج کس طرح درست ہو سکتا ہے۔ جبکہ آپؐ نے جادوگروں کے پاس جانے سے روکا ہے اور ان کی باتوں کی تصدیق کرنے کو کفر قرار دیا ہے۔

امام ابن قیمؒ نے بھی جادو کے علاج کی یہی دو قسمیں ذکر کی ہیں اور ان میں سے پہلی کو جائز اور دوسری کو ناجائز قرار دیا ہے۔ کیا کوئی عامل از خود وظائف کی تعداد متعین کر سکتا ہے؟ اس معمہ کے حل اور مزید تحقیق کے لیے میں نے مختلف علمائے کرام سے رابطہ کر کے ان کی رائے معلوم کی تاکہ کوئی الجھن باقی نہ رہے۔

مولانا محمد رفیق سلفی صاحب کا تعلق راہوالی سے ہے۔ انہوں نے اس سوال کے جواب میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ سورۃ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 82 میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "اور ہم نے قرآن میں ایسی آیات نازل فرمائی ہیں جو مومنوں کے لیے شفاء اور رحمت ہیں۔ ان میں روحانی شفاء بھی ہے اور جسمانی شفاء بھی۔" اس کے علاوہ بخاری و مسلم شریف میں ایک واقعہ درج ہے کہ آپؐ نے اپنے چند اصحاب کو ایک مہم پر بھیجا۔ جن میں حضرت ابو سعید خدریؓ بھی تھے۔ یہ حضرت راستے میں عرب کے ایک قبیلے کی بستی میں جا کر ٹھہرے اور انہوں نے قبیلے والوں سے کہا کہ ہماری میزبانی کرو۔ انہوں نے انکار کر دیا۔ اسی دوران قبیلے کے سردار کو بچھو نے کاٹ لیا اور وہ لوگ ان مسافروں کے پاس آئے اور کہا: کیا تمہارے پاس کوئی دوا یا عمل ہے جس سے تم ہمارے سردار کا علاج کر دو؟ حضرت ابو سعیدؓ نے کہا: ہے تو سہی مگر چونکہ تم نے ہماری میزبانی سے انکار کیا ہے، اس لیے جب تک تم کچھ دینے کا وعدہ نہ کرو ہم اس کا علاج نہیں کریں گے۔ انہوں نے بکریوں کا ایک ریوڑ (بعض روایات میں 30 بکریاں) دینے کا وعدہ کیا اور حضرت ابو سعیدؓ نے جا کر اس پر سورۃ فاتحہ پڑھنی شروع کی اور لعاب دھن اس پر ملتے گئے۔ آخر کار بچھو کا اثر زائل ہو گیا اور قبیلے والوں نے جتنی بکریاں لا کر دینے کا وعدہ کیا تھا لا کر دے دیں۔ مگر ان اصحاب نے آپس میں مشورہ کیا کہ ان بکریوں سے کوئی فائدہ نہ اٹھایا جائے جب تک رسول اللہ ﷺ سے پوچھ نہ لیا جائے۔ نہ معلوم اس کام پر اجرت لینا جائز ہے یا نہیں، چنانچہ یہ لوگ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ماجرا عرض کیا۔ حضور ﷺ نے ہنس کو فرمایا: "تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ یہ سورۃ جھاڑنے کے کام بھی آ سکتی ہے؟ بکریاں لے لو اور ان میں میرا حصہ بھی لگاؤ۔ اس واقعہ سے صاف طور پر ظاہر ہوتا ہے کہ عمل کرنے والے نے قرآن پاک سے سورۃ بھی خود منتخب کی اور اس کی تعداد بھی خود مقرر فرمائی۔ اس پر آپؐ نے کوئی اعتراض نہ فرمایا۔ اسی طرح بخاری و مسلم شریف میں ایک حدیث موجود ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص صبح کے وقت 100 مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ اور 100 مرتبہ شام کے وقت کہے، قیامت کے دن اس کا مقابلہ کوئی نہیں کر سکے گا۔ مگر وہ آدمی جو کہے مثل مَاقَالَ اَوْزَادَ عَلَيْهِ۔

اب ایک شخص تو 100 مرتبہ پڑھتا ہے جبکہ دوسرا اس سے زیادہ مرتبہ پڑھنا چاہتا ہو تو ظاہری بات ہے کہ پڑھنے والا تعداد خود متعین کرے گا اور اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو وہ اس اجازت کے تحت کرتا ہے جو آپؐ نے زاد کے الفاظ کہہ کر تعداد خود مقرر کرنے کی اجازت دے دی۔ گویا عمل کرنے والا خود پڑھنے کے لیے تعداد متعین کر سکتا ہے بلکہ دوسروں کی رہنمائی بھی کر سکتا ہے۔

مسلم میں عوف بن مالک اشجعیؓ کی روایت ہے کہ جاہلیت کے زمانے میں ہم لوگ جھاڑ پھونک کیا کرتے تھے۔ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اس معاملے میں حضورؐ کی رائے کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: "جن چیزوں سے تم جھاڑتے تھے، وہ میرے سامنے پیش کرو۔ جھاڑنے میں مضائقہ نہیں ہے، جب تک اس میں شرک نہ کرو۔"

شیخ محمد حافظ ملتستانی جامعہ جعفریہ گوجرانوالہ میں نائب پرنسپل ہیں۔ انہوں نے اس سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ روحانی عملیات کے لیے ضروری ہے کہ سب سے پہلے پانچ عملیات مکمل کیے جائیں۔ ان کے کرنے سے انسان کو عامل کامل کا درجہ حاصل ہو جاتا ہے۔ ان عملیات کا آغاز بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے عمل سے کیا جاتا ہے۔ اس میں بلا ناغہ 3125 مرتبہ وظیفہ کا ورد مسلسل 40 روز تک کیا جاتا ہے۔ اس عمل کو کرنے کے بعد انسان کو عامل کامل کی پہلی منزل مل جاتی ہے۔ اسی طرح باقی 4 عمل بھی قرآنی آیات سے کیے جاتے ہیں۔ اس عمل کو کرنے کے لیے پہلے کسی عامل کامل کی اجازت حاصل کرنا ہو گی۔ اس عمل کے لیے شرط ہے کہ واجب بجا لانا ہے اور حرام چیزوں کو ترک کر دینا ہے۔

انہوں نے کہا کہ وظائف کی تعداد متعین کرنے سے دین میں کوئی اضافہ نہیں ہوتا۔ بلکہ اس سے روحانیت کو تقویت ملتی ہے اور ویسے بھی توجہ اور یکسوئی سے وظائف کرنے کے لیے تعداد کا تعین بہت ضروری ہے۔

ذیل میں شیخ الحدیث مولانا عبدالمالک صاحب (مرکز علوم اسلامیہ منصورہ) کو موصول ہونے والا ایک خاتون کا خط اور اس خاتون کو مولانا کا جواب بھی شائع کیا جا رہا ہے تاکہ اس موضوع کی مزید وضاحت ہو جائے۔

ایک بنت الاسلام کا خط اور مولانا عبدالمالک کا جواب

چچا جان! میں ایک مسئلے کے حل کے لیے آپ کو تکلیف دے رہی ہوں۔ اس امید کے ساتھ کہ آپ

اپنی پہلی فرصت میں میری رہنمائی فرمائیں گے۔

مسئلہ یہ ہے کہ ماہنامہ ''خواتین میگزین'' اور ''انصاف'' سنڈے میگزین میں معروف عامل استاد بشیر احمد کے نام سے کوئی صاحب جادو ٹونے کے اثرات کو زائل کرنے کے طریقے بتاتے ہیں۔ جس میں پانی، سونف، چینی وغیرہ پر دم کر کے کھانا، جسم پر پھونکیں مارنا، لوہے کی کیلیں، پتھر کی کنکر وغیرہ پر دم کر کے کہیں گاڑنا یا پھینکنا۔ انہوں نے ایک استخارے کا طریقہ بھی بتایا ہے۔ کیا یہ سب جائز ہے یا ناجائز؟ جبکہ وہ درود شریف، سورتوں اور آیتوں کو پڑھ کر یہ سب کچھ کرنے کو کہتے ہیں۔

میں تحریک اسلامی سے وابستہ ہوں۔ ہمارے ہاں ہر ہفتے درس قرآن کا پروگرام ہوتا ہے جس میں تحریک اسلامی سے وابستہ اور عام خواتین کثیر تعداد میں شرکت کرتی ہیں اور ان میں سے اکثر خواتین پیروں مریدوں کے چکروں میں رہتی ہیں۔ جب انہیں منع کیا جائے تو وہ کہتی ہیں: دنیا میں ہر مرض کی دوا ہے۔ کیا جادو کے اثر کو ختم کرنے کے لیے اللہ نے کوئی دوا نہیں بھیجی؟ ہم جن بزرگوں کے پاس جاتی ہیں وہ تو نیک لوگ ہیں۔ اور اگر دوسری طرف دیکھا جائے تو یہ بھی درست ہے کہ ہمارے معاشرے میں حسد کی بیماری اس قدر عام ہے کہ دوسروں کو ناکام کرنے اور نقصان پہنچانے کے لیے گناہ کبیرہ تک کرنے سے بھی گریز نہیں کیا جاتا اور یہ جادو ٹونے وغیرہ کی وباء تو اس قدر پھیل گئی ہے کہ ہر پچاسویں گھر کا کوئی نہ کوئی فرد اس طرح کے چھوٹے موٹے عمل کر کے پیر بننے کی کوشش میں لگا ہوا ہے۔ حال ہی کا ایک واقعہ ہے کہ میری ایک عزیزہ کی شادی ہوئی۔ بہت ہی اچھے عقیدے کی مالک ہیں۔ اس کے میاں نے ابھی ابھی یہ عمل وغیرہ سیکھے ہیں۔ میری عزیزہ کہتی ہیں کہ جب میں اسے منع کرتی ہوں تو مجھے ان چیزوں سے ڈراتا ہے۔ اگر کمرے میں جاؤں تو عجیب قسم کی آوازیں، چیخ و پکار اور چھن چھن کی آوازیں آتی ہیں۔ کبھی الماریوں سے برتن نکل کر باہر گرنے لگتے ہیں۔ کہتی ہے کہ ہر وقت میں عجیب قسم کی بے چینی اور خوف کا شکار رہتی ہوں۔ دماغ بالکل ختم ہو کے رہ گیا ہے۔ ایک سال کا بیٹا ہے، لگتا ہے جیسے وہ نہیں رہے گا۔

محترم چچا جان! پوچھنا یہ ہے کہ اس طرح کی پریشانیوں یا پیروں وغیرہ کے چکروں میں پڑی ہوئی خواتین اور خواتین میگزین یا انصاف سنڈے میگزین میں شائع ہونے والے وظیفوں پر عمل کریں تو وہ ناجائز تو نہیں ہے، جبکہ بظاہر تو درود شریف قرآن کی سورتوں اور آیتوں پر مشتمل وظیفے ہیں۔ پھر بھی آپ کی رہنمائی ضروری سمجھتی ہوں۔

مولانا عبدالمالک صاحب کا جواب:

آپ نے دینی علم اور شعور سے وافر حصہ پایا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے علم میں مزید اضافہ اور برکتیں عطا فرمائیں۔ آمین

آپ کی یہ بات صحیح ہے کہ بہت سے لوگوں نے ٹونے ٹوٹکوں کا کاروبار شروع کیا ہوا ہے۔ جادو اور کالے علم کے نام سے بھی لوگوں کو سچ جھوٹ دونوں طرح سے ڈرایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ شریر لوگوں اور ان کے شر سے لوگوں کو محفوظ فرمائیں۔ آمین

لوگوں کو کسی بھی ذریعے سے ایذا دینا ایمان اور اسلام کے منافی ہے۔ نبی اکرمؐ نے فرمایا ''مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں اور مومن وہ ہے جس سے لوگوں کو اپنی جانوں اور اپنے مالوں کے سلسلے میں امن حاصل ہو اور مہاجر وہ ہے جو ان چیزوں سے رک جائے، جن سے اللہ نے روکا ہے۔'' (صحیح بخاری شریف) اور ایک روایت میں ہے ''جو خطاؤں اور گناہوں کو چھوڑ دے۔'' (مسند احمد) پس جس طرح تلوار، کلاشنکوف یا بم کے ذریعے لوگوں کی جانوں اور مالوں کے درپے ہونا حرام ہے، اسی طرح ٹونے ٹوٹکوں کے ذریعے بھی لوگوں کے مالوں اور جانوں کو نقصان پہنچانا حرام ہے۔ اسلامی حکومت میں جادوگروں کے لیے بھی سزا مقرر ہے اور چالوں اور خفیہ طریقوں سے نقصان پہنچانے والوں کے لیے بھی تعزیری سزاؤں کا قانون موجود ہے۔

اس قسم کے لوگوں کو وعظ و نصیحت کے ذریعے برائی سے روکنا چاہیے۔ جادو جیسے کالا علم کہا جاتا ہے اس میں ایک تو شرک کیا جاتا ہے، شیطان کی پوجا اور پرستش کی جاتی ہے، جس کا کوئی باشعور مسلمان تصور نہیں کر سکتا۔ جادو کے نام سے اکثر لوگوں کو جھوٹ موٹ ڈرایا جاتا ہے۔

جادو اور کالے علم کے نام سے اکثر ٹونے اور ٹوٹکے کیے جاتے ہیں اور خفیہ چالوں کے ذریعے لوگوں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ بہرحال اسمائے حسنہ، قرآنی آیات اور ذکر اذکار کے ذریعے اس طرح کے ٹونے ٹوٹکوں اور جادو کے اعمال کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔ اگر جادو کے مقابلے کے لیے قرآن و سنت کے مطابق عمل بتایا جائے تو اسے اختیار کرنا جائز ہے۔ خواتین میگزین اور انصاف سنڈے میگزین میں استاد بشیر احمد (اور بعد ازاں صوفی عبدالحمید اور مولانا عزیز الرحمٰن یزدانی) کی طرف سے جادو کے توڑ کے جو طریقے نقل کیے گئے ہیں، وہ قرآن و سنت کے مطابق ہیں۔ اس لیے ان کو اختیار کرنا

جائز ہے۔ نیز بلا وجہ وہم میں مبتلا نہ ہونا چاہیے۔ اگر کسی کو تکلیف ہو تو ڈاکٹر اور جادو کو سمجھنے والے عالم سے مشورہ لے کر کوئی قدم اٹھانا چاہیے۔

آپ نے اپنے عزیز کا جو قصہ لکھا ہے، وہ قابل افسوس ہے۔ اسے سمجھائیں کہ وہ ٹونے ٹوٹکوں کے اس چکر میں نہ پڑے۔ اللہ تعالیٰ کی بندگی اختیار کرے اور ثواب کی خاطر قرآن پاک کی تلاوت کرے اور اذکار مسنونہ کا ورد کرے۔ لوگوں کو نقصان پہنچانے والے اعمال کو چھوڑ دے اور قرآن پاک اور اذکار کو دنیا کی کمائی کا ذریعہ بھی نہ بنائے۔

......☆☆......

تعارف

مولانا عزیز الرحمٰن یزدانی

مولانا عزیز الرحمان یزدانی ممتاز علمی و دینی گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں۔ روحانی عملیات کے اسرار و رموز اور اس کی افادیت کا علم انہیں اپنے بزرگوں سے ورثہ میں ملا، خالص دینی ماحول میں پرورش نے آپ کی شخصیت کو ایک ہیرے کی مانند بنا دیا۔ آپ ان کو جس طرف سے دیکھیں، چمکتے دکھائی دیں گے۔ اپنے حسن اخلاق، تقویٰ و پرہیز گاری اور شرافت کی بدولت انہیں اہل علم میں ایک خاص مقام حاصل ہے۔ وہ ایک داعی اور ایک مبلغ کی حیثیت سے اپنے موقف کو بڑے خوبصورت اور مدلل انداز میں پیش کرتے ہیں اور اپنے مقام کو کسی پر مسلط کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔ زیر نظر انٹرویو کے لیے جب میں نے رابطہ کیا تو انہوں نے اپنی گوناں گوں علمی و دینی مصروفیات کے باوجود کمال فراخدلی سے مہربانی فرماتے ہوئے بہت مفید معلومات سے نوازا۔

باقاعدہ انٹرویو کا آغاز مولانا کے خاندانی پس منظر کے سوال سے ہوا، جس کے جواب میں انہوں نے بتایا: ''میرے آباؤ اجداد کی دینی علوم، روحانیت اور اسلامی تعلیمات سے گہری وابستگی رہی۔ یہی وجہ ہے کہ عرصہ دراز گزرنے کے باوجود آج بھی یزدانی خاندان کی عملیات پر دسترس اور ان کی دینی خدمات کی داستانیں زبان زد عام ہیں۔''

مولانا عزیز الرحمان یزدانی نے اپنے پردادا مولانا امیر اللہ کا تعارف کراتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں مستجاب الدعا ہونے کا شرف بخشا تھا۔ وہ بہت کم گو شخصیت تھے، بے پردہ عورتوں سے انہیں سخت نفرت تھی۔ اگر کبھی گلی اور بازار سے گزرتے ہوئے ان کا سامنا کسی بے پردہ عورت سے ہو جاتا اور وہ انہیں دیکھ کر پردہ نہ کرتی تو آپ اس بے پردہ عورت سے اپنی چادر کے ساتھ خود پردہ کر لیتے۔ مولانا امیر اللہ صاحب کی دینی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے یزدانی صاحب نے فرمایا کہ میرے پردادا ایک عرصہ تک درس بڑے میاں میں بحیثیت استاد فرائض سرانجام دیتے رہے۔ اس کے بعد انہوں نے نقل مکانی کر کے مستقل طور پر ہجانوالی میں سکونت اختیار کر لی۔ یہاں انہوں نے اصلاح عقائد کی ضرورت کو

شدت سے محسوس کرتے ہوئے تبلیغ دین کے کام کا آغاز مسجد کا سنگ بنیاد رکھ کر کیا۔ وہ لوگوں سے بیعت بھی لیا کرتے تھے۔

ہمارے بزرگوں کا یہ نظریہ تھا کہ مسلمانوں کو عقیدت مندی، پیری مریدی اور عملیات کے سلسلے میں شرک و جہالت پر مبنی رائج غیر اسلامی طور طریقوں سے بچا کر خالص اسلامی عقائد سے روشناس کرایا جائے اور انہیں اپنے مسائل کے حل کے لیے قرآن وحدیث سے رجوع کرنے کی ترغیب دی جائے۔ اس مقصد کے پیش نظر ہمارے بزرگ بیعت بھی لیتے تھے۔ وہ لوگوں کو جو وظائف بتاتے تھے وہ قرآنی آیات اور مسنون دعاؤں پر مشتمل ہوتے تھے۔ ہمارا بھی یہی نظریہ ہے۔ اس کے علاوہ روحانی عملیات اور چند مخصوص امراض کا علاج ہمارے خاندان میں سلسلہ در سلسلہ چلا آ رہا ہے۔ ظاہر ہے کہ اس سے بہت سے لوگ مستفید ہو رہے ہیں۔

یزدانی صاحب نے بتایا کہ میرے دادا حافظ عبداللہ بہت بڑے عامل تھے۔ انہوں نے حافظ جلال الدین صاحب بدو ملہی والے اور حافظ جلال دین سیالکوٹی کے زیر تربیت رہ کر دینی تعلیم کا علم حاصل کیا جبکہ عملیات میں وہ مولانا عبدالواحد غزنویؒ کے شاگرد تھے جو مولانا امام عبداللہ غزنویؒ کے بیٹے تھے اور روحانی عملیات پر بہت دسترس رکھتے تھے۔ انہوں نے اپنے والد کی شاگردی اختیار کی اور ان سے بہت فیض حاصل کیا۔ اپنی علمی قابلیت کی بنا پر انہوں نے کافی عرصہ سعودی عرب میں گزارا اور وہاں سعودی شاہی خاندان کے معلم واستاد کی حیثیت سے فرائض سرانجام دیے۔

سعودی عرب سے واپسی پر وہ محلہ چابک سواراں کی مسجد چیڑیاں والی میں خطیب کے منصب پر فائز ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں علم وعمل کے بہت بلند مرتبے سے نوازا تھا۔ اپنی زندگی میں ہی وہ ولی اللہ کے لقب سے مشہور ہو گئے تھے۔ ان کے پیچھے جہری نماز پڑھنے والے لوگ بے اختیار زار و قطار رو پڑتے تھے۔ مولانا عبدالواحد غزنویؒ اپنے شاگردوں کو ہر کام کرنے سے پہلے استخارہ کی تاکید کیا کرتے تھے۔ استخارہ کے عمل سے وہ خود بھی بہت فائدہ اٹھاتے تھے۔ حتیٰ کہ اگر کوئی شاگرد چھٹی لے کر گھر جانا چاہتا تو اس سے بھی فرماتے کہ آپ پہلے استخارہ کر لیں۔ یہ تھا مختصر سا تعارف، اس برگزیدہ ہستی کا جن کی شاگردی میں رہ کر میرے دادا نے روحانی عملیات اور تصوف کے علم میں کمال حاصل کیا۔ اس نسبت کے سبب جادو، ٹونے اور آسیب کے اثر میں مبتلا مریض صحت ودعا کے لیے ان سے رابطہ کرتے۔

میرے دادا حضور کے متعلق جو معلومات ہم تک پہنچی ہیں، وہ بزرگوں سے سینہ بہ سینہ ہمیں سننے کو ملیں کیونکہ میرے دادا میری پیدائش سے بہت پہلے انتقال کر گئے تھے۔ ان کی زندگی میں پیش آنے والے بے شمار واقعات ان کے مریدوں اور گھر کے افراد نے بیان کیے۔ ایک واقعہ جو ان کی زندگی میں بہت مشہور ہوا، ایک ''جن'' کا تھا، جو انسانی شکل میں ان کے پاس قرآن وحدیث کا علم حاصل کرنے کے لیے آیا کرتا تھا۔ انہوں نے اس شرط پر اسے مدرسے میں رہنے کی اجازت دی کہ وہ مسجد میں پڑھنے والے دوسرے طالب علموں پر اپنی اصلیت ظاہر نہیں کرے گا اور نہ کسی کو ڈرانے یا تنگ کرنے کی کوشش کرے گا۔ اس وعدہ پر اس جن نے مدرسے میں پڑھنے والے دوسرے طالب علموں کے ساتھ انسانی شکل میں تعلیم حاصل کرنا شروع کر دی۔ ایک دن میرے دادا کو تبلیغی دورے پر جانا پڑا۔ دادا کی غیر موجودگی میں اس جن طالب علم کو شرارت سوجھی؛ اس نے مدرسے کے تمام لڑکوں کو اکٹھا کر کے کہا کہ اگر کوئی لڑکا مسجد میں موجود لوٹے کے منہ سے داخل ہو کر ٹونٹی سے باہر نکلے اور ٹونٹی کے راستے داخل ہو کر منہ کے راستے باہر نکلے تو میں اس کو ایک روپیہ انعام دوں گا۔ اس وقت ایک روپیہ بہت بڑی چیز ہوا کرتی تھی۔ تمام لڑکوں نے حیرت سے انکار کیا کہ یہ کام ہم سے کوئی بھی نہیں کر سکتا۔ اس پر وہ جن جسے تمام لڑکے انسان ہی سمجھتے تھے، کہنے لگا کہ اگر میں یہ کام کر لوں تو آپ مجھے کیا انعام دیں گے۔ تمام لڑکوں نے آپس میں رقم اکٹھی کر کے اسے انعام دینے کی ہامی بھر لی۔ تو اس نے لوٹے کے منہ کی طرف سے داخل ہو کر ٹونٹی کے راستے باہر نکلنے کا مظاہرہ کر کے دکھایا اور اسی طرح وہ ٹونٹی کے راستے لوٹے میں داخل ہوا اور منہ کے راستے سے باہر نکل آیا۔ اس کے کرتب کو دیکھ کر تمام لڑکے ڈر اور خوف کے مارے مدرسے سے بھاگ گئے۔ ان میں سے اکثر کو بخار چڑھ گیا۔ جب میرے دادا تبلیغی دورے سے واپس آئے تو انہیں اس حرکت کا علم ہوا تو انہوں نے اس جن کو وعدہ خلافی پر سزا دی اور مدرسے سے چلے جانے کا حکم دیا۔ اس کے بعد وہ دوبارہ واپس نہ آیا۔

ایک واقعہ ہماری دادی اماں نے سنایا تھا کہ ایک مرتبہ کسی عورت نے اپنی ہمسائی کا زیور ادھار لیا اور راتوں رات نقل مکانی کر کے کہیں غائب ہو گئی۔ جس عورت کا زیور دھوکے سے لے لیا گیا تھا، وہ عورت میرے دادا حافظ عبداللہ کے پاس آئی اور تمام واقعہ سنایا۔ آپ نے کوئی ایسا عمل کیا کہ وہ عورت جو دھوکہ دے کر زیور لے گئی تھی، اس نے محسوس کیا کہ اس کے سارے جسم کو آگ لگ رہی ہے۔ وہ فوراً واپس

آئی اور زیور لوٹا دیا تو پھر اس کی تکلیف ختم ہوگئی۔

اسی طرح ایک مرتبہ ان کے ایک شاگرد نے انہیں مجبور کیا کہ آپ ہمیں جنات کی شکل دکھائیں۔ انہوں نے اسے بہت سمجھایا کہ یہ تمہارے بس کی بات نہیں۔ تم یہ مطالبہ نہ کرو، تم ڈر جاؤ گے۔ لیکن وہ اپنی ضد پر قائم رہا۔ یہ واقعہ اس وقت پیش آیا جب آپ شاگردوں کے ساتھ کہیں جا رہے تھے۔ آپ نے شاگرد سے کہا کہ زمین صاف کرو، میں کسی جن سے کہوں گا کہ وہ زمین پر اپنے پاؤں کا نشان لگا دے۔ اس کے بعد بھی اگر تمہاری خواہش برقرار رہی تو پھر تمہیں جن کی شکل بھی دکھا دیں گے۔ میرے دادا کے کہنے پر ایک جن نے زمین پر اپنے پاؤں کا واضح نشان لگایا تو اس نشان کو دیکھ کر ہی وہ اور دوسرے تمام شاگرد خوف زدہ ہو گئے اور انہوں نے دوبارہ پھر کبھی جن کو دیکھنے کا مطالبہ نہیں کیا۔

میرے دادا حضور سے منسوب واقعات کی فہرست بہت طویل ہے۔ مگر میں مزید ایک آدھ واقعہ بیان کرنے پر اکتفا کروں گا۔ ایک اہم واقعہ جو انگریز دور حکومت کے دوران پیش آیا۔ اس میں ان پر بغاوت کا مقدمہ درج ہوا۔ جس کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ میرے دادا جہادی گروپوں سے تعلق اور ہمدردی رکھتے تھے۔ آپ کی گرفتاری کے لیے انگریز حکومت نے اپنے ایک جاسوس حافظ یوسف کو اس کام کے لیے تیار کیا۔ حافظ یوسف کلکتہ کا رہنے والا تھا۔ وہ بظاہر خود کو مجاہدین کا ہمدرد ظاہر کرتا لیکن در پردہ وہ انگریزوں کے لیے جاسوسی کے فرائض سرانجام دیتا اور مجاہدین کو گرفتار کرواتا۔ اس نے میرے دادا کی شاگردی کا ڈھونگ رچا کر ان کی قربت حاصل کر لی اور بعد میں مخبری کر کے انہیں گرفتار کرا دیا۔ گرفتاری کے بعد حکومت نے انہیں مانسہرہ کے قریب حراست میں رکھا۔ بغاوت کے اس مقدمہ کی پیروی کے لیے اہل خانہ کو مانسہرہ جانا پڑتا۔ چند پیشیوں کے بعد عدالت نے مقدمے کا فیصلہ سنانے کے لیے گواہ حافظ یوسف کو طلب کیا۔ جس دن مقدمے کا فیصلہ ہونا تھا، حافظ یوسف میرے دادا کے خلاف گواہی دینے کے لیے حاضر ہو گیا۔ جب بیان دینے کا موقع آیا تو اس کی زبان گنگ ہو گئی، وہ جج کے سامنے بے بسی کے ساتھ خاموش کھڑا رہا اور میرے دادا کے خلاف گواہی نہ دے سکا۔ تو عدالت نے عدم ثبوت کی بنا پر آپ کو باعزت طور پر رہا کر دیا۔

عملیات کے میدان میں اپنے خاندانی پس منظر اور خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے محترم یزدانی صاحب نے کہا کہ جب ہمارے والد مکرم عبدالحلیم صدیقی پیدا ہوئے تو اس وقت میرے دادا مرکز جہاد

چمر کنڈ میں تھے۔ پنجاب سے جو مجاہدین اس مرکز میں گئے، انہوں نے آپ کو خوشخبری سنائی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بیٹے کی نعمت سے نوازا ہے۔ اس کے باوجود بھی میرے دادا اپنا مشن مکمل کر کے گھر واپس آئے۔ یزدانی صاحب نے بتایا کہ میرے دادا کو جہاد اور دینی تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ اسی بنا پر انہوں نے دوران تربیت اپنی اولاد کو اسلامی اصولوں سے روشناس کرانے کا خصوصی اہتمام کیا۔ میرے والد کو انہوں نے مدرسہ غزنویہ امرتسر سے تعلیم دلوائی جبکہ علم حدیث انہوں نے شیخ الحدیث مولانا نیک محمد سے حاصل کیا۔ دینی علوم کے حصول سے فراغت کے بعد انہوں نے کچھ عرصہ رائے پور آرائیں میں قیام کیا۔ (یہ گاؤں ریاست کپورتھلہ میں واقع ہے اور ہائی سکول میں بطور عربی ٹیچر فرائض سرانجام دیے۔ اس کے بعد اپنے آبائی گاؤں میں تشریف لے آئے۔ تقسیم برصغیر کے بعد انہوں نے علاقہ واہنڈو کے قریب ایک گاؤں سکھانہ باجوہ کی ایک مسجد میں امامت و خطابت کے فرائض سنبھالے۔ تبلیغ دین کا انہیں شروع سے ہی بہت شوق تھا۔ وہ جب تک زندہ رہے سکھانہ باجوہ میں سالانہ تبلیغی کانفرنس منعقد کراتے رہے۔

اللہ تعالیٰ نے انہیں بہت ساری خوبیوں سے نوازا تھا۔ وہ بہت مہمان نواز، خوش خلق اور متواضع طبیعت کے مالک تھے۔ روزانہ غسل کرنا ان کا معمول تھا۔ جبکہ پہننے کے لیے بہت صاف ستھرے کپڑے استعمال کرتے۔ وہ کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والے اور شب زندہ دار تھے۔ بلکہ سوتے میں بھی جب وہ پہلو بدلتے تھے تو زبان پر سبحان اللہ اور اللہ اکبر کا ورد جاری ہوتا۔ پیشے کے لحاظ سے وہ ایک ماہر طبیب تھے۔ اس کے علاوہ نسل در نسل منتقل ہوتا ہوا روحانی عملیات کا علم جو انہیں ورثہ میں ملا تھا، اس پر بھی انہیں مکمل دسترس حاصل تھی۔ اس حوالے سے انہوں نے ایک واقعہ سنایا کہ ایک مرتبہ میں رات کو سویا ہوا تھا کہ ایک ''دیو'' نے میری چارپائی الٹانے کی کوشش کی۔ لیکن میری بروقت آنکھ کھل گئی۔ میں نے فوراً لاحول ولا قوۃ پڑھنا شروع کر دیا، جس سے وہ دیو ڈر کر بھاگ گیا۔ اس دیو نے یہ شرارت اس لیے کی تھی۔ میرے والد محترم نے ایک مریض کا علاج کیا تھا۔ جس کے اعصاب پر اس نے قبضہ کر رکھا تھا اور اس کی زندگی اجیرن کر دی تھی۔ اس مریض کے علاج کے دوران میرے والد صاحب نے اس دیو کو سزا دی تھی۔ اس لیے اس نے انتقاماً آپ کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی تھی۔ مگر اللہ کی مہربانی سے وہ اس دیو کے شر سے محفوظ رہے۔

یزدانی صاحب نے بتایا کہ میرے والد صاحب شوگر کے مریض تھے۔ اسی مرض میں شدت سے 7

ستمبر 1965ء کو اپنے بڑے بھائی کے ہاں کچلی شریف میں بوقت عصر ان کا انتقال ہوا۔ ان کی وصیت کے مطابق انہیں اپنے بزرگوں کے آبائی گاؤں ہنجانوالی کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔ اس قبرستان کے متعلق مشہور ہے کہ اس میں سات اولیائے کرام ایک مقام پر دفن ہیں۔

مولانا کے بزرگوں کے تفصیلی تعارف کے بعد مولانا کی ذاتی زندگی اور روحانی علوم میں ان کے تجربات سے متعلق سوالات کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے کہا: میں نے ابتدائی تعلیم اپنے والد محترم سے حاصل کی۔ مزید دینی تعلیم شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ (گوجرانوالہ) سے حاصل کی۔ پھر ایم اے کرنے کے بعد درس وتدریس کا شعبہ منتخب کر لیا۔ یزدانی صاحب نے بتایا کہ میرے والد مکرم عبدالحلیم صدیقی کے انتقال کے وقت میری عمر تقریباً بیس برس کے قریب تھی۔ ان کی وفات کے بعد سکھانہ باجوہ کی مسجد میں خطابت وامامت کے خلا کو پر کرنے کے لیے مجھے ذمہ داری سنبھالنا پڑی۔ اس دوران میں نے روحانی عملیات اور یونانی ادویات کے ذریعے امراض کے علاج کا باقاعدہ آغاز کر دیا۔ وراثت میں مجھے روحانی عملیات کے علم کے علاوہ چند مخصوص امراض مثلاً اٹھراء، سودا یعنی دماغ کا خلل، مرگی، جوڑوں کا درد، بچوں کا سوکڑا اور دیگر امراض کے علاج کا علم بھی حاصل ہوا جو ہمارے خاندان میں نسل در نسل سے چلا آ رہا تھا۔

شاید کچھ لوگوں کے ذہن میں یہ خیال آئے کہ میں نے بھی دوسرے روایتی عاملوں کی طرح راتوں کو جاگ کر اور قبرستان میں بیٹھ کر چلہ کشی کے ذریعے مہارت حاصل کی ہو گی۔ مگر مجھے امید ہے کہ میری وضاحت کے بعد تصویر کا صحیح رخ آپ کے سامنے آ جائے گا۔ یقیناً آپ کے لیے یہ بات ناقابل یقین ہو گی کہ مجھے باقاعدہ چلہ کشی کرنے کے تکلیف دہ اور صبر آزما مرحلوں سے گزرے بغیر ہی روحانی عملیات سے علاج کا علم ورثہ میں مل گیا تھا۔ ہمارے خاندان میں روحانی عملیات کے ذریعے امراض کے علاج کا جو طریقہ کار رائج تھا، میں نے اسی کو اپنا معمول بنایا۔ جس طرح جسمانی امراض کے لیے ادویات کے مختلف نسخے استعمال کیے جاتے ہیں، اسی طرح روحانی عملیات کے ذریعے علاج کے دوران مختلف مسنون اوراد اور قرآنی آیات کو خاص ترکیب سے پڑھا جاتا ہے۔ ہاں البتہ ان عملیات کے اثرات کو محفوظ رکھنے کے لیے اور ان میں مزید تقویت پیدا کرنے کے لیے میں نماز فجر کے بعد ان منتخب وظائف کو مخصوص تعداد میں ضرور پڑھتا ہوں۔ ایسا کرنے سے وہ عمل محفوظ بھی رہتا ہے اور اس میں مزید تقویت

بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ لیکن ایک بات ذہن میں رہے کہ ان قرآنی آیات اور وظائف کو پڑھنے کا اصل مقصد تلاوت قرآن اور حصول اجر وثواب ہوتا ہے۔ مگر اس کے ذریعے جو فائدے پہنچتے ہیں، آپ اسے اضافی بونس تصور کر لیں۔

یزدانی صاحب نے اپنی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا کہ جنات اور جادو ٹونے کے ہاتھوں پریشان لوگوں کے علاج کے لیے ایسے تمام غیر اسلامی طریقے اختیار کرنے کے سخت خلاف ہوں، جن میں غیر اللہ سے مدد حاصل کرنے کا شک وشبہ پایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ جن الفاظ وکلمات کے بارے میں ہمیں علم نہ ہو کہ ان کا مطلب کیا ہے اور یہ کہاں سے آئے ہیں، میں ان سے اجتناب کرتا ہوں۔ ان خیالات کی تصدیق کے لیے انہوں نے ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے کہا کہ بہت عرصہ پہلے کی بات ہے کہ میرے والد صاحب کے ایک شاگرد عامل نے مجھے ایک تعویذ دیا اور کہنے لگا کہ اگر آپ جنات کے ذریعے کوئی کام لینا چاہیں تو کسی نابالغ بچے کے ہاتھ میں یہ تعویذ پکڑا کر اس کو بٹھا دیں اور اس کے انگوٹھے پر کالی سیاہی لگا کر جنات کو حاضر ہونے کا حکم دیں تو جنات کا بادشاہ خود حاضر ہو کر آپ کے ہر حکم کی تعمیل بجا لائے گا۔ میں نے اس تعویذ کو آزمانے کے لیے اپنے چھوٹے بھائی ابوبکر کو بٹھا کر تجربہ کیا تو واقعی جنات حاضر ہو گئے۔ اس کے بعد میں نے اس نقش کو ضائع کر دیا۔ کیونکہ یہ سب باتیں کہانی سے ملتی جلتی ہیں۔ اسی طرح بعض لوگ اعداد کے ذریعے مرض کی تشخیص کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ ایک بے حقیقت چیز ہے۔ اس سے سو فیصد تندرست آدمی کے بارے میں بھی تشخیص کے دوران کسی نہ کسی مرض کی نشاندہی ہو ہی جاتی ہے۔ میرے نزدیک اس علم میں بھی کوئی حقیقت نہیں۔

جنات غیب کا علم نہیں جانتے:

پراسرار علوم میں دلچسپی رکھنے والے عام افراد کو جنات اور جادو ٹونے سے متعلق مستند معلومات حاصل کرنے میں خاصی دقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ تمام کوششوں کے باوجود جب انہیں اپنے سوالوں کا کہیں سے تسلی بخش جواب نہیں ملتا تو بالآخر تھک ہار کر وہ ان پوشیدہ امور کے حل کے لیے سنی سنائی باتوں یا اپنے نفس پر قیاس کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔

جنات اور جادو کے علوم پر عام طور پر جو کتب بازار میں بآسانی دستیاب ہیں، ان میں بے سند روایات کی بھرمار ہے۔ جن کی حیثیت قصے کہانیوں سے زیادہ کچھ نہیں۔ ان میں حد درجہ ضعیف اور من

گھڑت روایات بھی شامل ہیں۔ جنہیں پڑھ کر عام قاری فائدے کے بجائے نقصان اٹھاتا ہے۔ اس قسم کی کتب کا مطالعہ کرنے والا شخص غیر شعوری طور پر انہیں پڑھ کر متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ چاہے اسے اس بات کا علم بھی ہو جائے کہ یہ سب من گھڑت قصے ہیں۔ درحقیقت اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ان روایات کو دلچسپ افسانوی رنگ میں بیان کیا گیا ہے۔ یہ تحریریں اس قسم کی ہوتی ہیں کہ اپنے پڑھنے والوں کو ایک لحہ کے لیے بھی غافل نہیں ہونے دیتیں۔ یہی وجہ ہے کہ قاری ان واقعات کو اپنے دماغ سے کھرچنے میں کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔

معاشرے میں ان کتابوں سے پیدا ہونے والے ابہام کو یقین میں بدلنے کے لیے اہم کردار ان شیطانی علوم کے ماہروں نے ادا کیا جو جگہ جگہ دکانیں سجائے بیٹھے ہیں۔ ان ناعاقبت اندیش جعلی عاملوں نے عوام الناس کو خوفزدہ کرنے کے لیے جنات کی لامحدود طاقت کے جھوٹے قصوں کی خوب تشہیر کی تاکہ بیوقوف اور ضعیف العقیدہ لوگوں کو وہم میں مبتلا کر کے ان سے بھاری رقوم بطور نذرانہ بٹوری جا سکیں۔

جعلی عاملوں کے پیدا کردہ حالات کے پیش نظر میں نے ایک طویل سوال نامہ ترتیب دے کر مولانا عزیز الرحمان یزدانی صاحب کی خدمت میں پیش کیا اور ان سے درخواست کی کہ وہ ان سوالات کے جواب قرآن وحدیث اور اپنے علم و تجربے کی روشنی میں تحریر فرمائیں۔ تاکہ ہر شخص کو جنات اور جادو ٹونے کے بارے میں بنیادی معلومات کا علم ہو جائے اور آئندہ کسی دھوکہ باز عامل کی چکنی چپڑی باتیں انہیں گمراہ نہ کر سکیں۔ میں نے اپنے طور پر کوشش کی ہے کہ یزدانی صاحب سے ہر اس سوال کا جواب معلوم کروں جو عام طور پر ہمارے ذہنوں میں گردش کرتے رہتے ہیں۔ لیکن کہیں سے ان کا تسلی بخش جواب نہیں ملتا۔ آپ کی سہولت کے لیے سوالات کو اس انداز سے ترتیب دیا گیا ہے کہ ہر عمر کے افراد اس سے استفادہ کر سکیں۔ زیر نظر انٹرویو میں یقیناً آپ کو بہت سی نئی معلومات پڑھنے کو ملیں گی۔

سوال: کیا ایک مخلوق کی حیثیت سے جنات کا کوئی وجود ہے؟

جواب: کتاب وسنت کے دلائل کے مطابق ایک مخلوق کی حیثیت سے جنات کا وجود ثابت شدہ بات ہے۔ قرآن حکیم نے انسانوں کو ایک الگ مخلوق اور جنات کو ایک الگ مخلوق کے طور پر پیش کیا ہے۔ جہاں انسان کی تخلیق کا مقصد بیان کیا گیا ہے، وہاں جنات کی تخلیق کا مقصد بھی بیان ہوا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اور ہم نے جن وانس کی تخلیق اپنی عبادت کے لیے کی ہے۔'' (سورۃ الذاریات:56)

جو لوگ حدیث کے منکر ہیں، وہ جنات کے معنی ''جنگلی گھوڑے'' کرتے ہیں۔ حالانکہ قرآن مجید میں واضح طور پر ان کے الگ مخلوق ہونے کا ذکر متعدد بار آیا ہے۔ شیطان اول کے بارے میں بھی اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ وہ جنوں میں سے تھا۔ جن کی تعریف یہ کی گئی ہے کہ یہ ایک ایسی ناری مخلوق ہے جو مختلف شکلیں اختیار کر سکتی ہے اور انسانوں کی نظر سے پوشیدہ رہتی ہے۔

قرآن مجید میں آپ سے جنوں کا قرآن سننا اور اسلام قبول کرنے کا ذکر دو سورتوں سورۃ جن اور سورۃ احقاف میں ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ مکرمہ سے اسلام کی دعوت دینے کے لیے طائف پہنچے اور وہاں اسلام کی دعوت دی تو ان منکرین نے آپ پر اتنے پتھر برسائے کہ آپ کا جسم اطہر لہولہان ہو گیا۔ واپسی پر آپ نے مکہ مکرمہ اور وادی طائف کے درمیان وادی نخلہ میں رات بسر کی۔ آپ فجر کی نماز میں قرآن کی تلاوت کر رہے تھے کہ جنوں کی ایک جماعت جو مذہباً عیسائی تھے، انہوں نے قرآن سنا اور اسلام قبول کر لیا۔ بعد میں وہ اپنی قوم کے لیے بھی اسلام کے مبلغ بنے۔ یہ جنات نصیبین کے رہنے والے تھے اور ان کی تعداد اندازاً 9 کے قریب تھی۔

سوال: آخر کیا وجہ ہے کہ انسان اشرف المخلوقات ہونے کے باوجود جنات سے خوفزدہ ہے؟

جواب: اس کی کئی ایک وجوہات ہیں۔ ایک وجہ انسان جو حقیقت میں اشرف المخلوقات ہے، اس کا احساس کمتری ہے۔ عرب لوگ تجارت کے لیے موسم گرما میں ملک شام کا اور سردیوں میں یمن کا سفر کرتے تھے۔ جب انہیں کسی جنگل یا صحرا میں رات گزارنا ہوتی تو قافلے کا سردار ایک ٹیلے پر کھڑا ہو کر بلند آواز میں کہتا کہ ہم رات بسر کرنے کے لیے اس علاقے کے جنوں کے سردار کی پناہ لیتے ہیں۔ جنوں نے یہ باتیں سن کر سمجھا کہ یہ انسان ہم سے کمزور ہیں، اسی لیے تو ہم سے پناہ طلب کرتے ہیں۔ اس طرح ان کا تکبر بڑھا اور انہوں نے انسانوں کے ساتھ شرارتوں کی جرأت کی۔ اس حقیقت کو اللہ تعالیٰ نے قرآن میں بیان فرمایا ہے:

''اور بے شک ایسا ہوا کہ انسانوں میں سے کچھ مرد جنوں کے مردوں سے پناہ لیتے تھے تو اس وجہ سے وہ تکبر میں اور بڑھ گئے۔'' (سورۃ الجن:6)

جنات کے شر سے محفوظ رہنے کے ویسے تو سینکڑوں طریقے ہیں مگر ہم صرف بول و براز کے وقت کی

مسنون دعا ''اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں ناپاک نر جنوں اور مادہ جنوں سے'' پڑھ لیا کریں تو جنات کی ایذا سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ لیکن اکثر لوگ یہ دعا پڑھنے کی تکلیف بھی گوارا نہیں کر سکتے جو معاشرہ جتنا زیادہ ان پڑھ اور توہم پرست ہوگا، اتنا ہی وہ بھوت پریت کی بالادستی کا معتقد ہوگا۔ اللہ کا ذکر کرنے والے، قرآن حکیم کی تلاوت کرنے والے اور نماز کی پابندی کرنے والے لوگ ان چیزوں سے اتنے خائف نہیں ہوتے۔

سوال: کیا جنات جسمانی طور پر انسان کو نقصان پہنچانے کی طاقت رکھتے ہیں؟ ایک تاثر یہ ہے کہ عامل حضرات اعصابی امراض کو جنات کا سایہ قرار دے دیتے ہیں۔

جواب: جنات کے سایہ اور ان کے ہاتھوں پہنچنے والی تکالیف سے تو اس لیے انکار ممکن نہیں کہ شیطان جو تخلیقی لحاظ سے جن ہے، انسان پر اس کے اثر کی کیفیت حدیث نبویؐ میں یوں بیان ہوئی ہے کہ وہ انسانوں کے جسم میں اس طرح سرایت کر جاتا ہے کہ جس طرح خون گردش کرتا ہے۔ لیکن ایسے سو مریض جن کے بارے میں یہ سمجھا جاتا ہے کہ انہیں آسیب یعنی جن کا سایہ ہے، ان میں نوے فیصد مرد و خواتین اعصابی امراض کے مریض ہوتے ہیں۔ زیادہ تر عورتوں کو ہسٹریا اور مردوں کو مرگی کی بیماری ہوتی ہے۔ لیکن یہ بات بہت افسوس سے کہنا پڑتی ہے کہ اکثر معالجین اس معاملے میں مریض کی صحیح رہنمائی نہیں کرتے۔ نہ جانے وہ ایسا دانستہ طور پر کرتے ہیں یا نادانستہ مگر اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ مرض جڑ پکڑ جاتا ہے اور دیر تک اس مرض کا شکار رہنے کی وجہ سے مریض مایوس ہو جاتا ہے۔ جبکہ سوال کے دوسرے حصے کا جواب یہ ہے کہ شیطان کا کام ہی شیطانیت اور شرارت ہے۔ انسان بھی تو انسان کو دکھ دینے میں شیطان سے کم نہیں۔ جس طرح شیاطین الانس اپنے تکبر و نخوت، ظلم و ستم، فتنہ و فساد اور قتل و غارت میں بہت بڑھ گئے ہیں اور ان کی تعداد میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔ اسی طرح شیاطین الجن ہیں، وہ بھی اپنی تعداد اور شرارتوں میں کم نہیں ہوئے بلکہ زیادہ ہوئے ہیں۔

سوال: کیا جنات کے ذریعے اپنے مفاد میں کام لیا جا سکتا ہے؟ اس کی عملی صورت کیا ہوتی ہے؟

جواب: جن ہو یا انسان، اس سے وہی دنیاوی مفاد حاصل کیا جا سکتا ہے جس کا کرنا شرعاً جائز ہو مثلاً حضرت سلیمانؑ نے جنات سے عمارتیں بنانے کا کام لیا۔ جنات نے ان کے لیے مجسمے، تالابوں جیسے لگن اور بڑی بڑی دیگیں بھی بنائیں۔ اس کے علاوہ مسجد اقصیٰ کی تعمیر میں [illegible] تفصیلی ذکر

قرآن مجید میں موجود ہے کہ:

''پھر جب ہم نے سلیمانؑ پر موت کا فیصلہ نافذ کیا تو جنوں کو اس موت کا پتہ دینے والی کوئی چیز اس گھن کے سوا نہ تھی جو ان کے عصا کو کھا رہا تھا۔ اس طرح جب سلیمانؑ گر پڑے تو جنوں پر یہ بات کھل گئی کہ اگر وہ غیب کے جاننے والے ہوتے تو اس ذلت کے عذاب میں مبتلا نہ رہتے۔'' (سورۃ سبا)

اس واقعہ کا پس منظر یہ ہے کہ مسجد اقصیٰ کی تعمیر نو کے لیے حضرت سلیمانؑ نے مشکل اور سخت قسم کے فرائض کی انجام دہی کے لیے جنات کو ذمہ داریاں سونپ دیں۔ اور خود نگرانی کے لیے شیشے کی چار دیواری والے کمرے میں اپنے لاٹھی کے سہارے اس طرح کھڑے ہو گئے کہ دور سے دیکھنے والوں کو یہی محسوس ہو کہ آپ عبادت میں مشغول ہیں اور اس کے ساتھ مسجد کی تعمیر کی نگرانی بھی کر رہے ہیں۔ ابھی مسجد کی تعمیر جاری تھی کہ اسی حالت میں آپ اس جہان فانی سے کوچ کر گئے۔ مگر جنات کو اس کی خبر نہ ہوئی اور انہوں نے اپنا کام جاری رکھا۔ جس لکڑی کے سہارے آپ کھڑے تھے، کافی عرصہ گزرنے کے بعد اس کو گھن لگ گیا اور عصا کے ٹوٹنے کے بعد جنات کو آپ کی موت کا علم ہوا۔ یہ واقعہ ہمیں جنات سے کام لینے کے علاوہ اس بات کا پتہ بھی دیتا ہے کہ جنات غائب کا علم نہیں جانتے۔ اسی لیے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر وہ غائب کے جاننے والے ہوتے تو اس ذلت کے عذاب میں مبتلا نہ رہتے۔ بات ہو رہی تھی کہ جنات کے ذریعے دنیاوی مفادات حاصل کرنے کی۔ تو میں یہاں وضاحت کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ چوری شدہ چیز کے بارے میں جنات سے پوچھنا کہانت کے زمرے میں آتا ہے۔ کاہن ساحر ہے اور ساحر کافر ہے۔ کاہن کی کمائی اور جسم فروش عورت کی کمائی برابر ہے۔

سوال: منتخب آیات قرآنی کے ذریعے جنات کا تسخیر کرنا کس حد تک درست ہے؟

جواب: نیک مقاصد کے لیے جنات کی تسخیر درست ہے۔ تسخیر کا مقصد یہ ہونا چاہیے کہ مسخر شدہ جنات کے ذریعے آسیب زدہ شخص کو آسیب سے نجات دلائی جائے۔ قرآنی سورتوں اور آیات سے تسخیر ممکن بھی ہے اور درست بھی ہے۔ کیونکہ جنات کا عامل مریضوں کو آسیب کی اذیت سے نجات دلانے کے لیے روحانی اور مادی دونوں طاقتیں استعمال کرتا ہے۔

سوال: جو لوگ علاج کی غرض سے شیطانی طاقتوں کے مالک عاملوں سے رجوع کرتے ہیں، اسلام ان کے بارے میں کیا کہتا ہے؟

جواب: شیطانی طاقتوں کے مالک عامل کو دوسرے الفاظ میں جادوگر کہا جائے گا۔ جادوگر خود بھی کافر ہوتا ہے اور اس کے پاس علاج یا کسی اور دنیاوی مقاصد کے لیے جانے والا بھی کافر ہو جاتا ہے۔

سوال: غیر شرعی طریقوں سے علاج کرنے والے عاملوں کے پاس جانے والوں کو کیا نقصانات پہنچ سکتے ہیں؟

جواب: ان بدقسمت لوگوں کو اس سے بڑا اور کیا نقصان ہوگا کہ وہ روپیہ پیسہ ضائع کرنے کے علاوہ ایمان کی دولت بھی گنوا بیٹھتے ہیں۔ یہ عامل اپنے مالی مقاصد کے حصول کے لیے ان سے من مانی شرطیں منواتے ہیں۔ ان سے بکروں کے نذرانے اور مخصوص وزن میں سونا چاندی حاصل کرتے ہیں۔ بھاری نذرانوں کے ساتھ سالانہ عرس میں حاضری کے لیے پابند کرتے ہیں اور اگر کوئی مرید ان شرائط کو پورا نہ کرے تو عامل اور پیر جادو کے ذریعے مریدوں کا نقصان کر دیتے ہیں۔

سوال: اگر کسی گھر کے افراد کو پراسرار شیطانی طاقتوں کے ذریعے نقصان پہنچ رہا ہو تو وہ اپنے بچاؤ کے لیے کیا تدابیر اختیار کریں؟

جواب: وہ سورۃ البقرۃ اور معوذتین کی تلاوت بکثرت کریں، انشاءاللہ محفوظ رہیں گے۔

سوال: کیا جنات یا جادو کے زیر اثر مریض کے لواحقین کسی عامل کی مدد کے بغیر از خود علاج کر سکتے ہیں؟

جواب: جس طرح قرآن حکیم کا فیض تعلیمات اور فیض ہدایت عام ہے۔ اسی طرح اس کا فیض علاج بھی عام ہے۔ لیکن جس طرح تعلیم اور ہدایت کے لیے مدرس و معلم اور ہادی و مرشد کی ضرورت ہے، اسی طرح علاج کے لیے بھی بہرحال معالج کی ضرورت ہے۔ ہاں اگر کوئی شخص خداداد صلاحیت کے بل بوتے پر یا اپنے ذاتی علم اور مطالعہ سے ایسا کر سکتا ہے تو اسے کوئی نہیں روک سکتا۔

سوال: کیا جادو ٹونے کے از خود علاج میں خطرات کا سامنا بھی ہو سکتا ہے؟

جواب: جادو ٹونے کا علاج از خود کیا جائے یا معالج کے ذریعے، دونوں صورتوں میں خطرات کا سامنا ہو سکتا ہے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ جادوگر اس کوشش میں ہوتا ہے کہ مریض علاج میں کامیاب نہ ہو۔ چند ماہ پہلے ایک مریض گوجرانوالہ سے میرے پاس علاج کے لیے آیا۔ اس پر جادو کا اثر تھا۔ اس نے خود بیان کیا کہ میں نے مولانا معین الدین لکھوی (اوکاڑہ) سے علاج شروع کرایا۔ انہوں نے مجھے پانی دم

کر کے دیا اور کہا کہ صبح و شام اسے پینا ہے۔ جب میں پانی پینے لگتا تو اوپر سے ریت اور مٹی اس میں گرنا شروع ہو جاتی۔ میں اس پانی کو نہ پی سکا اور مجھے علاج میں ناکامی ہوئی۔

سوال: وہ کون سے امراض ہیں جن کا زیادہ تر تعلق وہم کے ساتھ ہے؟

جواب: وہم بجائے خود ایک بہت بڑا مرض ہے۔ کسی بات کو حد سے زیادہ محسوس کرنے سے محض تصور حقیقت بن کر سامنے آ جاتا ہے۔ وہمی انسان بلاوجہ ذہن میں جن فرضی خیالات کا تانا بانا بنتا رہتا ہے۔ بالآخر اسے وہی انسانی یا غیر انسانی شکلیں نظر آنا شروع ہو جاتی ہیں۔ حالانکہ یہ صرف وہم ہوتا ہے۔ حقیقت میں اس کا کوئی وجود نہیں ہوتا۔ اس کے علاوہ بہت سے دماغی و اعصابی امراض کے بارے میں بھی جنات اور جادو کا وہم کیا جاتا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ اگر جن ہو تو علاج کے ذریعے اسے دور کیا جا سکتا ہے مگر اس کی جگہ جنّ یعنی وہم ہو تو اس کو کبھی ختم نہیں کیا جا سکتا۔

سوال: جادو اور جنات کے زیر اثر مریض کو کن علامات سے شناخت کیا جا سکتا ہے؟

جواب: سحر زدہ پر خون اور پانی کی چھینٹے پڑتے ہیں، اس کے بال اور کپڑے خود بخود کٹ جاتے ہیں۔ اس کے گھر میں بکرے کی سری یا گوشت گرایا جاتا ہے۔ ذبح شدہ یا مردہ مرغی بھی گرا دی جاتی ہے۔ جنات کے مریض کو عجیب و غریب شکلیں دکھائی دیتی ہیں۔ ایک صورت یہ بھی ہے کہ شکل نظر نہ آئے لیکن مریض خوف محسوس کرے۔ اسے بے ہوشی کا دورہ بھی پڑتا ہے۔ لیکن اعصابی، دماغی اور مرگی کے دورہ میں اور جنات کے دورہ میں فرق کرنا عام آدمی کے لیے بڑا مشکل کام ہے۔

سوال: کیا اسلام نے شیطانی طاقتوں کے ذریعے جادوگری کرنے والوں کے لیے سزا مقرر کی ہے؟

جواب: اسلام نے ایسے لوگوں کے لیے قتل کی سزا مقرر کی ہے۔

سوال: جھوٹ بول کر لوگوں کو وہم میں مبتلا کر کے رقم بٹورنے والوں کو کس انجام سے دوچار ہونا پڑے گا؟

جواب: جھوٹ بول کر لوگوں کو وہم میں مبتلا کر کے رقم بٹورنے والا بڑا لعنتی اور دھوکے باز ہونے کے علاوہ بڑا سماج دشمن مجرم ہوتا ہے۔ اس لیے کہ وہ لوگوں کو وہم میں مبتلا کر کے مریض کو اس کے مرض کے علاج سے روک دیتا ہے۔ جس کا نتیجہ مریض کے لیے موت اور ہلاکت کی صورت میں نکلتا ہے۔ اگر ان لوگوں کو انسانیت کا قاتل کہا جائے تو بجا ہوگا۔

سوال: جادو اور جنات کے اثرات میں گرفتار مریض کو تندرست ہونے میں کتنا عرصہ درکار ہوتا ہے؟

جواب: علاج کرانا مریض کا کام اور علاج کرنا معالج یا عامل کی ذمہ داری ہے۔ عامل کا کامل اور تجربہ کار ہونا ضروری ہے۔ لیکن پھر بھی شفا من جانب اللہ ہے۔ وہ جب چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔

چون قضا آئید حکیم ابلہ شود (جب موت آتی ہے تو حکیم کی سمجھ میں کچھ نہیں آتا)

سوال: آپ کے پاس آنے والے مریضوں میں زیادہ افراد کس مریض میں مبتلا ہوتے ہیں؟

جواب: ہمارے پاس ہر ایک قسم کے مریض آتے ہیں۔ مثلاً مراق، مرگی، اٹھراء، اسقاط وغیرہ۔ جادو اور جنات سے متاثر مریضوں کی تعداد بھی خاصی ہے۔ لیکن اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ بعض لوگوں کو معمولی سر درد بھی ہو تو ان کی خواہش یہ ہوتی ہے کہ انہیں کہا جائے کہ تم پر کسی نے جادو کا بہت سخت وار کیا ہے۔ پتا نہیں کیا وجہ ہے کہ لوگ خواہ مخواہ وہم کا شکار ہیں۔ ہر دوسرا شخص یہ سمجھ رہا ہے کہ اس پر کسی عزیز رشتہ دار نے حسد کی بنا پر جادو کر رکھا ہے۔ میں چونکہ مریض کو صحیح صورتحال سے آگاہ کر دیتا ہوں، اس لیے جو لوگ وہم کا شکار ہوتے ہیں، ان کی تسلی نہیں ہوتی۔ جب تک وہ پندرہ بیس عاملوں سے مل نہ لیں، انہیں سکون نہیں ملتا۔ آج کل کے مریضوں کی اکثریت ایسے ہی افراد پر مشتمل ہے۔ جنہیں بیماری تو کوئی نہیں ہوتی لیکن ان کا دل کرتا ہے کہ عامل انہیں دیکھتے ہی کہے کہ اگر تم چند روز اور نہ آتے تو تمہارا جنازہ ہی اٹھتا، تم پر کسی نے بہت سخت وار کیا ہے۔ اس کے بعد عامل نے دو چار تعویذ جلانے کیلئے دیئے اور ایک بوتل پانی کی دم کر کے دے دی تو مریض خوش ہو کر جاتا ہے۔

جنات تکلیف دینا چاہیں تو خوشبو لگائے بغیر تکلیف دے سکتے ہیں:

عزیز الرحمان یزدانی صاحب کا مزاج اور طریقہ علاج روایتی عاملوں سے بالکل مختلف ہے۔ وہ مریض کو وہم میں مبتلا کرنے کی بجائے اس کی درست رہنمائی کو ترجیح دیتے ہیں۔ ان کے بتائے گئے طریقہ علاج میں مریض کو کالے بکروں کے صدقے، مار کٹائی، دھونیاں، چڑھاوے اور تعویذوں کو جلانے وغیرہ کے مراحل سے نہیں گزرنا پڑتا۔ ان صفحات پر آپ کو یزدانی صاحب کی ریاضتوں اور خاندانی وظائف کا تفصیلی تذکرہ پڑھنے کو ملے گا۔ تاکہ ہر شخص اپنی مدد آپ کے تحت گھر بیٹھے اپنے مسائل کو خود حل کر سکے۔

قرآنی وظائف و روحانی عملیات کے ذریعے علاج کرنے والے کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس طریقہ علاج اور اس کی شرائط کو جانتا ہو، اس کے لیے یزدانی صاحب نے اپنے وسیع تجربات کی روشنی میں بہت سے سوالات کے جواب سے نوازا، جو نظر قارئین ہیں:

سوال: قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:

''اور ہم نے قرآن مجید کو اتارا جس میں مومنوں کے لیے شفا اور رحمت ہے۔'' اس کی آسان تشریح فرمائیں، تاکہ ہر خاص و عام کو قرآن پاک سے رجوع کرنے میں آسانی ہو۔

جواب: بلاشبہ قرآن مجید مومنوں کے لیے شفاء اور رحمت لے کر آیا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ قرآن مجید میں جسمانی امراض کے لیے بھی شفاء موجود ہے۔ لیکن اس کا اصل مقصد تو یہ ہے کہ اس کے ذریعے انسانیت کے روحانی امراض کا علاج کیا جائے۔ حقیقت میں قرآن کفر و شرک کو دل سے نکال کر اس کی جگہ نور ایمان و توحید پیدا کرتا ہے، حسد و بغض کی جگہ دل میں عجز و انکساری پیدا کرتا ہے۔ قرآن کا انقلاب، انقلاب رحمت ہے۔ اس نے وہ انسانی طبقات جن کے حقوق چھینے گئے تھے، انہیں ان کے حقوق دلا کر دنیا میں انقلاب عدل و انصاف برپا کیا، ظلم و جبر کی بجائے عدل و انصاف اور رحمت و راحت کا دور دورہ کیا۔

سوال: کن مہلک امراض کا علاج قرآنی آیات کے ذریعے ممکن ہے؟

جواب: مہلک امراض بہت سے ہیں۔ جادو بھی مہلک ثابت ہو سکتا ہے، سانپ کا زہر بھی انسان کے لیے مہلک ثابت ہوتا ہے۔ سانپ کے کاٹے کو سورۃ فاتحہ سے دم کیا جاتا ہے۔ صحابہؓ نے بھی سانپ کے کاٹے ہوئے کو سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے مریض کو شفا دے دی تھی۔

سوال: عملیات کی اقسام کے بارے میں آپ کچھ بتائیں؟

جواب: عملیات کی دو اقسام ہیں۔ جن میں شرکیہ وظائف کیے جائیں، ان کا شمار بھی جادو میں ہوتا ہے۔ جادو کرنا یا کرانا بالاتفاق حرام ہے۔ جادو کرنے والا اور کرانے والا کافر ہو جاتا ہے۔ قرآنی آیات کو بھی کسی کے نقصان کے لیے استعمال کرنا ناجائز ہے۔ اسی طرح مخلوق خدا سے مدد حاصل کرنے کی بھی دو اقسام ہیں۔ ایک ہے اسباب کے تحت! یہ مدد تو انسان، انسان سے مانگ سکتا ہے اور جو مدد مافوق الاسباب ہے وہ صرف اللہ سے مانگی جا سکتی ہے۔ جس طرح شیاطین جنات سے مدد نہیں مانگی جا سکتی،

اسی طرح اللہ تعالیٰ کی فرمانبردار معصوم اور نوری مخلوق فرشتوں سے بھی مدد نہیں مانگی جا سکتی۔ ہاں البتہ اللہ تعالیٰ انہیں خود کسی شخص کی حفاظت یا مدد کے لیے بھیج دے تو الگ بات ہے۔ جس طرح کہ حضرت زید بن حارثہؓ کی مدد کے لیے اللہ تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام کو بھیجا تو جبرائیل علیہ السلام نے ان کے دشمن کو قتل کر دیا۔ عملیات کے ذریعے علاج کرنے والے دو قسم کے وظائف کا سہارا لیتے ہیں۔ ایک روحانی، دوسرے شیطانی۔ شیطانی اعمال میں جادو ہوتا ہے جن کو ہمارے ہاں کالا علم کہتے ہیں۔ یا پھر ایسے الفاظ ہوتے ہیں جن میں شیطان سے مدد طلب کی جاتی ہے۔ یعنی کھلا شرک کیا جاتا ہے۔ جبکہ روحانی اعمال کرنے والے قرآنی آیات کے ذریعے دم کر کے علاج کرتے ہیں۔

سوال: آپ کے پاس آنے والے کسی مریض کی بیماری اور اس کے علاج کے متعلق کچھ بتائیں؟

جواب: ہمارے پاس مختلف امراض کے مریض آتے ہیں۔ جن میں سحر اور آسیب کے مریضوں کی تعداد زیادہ ہے۔ ان کے لیے آیت الکرسی، سورۃ بقرۃ کی آخری دو آیات، سورۃ الطارق اور معوذتین بار بار پڑھ کر دم کیا جاتا ہے۔ علاج کرنے کا تفصیلی ذکر آئندہ تحریروں میں آ جائے گا۔

سوال: آپ کے علم میں آنے والا جنات کا کوئی یادگار واقعہ؟

جواب: ایک مریض میرے پاس آیا جسے جنات اٹھا کر لے گئے تھے۔ اس نے بیان کیا کہ جنات میرے دوست ہیں۔ وہ کہتے تھے کہ ہمارے ہاں شادی ہے، اس میں تم بھی شرکت کرو۔ چنانچہ وہ مجھے اپنے ساتھ اٹھا کر لے گئے۔ میں باقاعدہ شادی میں شامل ہوا، کھانا کھایا اور وہ باجماعت نماز ادا کرتے تھے۔ میں بھی ان کے ساتھ نماز ادا کرتا تھا۔ چند دنوں کے بعد وہ مجھے میرے گاؤں کے باہر چھوڑ گئے۔

سوال: بچوں کو عام طور پر خوشبو لگانے سے منع کیا جاتا ہے۔ کیا واقعی خوشبو لگانے سے جنات تنگ کرتے ہیں؟

جواب: خوشبو لگانے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اگر جنات تکلیف دینا چاہیں تو خوشبو لگائے بغیر بھی تنگ کر سکتے ہیں۔

سوال: اگر کوئی شخص عامل بننے کا خواہش مند ہو تو وہ کیا کرے؟ ناتجربہ کاری کی بنا پر عمل الٹ ہونے کا جو تصور پایا جاتا ہے، اس میں کہاں تک حقیقت ہے؟

جواب: وہ لوگ جو علمی اور عملی لحاظ سے ناقص ہوتے ہیں، جب وہ جنات کو تسخیر کرنے کے لیے چلا

کشی کا آغاز کرتے ہیں تو اس دوران جنات ان کو ڈرانے کی کوشش کرتے ہیں۔ تاکہ انہیں اس کام میں ناکامی کا سامنا کرنا پڑے۔ اس کے برعکس جو لوگ علمی اور عملی لحاظ سے کامل ہوتے ہیں، انہیں کوئی خطرہ نہیں ہوتا۔ گھر بیٹھے جب یونیورسٹی کی سطح تک تعلیم حاصل کی جا سکتی ہے تو یہ کام بھی ہو سکتا ہے۔ مگر بہتر یہ ہو گا کہ کسی کامل استاد کی رہنمائی میں یہ سب کچھ کیا جائے۔ وہ لوگ جو جنات کی تسخیر میں کامیاب ہو جاتے ہیں، وہ ان سے جائز حد تک کسی کام میں معاونت لے سکتے ہیں لیکن حاضرات کا وہ علم جس کے ذریعے جنات سے انگوٹھے پر یا شیشے میں حاضری کے دوران چوری شدہ اشیاء کا سراغ معلوم کیا جاتا ہے، یہ کام کسی لحاظ سے درست نہیں۔ ممکن ہے کہ کسی وقت ان کا بتایا ہوا چور حقیقی طور پر چور نہ ہو اور اس بے گناہ آدمی کو خواہ مخواہ مجرم و ملزم بنا دیا جائے تو آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ یہ کتنا بڑا جرم ہے۔

البتہ اگر کوئی شخص عامل بننے کا شوق رکھتا ہو تو وہ جنات کی تسخیر کے بغیر بھی مخصوص امراض کے لیے مخصوص اذکار و وظائف مقررہ شرائط و آداب کے ساتھ کرے تو اللہ تعالیٰ سے کامیابی کی کامل توقع ہے۔

سوال: ایک عامل کے لیے کن شرائط پر پورا اترنا ضروری ہے؟

جواب: عملیات کے فوری اور دیرپا نتائج حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ مذکورہ شخص حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کا بھی مکمل خیال رکھتا ہو۔ اگر وہ جھوٹ، حسد و بغض، چغل خوری اور تمام غیر اخلاقی حرکتوں سے پرہیز کرتا ہے اور اس کے ہاتھوں کسی مسلمان کو گزند نہیں پہنچتی تو سمجھ لیں کہ اسے عامل کامل بننے کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد حاصل ہونے کا قوی امکان ہے۔ نا صرف عامل بلکہ ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ نماز پنجگانہ پڑھنے کا اہتمام کرے، کوشش کرے وہ نماز باجماعت اور باوضو ہو۔ اگر کوئی مشکل پیش آ جائے تو نفع و نقصان کا مالک صرف خدا کی ذات کو سمجھتے ہوئے ہر قسم کے سوال اور مدد کے لیے اللہ کو پکارے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ سے اس کی مخلوق کا واسطہ دے کر سوال کرنا جائز نہیں۔ فوت شدہ انبیاء و اولیاء اللہ کا پکارنا یا ان سے دعا و شفاعت کی التجا کرنا بھی درست نہیں۔ آخر اس سے بیکار انسان اور کون ہو گا جو اللہ کو چھوڑ کر ان کو پکارے گا جو قیامت تک اسے جواب نہیں دے سکتے۔ لہٰذا ہمیں ہر معاملے میں صرف اللہ پر توکل کرنا چاہیے۔ اس کے علاوہ نہ ہی کسی سے ڈرنا اور نہ ہی کسی کو مدد کے لیے پکارنا چاہیے۔ روحانی عملیات میں کامیابی حاصل کرنے کے لیے یہ اولین شرط ہے، اس کو پورا کرنا کسی عامل اور ہر مسلمان کے لیے ازحد ضروری ہے۔

سوال: زندگی میں کبھی ایسا موقع بھی آیا ہے کہ آپ کو کسی مریض کا علاج کرنے میں دقت کا سامنا کرنا پڑا ہو؟

جواب: ظاہر ہے کہ مرض کی تشخیص اور اس کے لیے موزوں اور مؤثر نسخہ تجویز کرنا اتنا آسان کام نہیں۔ جنات کے وہ مریض جن پر کافر، مشرک اور ظالم دیو کا سایہ ہوتا ہے، ان کے علاج میں دقت پیش آنا عین ممکن ہے۔ ایسے کئی مواقع آئے ہیں جن کا تفصیلی ذکر آئندہ کبھی آئے گا۔

سوال: اگر کسی پر جادو ہو جائے یا جنات بلاوجہ پریشان کریں یا جنات کے شر سے قبل از وقت بچنے کے لیے کیا احتیاطی تدابیر اختیار کرنی چاہئیں؟

جواب: اگر کسی پر جادو کے اثرات ہوں یا جنات بلاوجہ پریشان کریں تو کثرت کے ساتھ **اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم** اور **لا حول ولا قوة الا باالله العلی العظیم** پڑھے۔ نماز اور تلاوت قرآن کا خصوصی اہتمام کرے۔ خصوصاً سورة البقرة اور معوذتین کو پڑھنا قبل از وقت احتیاطی تدابیر کے طور پر بھی کام آسکتا ہے اور بیماری کی حالت میں بھی اس کا خاطر خواہ فائدہ پہنچتا ہے۔ اگر کوئی خلوص دل سے ان ہدایات پر عمل کرے تو اللہ تعالیٰ اپنے رحم و کرم سے ان پریشانیوں سے نجات دیں گے۔

سوال: کیا سورة البقرة کی فضیلت اور اس کے ذریعے شیطانی طاقتوں سے بچاؤ کا ذکر قرآن و حدیث میں بھی آیا ہے؟

جواب: سورة البقرة قرآن مجید کی طویل ترین سورة ہے۔ جو دو سو چھیالیس آیات پر مشتمل ہے۔ اس کے رکوعات کی تعداد چالیس ہے۔ یہ قرآن کی کوہان یعنی عظمت اور بلندی ہے۔ اس سورة کو فسطاط القرآن یعنی قران کا خیمہ کہا گیا ہے۔ اس سورة میں تین ہزار مسائل بیان کیے گئے ہیں۔ قرآن کی یہ واحد سورة ہے، جس سے جادوگر فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ جس گھر میں اس کی تلاوت کی جائے، شیاطین وہاں سے بھاگ جاتے ہیں اور جادو کا اثر زائل ہو جاتا ہے۔ قرآن کی تمام آیات میں سے افضل آیت آیت الکرسی بھی اسی سورة میں ہے۔ اس کی آخری دو آیات میں خاص طور پر جادو جنات اور دیگر امراض کے لیے شفاء موجود ہے۔ حدیث میں ارشاد ہے کہ جو شخص رات کو سوتے وقت اس کی آخری دو آیات پڑھتا ہے، وہ اس کے لیے کافی ہیں۔ سورة البقرة کی یہ آیات معراج کا خصوصی تحفہ بھی ہیں جو

دو تحفے جو آپ کو ملے، وہ نماز پنجگانہ اور مواحد کے لیے بخشش کی خوشخبری تھے۔ یہ سورة یہودیوں کے غلط عقائد اور اعمال کی تردید پر مشتمل ہے۔

سوال: معوذتین کی اہمیت اور اس کے ذریعے شفا کے پہلوؤں پر روشنی ڈالیں؟

جواب: سورة الفلق اور سورة الناس کو معوذتین کہا جاتا ہے۔ معوذتین کے معنی ہیں، دو سورتیں جن کی تلاوت کی برکت سے اللہ تعالیٰ جادو سے محفوظ رکھتا ہے اور اس کے اثر سے نجات دے کر شفا بخشتا ہے۔ مدینے کا ایک یہودی جس کا نام لبید بن اعصم تھا، اسے خیبر کے یہودیوں نے تین اشرفیاں معاوضے میں دے کر حضور پر جادو کرنے کے لیے آمادہ کیا۔ اس فعل میں اس کی دو بیٹیاں بھی اس کی مدد گار تھیں۔ ایک یہودی لڑکا آپ کی خدمت کیا کرتا تھا۔ اس کے ذریعے انہوں نے آپ کے موئے مبارک حاصل کیے، چمڑے کی ڈوری میں گیارہ گرہیں لگائیں، ایک موم کا پتلا بنایا اور اس میں گیارہ سوئیاں چبھودیں۔ یہ سب چیزیں نر کھجور کے گابے میں رکھیں۔ پھر ان چیزوں کو ایک کنواں جس کا نام ذروان تھا، اس میں ایک پتھر کے نیچے رکھ دیا گیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس جادو کی وجہ سے علیل رہنے لگے۔ آپؐ کو اس کی وجہ سے کبھی کبھی نسیان بھی ہوتا تھا اور نظر پر بھی اثر تھا۔ آپؐ نے خواب میں دیکھا کہ ایک فرشتہ آپؐ کے سرہانے اور ایک فرشتہ آپ کی پائنتی کی طرف کھڑا ہے۔ ایک فرشتے نے دوسرے سے کہا کہ محمدؐ کو کیا تکلیف ہے؟ اس نے کہا کہ ان پر جادو کیا گیا ہے۔ پھر یہ سوال ہوا: کس چیز کے ذریعے جادو کیا گیا ہے؟ ان چیزوں کا نام لیا گیا۔ پھر یہ سوال ہوا کہ وہ چیزیں کہاں ہیں؟ تو چاہ ذروان کا نام لیا گیا۔ حضور ﷺ نے حضرت علیؓ، عمار بن یاسرؓ اور زبیرؓ کو بھیجا۔ وہ یہ چیزیں اس کنوے سے نکال لائے۔ بعد میں ان دونوں سورتوں کی گیارہ آیات پڑھی گئیں اور گیارہ گرہیں کھولی گئیں اور موم کے پتلے سے گیارہ سوئیاں نکالی گئیں۔ تو حضور علیہ السلام تندرست ہو گئے۔ یہ سورتیں جادو، ٹونے کا سب سے بڑا علاج ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ معوذتین کو قرآن میں شامل نہ سمجھتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ جادو دور کرنے کے لیے دم کے طور پر نازل ہوئی ہیں۔ لیکن جمہوری صحابہؓ ان کے اس خیال کے خلاف تھے اور وہ معوذتین کو قرآن کی دو سورتیں قرار دیتے تھے۔

سوال: آیت الکرسی کے کمالات کا تذکرہ اکثر سننے میں آتا ہے۔ اس کے بارے میں آپ کی کیا

رائے ہے؟

جواب: آیت الکرسی میں بڑے لطیف پیرائے میں اللہ تعالیٰ نے توحید بیان کی ہے۔ وہ معبود ہونے میں وحدہ لا شریک ہے۔ وہ ایسا زندہ ہے کہ اس نے ہر زندہ چیز کو زندگی عطا کی ہے اور ایسا قائم کیا ہے کہ ساری دنیا اسی کے سہارے قائم ہے۔ اللہ کائنات کا وہ بیدار نگران ہے جو اونگھ اور نیند سے مبرا ہے ۔ اس میں سورج ، چاند، ستاروں، پہاڑوں، دریاؤں، جانوروں، درختوں، آگ اور بتوں کی پوجا کرنے والوں کو بتایا گیا ہے کہ جب کائنات کی ہر چیز اس کی ملکیت میں ہے تو پھر کائنات کی کوئی بھی چیز اس کی شریک و سہیم کیسے بن سکتی ہے۔ وہ ایسا مختار کل، حاکم مطلق اور مالک املاک ہے کہ اس کے سامنے کوئی سفارش نہیں کرسکتا۔

حضور ﷺ کے پاس صدقہ فطر کا غلہ جمع تھا۔ آپؐ نے اس کی حفاظت کے لیے حضرت ابوہریرہؓ کو مقرر فرمایا۔ ایک رات ایک شیطان غلہ چوری کرنے لگا تو حضرت ابوہریرہؓ نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ میں تجھے حضور ﷺ کے پاس لے کر جاتا ہوں۔ اس نے کہا کہ مجھے چھوڑ دیں، میں آپؓ کو ایک وظیفہ بتاتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ جب آپ سونے کے لیے بستر پر لیٹیں تو آیت الکرسی پڑھ لیا کریں۔ آپؓ اللہ کی حفاظت میں آجائیں گے اور شیطان آپ کے قریب نہ پھٹک سکے گا۔ جب حضور ﷺ نے یہ واقعہ سنا تو فرمایا کہ شیطان خود تو جھوٹا ہے لیکن اس نے بات سچی کی ہے۔ حدیث میں بھی ارشاد ہے کہ جو شخص رات کو آیت الکرسی پڑھ کر سوتا ہے، اس کے گھر کو اللہ چوروں سے محفوظ رکھتا ہے۔ بلکہ اس کے ہمسائے بھی محفوظ رہتے ہیں۔ حدیث میں یہ بھی ارشاد ہے کہ جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی تلاوت کرتا ہے، اس کے اور جنت کے درمیان آڑ صرف موت ہے۔ یعنی جب وہ فوت ہوگا تو سیدھا جنت میں جائے گا۔

استخارہ کیسے کیا جائے؟

مذہب کے نام پر لوگوں کو جتنا دھوکہ اور فریب دیا جارہا ہے، شاید ہی اس کی مثال کسی اور شعبہ زندگی میں ملے۔ مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس کی تمام ذمہ داری علمائے کرام پر عائد ہوتی ہے۔ جنہوں نے حقیقی مسائل کو پوشیدہ رکھا اور ان کی جگہ مسلمانوں میں فروعی اختلافات کو فروغ دیا۔ اسی طرح حقیقی اسلامی احکامات کو لوگوں پر ظاہر نہیں کیا جاتا جس سے معاشرے میں کو[illegible]

یہی مسائل اب مضبوط جڑ پکڑ کر تناور درخت کی شکل اختیار کر گئے ہیں۔

موجودہ ملکی صورتحال میں معاشرتی بدحالی اور ذہنی پریشانیوں نے پوری قوم کو اجتماعی طور پر نیم ذہنی مریض بنادیا ہے۔ ہر شخص کسی نہ کسی پریشانی میں مبتلا ہے۔ پریشانیوں اور مصیبتوں کے اس سیلاب نے افراد کو سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیت سے محروم کر کے رکھ دیا ہے۔ مسائل کی دلدل میں دھنسے ہوئے سادہ لوح افراد کو جب اپنے مسائل کے حل کی کوئی صورت نظر نہیں آتی تو بجائے اس کے کہ وہ غور و فکر اور توبہ و استغفار کا سہارا لیں، وہ دکھوں کے مداوے کی خاطر پیشہ ور عاملوں کے آستانوں پر اپنا قیمتی وقت اور سرمایہ برباد کرنے پر تل جاتے ہیں۔ کہ شاید ان کے وسیلے سے ہی مشکلات کا کوئی فوری حل نکل آئے۔ حالانکہ پیشہ ور قسم کے عاملوں کی اکثریت نے خود بے روزگاری کے ہاتھوں تنگ آ کر اس شعبے کا انتخاب کیا ہوتا ہے۔ تاکہ مجبور و بے بس لوگوں کو وہم میں مبتلا کر کے علاج کے بہانے ان سے نذرانے کے نام پر بھاری رقوم بطور معاوضہ وصول کرسکیں۔

پیشہ ور عاملوں سے رابطہ کرنے والوں کی اکثریت بنیادی طور پر معروف قسم کے پانچ مسائل کا شکار ہوتی ہے۔ جادو ٹونے اور آسیب کے علاوہ جن مسائل میں یہ شک کیا جاتا ہے کہ ہم پر کسی نہ کسی حاسد نے ضرور جادو ٹونے کا وار کیا ہے۔ ان مسائل میں سرفہرست کاروبار کی بندش ہے جبکہ دیگر مسائل میں اچھے رشتوں کا بروقت نہ ملنا، اولاد کی نافرمانی، گھریلو لڑائی جھگڑے اور بے روزگاری وغیرہ شامل ہے۔ اگر کوئی شخص ان میں سے کسی ایک مسئلے کی وجہ سے پریشان ہے، یا اسے اس کے علاوہ ان مسائل سے ملتا جلتا کوئی مسئلہ درپیش ہے تو اسے چاہیے کہ وہ کسی عامل سے رابطہ کرنے سے پہلے خود اس بات کی تصدیق کرلے کہ واقعی اس پر کسی نے جادو کا وار کیا ہے یا یہ صرف اس کا وہم ہے۔ کسی بھی پوشیدہ معاملے کے حل کے لیے یا کسی سنگین پریشانی کی وجہ معلوم کرنے یا کسی اہم فیصلے سے پہلے ایک مسلمان کو کیا انداز اختیار کرنا چاہیے؟ اس مشکل کو بہت آسان طریقے سے حل کرنے کی تدبیر بتاتے ہوئے یزدانی صاحب نے کہا کہ جب بھی کسی بندہ مومن کو کسی اہم معاملے میں فیصلہ کرنے میں دشواری محسوس ہو یا وہ کسی معاملے میں شک کا شکار ہوجائے تو اس کو چاہیے کہ وہ استخارہ کے ذریعے اللہ سے مدد حاصل کرے۔

استخارہ کے عمل کو ہر قسم کے مسائل کے حل کے لیے کیا جاسکتا ہے۔ استخارہ کی افادیت سمجھانے کے لیے میں آپ کے سامنے ایک مثال پیش کرتا ہوں۔ جس سے آپ کو استخارہ کی اہمیت کا احساس ہوگا۔

واقعہ کچھ یوں ہے کہ مسجد کی تعمیر ہو رہی تھی۔ اس مسجد کی دیوار کو سیدھا کرنے کے لیے عبداللہ نامی ایک شخص سے تھوڑی سی زمین حاصل کی گئی، جس کے عوض اسے چار سو روپے ادا کیے گئے۔ لیکن مجھے اس رقم کو اخراجات کی مد میں لکھنا یاد نہ رہا۔ تقریباً سات دن تک میں الجھن میں مبتلا رہا کیونکہ حسابات کے دوران کل رقم سے 400 روپے کم ہو رہے تھے اور یاد نہیں آ رہا تھا کہ وہ کہاں خرچ ہوئے ہیں۔ پھر اس مسئلہ کے حل کے لیے میں نے استخارہ کیا اور دعا کی کہ اے اللہ! اس مسئلے کو حل فرما اور میری پریشانی دور کر دے۔ میں خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ وہ آدمی جسے 400 روپے ادا کیے تھے، وہ میری چارپائی کی پائنتی کی طرف کھڑا ہے۔ اللہ کے فضل سے مجھے خواب میں اشارہ مل گیا۔ جب میں صبح کو بیدار ہوا تو یاد آ گیا کہ وہ رقم اس کو ادا کی تھی۔ یوں اس مسئلے کا حل بذریعہ استخارہ ممکن ہو گیا۔

استخارہ کے متعلق جان لینا چاہیے کہ بعض اوقات استخارہ کرنے کے دوران کوئی خیال نہیں بھی آتا اور بعض اوقات کوئی اشارہ ہو جاتا ہے۔ پھر اس سے نتیجہ اخذ کیا جاتا ہے۔ ہمارے ایک دوست حافظ قرآن ہیں۔ وہ جب استخارہ کرتے ہیں تو خواب میں کوئی آیت قرآنی ذہن میں گردش کرنے لگ جاتی ہے۔ جس کے معانی سے وہ سمجھ جاتے ہیں کہ کام کرنا بہتر ہے یا نہیں یا مسئلے کا حل کیا ہے۔ درحقیقت استخارہ ایک دعا ہے۔ جس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اے اللہ! اگر مطلوبہ کام میرے لیے بہتر ہے تو اس کے لیے آسانی پیدا کر دے اور یہ بخیر و خوبی انجام پا جائے۔ اور اگر یہ میرے حق میں بہتر نہیں بلکہ نقصان دہ ہے تو اس کے کرنے کی توفیق ہی نہ ملے۔ جو لوگ اپنے مطلوبہ کاموں کے لیے استخارہ کو معمول بنا لیتے ہیں، ان کا دل اللہ تعالیٰ کی طرف سے کام کرنے یا نہ کرنے کے بارے میں مطمئن ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ مولانا عبدالواحد غزنوی رحمۃ اللہ علیہ اکثر استخارہ کرتے تھے۔ کام کرنے یا نہ کرنے کے بارے میں ان کے دل میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اشارہ ہو جاتا تھا۔ اور چونکہ وہ مستجاب الدعوات تھے، اس لیے دعا کے بعد بھی فرما دیا کرتے تھے کہ یہ کام انشاءاللہ ضرور ہو کے رہے گا اور وہ کام ہو جاتا ہے۔

استخارہ کا اولین مقصد کسی کام کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرنا ہے۔ اگر کسی کو خواب یاد نہ رہے تو اس کا علاج یہ ہے کہ استخارہ بار بار کیا جائے۔ پھر وہ یاد رہے گا اور انشاءاللہ کامیاب ہو جائے گا۔ اس کے علاوہ اگر خواب میں کوئی خیال نہ آئے اور کوئی اشارہ نہ ملے تو استخارے کے بعد اس امید پر وہ کام کر لیا جائے کہ یہ کام اللہ تعالیٰ کے سپرد ہو چکا ہے۔ اللہ اپنی رحمت سے اس کام کو مکمل کر دے گا۔

اگر کوئی شخص یہ جاننا چاہتا ہے کہ اس پر کسی نے جادو وغیرہ تو نہیں کیا تو وہ بھی استخارے کی مدد سے جادو کرانے والے کے بارے میں جان سکتا ہے۔ صرف فرضی اندازوں پر یقین کر کے عاملوں کے پیچھے دوڑ دھوپ کرنے کی بجائے بہتر ہے کہ آدمی پہلے استخارہ کر کے نتائج معلوم کرے۔ اگر کسی استخارہ میں ملنے والے اشاروں کو سمجھنے میں دشواری ہو تو اس کے لیے کسی ماہر روحانی عامل سے تعبیر معلوم کی جا سکتی ہے۔ یاد رہے کہ استخارہ کرنے کے لیے عاملوں کے خود ساختہ تیار کردہ استخاروں کی بجائے مسنون طریقہ اختیار کیا جائے اور وہی دعا پڑھنی چاہیے، جس کا ذکر احادیث میں آیا ہے۔ قارئین کی سہولت کے لیے مسنون دعائے استخارہ بمعہ ترجمہ پیش خدمت ہے۔

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں دعائے استخارہ قرآنی سورتوں کی طرح سکھاتے اور یاد کراتے تھے۔ آپؐ فرماتے کہ جس کو کوئی حاجت ہو، وہ دو رکعت نماز ادا کرے پھر یہ دعا پڑھے اور بجائے "ھٰذا الامر" کے اپنی حاجت کا نام لے۔

دعائے استخارہ کا متن

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَ اَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَ لَآ اَقْدِرُ وَ تَعْلَمُ وَلَآ اَعْلَمُ وَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَاقْدُرْہُ لِیْ وَ یَسِّرْہُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْہُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِہٖ۔

(ترجمہ) "اے اللہ! میں آپ سے آپ کے علم کی بدولت بھلائی چاہتا ہوں اور آپ کی قدرت کی برکت سے طاقت مانگتا ہوں اور آپ سے بڑا فضل چاہتا ہوں۔ کیونکہ آپ طاقت رکھتے ہیں اور میں کمزور ہوں اور آپ جانتے ہیں اور میں نادان ہوں اور آپ چھپی ہوئی چیزیں بھی جانتے ہیں۔ الٰہی! اگر آپ کے علم میں میرا یہ کام بہتر ہے، میرے لیے دین اور دنیا اور انجام کار ہیں تو مقدر کر اس کو اور آسان کر اس کو میرے لیے۔ پھر مجھے بھی برکت عطا کر۔ اور اگر آپ کے علم میں یہ کام برا ہے میرے لیے دین اور دنیا اور انجام کار نہیں تو دور کر دیجیے اس کو مجھ سے اور مقدر کر میرے لیے خیر جہاں کہیں ہو پھر مجھے اس پر راضی کر دے۔"

استخارہ کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد سونے کے وقت سے پہلے باوضو ہو کر پاک صاف کپڑوں کے ساتھ دو رکعت نوافل استخارہ کی نیت سے ادا کیے جائیں اور اس کے بعد دعائے استخارہ پڑھ کر پاک بستر پر سویا جائے۔ بہتر نتائج کے لیے استخارہ کم از کم تین دن مسلسل کیا جائے اور سونے سے پہلے کسی سے گفتگو نہ کی جائے۔

دین کی تھوڑی بہت سمجھ بوجھ رکھنے والا مسلمان اس مسنون استخارہ کی مدد سے روزمرہ زندگی میں پیش آنے والے سینکڑوں مسائل از خود حل کرنے کے قابل ہوسکتا ہے۔ اس لیے ہر مسلمان کو اس سہولت سے بھرپور فائدہ اٹھانا چاہیے۔ استخارہ کرنا کوئی مشکل کام نہیں ہے، بس معمولی سی محنت سے بہت بڑی پریشانیوں سے نجات حاصل کی جاسکتی ہے۔ جب آپ ایک آدھ بار استخارہ کرنے کے عمل سے گزریں گے تو آپ کے لیے یہ ایک خوشگوار تجربہ ثابت ہوگا۔

خاص طور پر استخارہ ان لوگوں کے لیے انتہائی مفید ثابت ہوسکتا ہے جو نیا کاروبار شروع کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ کیونکہ استخارہ آنے والی بہت سی مشکلات سے نجات اور مستقبل کے حالات سے آگاہی کا سبب بنتا ہے۔

اسی طرح کسی نئی جگہ پر بچوں یا بچیوں کی شادی کے لیے رشتہ داری کے موقع پر جہاں ہر طرح کی چھان بین کی جاتی ہے۔ اگر استخارہ کرلیا جائے تو بہتر فیصلہ کرنے میں بہت سہولت رہتی ہے۔ دعائے استخارہ کی اہمیت بیان کرنے کے بعد یزدانی صاحب نے فرمایا کہ ایک مسلمان کی زندگی ذکر و اذکار کے بغیر ادھوری ہے۔ انہوں نے کہا کہ جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ انہیں دنیا و آخرت میں کامیابی نصیب ہو انہیں چاہیے کہ وہ اسلامی طرز زندگی اختیار کریں اور آپؐ کے بتائے ہوئے طریقوں کی پیروی کرنے میں تساہل سے کام نہ لیں۔ رسالت مآبؐ کا فرمان ہے: اکثر ذکر کرنے والوں کا درجہ بہت بلند ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا اور میرا شکر ادا کرو اور ناشکری نہ کرو۔'' (بقرۃ) ایک دوسرے مقام پر یوں ارشاد ہوتا ہے: ''اللہ کو بہت یاد کرنے والے مردوں اور عورتوں کے لیے اللہ کے ہاں بخشش اور بہت بڑا اجر تیار ہے۔ (سورۃ احزاب)

جس طرح جوہر خالص کی تلاش اور پہچان صرف جوہری کو ہوتی ہے، اسی طرح اوراد و وظائف کے انمول موتیوں کی تلاش اور پہچان صرف اللہ والے کرتے ہیں۔ عوام کی اکثریت جن کلمات اور وظائف کو

عام اور کم قیمت سمجھتے ہیں، وہ کم قیمت نہیں بلکہ بہت قیمتی ہوتے ہیں۔

قرآن و حدیث میں مذکورہ اذکار و وظائف کے مطالعہ سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ اپنی افادیت کے لحاظ سے ہر ذکر ایک سے بڑھ کر ایک ہے۔ وظائف کے اس قیمتی خزانے میں بعض وظائف ایسے بھی ہیں جن کے ورد سے مخصوص حالات میں فوری نتائج حاصل کیے جاسکتے ہیں۔ لیکن فیصلہ کن اور مؤثر وظائف کے انتخاب کے لیے وسیع مطالعہ اور تجربہ ہونا ضروری ہے، جو عام آدمی کے بس کی بات نہیں۔ بقول یزدانی صاحب، جس طرح جوہر خالص کی تلاش اور، اوراد و وظائف کے انمول موتیوں کی تلاش اور پہچان صرف اللہ والے کرتے ہیں۔ عوام کی اکثریت جن کلمات و وظائف کو عام اور کم قیمت سمجھتی ہے، وہ کم قیمت نہیں بلکہ بہت قیمتی ہوتے ہیں۔

روزمرہ زندگی میں آسان اور مختصر قسم کے وظائف اور ذکر الٰہی کی اہمیت کا احساس دلاتے ہوئے یزدانی صاحب نے کہا کہ ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کی کہ یہ تو ایک عام سا وظیفہ ہے۔ تو ارشاد ہوا کہ یہ کلمات توحید اتنے وزنی ہیں کہ اگر میزان کے ایک پلڑے میں چودہ طبق یعنی سات زمین اور سات آسمان ڈال دیے جائیں اور دوسرے میں یہ کلمہ توحید ڈالا جائے تو یہ کلمہ وزن میں بھاری ہوگا۔ اسی طرح حضور علیہ السلام کا ارشاد ہے: **افضل الذکر لا الہ الا اللہ** یعنی **لا الہ الا اللہ** سب ذکروں سے افضل ہے۔ بیماری اور تنگ دستی دور کرنے کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوہریرہؓ کو درج ذیل وظیفہ کرنے کی تلقین فرمائی:

تَوَکَّلْتُ عَلَی الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّهٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَ کَبِّرْهُ و تکبیرا۔

یہ اور اس قسم کے دوسرے وظائف جو آپؐ نے مختلف مشکل حالات میں صحابہ کرامؓ کو کرنے کی تلقین فرمائی، ان کا ذکر یہاں اس لیے کیا جا رہا ہے تاکہ ہم بھی ان وظائف کے ذریعے اپنی مشکلات کو آسانیوں میں تبدیل کرسکیں۔

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے یوحنا یہودی کا قرض دینا تھا۔ وہ انہیں اپنی حراست میں لینا چاہتا تھا اس لیے آپ رضی اللہ عنہ ایک دن نماز جمعہ ادا نہ کرسکے اور گھر میں ہی محصور رہے تو اس موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِکَ الْمُلْکِ سے لے کر بِغَیْرِ حِسَاب تک پڑھا کرو اور

اس کیساتھ یہ الفاظ بھی ملالیا کرو رَحْمَانَ الدُّنْیَا وَالآخِرَہ وَ رَحِیْمَھَا تُعْطِیْ مِنْھُمَا مَنْ تَشَاءُ وَ تَمْنَعُ مَنْ تَشَاءُ اِرْحَمْنِیْ بِرَحْمَۃٍ تُغْنِیْنِی بِھَا عَنْ رَحْمَۃٍ مِنْ سِوَاکَ اَللّٰھُمَّ اغْنِنِیْ مِنَ الْفَقْرِ وَ اقْضِ عَنِّیْ دِیْنِی یہ دعا پڑھنے سے اگر زمین بھر بھی قرضہ ہوگا تو اللہ ادا کردے گا۔

(اَللّٰھُمَّ مَالِکَ الْمُلْکِ سے لے کر بِغَیْرِ حِسَاب تک دیکھئے سورہ آل عمران:27,26)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جو شخص کسی چیز کو دیکھے اور وہ اسے پسند آجائے تو پڑھ لے مَاشَاءَ اللّٰہُ لَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ تو وہ چیز نظر بد سے محفوظ رہے گی۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ علیہ نے یہ الفاظ اپنے مکان کے دروازے پر لکھ رکھے تھے اور فرماتے تھے کہ اگرچہ یہ کلمات قرآن کریم میں باغ کے بارے میں آئے ہیں لیکن میری اولاد اور میرا گھر باغ ہی تو ہے۔

اسی طرح سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ یہ تسبیح، تحمید، تہلیل اور تکبیر کے الفاظ ہیں۔ان کے بارے میں حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے کہ یہ الباقیات الصالحات یعنی باقی رہنے والی نیکیاں ہیں۔جس طرح موسم خزاں میں درختوں کے پتے جھڑتے ہیں، اس طرح اس کے پڑھنے سے گناہ مٹتے چلے جاتے ہیں۔

معراج کی رات جدالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام نے آپؐ سے فرمایا کہ آپؐ میری طرف سے اپنی امت کو سلام پہنچائیں اور امت کے لوگوں کو میرا ارشاد فرمائیں کہ وہ مندرجہ بالا کلمات پڑھ کر جنت میں اپنے لیے پودے لگائیں۔

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کے بارے میں آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ اس کے پڑھنے سے تکالیف کے سو دروازوں میں سے ننانوے دروازے بند ہوجاتے ہیں۔سب سے کم درجے کی جو تکلیف ختم ہوتی ہے وہ فکر و غم ہے۔

سورۃ کہف کے بارے میں حضور علیہ السلام کا فرمان ہے کہ جب یہ سورہ نازل ہوئی تو جبرائیل علیہ السلام کے علاوہ ستر ہزار فرشتے اسے لے کر نازل ہوئے۔جس رات یہ کسی گھر میں تلاوت کی جاتی ہے، اس رات شیطان اس گھر میں داخل نہیں ہوتا۔جو شخص اسے جمعہ کے دن تلاوت کرتا ہے، اسے تلاوت کے مقام سے آسمان تک اور دوسری روایت کے مطابق بیت اللہ تک نور عطا کیا جاتا ہے جو قیامت کے

دن کام آئے گا اور وہ شخص آئندہ جمعۃ المبارک تک ہر قسم کے فتنے سے محفوظ رہے گا۔بلکہ فتنہ دجال سے بھی محفوظ رہے گا، اگر وہ ظاہر ہوجائے اور اس کا اس سے واسطہ پڑ جائے۔اس کی آخری پانچ آیات تلاوت کر کے سونے والا مطلوبہ وقت پر بیدار ہوجائے گا۔(انشاءاللہ)

اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ اپنے گھر میں سورۃ کہف تلاوت کر رہے تھے۔ان کے قریب ہی ان کا گھوڑا بندھا ہوا تھا۔دوران تلاوت انہوں دیکھا کہ گھوڑا اچھل رہا ہے اور انجانے خوف سے رسا تڑوانے کی کوشش کر رہا ہے۔ان کا بیٹا جو نزدیک ہی سویا ہوا تھا، انہیں ڈر لگا کہ کہیں اسے گھوڑے کی دولتی نہ لگ جائے تو انہوں نے قرآن پڑھنا بند کردیا۔جب انہوں نے کمرے سے باہر نکل کر دیکھا تو دو روشنیاں آسمان کی طرف چڑھتی ہوئی نظر آئیں۔جب انہوں نے یہ واقعہ آپ کو سنایا تو آپؐ نے فرمایا کہ وہ ''سکینہ'' یعنی رحمت کے فرشتوں کا نزول تھا جو سورۃ کہف کی تلاوت کی وجہ سے ہوا۔اسید بن حضیرؓ تلاوت کرتے ہی رہتے اور رحمت کے فرشتوں کا نزول ہوتا رہتا۔اگر آپ چاہتے ہیں کہ لوگ آپ کو عزت کی نگاہ سے دیکھیں تو ہر دلعزیزی اور محبوبیت کے لیے درج ذیل کلمات قرآنی اکثر پڑھتے رہیں۔آپ کی شخصیت بہت محبوب اور ہر دلعزیز بن جائے گی۔ لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَاعَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ الرَّحِیْمُ○ کسی بھی مقصد کے حصول، کامیابی و کامرانی، مہمات کو سر کرنے، گھریلو لڑائی جھگڑے، کاروباری مسائل کے حل، اولاد کی نافرمانی اور اچھے رشتوں کی تلاش کے لیے یعنی کسی بھی کٹھن منزل کو طے کرنے کے لیے اور کسی بھی مراد کو حاصل کرنے کے لیے اسم اعظم کو کثرت کے ساتھ تلاوت کرتے رہیں۔

حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

انشاءاللہ ہر ایک جائز اور نیک مراد حاصل ہوجائے گی اور امید بر آئے گی۔

یہ تمام وظائف جو آپ کی خدمت میں پیش کیے گئے ہیں، اس کا مقصد یہ ہے کہ انہیں اختیار کر کے آنے والی مشکلات سے بچا جا سکے۔دور حاضر میں نماز اور ذکر الٰہی سے غفلت کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ جادو کے اثرات اور آسیب کے اثر کے واقعات میں خوف ناک حد تک اضافہ ہوتا جارہا ہے۔اگر کوئی شخص مرد ہو یا عورت نماز کی پابندی کرے، ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی کی تلاوت کرے، گھر میں سورۃ البقرۃ [illegible] کی تلاوت کا معمول بنالیا جائے تو اس قسم کے حادثات سے محفوظ رہا جا سکتا ہے

جو آئے دن دیکھنے اور سننے میں آتے رہتے ہیں۔ اب زیادہ تعداد میں جو مریض ہمارے پاس علاج کی غرض سے آ رہے ہیں، وہ اس قسم کے پیچیدہ اور دردناک مسائل کا شکار ہیں کہ جنہیں سن کر انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ چند ایک مریضوں کے ساتھ پیش آنے والے واقعات کی روداد جو انہوں نے مجھے سنائی، نذرِ قارئین ہے۔ ان واقعات کو بیان کرنے کا اصل مقصد یہ ہے کہ اسلام سے دوری کی وجہ سے کیسے کیسے مسائل جنم لے رہے ہیں۔ آج سے دس سال پہلے میرے پاس ایک مریضہ علاج کی غرض سے آئی۔ اس نے اپنی بپتا سناتے ہوئے کہا کہ میری شادی بہت کم عمری میں ہوگئی۔ ابھی شادی کو زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ میرا خاوند فوت ہوگیا۔ میرا صرف ایک بیٹا تھا جو مجھے اپنی جان سے بڑھ کر عزیز تھا۔ میں نے فیصلہ کیا کہ دوسری شادی نہیں کروں گی اور اپنے بھائیوں کے پاس رہ کر اس بچے کی پرورش کروں گی۔ میں اپنے بھائیوں کے پاس پرسکون زندگی بسر کر رہی تھی، گرمیوں کے دن تھے اور میرا کسی کام کے سلسلہ میں قریبی آبادی کے قبرستان سے گزر ہوا۔ میں کیا دیکھتی ہوں کہ قبرستان میں ایک ملنگ کھڑا ہے، جس نے لمبے سبز رنگ کا چغہ نما قمیض پہن رکھی تھی۔ اس نے مجھے اشارے سے قریب بلایا اور کہنے لگا کہ تم بیوہ اور محتاج ہو، مجھے تمہاری حالت کا علم ہے۔ میں تمہیں بطور ہمدردی مشورہ دیتا ہوں کہ تمہیں جتنی رقم کی ضرورت ہو، اس کا اپنے ذہن میں خیال کرلیا کرو اور جو سامنے خانقاہ نظر آ رہی ہے اس میں وہ جگہ جہاں پر چراغ جلایا جاتا ہے، وہاں سے تمہیں وہ مطلوبہ رقم مل جایا کرے گی جس کا تم دل میں ارادہ کرو گی۔ تم وہاں سے وہ رقم لے جا کر اپنی ضروریات زندگی کو آسانی سے پورا کرلیا کرنا۔ ملنگ کی یہ ترکیب سن کر میں سمجھی کہ اللہ نے غیب سے میری مدد کی ہے۔ میں نے اس سہولت کو غنیمت جانا اور جب بھی رقم کی ضرورت پڑتی، دل میں حسب ضرورت رقم کا ارادہ کر کے اس خانقاہ پر چراغ والے مقام پر پہنچ جاتی تو وہاں اتنی ہی رقم موجود ہوتی، جس کا میں دل میں تصور کر کے جاتی۔ میری بدقسمتی کہ مجھے معلوم نہ تھا کہ اس رقم کی وجہ سے میں کسی مصیبت میں مبتلا ہونے والی ہوں۔ یہ سلسلہ شروع ہوئے کچھ عرصہ گزرا تھا کہ وہ ملنگ نما شخص جو کہ اصل میں جن شیطان تھا، اس نے رات کو میرے پاس آنا شروع کر دیا اور میرے نہ چاہنے کے باوجود مجھ سے جنسی تعلق قائم کرلیا۔ وہ جب رات کو میرے پاس آتا تو اسی ملنگ کی شکل میں آتا جو مجھے پہلے دن قبرستان میں ملا تھا۔ لیکن جنسی تعلق قائم ہونے کی صورت میں اس کی شکل تبدیل ہو کر ریچھ کی مانند ہو جاتی۔ اس ظلم وستم کے نتیجے میں میرے جسم ک[illegible]ا گیا

کہ سخت سردی کے موسم میں بھی جسم انگاروں کی طرح دہکتا رہتا۔ میں نے بہت علاج کرائے لیکن جب بھی علاج کی غرض سے کہیں جاتی یا ارادہ کرتی تو وہ خطرناک نتائج کی دھمکیاں دیتا۔ لیکن اس کے باوجود میں مختلف عاملوں کی پاس گئی مگر اس کا کوئی خاطر خواہ نتیجہ نہ نکلا۔ چند دن افاقہ رہتا پھر اس کے بعد وہی سلسلہ شروع ہو جاتا۔ میں نے اس سے جان چھڑانے کے لیے نماز بھی پابندی کے ساتھ پڑھنی شروع کر دی۔ رات کو آیت الکرسی وغیرہ بھی پڑھ کر سوتی مگر اس کے باوجود وہ روزانہ آ دھمکتا اور میری تدابیر ادھوری ہی رہ جاتیں۔ اسی طرح کرب واذیت میں سال ہا سال گزر گئے، جوانی کا دور گزرا اور اب بڑھاپا آ گیا۔ یزدانی صاحب نے فرمایا کہ اس عورت کی دردناک کہانی سننے کے بعد میں نے اللہ کے بھروسے پر اس کا علاج شروع کیا۔ میں قرآنی آیات کا دم ہفتے میں ایک بار کرتا۔ تقریباً ایک مہینے کی محنت کے بعد اس موذی جن نے اس عورت کی جان چھوڑ دی اور اللہ تعالیٰ نے اسے شفا عطا کی اور اس عورت کو دوبارہ کبھی کسی قسم کی تکلیف نہ ہوئی۔

اسی طرح ڈسکہ شہر سے ایک مریضہ میرے پاس آئی، جس کے علاج سے میں نے انکار کر دیا تھا۔ جو مریضہ میرے پاس لائی گئی، اس پر آسیب کا اثر تھا اور جن نے اس کے ساتھ جنسی تعلق قائم کیا ہوا تھا۔ یہ واقعہ میری زندگی کا حیران کن واقعہ تھا جو میرے علم میں آیا کیونکہ عام طور پر ایسا ہوتا ہے کہ جنات کے ساتھ انسانوں کے جنسی تعلقات کے نتیجے میں بچوں کی پیدائش نہیں ہوتی لیکن اپنی نوعیت کے اس عجیب وغریب واقعہ کو بیان کرتے ہوئے مریضہ کی بھاوج نے بتایا کہ اس آسیب زدہ لڑکی کے ہاں جن کے دو بچے بھی پیدا ہوئے۔ جس پر میں نے اس سے سوال کیا کہ وہ بچے اس وقت کہاں ہیں تو وہ کہنے لگی کہ جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو فوراً کوئی غیبی قوت یعنی وہ جن اس بچے کو اٹھا کر لے جاتا ہے۔ میں نے اس مریضہ کے علاج سے انکار کر دیا۔ جس کی وجہ یہ تھی کہ آسیب کا اثر جتنا پرانا ہوتا ہے، اس کا علاج اتنا ہی مشکل ہوتا ہے۔ بعض حالات میں بہت ہی زیادہ محنت کی ضرورت ہوتی ہے اور اس کے لیے عامل کے پاس فارغ وقت کا ہونا بہت ضروری ہے۔ میں چونکہ ان دنوں محکمہ تعلیم میں بحیثیت استاد فرائض سرانجام دے رہا تھا، ظاہر ہے کہ ایک ملازم پیشہ کے لیے اتنا وقت نکالنا بہت مشکل کام ہے۔ اس لیے میں نے اس ذمہ داری کو قبول کرنے سے معذرت کر لی۔ اب چونکہ میں محکمہ تعلیم سے ریٹائرمنٹ حاصل کر چکا [illegible] اب آسانی سے وقت نکالا جا سکتا ہے۔

یزدانی صاحب نے بتایا کہ انہی مریضوں سے ملتے جلتے بہت سے لوگ اپنے مسائل لے کر آتے ہیں۔ بعض کا علاج ممکن ہوتا ہے اور بعض کا نہیں بھی۔ کیونکہ بلاشبہ دم وغیرہ اور قرآنی عملیات دعا ہی کی ایک صورت ہے۔ علاج کرنے والا صرف معالج ہے اور شفا من جانب اللہ ہے۔ ہاں ایک بات ہے جس کا تعلق انسان کی نفسیات سے ہے کہ مریض کو عامل کے بارے میں جتنی خوش عقیدگی اور علاج کی کامیابی پر پختہ یقین ہوگا، اتنی ہی فوری کامیابی ہوگی۔ بعض عامل ہپناٹزم کے ذریعے بھی علاج کرتے ہیں۔ اس میں یہ ہوتا ہے کہ مرض چاہے کچھ بھی ہو لیکن عامل مریض کو یہ یقین دلا دیتا ہے کہ تم پر جادو کیا گیا ہے۔ پھر اسے یہ یقین دلایا جاتا ہے کہ جادو کو عملیات کے ذریعے ختم کر دیا گیا ہے۔ ظاہر ہے کہ جب کسی کو یہ یقین آ جائے گا کہ میری بیماری ختم ہوگئی ہے تو اس یقین کے ساتھ ہی بیماری کے بارے میں جو اس کی فکرمندی تھی، ضرور ختم ہو جائے گی اور لازماً اس کے بہتر نتائج نکلیں گے لیکن ہم ایسا نہیں کرتے۔ ہم فی الواقع مریض کو جو بیماری ہوتی ہے، اس کا علاج کرتے ہیں۔ ورنہ اس کو صحیح صورتحال بتا کر اس کی رہنمائی کر دیتے ہیں اور وہم کو دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ اگر کسی مریض کو کوئی بیماری لاحق ہو تو اپنی سمجھ کے مطابق اس کا علاج کرنے کی بھرپور کوشش کی جاتی ہے۔

محترم یزدانی صاحب کا گزشتہ انٹرویو جس میں انہوں نے جنات کی شرانگیزی کے سنگین واقعات بیان کیے تھے، اسی موضوع پر اپنی گفتگو کو جاری رکھتے ہوئے انہوں نے مزید واقعات بیان کرتے ہوئے کہا کہ کچھ عرصہ پہلے میرے ایک دوست حاجی محمد رفیق لودھی اپنے ایک قریبی عزیز کو علاج کی غرض سے میرے پاس لائے۔ ان کا یہ عزیز مادہ جنات کے ساتھ تعلقات کی مصیبت میں گرفتار تھا۔ مریض جسمانی لحاظ سے خوبرو اور صحت مند نوجوان تھا۔ میں نے اس لڑکے کے ساتھ مرض کی نوعیت کے بارے میں سوال وجواب کے دوران اسے کہا کہ اگر تم نہیں چاہتے تو ایسا فعل نہ کیا کرو۔ تو وہ کہنے لگا کہ جب وہ جننی میرے پاس آتی ہے تو حالانکہ میں مکمل ہوش وحواس اور بیداری کی حالت میں ہوتا ہوں۔ پھر بھی غیر ارادی طور پر مجھ پر غنودگی طاری ہو جاتی ہے اور اس حالت میں انکار کرنے کی کوئی گنجائش ہی باقی نہیں رہتی۔ میں نے اس سے دوسرا سوال کیا کہ کیا وہ تمہیں تنہائی میں لے جاتی ہے؟ تو وہ کہنے لگا کہ جب کبھی ایسا واقعہ رونما ہوتا ہے تو گھر کے افراد کی موجودگی کے باوجود میں ان کی نظروں سے اوجھل ہو جاتا ہوں اور یہ سب کچھ کس طرح وقوع پزیر ہوتا ہے، میری سمجھ سے بالاتر ہے۔ یزدانی صاحب کہنے لگے کہ میں

نے اس کا علاج تو نہیں کیا البتہ اسے مادہ جنات سے بچاؤ کا طریقہ سمجھا دیا، جس سے اس جننی کے شر سے نجات مل جائے۔

یزدانی صاحب نے کہا کہ جب اس قسم کے مرض میں مبتلا کوئی مریض رابطہ کرتا ہے تو اگر علاج کی ضرورت ہو تو قرآنی آیات کے ذریعے دم کر دیا جاتا ہے۔ وگرنہ معاملہ زیادہ سنگین نہ ہونے کی صورت میں مریض کو صرف بچاؤ کا طریقہ سمجھا دیا جاتا ہے۔ جس کا ذکر آئندہ سطور میں آئے گا۔ یزدانی صاحب نے بتایا کہ میرے پاس ایک عورت اپنی جوان کنواری لڑکی کے ساتھ آئی جو ہمارے قریبی محلہ فیض مدینہ کی رہائشی تھی۔ اس نے مجھے کہا کہ مولانا صاحب! میری بچی پر جنات کا سایہ ہے۔ خدارا کسی طرح ان جنات سے ہماری جان چھڑائیں۔ چنانچہ میں نے قرآنی آیات سے دم کے ذریعے اس لڑکی کا علاج شروع کیا۔ تقریباً چار ہفتے تک علاج جاری رہا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اسے شفا دے دی۔ البتہ میں نے اس لڑکی کے علاج کے دوران مزید اطمینان کے لیے اپنے ایک عزیز دوست صوفی عبدالحمید سے رابطہ کیا، جس کے پاس مسخر کردہ جنات تھے۔ میں نے اس سے کہا کہ آپ اپنے تسخیر کردہ جنات میں سے کسی ایک جن کو مذکورہ لڑکی کے گھر پہرے دار مقرر کر دیں۔ تاکہ شرارت کرنے والا جن دوبارہ وہاں آنے کی جرأت نہ کرے اور لڑکی اس کے شر سے ہمیشہ کے لیے محفوظ ہو جائے۔ بالآخر اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اس مظلوم لڑکی کو ہمیشہ کے لیے اس مصیبت سے نجات مل گئی۔

ہمارے ہاں علاج کے جو معروف طریقے رائج ہیں، ان میں اور پیشہ ور عاملوں کے طریقہ علاج میں بہت فرق ہے۔ بیشتر پیشہ ور عامل اور ناتجربہ کار پیر اس قسم کے امراض میں گرفتار مظلوم مریضوں کو علاج کی غرض سے چند روایتی تعویذ اور لمبے چوڑے طویل وظیفوں کا نسخہ تھما دیتے ہیں۔ جس کا مقصد صرف مریض کو مرعوب کرنا ہوتا ہے۔ انہیں اس بات سے کوئی سروکار نہیں ہوتا کہ مریض کو فائدہ پہنچے گا یا نقصان۔ انہیں صرف اپنے نذرانے سے غرض ہوتی ہے۔ ایسے تمام مرد وخواتین جو کسی وجہ سے اس قسم کے مرض میں مبتلا ہو چکے ہوں اور تمام کوششوں کے باوجود بھی جنات اپنی ہٹ دھرمی سے باز نہ آتے ہوں تو ان کی سہولت کے لیے انتہائی آسان طریقہ علاج بیان کیے دیتا ہوں۔ جس کو اختیار کر کے وہ جنات کے شر سے محفوظ رہ سکیں گے۔ وہ آسیب زدہ مریض جس کو مادہ جنات اپنے مذموم مقاصد کے لیے تنگ کرتی ہوں [illegible] ہو جائے یا وہ مادہ جننی عورت یا کسی اور شکل میں نظر آئے تو فوراً بلند آواز

میں اذان کہنا شروع کر دیں تو انشاء اللہ وہ بھاگ جائے گی۔ یہ مختصر مگر انتہائی کارگر علاج ہے۔ اس کے مثبت نتائج کئی مرتبہ تجربے اور مشاہدے میں آ چکے ہیں۔

اگر مریض عورت ہو تو جونہی اس کو جن کی آمد کا احساس ہو جائے یا وہ جن کسی بھی شکل میں ظاہر ہو تو فوراً اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کا مسلسل ورد شروع کر دے اور اس وقت تک اس عمل کو زبان پر جاری رکھے، جب تک وہ جن شیطان بھاگ نہیں جاتا۔ اس عمل کے لیے کسی قسم کی اجازت کی ضرورت نہیں۔ ہر شخص اس عمل کے ذریعے اپنی حفاظت کا بندوبست کر سکتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اگر کوئی مریض اس طریقہ علاج کو اختیار کرے گا تو انشاء اللہ صحت یاب ہو جائے گا۔ کیونکہ ہمارے ایک دوست اس کا عملی طور پر تجربہ کر چکے ہیں۔ واقعہ کچھ یوں ہے کہ میرے دوست امان اللہ صاحب کے چچا بھی ایسی مصیبت میں مبتلا تھے۔ ایک جنی بلاوجہ ان کو تنگ کرتی تھی۔ انہوں نے اس کا ذکر حافظ عبداللہ روپڑی رحمتہ اللہ علیہ سے کیا تو انہوں نے بھی مریض کو یہی مشورہ دیا کہ جب تمہیں وہ جنی نظر آئے تو چاہے تم جس حالت میں بھی ہو، بلند آواز میں اذان کہنا شروع کر دیا کرو۔ مریض نے ایسا ہی کیا، جب بھی جنی اپنے خطرناک ارادے سے ظاہر ہوتی، وہ بلند آواز میں اذان کہنا شروع کر دیتے۔ انہوں نے جب متعدد بار اس عمل کو دہرایا تو جنی غائب ہو گئی اور وہ دوبارہ پلٹ کر نہ آئی۔ یوں اس عمل کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے انہیں شفا سے نواز دیا۔

محترم یزدانی صاحب نے اس قسم کے واقعات کی روک تھام اور علاج کے لیے جو انتہائی مختصر مگر آسان اور مجرب عمل بتایا ہے، یقیناً اس سے بہت سے لوگوں کا بھلا ہو گا۔

شاید قارئین کے ذہن میں یہ سوال آئے کہ آخر اس حساس موضوع پر قلم اٹھانے کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی؟ اس کا جواب کچھ اس طرح ہے کہ جب روزنامہ انصاف میں عملیات کے موضوع پر سلسلہ وار مضامین کی اشاعت کا آغاز ہوا تو ہمیں بہت سے ایسے خطوط موصول ہوئے، جن میں ایسے سنگین اور حساس مسائل کا تذکرہ تھا کہ انسان شرم کے مارے نہ تو کسی کو اپنے حالات بتا سکتا ہے اور نہ ہی اسے ان مسائل سے نجات کا کوئی راستہ نظر آتا ہے۔ کسی نے سچ کہا تھا کہ ”قبر کا حال مردہ ہی بہتر جانتا ہے“ اسی محاورے کے مصداق جن لوگوں کا جنات کے ساتھ واسطہ پڑتا ہے تو اس دوران ان پر جو گزرتی ہے، ان سے بہتر کوئی دوسرا نہیں جان سکتا۔

اس موضوع پر قلم اٹھانے کے لیے ہمیں خاص طور پر اس خط نے مجبور کیا جو ایک محترمہ نے ہمت کر کے ہمیں لکھا اور اس میں اپنے ساتھ پیش آنے والے واقعات کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا۔ اس خط کو پڑھنے کے بعد آپ کو بخوبی اندازہ ہو جائے گا کہ پیشہ ور قسم کے عامل اور نام نہاد خاندانی پیروں کے ہاتھوں سادہ لوح عقیدت مندوں کا کیا حشر ہوتا ہے۔ بالآخر علاج کی غرض سے رابطہ کرنے والا مریض اپنے ہی محسنوں کے ہاتھوں شفاء کی بجائے مزید اذیتوں کا بارگراں اٹھانے اور در در کے دھکے کھانے پر مجبور ہو جاتا ہے اور عاملوں کے ہاتھوں میں محض ایک کھلونا بن جاتا ہے۔

نام و مقام کو حذف کر کے اس خط کو من و عن شائع کیا جا رہا ہے۔ تاکہ بہت سے دوسرے لوگ اپنی عزتوں کو اندھے اعتماد کے ہاتھوں مجروح ہونے سے بچا لیں۔ کیونکہ اکثر اوقات خاندان کے سربراہ کو خبر بھی نہیں ہوتی کہ اس کی آل اولاد اور گھر والوں پر کیا بیت رہی ہے۔ خط کا آغاز کرتے ہوئے محترمہ لکھتی ہیں:

”آداب! سدا خوش رہو۔

بہت پریشان حال لڑکی ہوں۔ ہر وقت وسوسوں میں مگن اور اپنی بیماری کے متعلق سوچتی رہتی ہوں۔ یہاں تک کہ میں تقریباً ذہنی مریضہ لگتی ہوں۔ لیکن پھر سوچنا بند کر دیتی ہوں کہ یہ سب میری قسمت میں لکھا ہے۔ دیکھ کر تو کوئی بھی نہیں سمجھ سکتا کہ مجھے کوئی پریشانی ہے۔ اسی پریشانی میں آپ کا کالم جادو ٹونے کا علاج وظائف کی روشنی میں پڑھا۔ دل چاہا کہ آپ کو ضرور لکھوں۔ شاید اللہ نے میری قسمت میں کہیں سے آرام لکھا ہی ہو۔ محترم! میری پریشانی یہ ہے کہ میں تقریباً اٹھارہ سال کی لڑکی ہوں۔ میرے ایک عزیز کی شادی تھی کہ مجھے ایسے محسوس ہوا کہ جیسے مجھے پیشاب بغیر حاجت کے آ رہا ہے۔ تھوڑی دیر بعد پیشاب آ جاتا۔ شادی کے دنوں میں، میں نے کوئی خاص محسوس نہ کیا اور بعد میں میری حالت خراب ہوتی گئی کہ اگر میں باتھ روم میں جاتی تو مجھے چالیس پینتالیس مرتبہ رک رک کر پیشاب آتا ہی رہتا۔ میں نے گھر میں کسی کو نہ بتایا، یہاں تک کہ اگر میں خود باتھ روم سے نہ اٹھتی تو پیشاب آتا ہی رہتا۔ جب گھر والوں کو پتا چلا تو انہوں نے بڑے بڑے ڈاکٹر اور لیڈی ڈاکٹروں کو دکھایا۔ انہوں نے بتایا کہ اسے پیشاب کی رکاوٹ ہے۔ لیکن اسی طرح پانچ چھ مہینے علاج کروانے کے بعد بھی مجھے آرام نہ آیا تو ہم اپنے ایک بزرگ جو تمام جنات کے بادشاہ ہیں، ہمیں تقریباً دس بارہ سال ہو گئے ہیں، ہم ہر مسئلے کے

لیے ان کے پاس جاتے ہیں۔ہم ان کے پاس گئے تو انہوں نے کہا کہ بیٹا! آپ کو پیشاب کی رکاوٹ ہے لیکن جب مجھے وہاں بھی دوائیوں سے آرام نہ آیا تو انہوں نے کہا کہ دم کرتے ہیں۔انہوں نے کہا کہ پتہ چل جائے گا کہ مسئلہ کیا ہے۔ان بزرگ کی حاضری ایک آدمی کرتا ہے۔وہ بزرگ اس آدمی کے علاوہ کسی کو نظر نہیں آتے۔لیکن وہ ہر ایک کی آواز کا جواب دیتے ہیں۔اس آدمی نے جب مجھے پانچ دم کیے تو وہ رات خود ڈرتا رہا۔صبح اس نے بابا جی کو رات والی بات بتائی تو بابا جی کو پتا چلا کہ یہ کوئی جن ہے جو لڑکی اندر حاضر ہوتا ہے اور اسے تنگ کرتا ہے۔انہوں نے بہت کوشش کی کہ وہ لڑکی میں یعنی مجھ میں حاضر ہو جائے لیکن وہ نہ آیا۔پھر اس نے مجھے ایک پتھر دیا کہ جب تم نے مجھے حاضر کرنا ہو تو اسے رگڑنا، میں حاضر ہو جایا کروں گا۔وہ حاضر اسی آدمی میں ہوتا تھا جو بابا جی کی حاضری کرتا تھا۔یا بابا جی کے کمرے میں حاضر ہوتا تھا، مجھے صرف آواز آتی تھی۔میرے ساتھ باتیں کرتا تھا۔اس نے کہا کہ یہ پڑھتے ہوئے مجھے اچھی لگتی تھی اور میں نے اسے پکڑ لیا۔وہ جب اس آدمی میں حاضر ہوتا تھا تو کہتا تھا کہ میں نے اسے بہت تکلیف دی ہے۔میں اسے نفع پہنچانا چاہتا ہوں۔میں اس میں حاضر نہیں ہوں گا بلکہ میں اس آدمی میں حاضر ہوں گا جو بابا جی کی حاضری کرتا ہے۔اس کو منایا اور وہ اس میں آ کر مجھے یعنی ظاہری حاضری کے لیے سبق دینے لگا۔یعنی کہ وہ اصل حالت میں میرے پاس آیا کرے گا۔میں وہ پتھر رگڑتی اور میرا بھائی دوسرے کمرے میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے نام کے نفل ادا کرتا اور وہ دوسرے کمرے میں مجھے سبق دیتا۔لیکن اس کے سبق دینے کے بعد والا طریقہ مجھے پسند نہ آیا۔وہ مجھ سے کہتے تھے کہ تمہیں کوئی نقصان نہیں ہوتا، اس دوران وہ مجھے تحفے وغیرہ بھی دیتا۔میں کوئی لالچی لڑکی نہیں تھی کہ میں اس کے غلط ارادوں میں آ جاتی۔میں نے اس طریقے سے انکار کر دیا اور میری ایک بھابھی میری دوست ہی ہے۔ہم لوگ اس سے ہر طرح کی بات کر لیتے ہیں اور اس کا میاں میرے ساتھ جاتا تھا۔میں نے اس سے ساری حقیقت بیان کی تو اس کے شوہر نے بابا جی سے بات کی تو انہوں نے کہا کہ کوئی نقصان نہیں ہوتا۔تقریباً پانچ چھ مہینے میں مجھے وہاں سے بھی آرام نہ آیا تو انہوں نے کہا کہ دوبارہ اسے بلوائے۔پھر اس آدمی میں حاضری کی اور اس نے سات وظیفوں کے بعد مجھے کہا کہ اب تم ظاہری حاضری کر سکتی ہو۔میں تمہارے سامنے تمہارے گھر آیا کروں گا۔اور اس نے کاغذ پر مجھے سارا وظیفہ بتایا۔وہ وظیفے کے بعد مجھ سے ملتا تھا لیکن میں ڈر کر یا اللہ کا نام لیکر چپ تو رہتی مگر اللہ کا شکر ہے کہ میں بالکل

ٹھیک ہوں۔پتا نہیں کیا لیا دیا آگے آ گیا یا اللہ نے کرم کر دیا کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکا اور میں بالکل محفوظ رہی۔وہ جن مجھ سے بہت محبت کرتا ہے۔اب میں نے بچے کے ناخن والی حاضری شروع کر دی کہ پہلے ناخن والی حاضری کروں گی پھر دوسری حاضری کروں گی۔تقریباً ایک سال سے میں ناخن پر حاضری کرتی ہوں۔جو پوچھنا ہوتا ہے، پوچھتی ہوں۔پھر میں اس سے کہتی ہوں کہ تم مجھے بابا جی کے پاس بتا دیا کرو تو وہ مانتا نہیں۔کہتا ہے کہ علیحدہ بتاؤں گا لیکن میں اس چیز کے لیے تیار نہیں اور بھائی بھی نہیں مانتا۔مجھے اس جن کا نام بھی معلوم ہے۔لیکن اس بات کا گھر میں کسی کو معلوم نہیں۔والدین کو معلوم ہے اور پیشاب کی رکاوٹ ابھی تک ہے۔کسی وقت دن میں پندرہ بیس مرتبہ کر لیتی ہوں۔ابھی باتھ روم سے ہو کر آئی ہوں تو محسوس ہوتا ہے کہ پھر آیا ہوا ہے۔لیکن جب میں اس کی بات نہیں مانتی کہ مجھے ایسے وظیفے نہیں کرنے جس میں میری عزت قائم نہ رہے تو وہ ضد میں آ جاتا ہے کہ میں نہیں جاؤں گا۔لگا لوز ور اور میں بھی دیکھ لیتا ہوں۔بہت لمبی کہانی ہے کہ چھوڑ چھوڑ کر لکھ رہی ہوں اور وہ کہتا تھا کہ منتقلی بھی ہو جاتی ہے۔بھائی کہتا ہے کہ سب وظیفے مجھے دے دو، میں تمہاری حاضری کرتا ہوں تو تیار نہیں ہوتا۔تقریباً تین چار سال ہو گئے، مجھے نہ تو آرام آیا ہے اور اب بھی کبھی کبھی اس کی حاضری کرتی ہوں۔والدین بہت پریشان ہیں کہ جائیں تو کہاں جائیں۔مسئلے کا حل بنتا نظر نہیں آتا۔البتہ باقی ہمارے مسئلے بابا جی سے حل ہو جاتے ہیں۔آپ ہی کچھ مہربانی کریں اور جلد جواب دینے کی کوشش کریں کہ مجھے کیا کرنا چاہیے۔خط بہت لمبا ہو گیا ہے۔خدا حافظ۔

اپنی بیٹی سمجھ کر جواب ضرور دیں، مہربانی ہوگی۔

اس خط کی روشنی میں تفصیلی جواب بذریعہ خط ارسال کر دیا گیا ہے۔اس کی روشنی میں آپ جلد فیصلہ کر لیں کہ آپ کو اپنی عزت و ناموس کے لیے کیا قدم اٹھانا ہے۔

جعلی آسیب زدہ مریض:

اس میں شک نہیں کہ جنات مخلوق خدا کو ایذا پہنچانے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے اور ان کی شرانگیزیوں نے اجتماعی طور پر ہمارے سکون و چین کو بری طرح متاثر کیا ہے۔مگر اس کے باوجود کوئی بھی ایسا مریض جس پر آپ کو جادو یا جنات کے اثرات کا شبہ ہو، اس کا باقاعدہ علاج شروع کرنے سے پہلے تحقیق ضرور کر لی جائے کہ مریض جن علامات کو جنات سے منسوب کر کے بیان کر رہا ہے، ان میں

کس حد تک سچائی ہے۔ کہیں در پردہ کوئی بیماری یا اور معاملہ تو نہیں۔ گو کسی بھی شخص کے لیے یہ فیصلہ کرنا مشکل ضرور ہے مگر ناممکن نہیں کیونکہ صاحب بصیرت شخص سے حقیقت زیادہ دیر تک چھپی نہیں رہتی۔

بہت سے ایسے واقعات کا باریک بینی سے جائزہ لینے کے بعد اصل معاملہ کچھ اور نکل آیا اور مریض نے اپنے کسی مخصوص مقصد کو حاصل کرنے کے لیے جو ڈھونگ رچایا تھا، اس کا پردہ فاش ہو گیا۔ بعض مریضوں نے جنات کے اثرات کا بہانہ بنا کر خوف و ہراس کی فضا پیدا کرنے کے لیے اتنی مکاری سے بناوٹی دورے پڑنے کا مظاہرہ کیا کہ ان پر اصل کا گمان ہوتا تھا۔ اس کے علاوہ ہمارے ہاں یہ رواج بھی عام ہے کہ کسی بھی غیر معمولی یا ماورائے عقل مسئلے کو جس کا حل ہماری سمجھ سے بالاتر ہو، اس کو بھی جنات کے کھاتے میں ڈال دیا جاتا ہے۔

زیر نظر انٹرویو میں محترم یزدانی صاحب نے اپنے زیر مشاہدہ کچھ ایسے مریضوں کا احوال بیان کیا ہے جن کو حقیقت میں تو آسیب کی کوئی بیماری نہ تھی مگر انہوں نے اپنی خواہشوں کی تکمیل کی خاطر خود کو آسیب زدگی کا مریض ظاہر کیا ہوا تھا۔ جبکہ بعض مریض ایسے بھی تھے جو اپنی لاعلمی کی بدولت وہم میں مبتلا ہو گئے تھے کہ شاید ہمیں جنات تنگ کرتے ہیں۔

ایک مریضہ کا واقعہ بیان کرتے ہوئے یزدانی صاحب نے بتایا کہ کامونکی کے مضافات سے ایک نوجوان لڑکی کے سرپرست اسے علاج کی غرض سے میرے پاس لے کر آئے۔ گھر والوں کے مطابق اس پر آسیب کا اثر تھا، جس کی وجہ سے اسے اکثر دورے پڑتے۔ میں نے اس لڑکی کو بارہا دم کیا۔ بہت محنت کی لیکن کامیابی کی کوئی صورت سامنے نہیں آئی۔ لڑکی کو بدستور آسیب کے دورے پڑتے رہے۔ اس مریضہ کے سرپرستوں نے خیال کیا کہ مریضہ پر خصوصی توجہ نہیں دی گئی۔ اس بناء پر وہ ہماری انجمن کے صدر حاجی بشیر احمد مرحوم کے پاس گئے اور ان کو بطور سفارشی ہمراہ لے کر آئے۔ وہ کہنے لگے کہ یہ ہمارے بہت ملنے والے ہیں، برائے مہربانی مریضہ پر خصوصی توجہ دیں۔ چنانچہ میں نے پھر دم کیا مگر اس کا بھی کوئی خاطر خواہ نتیجہ نہیں نکلا۔ تو میں نے اس مریضہ کو الگ کر کے کہا کہ میری تمام محنت کے باوجود معاملہ بدستور جوں کا توں ہے۔ لہٰذا مجھے شک ہے کہ معاملہ آسیب کا نہیں بلکہ کچھ اور ہے۔ اس مریضہ نے راز داری کی شرط پر اصل حقائق بتاتے ہوئے کہا کہ مولانا صاحب! جنات کا کچھ اثر نہیں، حقیقت یہ ہے کہ گھر والے میری شادی کہیں اور کرنا چاہتے ہیں اور میں چاہتی ہوں کہ میری شادی میرے چچازاد

کے ساتھ ہو۔ لیکن میرے والد چونکہ میرے چچا سے ناراض ہیں، اس لیے یہ وہاں کسی بھی صورت میں رشتہ نہیں کرنا چاہتے۔ اس پریشانی کی وجہ سے میں نے یہ ترکیب سوچی کی جتنی دیر تک ان کے ساتھ صلح نہیں ہوتی، جھوٹ موٹ کا ڈھونگ رچا کر وقت ٹالتی رہوں۔ تاکہ اس دوران میرا رشتہ کہیں اور نہ ہو سکے۔ لوگ کہیں گے کہ یہ تو آسیب زدگی کی مریضہ ہے۔ یہ تمام واقعہ سن کر میں نے ایسا انداز اختیار کیا کہ لڑکی کی راز داری بھی قائم رہے اور مسئلہ بھی حل ہو جائے۔ اس کے سرپرستوں کو مشورہ دیا کہ جس جن نے آپ کی بچی پر قبضہ کر رکھا ہے، وہ جانے کے لیے تیار ہے مگر وہ ایک شرط پیش کرتا ہے کہ اس لڑکی کا رشتہ اس کے چچازاد کے ساتھ کر دیا جائے تو میں دوبارہ اس کو کبھی تنگ نہیں کروں گا اور اس کا کہنا ہے کہ آپ اپنے بھائی سے ناراض ہیں، اس لیے اس سے صلح کر لیں۔ یہ صورتحال جاننے کے بعد مریضہ کے والد نے ہامی بھر لی کہ وہ اپنے بھائی کے ساتھ صلح بھی کر لے گا اور لڑکی کا رشتہ بھی وہیں کر دے گا۔ بس کسی طرح میری بچی کی جان جنات سے چھوٹ جائے۔ یزدانی صاحب نے کہا کہ جنات کے اثر اور جادو سے انکار تو نہیں کیا جا سکتا لیکن نوے فیصد لوگ خصوصاً عورتیں مختلف امراض کا شکار ہوتی ہیں، جن میں ہسٹریا اور اختناق الرحم وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ ان کی علامات بھی آسیب زدگی کے مریض سے ملتی جلتی ہونے کی وجہ سے لوگ ڈاکٹری علاج کی بجائے عاملوں کے ہاں دھکے کھاتے پھرتے ہیں۔

یزدانی صاحب نے کہا کہ میں نے اس لڑکی کے والدین کو رشتہ کرنے کا مشورہ اس لیے دیا کہ لڑکی کی رضامندی کے بغیر جو نکاح کیا جاتا ہے، بعض اوقات اس کے بہت خطرناک نتائج سامنے آتے ہیں۔ میرے علم میں ایک ایسا واقعہ ہے، جس میں لڑکی کی رضامندی کے بغیر زبردستی شادی کر دی گئی، بعد میں میاں بیوی کا نبھا نہ ہو سکا اور اس لڑکی نے اپنے آپ کو آگ لگا کر خودکشی کر لی تھی۔

اگرچہ لڑکی کے نکاح کے لیے ولی کی رضامندی ضروری ہے مگر اس کے ساتھ شریعت والدین کو بھی پابند کرتی ہے کہ شادی سے پہلے لڑکی کی رائے معلوم کریں۔ تاکہ کسی المناک حادثے کی نوبت ہی پیش نہ آئے۔ اسی طرح اگر کوئی عورت بیوہ ہو تو اس کی رائے اور پسند و ناپسند کو ولی کی رائے سے زیادہ اہمیت دی جائے گی۔

یزدانی صاحب نے کہا کہ بے جوڑ شادی کا ایک واقعہ ہمارے بزرگ حافظ عبدالرشید صاحب مرحوم کچلی والوں نے بیان کیا۔ انہوں نے کہا کہ چند لوگ میرے پاس آئے اور کہا کہ ہماری بچی پر آسیب کا

اثر ہے۔ برائے مہربانی ہمارے ساتھ گھر چلیں اور بچی کو دم کر دیں۔ حافظ صاحب نے کہا کہ جب میں علاج کی غرض سے ان کے گھر گیا تو مریضہ گندم اسٹور کرنے والے بھڑولے میں جا کر چھپ گئی تو میں نے باہر کھڑے ہو کر پڑھنا شروع کر دیا اور اس کو کہا کہ باہر نکلو تو وہ اندر سے کہنے لگی:

''دل دریا سمندروں ڈونگے تے کون دلاں دیاں جانے ہو''

حافظ صاحب سمجھ گئے کہ معاملہ کچھ اور ہے۔ بعد میں انہیں اصل حقائق معلوم ہو گئے۔ وہ لڑکی ابھی بہت کم عمر تھی مگر گھر والوں نے بعض مجبوریوں کے سبب ایک بوڑھے شخص کے ساتھ زبردستی شادی کر دی تھی۔ اس لڑکی نے اپنے بوڑھے شوہر سے نجات حاصل کرنے کے لیے بناوٹی دوروں اور آسیب زدگی کا ڈھونگ رچایا کہ شاید اسی طرح نجات کی کوئی صورت نکل آئے۔

یزدانی صاحب نے کہا کہ اگر کسی مریض یا مریضہ پر واقعی آسیب کا اثر ہے تو اس کا علاج بھی کیا جا سکتا ہے۔ بس شرط یہ ہے کہ عمل کرنے والا متقی و پرہیز گار ہو۔ علاج بہت آسان ہے، کوئی چلہ وغیرہ بھی نہیں کرنا پڑتا۔ طریقہ علاج یہ ہے کہ سورۃ الطارق کی اکتالیس مرتبہ تلاوت کر کے مریض کو دم کیا جائے تو اللہ تعالیٰ مہربانی فرما دیں گے۔

یہ طریقہ علاج میرا آزمودہ ہے۔ اگر کوئی اس کا عمل کرنا چاہے تو میری طرف سے اجازت ہے۔ لیکن میں یہاں ایک واقعہ بیان کرنا ضروری سمجھتا ہوں، تاکہ کسی عمل کرنے والے کو خدانخواستہ ناکامی کی صورت میں پریشانی نہ ہو۔

ایک مرتبہ حضرت بابا فریدالدین گنج شکر کے پاس ایک عقیدت مند علاج کی غرض سے آیا۔ انہوں نے سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کیا تو اسی وقت اللہ تعالیٰ نے مریض کو شفا دے دی۔ مریض مطمئن ہو کر چلا گیا۔ اسی مجلس میں بیٹھے ہوئے ایک شخص نے بعد میں یہی طریقہ کسی مریض پر آزمایا لیکن اسے کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ اس نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر تمام واقعہ بیان کیا کہ میں نے بھی وہی کیا تھا جو آپ نے کیا، لیکن مریض کو آرام نہیں آیا۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ یہ باتیں سن کر حضرت فریدالدین نے جواب دیا کہ عمل تو تم نے ٹھیک کیا لیکن زبان فرید کی نہیں تھی۔ اس جیسا عمل کرنے کے لیے تم فرید کی زبان کہاں سے لاتے۔ اس واقعہ کو بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ عامل کا پرہیز گار اور متقی ہونا اولین شرط ہے۔ اب اگر کوئی شخص جو نماز پنج گانہ بھی باجماعت پڑھنے کا اہتمام نہ کرتا ہو اور [illegible]

کوشش شروع کر دے تو پھر اس نے جنات سے مار ہی کھانی ہے۔

میں کتابوں اور اخباروں سے عملیات پڑھ کر علاج کرنے والے ناتجربہ کار عاملوں سے ازراہ ہمدردی یہ گزارش کروں گا کہ اگر کبھی وہ کسی آسیب زدہ مریض کو دم کرنے کی غلطی کریں اور خدانخواستہ جنات سچ مچ حاضر ہو جائیں تو چمٹے ڈنڈے استعمال کرنے یا اسے جلا کر راکھ کر دینے کی دھمکیاں دینے کی بجائے عقل سلیم کو استعمال کرتے ہوئے جنات کے ساتھ مذاکرات اور منت وسماجت کے ذریعے معاملہ حل کرنے کی کوشش کریں۔ اس کے نتائج ہمیشہ زیادہ بہتر نکلتے ہیں۔

ایک سوال کے جواب میں یزدانی صاحب نے کہا کہ جہالت کے باعث بہت سی خواتین اپنے آخرت کے انجام سے بے پرواہ ہو کر محض حسد و بغض کی وجہ سے اپنے ہی کسی عزیز میاں بیوی کے درمیان لڑائی جھگڑے اور علیحدگی کے لیے جادو کا سہارا لیتی ہیں۔ ان کا یہ عمل ان کو کفر کے درجے پر پہنچا دیتا ہے۔ ان کے اس عمل سے شیطان کس قدر خوش ہوتا ہے، اس کا اندازہ اس حدیث مبارکہ کے مضمون سے ہوگا، جس میں آپؐ نے فرمایا: شیطان اپنا عرش پانی پر رکھتا ہے پھر اپنے لشکروں کو بہکانے کے واسطے بھیجتا ہے۔ سب سے زیادہ مرتبے والا اس کے نزدیک وہ ہے جو فتنے میں سب سے بڑھا ہوا ہو۔ یہ شیطان جب اپنے فرائض سرانجام دے کر واپس آتے ہیں تو اپنے بدترین کاموں کا ذکر بڑھا چڑھا کر کرتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ میں نے فلاں شخص کو اس طرح گمراہ کر دیا، کوئی کہتا ہے کہ میں نے فلاں سے یہ گناہ کرایا۔ شیطان ان سے کہتا ہے کہ نہیں یہ تو معمول کے کام ہیں۔ یہاں تک کہ ایک شیطان آ کر کہتا ہے کہ میں نے فلاں شخص کے اور اس کی بیوی کے درمیان جھگڑا ڈال دیا، یہاں تک کہ جدائی ہو گئی۔ شیطان اسے گلے لگا لیتا ہے اور کہتا ہے: ہاں تو نے بڑا کام کیا، اسے اپنے پاس بٹھا لیتا ہے اور اس کا مرتبہ بڑھا دیتا ہے۔

یہ تو تھا شیطان کا ردعمل۔ اب اگر کسی شخص پر اس قسم کا جادو کیا گیا ہو یا اس کو بیوی کے پاس جانے سے بذریعہ جادو روک دیا گیا ہو، اس کے لیے بہت ہی نفع بخش علاج حضرت وہب نے بیان کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: بیری کے سات سبز پتے لے کر ان کو کسی برتن میں باریک پیس لیا جائے۔ پھر اس میں پانی ملا کر آیت الکرسی پڑھ کر دم کر لیا جائے (بعض جگہوں پر آیت الکرسی کے ساتھ سورۃ الکافرون، سورۃ [illegible] الفلق، [illegible] الناس کا ذکر بھی آیا ہے) اور جس پر جادو کیا گیا ہو، یہ پانی اس کو تین گھونٹ

پلائے جائیں اور باقی دم کیے ہوئے پانی میں اضافی پانی ملا کر جس کے ساتھ غسل کیا جا سکے، غسل کر لیا جائے۔ انشاء اللہ جادو کا اثر جاتا رہے گا۔ جادو کے اثر کو دور کرنے کے لیے یہ بہت مجرب عمل ہے جو تاریخ اسلام اور تفسیر کی بہت سی کتب میں معمولی کمی بیشی کے ساتھ درج ہے۔

کیا ہر شخص کے لیے اللہ تعالیٰ کا قرب اور خوشنودی حاصل کرنا بہت مشکل ہے؟

اس قسم کے سوالات سے پیدا ہونے والی الجھن کو دور کرنے کا بندوبست بھی اللہ تعالیٰ نے خود ہی کر دیا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے ”تم مجھے یاد رکھو اور میرا شکر ادا کرو اور ناشکری مت کرو“ (البقرۃ 152) صرف اس آیت میں درج حکم خداوندی پر عمل کر کے ہر مسلمان اللہ کے ہاں وہ بلند مرتبہ و مقام حاصل کر سکتا ہے، جس کا وہ خواہش مند ہو۔ یقین جانیں، اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا کوئی بہت دشوار یا ناممکن کام نہیں بشرطیکہ ہم اپنے نفس کو پختہ ارادہ اور یقین کامل کے ساتھ قرآن و سنت کی مکمل اتباع پر آمادہ کر لیں۔ اس طرح ہمیں نا صرف ہزار ہا قسم کی پریشانیوں سے نجات مل جائیگی بلکہ دنیا و آخرت کی کامیابی و کامرانی بھی ہمارا مقدر ٹھہرے گی

مگر قرب الٰہی کا حصول اس وقت تک ممکن نہیں، جب تک ہم اپنی سستی اور غفلت کی روش کو ترک نہیں کرتے اور اپنی روزمرہ کی گوناگوں مصروفیات سے کچھ وقت نکالنے پر آمادہ نہیں ہوتے کہ اپنے قلب و ذہن کو رب کریم کے ذکر سے ہمیشہ آباد رکھیں۔ ہاں اگر ہم ایسا کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو یقین کر لیں کہ ہم پر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور فضل کے در کھلنے میں ذرا برابر تاخیر نہ ہوگی۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ روحانی وظائف و قرآنی عملیات کی کامیابی کا سارا دارومدار تقویٰ و پرہیزگاری کی بدولت ہی ممکن ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وظائف کو بیان کرنے والا ہر عامل کامل اس بابت بار بار تاکید کرتا ہے کہ کثرت کے ساتھ ذکر و اذکار کو اپنے معمولات کا حصہ بنایا جائے، تاکہ وظائف میں کامیابی حاصل کرنے کی خاطر محنت کرنے والے کو مایوسی اور ناکامی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ اگر آپ بھی با اثر قرآنی عملیات کی تلاش میں سرگرداں ہیں اور ابھی تک آپ کی کہیں سے تسلی نہیں ہوئی تو زیر نظر انٹرویو میں محترم عزیز الرحمان یزدانی صاحب نے بہت آسان وظائف کو تفصیل سے بیان کر دیا ہے۔ جن پر عمل پیرا ہو کر آپ اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کے علاوہ اپنے بہت سے دنیاوی مسائل بھی حل کر سکیں گے۔

دوست احباب و قارئین اپنی آراء میں اکثر اس خواہش کا اظہار کرتے تھے کہ ان صفحات پر ایسے

وظائف بھی تحریر کیے جائیں جو مختصر اور با اثر ہوں، تاکہ ہر خاص و عام آسانی کے ساتھ ان پر عمل کر سکے۔ میں نے قارئین کے اس مطالبے کو یزدانی صاحب سے بیان کیا تو انہوں نے آپ کی سہولت اور شوق کے پیش نظر اپنے طویل تجربات و مشاہدات کے نتیجے میں حاصل ہونے والے چند مختصر مگر انتہائی با اثر قرآنی وظائف کی فضیلت اور طریقہ کار کو بیان کرتے ہوئے فرمایا:

”بسم اللہ الرحمان الرحیم“ مختصر وظائف کی فہرست میں ایک ایسا طاقتور اور فوری اثر رکھنے والا وظیفہ ہے، جس کے فضائل اور اہمیت کا ذکر کثرت کے ساتھ احادیث نبوی ﷺ میں ملتا ہے۔ جبکہ مفسرین قرآن نے بھی بہت خوب صورت انداز میں ”بسم اللہ الرحمان الرحیم“ کی فضیلت کو سپرد قلم کیا ہے۔ خاص طور پر تفہیم القرآن کی جلد اول میں مولانا مودودی رحمتہ اللہ علیہ ”بسم اللہ الرحمان الرحیم“ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”اسلام جو تہذیب انسان کو سکھلاتا ہے، اس کے قواعد میں ایک قاعدہ یہ بھی ہے کہ وہ اپنے ہر کام کی ابتدا خدا کے نام سے کرے۔ اس قاعدے کی پابندی اگر شعور اور خلوص کے ساتھ کی جائے تو اس سے لازماً تین فائدے حاصل ہوں گے۔ ایک یہ کہ آدمی بہت سے برے کاموں سے بچ جائے گا۔ کیونکہ خدا کا نام لینے کی عادت اسے ہر کام شروع کرتے وقت یہ سوچنے پر مجبور کر دے گی کہ کیا واقعی میں اس کام پر خدا کا نام لینے میں حق بجانب ہوں؟ دوسرا یہ کہ جائز، صحیح اور نیک کاموں کی ابتدا کرتے ہوئے خدا کا نام لینے سے وہ آدمی کی ذہنیت بالکل ٹھیک سمت اختیار کر لے گی اور وہ ہمیشہ صحیح ترین نقطہ سے اپنی حرکت کا آغاز کرے گا۔ تیسرا اور سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ جب وہ خدا کے نام سے اپنا کام شروع کرے گا تو خدا کی تائید اور توفیق اس کے شامل حال ہوگی۔ اس کی سعی میں برکت ڈالی جائے گی اور شیطان کی شر انگیزیوں سے اسے بچایا جائے گا۔ خدا کا طریقہ یہ ہے کہ جب بندہ اس کی طرف توجہ کرتا ہے تو وہ اس کی طرف توجہ کرتا ہے۔

اسی طرح ایک اور مفسر قرآن نے حضرت عثمانؓ سے ایک روایت بیان کی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عثمانؓ رسول اللہ ﷺ سے بسم اللہ الرحمان الرحیم کی نسبت سے سوال کیا تو آپ نے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کا نام ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بڑے ناموں میں اور اس میں اس قدر نزدیکی ہے جیسے آنکھ کی سیاہی اور سفیدی میں

بسم اللہ الرحمان الرحیم کے مفہوم کو بیان کرتے ہوئے یزدانی صاحب نے کہا کہ یہ سورۃ فاتحہ کی پہلی آیت ہے۔سورۃ فاتحہ قرآن مجید کا مقدمہ اور دیباچہ ہے۔جس میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کی 114 سورتوں کا خلاصہ بیان کردیا ہے۔یوں سمجھ لیں کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں سورۃ البقرۃ سے لے کر سورۃ الناس تک تفصیلاً بیان کیا ہے،وہ سب کچھ سورۃ فاتحہ میں مختصر طور پر موجود ہے۔جبکہ سورۃ فاتحہ کا خلاصہ آیت ایاک نعبد و ایاک نستعین میں موجود ہے۔جس کے معنی یہ ہیں کہ ''اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں'' اس آیت کا خلاصہ بسم اللہ کے حرف با میں موجود ہے۔کیونکہ یہ لفظ مدد کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔تو گویا سارے قرآن کا خلاصہ یہ ہوا کہ تمام مافوق الاسباب امور میں مدد صرف اللہ سے ہی طلب کی جانی چاہیے۔

اس آیت ''بسم اللہ الرحمان الرحیم'' میں اللہ اسم ذات ہے جبکہ الرحمان الرحیم دو اضافی نام ہیں۔رحمان وہ ذات ہے،جس کی عطا اور بخشش ہر کسی کے لیے ہے۔وہ مومن ہو یا کافر، فرمانبردار ہو یا نافرمان۔اور الرحیم وہ ذات ہے جو اپنے فرمانبردار بندوں پر خصوصی عنایت کرے گا۔اللہ تعالیٰ کے خزانے نا صرف بھرے ہوئے ہیں بلکہ وہ انہیں مسلسل تقسیم بھی کر رہا ہے۔جب کسی انسان سے مانگا جائے تو وہ ناراض ہوتا ہے،جبکہ اس کے برعکس اگر اللہ تعالیٰ سے نہ مانگا جائے تو وہ ناراض ہوتا ہے اور مانگنے والے پر خوش ہوتا ہے۔اور اسے اپنی نعمتیں عطا بھی کرتا ہے۔کسی عربی شاعر نے اس کا نقشہ اپنے شعر میں یوں کھینچا ہے۔

(ترجمہ):اللہ ناراض ہوتا ہے اگر اس سے مانگنا چھوڑ دے اور آدم کے بیٹے سے جب مانگا جاتا ہے تو وہ ناراض ہو جاتا ہے۔

اس سے پہلے کہ بسم اللہ کے عملیات کو بیان کروں،بسم اللہ کی فضیلت اور اہمیت سے متعلق احادیث جن میں بسم اللہ کی افادیت کا تذکرہ موجود ہے،پیش خدمت ہے۔

آپ کی سواری پر آپؐ کے پیچھے جو صحابیؓ سوار تھے،ان کا بیان ہے کہ حضور ﷺ کی اونٹنی ذرا پھسلی تو میں نے کہا: شیطان کا ستیاناس ہو۔آپؐ نے فرمایا: یہ نہ کہو،اس سے شیطان پھولتا ہے اور خیال کرتا ہے کہ گویا اس نے اپنی قوت سے گرایا۔ہاں بسم اللہ کہنے سے وہ مکھی کی طرح ذلیل و پست ہو جاتا ہے۔(مسند احمد)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب شام کا وقت یعنی رات کا بالکل ابتدائی حصہ ہو تو بچوں کو گھر سے باہر نکلنے سے روکو،کیونکہ اس وقت شیاطین پھیل جاتے ہیں۔پھر جب کچھ وقت گزر جائے تو انہیں باہر نکلنے کی اجازت دے دو اور بسم اللہ کہہ کر دروازہ کھول دو اور بسم اللہ پڑھ کر سونے سے پہلے چراغ بجھا دو اور بسم اللہ کہہ کر مشکیزے کا منہ باندھ دو اور بسم اللہ کہہ کر کھلے ہوئے برتن کو ڈھانک دو اور اگر اس وقت ڈھانکنے کے لیے کچھ نہ ملے تو برتن کے کھلے ہوئے منہ کے اوپر کچھ رکھ دو۔(صحاح ستہ)

اس حدیث میں جن چیزوں پر بسم اللہ کہنے کا حکم دیا گیا ہے،اس عمل کو کرنے کا مقصد یہ تھا کہ تمام چیزیں شیطان کے استعمال اور اس کی دسترس سے محفوظ ہو جائیں۔حضرت صفوان بن سلیمؒ اپنی کتاب العظمۃ ابوالشیخ میں بسم اللہ کی فضیلت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ جنات انسانوں کے سامان اور کپڑوں کو استعمال کرتے ہیں،جس کا علم انہیں نہیں ہوتا اس لیے اگر کوئی اپنی استعمال کی کوئی چیز یا کپڑا وغیرہ کہیں رکھے تو اس پر ''بسم اللہ الرحمان الرحیم'' پڑھ لیا کرے۔اس طرح جنات ان اشیاء کو استعمال نہیں کر سکیں گے۔کیونکہ بسم اللہ سے ان پر اللہ کے نام کی مہر لگ جاتی ہے اور وہ شیطان کی دست برد سے محفوظ رہتی ہیں۔

اب میں آپ کو ''بسم اللہ الرحمان الرحیم'' کے دو انتہائی مجرب وظائف کا عمل بتاتا ہوں۔کسی سخت گیر یا ظالم افسر کے دل کو نرم کرنا مقصود ہو یا کسی بھی شخص کے بلا وجہ عتاب سے بچنے کے لیے ''بسم اللہ الرحمان الرحیم'' کو کسی کھانے والی چیز پر 101 مرتبہ پڑھ کر کھلا دیں تو ان شاء اللہ رب کریم اس کے دل کو نرم کر دے گا۔اس عمل کو کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ نماز فجر یا جماعت ادا کرنے کے بعد وضو کی حالت میں کوئی بھی کھانے والی چیز اپنے سامنے رکھ لیں۔ہر مرتبہ ''بسم اللہ الرحمان الرحیم'' پڑھنے کے بعد اس چیز پر پھونک مار کر دم کریں۔اسی طریقے سے 101 مرتبہ دم کریں۔ انشاءاللہ مقصد کے حصول میں کامیابی ہوگی۔

اس کے علاوہ اگر بچے بہت زیادہ ضدی ہوں اور ہر وقت رونے دھونے کا بہانہ ڈھونڈتے رہیں تو 41 بار ''بسم اللہ الرحمان الرحیم'' پڑھ کر دم کر دیں۔ انشاءاللہ ٹھیک ہو جائیں گے۔اگر ایک مرتبہ عمل کرنے سے معمولی فرق پڑے یا بالکل اثر نہ ہو تو مزید چند دن یہی عمل دہرائیں۔

یزدانی صاحب نے کہا کہ جس طرح بسم اللہ کی فضیلت سے انکار ممکن نہیں، اسی طرح سورۃ فاتحہ کے عمل اور اس کی فضیلت کی بنا پر روحانی عملیات میں اس کو ممتاز مقام حاصل ہے۔ کیونکہ یہ "بسم اللہ الرحمان الرحیم" کے بعد الحمد سے شروع ہو رہی ہے۔ اسی لیے اس کو سورۃ الحمد کے نام سے بھی پکارا جاتا ہے۔ ویسے تو سورۃ فاتحہ کے کئی نام ہیں اور اس سورۃ کا نام سورۃ فاتحہ اس لیے ہے کہ یہ قرآن کا مقدمہ ہے۔ دوسرے الفاظ میں اس سے قرآن کا افتتاح ہو رہا ہے۔ اس کا نام کنز بھی ہے کیونکہ یہ علوم و معارف کا خزانہ ہے۔ اس کا نام سورۃ الدعا بھی ہے، اس لیے کہ اس کا انداز دعائیہ ہے۔ اس کا نام سورۃ الصلوٰۃ بھی ہے، کیونکہ یہ نماز کی ہر رکعت میں پڑھی جاتی ہے اور نماز کے لیے اس کی اپنی اہمیت ہے کہ سورۃ فاتحہ کو اللہ تعالیٰ نے الصلوٰۃ یعنی نماز سے تشبیہ دی ہے۔ اسے سبع مثانی اور قرآن عظیم کہا گیا ہے۔ سبع مثانی کے معنی ہیں، بار بار دہرائی جانے والی سات آیات۔ اس کا نام رقعیہ یعنی دم کرنے والی سورۃ کے طور پر بھی آیا ہے۔

حدیث میں ارشاد ہے کہ سورۃ فاتحہ ہر بیماری کا علاج ہے۔ سورۃ فاتحہ پڑھتے وقت ذہن میں اس کے تین حصے خاص طور پر مدنظر رہنے چاہئیں۔ پہلا حصہ بسم اللہ سے لے کر **مالک یوم الدین** تک ہے۔ دوسرا حصہ صرف **ایاک نعبد و ایاک نستعین** تک اور تیسرا حصہ **اھدنا الصراط** سے لے کر **ولا الضآلین** تک ہے۔ ان تین حصوں کے ترجمہ کے مفہوم کو سمجھنا انتہائی ضروری ہے۔ کیونکہ جب تک سورۃ فاتحہ کا روحانی عمل کرنے والا اس کے مفہوم کو سمجھ کر اس پر صدق دل سے عمل نہیں کرے گا تو اس کی تمام ریاضت بے کار جائے گی۔ سورۃ فاتحہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو یہ ہدایت کی گئی ہے کہ صرف میری ہی عبادت کریں اور مجھ ہی سے مدد مانگیں، جب تک صحیح عقیدے کے ساتھ اس طرز عمل کو اختیار نہیں کیا جاتا عمل میں کامیابی کی ضمانت نہیں دی جا سکتی۔ میں نے خود بھی سورۃ فاتحہ کا عمل کیا ہوا ہے اور اسے بارہا آزمانے کا موقع ملتا ہی رہتا ہے۔ اللہ کے فضل و کرم سے ہمیشہ اس کے مثبت اور فوری نتائج برآمد ہوئے ہیں۔ یہ ایک ایسا روحانی عمل ہے جو مختصر ہونے کے ساتھ ساتھ انتہائی بااثر بھی ہے۔ ہر بیماری کے لیے اس کو پڑھ کر دم کیا جا سکتا ہے۔ نہ اس میں کوئی خطرے والی بات ہے اور نہ ہی موکلات وغیرہ کی حاضری ہوتی ہے۔ خواتین بھی آسانی کے ساتھ اس عمل کو کر سکتی ہیں۔ اس عمل کے پائیدار اثرات حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ اس عمل کا ہمیشہ کے لیے معمول بنایا جائے۔ [illegible]

بیس سال سے میرا خود یہ معمول ہے کہ میں روزانہ فجر کی نماز سے پہلے سنتوں اور فرضوں کے درمیان میں جو وقت بچتا ہے، اس میں باقاعدگی کے ساتھ سورۃ فاتحہ کا کم از کم 40 مرتبہ ورد ضرور کرتا ہوں۔ اس روحانی وظیفے کا مسنون طریقہ حدیث میں یوں بیان ہوا ہے کہ نماز فجر کی سنتوں اور فرضوں کے درمیان اس کو 40 بار پڑھا جائے۔ سب سے بہتر طریقہ تو یہی ہے لیکن اگر کسی کو مجبوری یا شرعی عذر کے سبب یا بعض افراد، جن کو ملازمت کے دوران رات کی ڈیوٹی سرانجام دینے کی وجہ سے نماز فجر باجماعت پڑھنے کا موقع نہیں ملتا، وہ فجر کی نماز کے بعد کوئی ایک وقت مقرر کر کے سورۃ فاتحہ کو کم از کم چالیس یا اکتالیس مرتبہ پڑھیں اور کوشش کریں کہ ہمیشہ کے لیے اس کا معمول بنا لیں۔ تجربے میں یہی آیا ہے کہ اس وظیفہ کو کرنے والے لوگوں میں اللہ کے خصوصی فضل و کرم سے بہت قوت اور تاثیر پیدا ہو جاتی ہے۔

جیسا کہ آپ پہلے پڑھ چکے ہیں کہ سورۃ فاتحہ کے اس روحانی عمل کے ذریعے ہر بیماری کے لیے شفا کی نوید خود آپؐ نے سنا دی لیکن خصوصی طور پر اس کا دم سانپ کے ڈسے ہوئے مریض کے لیے بہترین علاج اور فوری تریاق ثابت ہوتا ہے۔ اگر کوئی سورۃ فاتحہ کا باقاعدہ عامل ہو، جس کا طریقہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے اور وہ عامل دم کرے تو پھر کیا کہنے، وگرنہ کوئی بھی شخص سانپ کے ڈسے ہوئے مریض کو طاق اعداد میں سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کرے تو انشاءاللہ مریض شفایاب ہو جائے گا۔ دم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ مریض کو سانپ نے جس مقام پر ڈسا ہو، دم کرنے والا باوضو ہو کر سورۃ فاتحہ پڑھے اور سانپ کے کاٹے کے زخم پر پھونک مارے۔ اسی طرح سورۃ فاتحہ سات مرتبہ پڑھ کر دم کر دیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مریض صحت یاب ہو جائے گا۔ (ان شاءاللہ)

سورۃ فاتحہ سے دم کرنے کا ایک بہت مشہور واقعہ آپؐ کے دور میں بھی پیش آیا۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ایک مہم پر اپنے چند صحابہ کو روانہ کیا، جن میں حضرت ابوسعید خدریؓ بھی تھے۔ یہ تمام اصحابؓ راستے میں ایک عرب قبیلہ کی بستی کے پاس ٹھہرے۔ انہوں نے قبیلے والوں سے کہا کہ ہماری میزبانی کا اہتمام کرو مگر انہوں نے انکار کر دیا۔ اسی اثناء میں قبیلے کے سردار کو ایک بچھو نے کاٹ لیا (بعض مقامات پر سانپ کے کاٹنے کا ذکر بھی آیا ہے) اب اسی قبیلے کے لوگ اصحابؓ کے پاس آئے اور درخواست کی کہ آپ کے پاس کوئی ایسی دوا یا عمل ہے، جس سے ہمارے سردار کا علاج ہو جائے؟ حضرت ابوسعیدؓ نے کہا: علاج ہے تو سہی مگر چونکہ تم نے ہماری میزبانی سے انکار کیا تھا، اس لیے

جب تک تم کچھ معاوضہ دینے کی ہامی نہ بھرو، ہم آپ کے سردار کا علاج نہیں کریں گے۔ قبیلے والوں نے معاوضے کے طور پر 30 بکریاں دینے کا وعدہ کیا تو حضرت ابو سعیدؓ علاج کی غرض سے ان کے ساتھ چل دیے۔ وہاں پہنچ کر انہوں نے اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر سورۃ فاتحہ پڑھنی شروع کی اور ساتھ ہی ساتھ اپنا لعاب دہن زخم پر ملتے رہے۔ ان کے اس عمل سے آخر کار بچھو کے زہر کا اثر زائل ہو گیا اور سردار کو اللہ نے شفاء دے دی۔ قبیلے والوں نے حسب معاہدہ 30 بکریاں بطور معاوضہ آپؓ کے حوالے کر دیں۔ مگر تمام صحابہؓ نے آپس میں مشورہ کیا کہ ان بکریوں کو اس وقت تک استعمال میں نہ لایا جائے جب تک آپ ﷺ سے پوچھ نہ لیا جائے، نہ معلوم اس کام پر اجر وصول کرنا جائز ہے یا نہیں؟ چنانچہ یہ تمام اصحابؓ مہم سے واپس آ کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور تمام واقعہ بیان کیا تو آپ ﷺ نے ہنس کر فرمایا کہ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ یہ سورۃ جھاڑنے کے کام بھی آ سکتی ہے؟ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اس مال کے حصے کر لو۔

سورۃ فاتحہ کی اتنی فضیلت ہے کہ حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں، جب سورۃ فاتحہ نازل ہوئی تو ابلیس بہت رویا۔ جیسے اس پر بہت بڑی بلا ٹوٹ پڑی ہو۔

اگر سورۃ فاتحہ کی فضیلت اور اس کی اہمیت کے تمام حوالہ جات کو یہاں بیان کیا جائے تو یہ ایک الگ کتاب بن جائیگی۔ اس لیے میں اسی پر اکتفا کرتے ہوئے اپنا بیان ختم کرتا ہوں۔ کیونکہ کسی بھی عمل کرنے والے کے لیے اتنی معلومات ہی کافی ہیں۔

جعلی عامل اور بازاری کتب میں درج وظائف:

شاید ابھی تک کوئی ایسا پیمانہ ایجاد نہیں ہوا، جس کی مدد سے کسی عامل کامل یا پیشہ ور جعلی عامل کی پہچان آسانی کے ساتھ کی جا سکتی ہو؟ اگر کسی کتاب میں عامل کی فوری شناخت کا کوئی مجرب نسخہ درج ہوتا تو کم از کم میرے ساتھ یہ اذیت ناک واقعہ پیش نہ آتا، جس کو میں کبھی فراموش نہیں کر سکتا۔ پر اسرار علوم پر تحقیق کے آغاز کو ابھی زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ میرے ایک قریبی عزیز نے مجھے بتایا کہ ہم پر کسی نے بہت سخت جادو کر رکھا ہے، جس کی وجہ سے ہم بہت پریشان ہیں۔ اگر ہو سکے تو اس سلسلے میں ہمارے ساتھ کچھ تعاون کرو۔ ان دنوں نہ تو عملیات کے اسرار و رموز سے کچھ آگاہی تھی اور نہ ہی کبھی عملیات کو پرکھنے کا موقع ملا تھا۔ اس لیے میں اپنے عزیز کے ہمراہ ایک ماہر عامل کی خدمت میں حاضر ہوا جو میرے جاننے والے تھے اور اپنے کمالات کی وجہ سے کافی شہرت رکھتے تھے۔

میرے عزیز نے عامل صاحب کو تمام حالات بتائے، عامل صاحب نے بہت سوچ بچار کے بعد جادو کے توڑ کا جو عمل بتایا، اس کو کرنا میرے عزیز کے بس کی بات نہیں تھی۔ مگر عامل صاحب نے یقین دہانی کرائی کہ اگر ان کے بتائے طریقے کے مطابق عمل کیا جائے تو جادو کا اثر ختم ہونے کی مکمل ضمانت دیتا ہوں۔ یہ ایک مشکل ترین عمل تھا، جس میں اکیس دن بلا ناغہ نماز فجر سے پہلے ایک تعویذ کسی ایسے چوراہے میں جلانا تھا، جہاں سے کم از کم ایک گھنٹہ بعد بھی کسی شخص کا گزر نہ ہو۔ اس احتیاط کا مقصد یہ تھا کہ اس تعویذ کے اثرات بد میں کوئی دوسرا بلاوجہ مبتلا نہ ہو جائے۔

اس عمل کی شرط میں یہ بھی شامل تھا کہ جب نماز فجر سے پہلے تعویذ جلانے کے لیے گھر سے نکلیں تو نہ ہی راستے میں کسی سے بات کرنی ہے اور نہ ہی کسی کے پکارنے پر پیچھے مڑ کر دیکھنا ہے۔ جبکہ عامل نے ساتھ یہ بھی وضاحت کر دی کہ اس عمل کو کرنے والا مختلف خطرات سے دوچار بھی ہو سکتا ہے۔ مثلاً تعویذ جلانے والے کو جنات ہر طریقے سے روکنے کی کوشش کریں گے۔ اسے جان سے مار دینے کی دھمکیاں بھی برداشت کرنا ہوں گی اور اگر تعویذ جلانے والا ڈر گیا یا اس نے کسی کے پکارنے پر پیچھے مڑ کر دیکھا تو نتیجہ کچھ بھی نکل سکتا ہے۔

ہم یہ عمل سن کر چپ چاپ واپس آ گئے کہ سوچ کر آپ کو جواب دیں گے۔ میں نے اپنے عزیز سے دریافت کیا کہ کیا ارادہ ہے تو وہ کسی صورت اس عمل کو کرنے پر آمادہ نہ ہوئے، مجھے اس عمل کو کرنے میں تجسس پیدا ہوا اور امید کی کرن نظر آئی کہ شاید اس طرح ہی میرے عزیز کو پریشانی سے نجات مل جائے۔ میں نے اس کے لیے کوئی دوسرا متبادل راستہ تلاش کرنے کا فیصلہ کیا، اس کے لیے عامل صاحب سے رابطہ کیا اور ان سے درخواست کی کہ اگر کسی دوسرے شخص کے ذریعے اس عمل کو کرایا جائے تو اس میں کوئی حرج تو نہیں۔ اس پر عامل صاحب نے فرمایا کہ جادو والے گھر کے افراد کے علاوہ اگر کوئی دوسرا شخص ان کے لیے یہ عمل کرنا چاہے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ تعویذ کو ان کے گھر سے لے کر جائے اور چوراہے میں جلانے کے بعد دوبارہ ان کے گھر کی دہلیز تک واپس آئے تو عمل میں کامیابی ہو سکتی ہے۔

اس اجازت کے بعد میں نے اپنے ایک قریبی دوست محمد خان صاحب سے اس پریشانی کا ذکر کیا تو انہوں نے اپنی خدمات پیش کرتے ہوئے کہا کہ چاہے جو بھی ہو، میں ان شاء اللہ اس کام کو ضرور کروں گا۔ حالانکہ میں نے انہیں تمام خطرات سے آگاہ کر دیا تھا جو اس عمل کو کرنے کے دوران پیش آ

سکتے تھے۔ مگر انہوں نے کمال مہربانی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس ذمہ داری کو ادا کرنے کی ہامی بھر لی۔ خان صاحب کی ہاں سے ہمارا یہ مسئلہ تو حل ہو گیا کہ ہماری جگہ وہ قربانی دیں گے مگر جادو ٹونے کے علاج کے لیے مذکورہ عمل ہمارے لیے کسی آزمائش سے کم نہ تھا کیونکہ فجر کی نماز سے پہلے منہ اندھیرے کسی اجنبی شخص کا بلا ناغہ کسی کے گھر جا کر تعویذ وصول کرنا اور پھر دوبارہ واپس بھی آنا، نا صرف جگ ہنسائی کا باعث بن سکتا تھا بلکہ اہل محلہ کے ذہنوں میں کئی قسم کے خدشات کو جنم دے سکتا تھا۔ لیکن مرتا کیا نہ کرتا کے مصداق اس ناگوار طریقہ علاج کو اس لیے اختیار کرنے پر آمادہ ہونا پڑا کہ شاید اسی طرح جادو کے اثرات سے جان چھوٹ جائے۔

بلآخر عامل صاحب کو بتا دیا گیا کہ فلاں شخص اس عمل کو کرنے پر تیار ہے۔ لہٰذا آپ مہربانی فرما کر تعویذ لکھ کر عنایت فرما دیں، تاکہ عمل کا باقاعدہ آغاز کیا جا سکے۔ عامل صاحب نے اس عمل کو شروع کرنے سے پہلے خان صاحب کو ناصحانہ انداز میں ڈرایا کہ تم خواہ مخواہ کیوں اپنی جان خطرے میں ڈال رہے ہو، مگر شکر ہے اللہ تعالیٰ نے انہیں استقامت عطا فرمائی اور وہ اپنے وعدے پر مضبوطی سے قائم رہے۔ مجبوراً عامل صاحب کو تعویذ لکھ کر دینے ہی پڑے۔

جس سال یہ واقعہ پیش آیا، ان دنوں سخت سردی کا موسم تھا۔ خان صاحب کا گھر میرے عزیز کے گھر سے تقریباً ایک کلومیٹر کے فاصلے پر تھا اور جو چوراہا شہر سے باہر تعویذ جلانے کے لیے منتخب کیا گیا تھا، وہ مزید ایک کلومیٹر کے فاصلے پر تھا۔

خدا خدا کر کے عمل کا آغاز ہوا۔ اب خان صاحب کا معمول یہ تھا کہ فجر کی نماز سے ایک گھنٹہ پہلے وہ اپنے گھر والوں سے چوری چھپے سائیکل پر سوار ہو کر میرے عزیز کے گھر پہنچتے' وہاں سے تعویذ وصول کر کے شہر سے ایک کلومیٹر دور مخصوص چوراہے پر جا کر تعویذ جلاتے اور دوبارہ واپس عزیز کے گھر کی دہلیز پر پہنچ کر اپنا عمل مکمل کرتے پھر اپنے گھر جاتے۔ جب خان صاحب پہلے دن تعویذ جلانے کے لیے گئے تو ہم سب بہت پریشان تھے کہ نہ جانے کیا ہو جائے، لہٰذا سب نے ان کی کامیابی کے لیے بہت دعائیں کی مگر اس کے ساتھ کوئی ایسا واقعہ پیش نہ آیا، جس کی عامل صاحب نے قبل از وقت پیشین گوئی کی تھی۔ اسی طرح اکیس دن بخیر و عافیت گزر گئے۔ میرے اس عظیم دوست نے اپنی جان پر کھیل کر اکیس دن بہت سخت ذمہ داری نبھائی کہ جس کی ہم کسی سے توقع نہیں کر سکتے تھے۔ بلکہ ہم [illegible]

کرنے کی پوزیشن میں نہیں تھے۔ بہر حال اس عمل کو مکمل کرنے کے دوران ہم نے عامل صاحب کی بتائی ہوئی تمام شرائط پر سختی کے ساتھ عمل کیا۔ یہاں تک کہ خان صاحب نے فجر سے پہلے شہر کے جن راستوں سے گزرنا تھا، وہاں پر تعینات تمام چوکیداروں کو قبل از وقت آگاہ کر دیا تھا کہ خان صاحب کو کسی نے پیچھے سے آواز نہیں دینی۔ اس احتیاط کا مقصد بھی یہی تھا کہ عمل کرنے میں کوئی کوتاہی نہ ہو۔

جب اکیس دن مکمل ہو گئے تو اس کے بعد جو نتیجہ نکلا، وہ بالکل صفر تھا۔ کیونکہ جادو کا معاملہ جوں کا توں رہا اور بجائے افاقہ ہونے کے مرض شدت اختیار کر گیا۔ ہم سب کو اس دھوکے سے شدید صدمہ ہوا کہ ہماری تمام محنت رائیگاں گئی۔ جب عامل صاحب سے کہا گیا کہ جناب! آخر کیا وجہ ہے کہ آپ کے بتائے ہوئے طریقے پر عمل کرنے کے باوجود کسی قسم کا کوئی فائدہ نہیں ہوا تو وہ انتہائی ڈھٹائی سے کہنے لگے کہ جادو کا یہ وار میرے اندازے سے بھی سخت نکلا۔ اس کے لیے مزید محنت درکار ہے مگر ہم نے دوبارہ ان کی خدمات حاصل کرنے سے توبہ کر لی۔

درحقیقت عامل صاحب نے جو اتنا مشکل عمل بتایا تھا، ان کو معلوم تھا کہ میرے عزیز اس عمل کو کرنے کی ہمت نہیں رکھتے اور کوئی دوسرا شخص کسی کی خاطر اتنی بڑی قربانی دینے کے لیے کبھی بھی تیار نہ ہوگا۔ اس طرح میری قابلیت کا بھرم رہ جائے گا اور میں کہہ سکوں گا کہ میں نے تو بہت مجرب عمل بتایا تھا لیکن آپ ہی سے کچھ نہ ہو سکا۔ غیر متوقع طور پر وہ خود آزمائش کے شکنجے میں آ گئے، ورنہ ہو سکتا تھا کہ میں ان کے معتبر ہونے کا یقین کر بیٹھتا۔ کسی نے صحیح کہا ہے کہ ضرورت مند دیوانہ ہوتا ہے، وگرنہ شاید میں کبھی بھی اس کربناک عمل کرنے میں دلچسپی کا اظہار نہ کرتا۔

جس طرح اس قسم کے عاملوں کی غلط رہنمائی سے کچھ حاصل نہیں ہوتا، اسی طرح عملیات کے موضوع پر دستیاب کتب جو بازار میں باآسانی مل جاتی ہیں، ان میں درج عملیات کے عجیب و غریب خواص اور وظائف کے فوائد پر مشتمل دعوے محض جھوٹ کا پلندہ ہوتے ہیں۔ شائقین کے جذبات کی تسکین اور ان کی آرزوؤں کی تکمیل کے لیے ہر کتاب کا مصنف یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ انسانیت کی بھلائی کی خاطر اتنے نادرو نایاب عملیات کو منظر عام پر لا رہا ہے۔ وگرنہ وہ انہیں سنبھال کر رکھتا اور کسی کو ان کی ہوا نہ لگنے دیتا۔

ان بازاری کتب میں درج وظائف پر بلا تحقیق آنکھیں بند کر کے عمل شروع کر دینا اسی طرح گھاٹے کا [illegible] وقت کا ضیاع ہے، جس طرح اوپر عامل صاحب کے وظیفے کے نکلنے والے نتائج صفر

رہے۔ بازاری کتب جن میں بہت سے نامور مصنفین کی کتب بھی شامل ہیں، انہوں نے بعض وظائف کو پرانی کتابوں سے نقل کر کے پیش کر دیا ہے۔ ان میں اکثر وظائف قاتل ایمان اور شرک کے زہر سے آلودہ ہیں جو خلق خدا کی رہنمائی کی بجائے انہیں گمراہ کرنے کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ جادو اور ٹونے کے علاج پر مشتمل وظائف و عملیات پر دسترس حاصل کرنے کے لیے ڈھیروں کتب کے مطالعے سے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ عام قاری کو ان سے فائدے کی بجائے الٹا نقصان ہی پہنچتا ہے۔ سوائے ان چند ایک کتابوں کے جن میں مسنون وظائف بیان کیے گئے ہیں۔ جو لوگ عملیات سیکھنے اور کرنے کے خواہش مند ہیں، مسنون وظائف کے ذخیرے میں ان کی رہنمائی کے لیے بیش بہا خزانہ موجود ہے۔ اس سے استفادہ کرنا سب سے نفع بخش سودا ہے، جس کو کرنے میں کسی کو ہچکچاہٹ سے کام نہیں لینا چاہیے۔

حال ہی میں چند اردو عربی کتب کا ترجمہ نظر سے گزرا، ان کتب میں درج وظائف کو بہت دل کش انداز میں اس گارنٹی کے ساتھ پیش کیا گیا ہے کہ کرنے والے کو سو فیصد کامیابی حاصل ہو گی۔ میں نے ان کتابوں پر شرعی نقطۂ نظر سے تبصرے کی خاطر یزدانی صاحب سے رجوع کیا تو انہوں نے عملیات کی ان کتابوں کا مطالعہ کرنے کے بعد اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

رمل، جعفر، مسمریزم، کہانت، نجوم، اور دست شناسی وغیرہ یہ سب علوم سفلی سحر ہی کی شاخیں ہیں۔ قرآن وحدیث کی رو سے سحر کفر ہے اور ساحر کافر ہے اور ساحر کی سزا شریعت اسلامیہ میں قتل ہے، کیونکہ اس کے جادو سے کسی کے ہلاک ہونے کا امکان ہوتا ہے۔

سورج، چاند اور ستارے کارخانہ کائنات کے کل پرزے ضرور ہیں۔ یہ سب **اللہ سبحانہ و تعالیٰ** کی مخلوقات ہیں اور اس کے حکم کی پابند ہیں۔ انسان مخدوم ہے اور یہ چیزیں خادم ہیں۔ معبود و مختار یا متصرف فی الکائنات نہیں ہیں۔ جیسا کہ اقبال نے بھی فرمایا۔

ستارہ کیا تری تقدیر کی خبر دے گا
وہ خود فراخی افلاک میں ہے خوار و زبوں

اللہ تعالیٰ ہی اس کائنات کا خالق، مالک، رازق اور حقیقی بادشاہ ہے۔
وہ ہر چیز پر قادر ہے اور جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

کچھ عرصہ پہلے مشہور عرب مصنف عبدالفتاح السید الطوانی کی تالیفات **السحر العجیب فی جلب الحبیب** اور **السحر الاحمر** کا اردو ترجمہ دیکھنے کا موقع ملا۔ دشمنی کے لیے، پاگل بنانے کے لیے، قتل کرنے کے لیے، محبت کے لیے، تصریفات نظر سے گزریں، پھر زلزلہ کی دعوت، ابلیس کی دعوت یہ الفاظ قابل غور ہیں۔

توکل یا ابلیس یا ابامرہ انت والموانک و خداملِ ولا تکن من الساجدین لادم

وہ ابلیس جس نے اللہ کا حکم نہ مانا اور آدم کو سجدہ نہ کیا اور ہمیشہ کے لیے مردود قرار دیا گیا، وہ ملعون ہے اور جہنمی ہے اور اولاد آدم کا ازلی دشمن ہے۔ اس عربی عبارت میں اسے کہا جا رہا ہے کہ یہ کام کرو ورنہ آدم کو سجدہ کرنا پڑے گا۔ ہوا کی عزیمت، مٹی کی عزیمت، پانی کی عزیمت، ہوائی، ناری، خاکی اور مائی ملوک کی دعوت اور کتنے ظلم کی بات ہے کہ سحر جسے قرآن کفر کہتا ہے، ان سحریہ کتب میں قرآنی آیات اور درود شریف درج ہے اور اس طرح ان مقدس الفاظ کو سحر کے ناپاک الفاظ کے ساتھ خلط ملط کیا گیا ہے۔

ہم متعدد بار یہ وضاحت کر چکے ہیں کہ مافوق الاسباب امور میں امداد نہ فرشتوں سے، نہ جنوں سے اور نہ انسانوں سے مانگی جا سکتی ہے۔ صرف اللہ تعالیٰ کی ذات سے امداد طلب کی جا سکتی ہے۔ **ایاک نعبد و ایاک نستعین** سے ہمیں یہی سبق ملتا ہے۔

بحق فلاں کے ساتھ **بحق الشمس و شفا بھاو الزھرۃ و ضیانھا** ایک وظیفہ ملاحظہ فرمائیے۔ جو کھلے شرک کی دعوت پر مبنی ہے۔

ہم یہ چاہتے ہیں کہ عوام و خواص سحر و نجوم پر مبنی شرکیہ اوراد و وظائف سے اجتناب کریں، جو ان بازاری کتابوں میں الفاظ کے ہیر پھیر سے ترتیب دیے گئے ہیں۔ کسی مسلمان کو اپنے ایمان کو محفوظ رکھنے کا سب سے بہترین طریقہ یہ ہے کہ مسنون وظائف و اوراد پر اکتفا کیا جائے۔ کیونکہ کسی بھی انسان کے پاس سب سے بڑی دولت تو ایمان ہے۔ اگر ایمان نہ رہا تو اس کے پاس پھر کیا رہا۔ جس نے شیطان کا راستہ اختیار کیا، وہ دنیا و آخرت دونوں میں نقصان اٹھا گیا۔ اس کی دنیا بھی برباد اور آخرت بھی برباد۔ میرے دیکھنے میں ایسے جادوگر آئے ہیں، جنہیں پریشانیوں اور مصیبتوں کے سوا کچھ بھی حاصل نہ ہو سکا۔

وہ لوگ جنہوں نے جنات کو نکالنے کے لیے روحانی وظائف کی آڑ میں شرکیہ وظائف کرنے کی [illegible] ہے کہ ان لوگوں کے نزدیک بحق انبیاء و اولیاء کے ساتھ ساتھ بحق ابلیس،

فرعون، شداد اور نمرود بھی کہنا اور لکھنا درست ہے۔

786

334	329	334
335	333	331
330	337	332

ابلیس، فرعون، شداد، لعین، نمرود، مردود

یا الٰہی بحرمت آں بادشاہ
در وجود فلاں ابن فلاں را
ہر قسم آسیب و شیطان کہ باشد
حاضر شود نمودہ آید و سوختہ گردد
العجل العجل الساعہ ولوحا

میں تو ان عاملان کرام اور پیران عظام کے بارے میں علامہ اقبالؒ کی اس رائے سے اتفاق کرتا ہوں، جس میں انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار فرماتے ہوئے کہا تھا کہ۔

مسند میں آئی ہے انہیں مسند ارشاد
زاغوں کے تصرف میں عقابوں کے نشیمن

ایک ناکام عامل

صوفی کشور رحمان

عملیات کے پراسرار رازوں کے حصول کی خاطر عامل حضرات کے منہ سے سچی باتیں اگلوانا خاصا مشکل کام ہے۔ اس کے لیے مستقل رابطہ اور سخت جدوجہد کرنی پڑتی ہے۔ اکثر اوقات یہ ہوتا ہے کہ عملیات میں معمولی سی شدبد رکھنے والے بھی ایسے بلند و بانگ دعوے کرتے ہیں کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے لیکن ایک آدھ ملاقات یا آزمائش کی بھٹی سے گزرنے کے بعد ان کے دعوؤں کا پول کھل جاتا ہے۔ اس کے برعکس جو لوگ اس علم میں واقعی فہم و ادراک اور مہارت رکھتے ہیں، وہ آسانی کے ساتھ اس موضوع پر بات کرنے پر آمادہ نہیں ہوتے۔

زیر نظر انٹرویو ایک ایسے عامل کی سرگزشت ہے، جس نے پراسرار علوم پر دسترس حاصل کرنے کے شوق میں 45 سال تک پے در پے ناکامیوں کے باوجود اس امید پر اپنی زندگی کو داؤ پر لگائے رکھا کہ کبھی نہ کبھی تو کامیابی اس کے قدم چومے گی۔ اس انٹرویو سے کچھ عرصہ پہلے اللہ تعالیٰ نے انہیں ہدایت سے نوازا اور وہ اپنی سابقہ غلطیوں سے توبہ تائب ہو گئے۔ میرے پرزور اصرار پر بمشکل وہ اپنی داستان سنانے پر آمادہ ہوئے۔

قارئین کے لیے یہ ایک دلچسپ اور سبق آموز سلسلہ ہوگا۔ جس میں بہت سی نئی معلومات کے ساتھ ساتھ عملیات کے تباہ کن اور خطرناک نتائج سے آگاہی ہوگی۔ خاص طور پر وہ احباب جو صرف دنیاوی جاہ و حشمت اور راتوں رات دولت سمیٹ کر امیر بننے کے شوق میں چلہ کشی کے ذریعے تسخیر جنات کے لیے اپنا قیمتی وقت برباد کر دیتے ہیں۔ یہ آپ بیتی پڑھ کر انہیں اندازہ ہوگا کہ اگر روز و شب کی محنت کے نتیجے میں کوئی قوت حاصل ہو بھی جائے تو وہ دنیا ہی میں انسان کی زندگی کو جہنم زار بنانے کے لیے کافی ہے۔ یہاں البتہ روحانی عملیات اور قرآنی ذکر و اذکار اس زمرے میں نہیں آتے۔ عملیات کے حصول کی خاطر انسان کیا کچھ کر گزرتا ہے، اس انٹرویو کو پڑھ کر آپ بخوبی جان جائیں گے۔

[illegible] کشور رکھا تھا۔ لیکن یہ نام عام طور پر لڑکیوں کا رکھا جاتا ہے۔ اس لیے

دوست اکثر شرارت سے مجھے پریشان کرتے۔ بہت سوچ بچار کے بعد میں نے اپنے نام کے ساتھ رحمان کا اضافہ کرلیا۔ اس طرح میرا نام کشور رحمان ہوگیا۔ میں نے آج تک شیو نہیں کرائی، شروع ہی سے داڑھی رکھ لی۔ جس کی وجہ سے میرے جاننے والوں نے مجھے صوفی کشور رحمان کے نام سے پکارنا شروع کر دیا۔

میں عملیات کی دنیا میں کیسے آیا؟ یہ ایک لمبی کہانی ہے۔ میں کوشش کروں گا کہ اپنے مختصر حالات زندگی بیان کرنے کے بعد اصل موضوع کی طرف آؤں۔ میرا تعلق ایک کاروباری شیخ گھرانے سے ہے۔ میں اپنے بہن بھائیوں میں سب سے چھوٹا تھا، اس لیے مجھے والدین کا بہت زیادہ پیار ملا۔ میرے والدین کو مجھ سے اتنی محبت تھی کہ الفاظ کے ذریعے اس کا احاطہ کرنے میں مشکل پیش آئے۔ میرے والدین نے مجھے سکول میں پڑھانے کی بہت کوشش کی لیکن اسے میری بدنصیبی سمجھیں کہ میں سکول میں جانے کی بجائے دوستوں کے ساتھ آوارہ گردی کر کے اپنا قیمتی وقت ضائع کرتا رہا۔ میرے والد محترم نے میری تعلیم وتربیت کی خاطر پانچ چھ سکول بھی تبدیل کیے مگر سکول کے ساتھ میرا تعلق استوار نہ ہوسکا۔ میری ان حرکتوں کی وجہ سے گھر والے بہت پریشان تھے۔ ایک دن والد صاحب نے مجھے سمجھا بجھا کر شہر کے ایک پرائیویٹ سکول میں داخل کرا دیا کہ شاید یہاں ہی پڑھ جاؤں۔ یہ سکول ''لنجھے کا سکول'' کے نام سے مشہور تھا۔ میں جس پرائیویٹ سکول میں داخل ہوا، اس کا ایک استاد کالے علم میں ناکامی کی وجہ سے معذور ہوگیا تھا۔ اس کے ہاتھ اور پاؤں مفلوج ہوکر سکڑ گئے تھے اور سارا جسم آپس میں جڑ گیا تھا۔ ہمارے سکول کا وہ استاد نہ تو خود پانی پی سکتا تھا اور نہ ہی خود حرکت کر کے ایک جگہ سے دسری جگہ جاسکتا تھا۔ سکول کے طالب علم صبح آ کر اسے اٹھا کر کرسی پر بٹھا دیتے اور وہ وہاں بیٹھا سارا دن بچوں کو پڑھاتا رہتا یہ سکول ان کے گھر کی نچلی منزل پر تھا۔ اس سکول میں صرف آٹھ یا دس طالب علم تھے اور سب ہی انتہائی نالائق اور شرارتی۔ سکول کا سٹاف صرف دو اساتذہ پر مشتمل تھا۔ ایک لنجھا اور دوسرا اس کا بھائی مولوی غلام محمد جو سکول کے علاوہ قریبی مسجد میں امامت و خطابت کے فرائض بھی سرانجام دیتا۔

ایک دن ایسا ہوا کہ ہم دو لڑکے کلاس میں شرارتیں کر رہے تھے کہ مولوی صاحب کی نظر پڑ گئی۔ انہوں نے ہمیں کان پکڑنے کا حکم دیا۔ اس سزا کو شروع ہوئے ابھی چند منٹ ہی گزرے تھے کہ مولوی صاحب کا ایک چہیتا شاگرد جو ان کی بہت ہی خدمت کرتا تھا، اس نے کہا کہ مولوی صاحب! میں ان شرارتی لڑکوں کو ایک ایک ڈنڈا لگاؤں تاکہ یہ آئندہ کے لیے راہ راست پر آجائیں۔ مولوی صاحب نے

اسے اجازت دے دی۔ اس نے کپڑے دھونے والا ڈنڈا اٹھایا اور ہم دونوں کی کمر پر ایک ایک ضرب لگائی۔ جب مجھے ڈنڈا پڑا تو میں نے بستہ وہیں چھوڑا اور سکول سے دوڑ لگا دی۔ یہ سکول میں میرا آخری دن تھا۔ گھر آ کر میں نے اعلان کر دیا کہ اب میں سکول نہیں جاؤں گا۔ سکول سے فراغت کے بعد میرے پاس وقت ہی وقت تھا۔ اب میرا زیادہ وقت شہر میں آئے ہوئے مداریوں کے تماشوں کو دیکھنے میں صرف ہوتا۔ یہ باتیں آج سے 45 سال پہلے کی ہیں۔ ہمارے شہر میں آئے دن کوئی نہ کوئی مداری تماشا دکھانے کے لیے آتا ہی رہتا تھا۔ بچپن کی عمر تھی، میں جب مداری کے کمال دیکھتا تو دل میں شوق پیدا ہوتا کہ اگر اس طرح کا کوئی ہنر میرے ہاتھ آ جائے تو وارے نیارے ہو جائیں۔ لیکن چھوٹی عمر ہونے کی وجہ سے کسی رہنمائی کرنے والے تک رسائی حاصل نہ کرسکا۔ البتہ میں خود ہی بازار سے عملیات کی کتابیں خرید کر اس میں بتائے ہوئے طریقوں کے مطابق جنتر منتر پڑھتا رہتا۔ لیکن اس میں مجھے کوئی کامیابی حاصل نہ ہوئی۔

جب میری عمر تقریباً 13 سال کے قریب ہوئی تو مسجد میں باقاعدگی سے آنا جانا شروع کر دیا۔ ہمارے گھر کے قریب ہی مسجد تھی۔ وہاں کے قاری صاحب سے میری ملاقات ہوئی۔ انہوں نے چند ایک عمل کر رکھے تھے۔ یہاں مجھے اپنے شوق کی تکمیل ہوتی نظر آئی۔ ایک دن میں نے ان سے درخواست کی کہ میں آپ کی شاگردی کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے میری درخواست قبول کر لی۔ میں نے انہیں بتایا کہ آپ کے پاس انگوٹھے پر موکلات کو حاضر کرنے کا جو عمل ہے، میں بھی اس میں مہارت حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے اس شرط پر ہاں کر دی کہ تمہارے پاس عملیات کے موضوع پر جو بہت سی کتابیں موجود ہیں وہ مجھے دے دو اور میں اس کے بدلے میں تمہیں انگوٹھے پر جنات کی حاضری کا عمل سکھا دوں گا۔ اس عمل میں کامیابی کی صورت میں کسی نابالغ بچے کے انگوٹھے پر سیاہی لگا کر جنات کو حاضر کیا جاتا ہے اور ان سے بہت سی معلومات حاصل کی جاتی ہیں۔ یہ عمل بھی کالے عملیات کے زمرے میں آتا ہے۔

وعدے کے مطابق میں نے قاری صاحب کو عملیات کی بہت سی کتابیں دے دیں۔ اس کے بعد ایک رات گیارہ بجے ہم آبادی سے باہر ایک مسجد میں چلے گئے۔ راستے میں قاری صاحب نے مجھے وظیفہ یاد کرایا اور اسے کرنے کا طریقہ سمجھایا۔ اس وظیفے کو صرف ایک سو مرتبہ دہرانا تھا۔ یہ گیارہ راتوں پر مشتمل وظیفہ تھا۔ مسجد میں داخل ہوکر میں نے وضو کیا۔ اس کے بعد انگلی سے اپنے اردگرد حصار کھینچ کر وظیفہ پڑھنا شروع کر دیا۔ میں نے ابھی صرف آدھی تسبیح ہی پڑھی تھی کہ مجھے وظیفہ بھول گیا۔ میں نے حصار کے اندر

بیٹھے، بہت کوشش کی لیکن وظیفہ ایسا میرے ذہن سے محو ہوا کہ ہزار کوشش کے باوجود مجھے ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔ جب کافی دیر گزر گئی تو قاری صاحب جو میرے پاس ہی بیٹھے تھے، انہوں نے آواز دی کہ اگر وظیفہ مکمل ہو گیا ہے تو پھر بھی آواز دے دو اور اگر مکمل نہیں ہوا تو بھی جواب دو۔ میں نے روہانسی آواز میں کہا کہ میں وظیفہ بھول گیا ہوں۔ انہوں نے مجھے تسلی دی اور سمجھایا کہ کوئی بات نہیں، یہی وظیفہ اچھی طرح یاد کر کے گھر میں ہی کر لینا۔ باقی گیارہ راتوں کو میں نے یہ وظیفہ گھر میں ہی مکمل کر لیا۔ وظیفہ مکمل کرنے کے بعد جب میں نے اس کے موکلات کو حاضر کرنے کے لیے تجربہ کیا تو مجھے اندازہ ہوا کہ سوائے وقت کی بربادی کے مجھے کچھ حاصل نہیں ہوا۔ میں نے قاری صاحب کو جا کر ساری صورتحال بتائی تو وہ کہنے لگے کہ میں نے تو اپنا فرض ادا کر دیا ہے۔ اب تمہاری قسمت ہی خراب ہو تو میں کیا کر سکتا ہوں۔ ان کی گفتگو سن کر میں سخت دل برداشتہ ہوا۔ کسی طرح اس واقعہ کا علم سید صاحب کو ہو گیا جو مسجد کے منتظم اعلیٰ تھے۔ انہوں نے قاری صاحب کو بلا کر سخت الفاظ میں کہا کہ آپ یہاں بچوں کو پڑھانے کے لیے آئے ہیں یا انہیں عملیات سکھانے کے لیے۔ سید صاحب کے کہنے پر قاری صاحب کو مجبوراً وہ تمام کتابیں واپس کرنی پڑیں جو انہوں نے معاہدے کے تحت مجھ سے وصول کی تھیں۔ گو کہ اس عمل میں ناکامی اور سخت مایوسی کا سامنا کرنا پڑا لیکن میرے شوق کی شدت میں مزید اضافہ ہو گیا۔

سکول سے فراغت کے کچھ عرصہ بعد والد صاحب مجھے کہنے لگے کہ تم ادھر ادھر فضول وقت ضائع کرنے کی بجائے روزانہ میرے ساتھ دکان پر جایا کرو، تاکہ تمہیں کاروبار کرنے کا طریقہ آ جائے۔ اب میرا زیادہ وقت دکان پر گزرتا۔ دکان پر ہی میرا رابطہ اکبر نامی ایک سابق عامل سے ہوا جس نے عملیات کے شوق میں اپنی آدھی سے زیادہ زندگی کے قیمتی لمحات گنوا دیئے تھے۔ وہ کالے علم کا ماہر تھا، لیکن اس نے بھی توبہ کر لی تھی۔ وہ اکثر ہماری دکان پر سودا سلف خریدنے کے لیے آیا کرتا تھا۔ مجھے جب سے اس کے بارے میں معلومات حاصل ہوئیں، کسی پل چین نہ آتا۔ میں اسی انتظار میں رہا کہ کسی نہ کسی طرح اس کو اس بات پر آمادہ کر لوں کہ وہ مجھے کوئی اچھا سا عمل بتا دے۔ وہ جب بھی سودا لینے کے لیے دکان پر آتا، میں اسے کسی نہ کسی بہانے بٹھا لیتا اور عملیات کے موضوع پر مختلف سوال کرتا رہتا۔ کہ آپ نے کون کون سے عمل کیے اور اس کے نتیجے میں کیا کچھ حاصل ہوا۔ اس گفتگو کا یہ نتیجہ نکلا کہ ہمارے درمیان بہت اچھا تعلق بن گیا۔ اس نے مجھے سمجھایا کہ اس طرح کے فضول مشغلوں میں نقصان ہی نقصان ہے۔ اس لیے مجھے اس شوق [illegible]

انتہا کا یہ عالم تھا کہ یہ نصیحت آموز باتیں میرے سر کے اوپر سے گزر جاتیں۔ مجھے اس بات کی بھی کوئی پرواہ نہیں تھی کہ اس میں جان جانے کا خطرہ ہے یا انسان کی عاقبت خراب ہو جاتی ہے۔ میں تو کالے علم کو حاصل کرنا چاہتا تھا، چاہے اس کے لیے مجھے بڑی سے بڑی قربانی ہی کیوں نہ دینی پڑے۔ میری محنت رنگ لائی اور اکبر عامل نے میرے مجبور کرنے پر ایک وظیفہ بتا دیا اور اس کو پڑھنے کا طریقہ کار بھی سمجھا دیا۔ یہ وظیفہ حضرت علیؓ کے نام سے منسوب تھا۔ عامل اس کو "علی کا ضدرا" کہتے تھے۔ یہ وظیفہ عجیب و غریب شرکیہ کلمات پر مشتمل اور کافی طویل تھا۔ میں نے یہ وظیفہ جلد ہی یاد کر لیا۔

یہ اکتالیس دن کا عمل تھا۔ روزانہ رات کو 100 مرتبہ وظیفے کو دہرانا تھا۔ وظیفہ کرنے کے لیے آبادی سے باہر کسی اجاڑ بیابان جگہ کا انتخاب کرنا تھا، تاکہ موکلات جلد از جلد رابطہ کر لیں۔ چھوٹی عمر ہونے کی وجہ سے رات کو گھر سے باہر جا کر اس وظیفے کو کرنا میرے لیے ممکن نہ تھا۔ البتہ تجرباتی طور پر میں نے روزانہ رات کو سونے سے پہلے دو تین مرتبہ اس وظیفے کو دہرانا شروع کر دیا۔ صرف اتنی تھوڑی تعداد میں پڑھنے سے ہی مجھے بہت سہانے اور دلکش خواب آنے شروع ہو گئے۔ عام طور پر میں اپنے آپ کو آسمان پر اڑتا ہوا محسوس کرتا۔ جو نظارے مجھے دیکھنے کو ملتے، خوشی کے مارے اس سے میرے پاؤں زمین پر نہ ٹکتے تھے۔

کسی کو کیا معلوم کہ میں کتنا خوش تھا۔ افسوس کہ جلد ہی اس کے نتائج بد سامنے آنا شروع ہو گئے۔ میرا سارا دن بہت تکالیف میں گزرتا، کسی کی بات اچھی نہ لگتی، ذرا ذرا سی بات پر غصہ آنے لگتا، لیکن پھر بھی میں نے اپنے معمولات جاری رکھے۔ ایک دن میری ایک شخص سے لڑائی ہو گئی اور میں نے غصے میں آ کر اس کو بددعا دے دی۔ ایک گھنٹے بعد ہی اس شخص کا ایکسیڈنٹ ہو گیا اور اسے دو سال بستر پر گزارنے پڑے۔ میرے دل میں خیال آیا کہ یہ سب میری پڑھائی کی بدولت ہوا۔ میں خوش تھا کہ میری محنت رائیگاں نہیں گئی۔ اب میں نے مزید شرکیہ کلمات کی طرف رجوع کیا۔ اسی دوڑ دھوپ میں ایک عامل سے میرے گہرے تعلقات بن گئے۔ اکثر مشکل وقت میں اس سے مشورہ طلب کر لیتا۔ ایک دن میں نے اس سے کہا: کسی ایسے خبیث عامل کا پتہ بتاؤ جس سے میرے شوق کی تسکین ہو سکے۔ میرے دوست نے جواب دیا کہ میں تمہیں ایسے خبیث عامل کا پتہ بتاؤں گا جو ہزار خبیث عاملوں سے بڑھ کر ہو گا۔ کالے علم کے حصول اور تسخیر جنات کے لیے میں اس عامل کے پاس جانے کے لیے تیار ہو گیا۔ یہ عامل ہمارے شہر سے بہت دور گجرات کے قریب ایک قصبے میں رہتا تھا۔ یہ ایک قصبہ دور دراز

کے مقام پر تھا، جہاں پہنچنے کے لیے چھ میل پیدل چل کر جانا پڑتا۔ راستے میں ایک برساتی نالہ بھی آتا۔ اس کو عبور کرنے کے بعد آدمی گاؤں میں پہنچتا تھا۔

ان دنوں برسات کا موسم تھا۔ میں سفر کی صعوبتیں برداشت کرتا ہوا عامل صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور اپنے آنے کا مقصد بیان کیا۔ وہ جمعہ کا دن تھا اور اتفاق سے عامل صاحب اکیلے ہی بیٹھے ہوئے تھے۔ میری خواہش اور درخواست پر انہوں نے مجھے تسلی دی کہ آپ کی خواہش پوری کردی جائے گی۔ سہ پہر چار بجے تک میں ان کے ساتھ محوِ گفتگو رہا۔ اس کے بعد میں نے کہا کہ اگر آپ اجازت دیں تو گھر واپس چلا جاؤں، دوبارہ پھر حاضر ہو جاؤں گا۔ کیونکہ میں گھر والوں کو کچھ بتا کر نہیں آیا۔ لیکن انہوں نے رات ٹھہرنے پر بہت اصرار کیا۔ جب میں نہ مانا تو وہ کہنے لگے کہ دوست جب دوستوں کے پاس جاتے ہیں تو دوستوں کا فرض بنتا ہے کہ وہ انہیں نشانی کے طور پر کوئی تحفہ دیں۔ وہ اٹھ کر اندر گئے اور ایک گتے کا بنا ہوا کارڈ ساتھ لے کر آئے، جس پر اسم اللہ کا نقشہ بنا ہوا تھا۔ وہ انہوں نے مجھے دے دیا اور کہنے لگے کہ باوضو ہو کر اس پر نظر کو ٹھہرا کر اس لفظ کی ضرب دل سے لگانی ہے۔ یعنی دل میں پڑھائی کرنی ہے، اگر زبان سے پڑھائی کرو گے تو پاگل ہو جاؤ گے۔ میری رہنمائی کی خاطر انہوں نے وہیں مجھے وضو کرایا اور کچھ پڑھ کر میری طرف پھونک ماری۔ اس کے بعد حکم دیا کہ اس کو اپنے سامنے رکھ کر دل سے پڑھائی کروں۔ میں نے ان کے کہنے پر عمل کیا تو میرا دل اللہ ہو کی آواز کے ساتھ دھڑکنا شروع ہو گیا۔ میں نے انہیں بتایا کہ میرے دل نے کام کرنا شروع کر دیا ہے۔ اب آپ مجھے اجازت دیں، باقی عمل میں گھر جا کر مکمل کرلوں گا۔

واپس آنے سے پہلے انہوں نے مجھے تاکید کی کہ رات ہو یا دن 24 گھنٹے میں جب بھی وقت ملے، اس گتے کے کارڈ کو دونوں ہاتھوں میں پکڑ کر سامنے رکھ لینا ہے اور دل سے پڑھائی کرنی ہے، زبان ہرگز نہ ملے۔ اس کے بعد عامل صاحب کمال مہربانی اور شفقت کا مظاہرہ کرتے ہوئے مجھے الوداع کہنے کے لیے میرے ساتھ کافی دور تک آئے۔ گھر واپس آکر میں نے اس عمل کا آغاز کر دیا۔ جب گیارہ دن مکمل ہو گئے تو اس گتے نما کارڈ میں لکھے ہوئے اسم اللہ میں سے دھواں نکلنا شروع ہو گیا۔ میں بہت خوش ہوا کہ اب مجھے منزل مل گئی ہے۔ کیونکہ آج تک کوئی اتنا مہربان عامل نہیں ملا تھا، جس نے گیارہ دنوں میں اس مقام پر پہنچایا ہو۔ اگلے دن ہی میں خوشی خوشی مٹھائی کا ڈبہ لے کر عامل صاحب [illegible]

گاؤں سے باہر برساتی نالہ پار کر کے دوسری طرف پہنچا تو عامل صاحب کے چند مریدوں نے (جنہیں میں نہیں جانتا تھا) اپنے تجربے کی بنیاد پر مجھے پہچان لیا کہ آپ ہمارے حضرت صاحب کے پاس جا رہے ہیں؟ ان میں سے دو مرید کہنے لگے کہ یہ حضرت صاحب کے مہمان ہیں' ہم انہیں اپنے کندھوں پر اٹھا کر ڈیرے تک لے جائیں گے۔ میرے اور ان کے درمیان کافی بحث ہوئی کہ میں پیدل ہی چلا جاؤں گا لیکن وہ کسی بھی بات کو سننے پر آمادہ نہ تھے۔ پلک جھپکنے کے دوران دونوں نے مجھے اٹھا لیا اور عامل صاحب کے پاس آ کر ہی مجھے نیچے اتارا۔ اس وقت وہاں پانچ چھ عورتیں تعویذات حاصل کرنے کے لیے بیٹھی ہوئی تھیں۔ عامل نے مجھے دیکھ کر جلدی جلدی انہیں فارغ کیا کہ کل دوبارہ آ جانا اور مجھے بہت خوش اخلاقی سے بغل گیر ہو کر ملے۔ میری باتیں سن کر وہ کہنے لگے کہ تمہارا دل سیاہ ہو گیا تھا۔ اسم اللہ سے جو آگ نکلی تھی، وہ تمہارے دل کی سیاہی کو دور کرنے کے لیے نمودار ہوئی تھی۔ چند دنوں کے اندر تمہارا دل بالکل صاف ہو جائے گا۔ ان کی یہ باتیں سن کر میرے دل میں لڈو پھوٹ رہے تھے اور خوشی کے مارے برا حال تھا کہ میں کتنا خوش نصیب ہوں جو مجھے اتنا کامل انسان مل گیا ہے۔ ورنہ آج تک تو میں نے دھکے ہی کھائے تھے۔ میری خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی۔ واپس آنے سے پہلے میں نے پوچھا کہ حضرت صاحب! اب آئندہ کے لیے مجھے کیا کرنا ہے، کوئی خدمت، پڑھائی یا پرہیز وغیرہ ہو تو مجھے بتا دیں۔

وہ فرمانے لگے کہ سنو! نماز نہیں پڑھنی، کسی نمازی کے ساتھ ہاتھ نہیں ملانا، قرآن نہیں پڑھنا، مسجد نہیں جانا۔ یہ سنتے ہی میرے تن بدن میں آگ لگ گئی۔ کیونکہ جسم میں ابھی ایمان کے کچھ اثرات باقی تھے۔ میں نے وہاں بیٹھے بیٹھے دل میں سوچا کہ اب جس طرح بھی ممکن ہو یہاں سے نکلنا بہتر ہے کیونکہ میں تو چند منٹ پہلے یہ سوچ رہا تھا کہ میرے ہاتھ بہت قیمتی نسخہ آ گیا ہے لیکن یہ تو کچھ اور ہی نکل آیا۔ میں اجازت لے کر گھر واپس آ گیا۔ گھر آ کر میں دن رات سوچوں میں گم رہا کہ بندہ تو بہت قابل ہاتھ آیا تھا لیکن جو طریقہ کار اس نے بتایا ہے، اس پر کسی طرح بھی عمل کرنا ممکن نہیں۔ صبح سے لے کر شام تک پندرہ بیس دوست ایسے ملتے تھے جن کے ساتھ سلام و دعا اور ہاتھ ملانا پڑتا۔ یہ سب پانچ وقت کے نمازی تھے۔ پھر والدین، بہن بھائی سب نمازی اور مسجد جانے پر بھی پابندی۔ اگر ان سب باتوں پر عمل کروں تو زندگی کیسے بسر ہوگی۔ بالآخر یہی فیصلہ کرنا پڑا کہ اس کو چھوڑنا ہی بہتر ہے۔ میرے دوست نے اس عامل کے [illegible] ہزار خبیثوں پر بھاری عامل ہے، سچ ہی کہا تھا۔ اس کے بعد دوبارہ میں ان کی

خدمت میں حاضر نہ ہوا تو کچھ عرصہ بعد سرکار اپنے دو چیلوں کے ساتھ ہماری دکان پر آدھمکے۔ میں نے نہ چاہتے ہوئے مجبوری میں انہیں گھر چلنے کے لیے کہا۔ تو وہ تیار ہو گئے مگر میرا دل اندر سے جل کر کوئلہ ہو رہا تھا۔ میرے دل میں خیال بار بار آ رہا تھا کہ کون سا ایسا طریقہ اختیار کروں جس سے جلد میری جان چھوٹ جائے۔ میں نے حسب توفیق خدمت کرنے کے بعد کہا کہ سرکار! میرا ایک بہت پیچیدہ مسئلہ ہے اگر اجازت ہو تو بیان کروں۔ انہوں نے کہا بتائیں۔ میں نے کہا: ہماری چار دکانیں کرایہ پر چڑھی ہوئی ہیں۔ کرایہ دار نہ تو کرایہ ادا کر رہے ہیں اور نہ ہی دکانیں خالی کرنے پر تیار ہیں۔ اگر آپ اس سلسلے میں میری کچھ مدد فرما دیں تو میں آپ کا یہ احسان زندگی بھر یاد رکھوں گا۔ ایک آدھ منٹ کی خاموشی کے بعد انہوں نے میری طرف دیکھا اور بولے:

''تم نے قرآن پڑھا ہے؟''

میں نے کہا: ''جی بالکل پڑھا ہے۔''

وہ کہنے لگے: اللہ قرآن میں فرماتے ہیں کہ انسان بہت جلد باز پیدا ہوا ہے۔ یہ دکانیں تمہیں ضرور مل کر رہیں گی، چاہے 80 سال بعد ملیں۔ ان کا یہ فرمانا تھا کہ دل میں جو تھوڑا بہت مہمان نوازی کا احترام تھا' وہ بھی جاتا رہا۔ اس کے بعد وہ خود ہی کہنے لگے: اچھا ہم چلتے ہیں۔ میں جلدی سے اٹھ کر تیار ہو گیا۔ سب کے ساتھ ہاتھ ملایا۔ اور دروازے تک انہیں چھوڑنے کے لیے آیا۔ جب مجھے اندازہ ہو گیا کہ وہ جی ٹی روڈ کے قریب پہنچ گئے ہیں تو میں گھر سے دکان پر آ گیا۔

سرکار کا خیال تھا کہ یہ مرید ہماری بہت خدمت کرے گا۔ لیکن میرے رویے سے انہیں سخت مایوسی ہوئی۔ البتہ وہ جاتے ہوئے کہہ گئے کہ ہم ہر چھ ماہ بعد حضرت خواجہ خضر کا ختم پاک دلواتے ہیں، تم ضرور آنا، وہاں ہم دعا کریں گے اور دکانیں خالی ہو جائیں گی۔ لیکن میں ختم شریف پر جان بوجھ کر نہ گیا۔ میرا وہ دوست جس نے مجھے ان کا پتہ بتایا تھا، اس کا بہنوئی ان کا مرید تھا۔ وہ ختم شریف پر گیا تھا۔ عامل سرکار نے ان کے ہاتھ پیغام بھیجا کہ ہم نے کشور رحمان کو نافرمانی کی وجہ سے اپنی بارگاہ سے نکال دیا ہے۔ جب میں نے یہ سنا تو اللہ کا شکر ادا کیا کہ میرا ایمان اور جان بچ گئی۔

بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ انسان کسی چیز کو حاصل کرنے کی خواہش کرتا ہے اور پھر کامیابی حاصل کرنے کے لیے اپنی تمام صلاحیتوں کا بھرپور استعمال کرتا ہے۔ لیکن [illegible] کوشش [illegible] کوئی

رکاوٹ آڑے آجاتی ہے۔ جس کے نتیجے میں اسے ناکامی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے۔ میرے ساتھ بھی تقدیر نے کچھ اسی طرح کا کھیل کھیلا۔ جب بھی میں کالے علم کے ذریعے شیطانی طاقتوں کے قریب ہونے لگا تو مجھے ایسے تلخ تجربات ہوئے کہ مجبوراً مجھے ان کاموں سے توبہ کرنی پڑی۔ آج میں اپنی ناکامیوں پر افسوس کی بجائے اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے دونوں جہانوں میں ذلیل و رسوا ہونے سے بچا لیا۔ میرے شوق نے مجھ سے کیا کیا کام کرائے؟ کالے علم کو سیکھنے کا جنون کی حد تک شوق کے نتیجے میں مجھے کن مصائب کا سامنا کرنا پڑا؟ ان واقعات کو پڑھنے کے بعد آپ کو تمام سوالوں کا جواب مل جائے گا۔

عملیات کو سیکھنے کے دوران جہاں مجھے اور بہت سارے نقصانات اٹھانے پڑے، وہاں اپنی اولاد نرینہ سے بھی ہاتھ دھونے پڑے۔ میرے آٹھ بچے فوت ہوئے۔ جو بھی بچہ پیدا ہوتا، اس کے سینے پر انسانی ہاتھ سے مشابہ نشان ہوتا اور وہ چند لمحے بعد ہی اپنے خالق حقیقی سے جا ملتا۔ لیکن عملیات سیکھنے کا شوق تھا کہ دل و دماغ میں ہر دم تازہ رہتا۔

ایک دن میں اپنی دکان سے گھر کی طرف آ رہا تھا کہ راستے میں ڈاکٹر اسماعیل والے چوک میں ایک سائیں بابا کھڑا تھا۔ جس نے چھوٹے چھوٹے ڈبوں کے اوپر جڑی بوٹیاں سجا کر رکھی ہوئی تھیں اور لوگوں کے سامنے ان کی تعریفیں بیان کر رہا تھا۔ میں بھی قریب کھڑا ہو گیا، جب سب لوگ فارغ ہو گئے تو میں نے قریب جا کر آواز دی ''سائیں جی!''

انہوں نے میری طرف نظر کر کے کہا ''ہاں بھئی! کیا بات ہے؟''

اس لمحہ میں جب ان کی اور میری آنکھیں چار ہوئیں تو میرے دل کے اندر سے آواز آئی کہ یہ سائیں صرف سنیاسی نہیں بلکہ اس کے اندر بہت کچھ چھپا ہوا ہے۔ شاید یہ عملیات کا بھی ماہر ہو۔ میں نے نہایت عاجزی سے عرض کیا:

''سائیں جی! آپ سے ایک کام ہے۔''

وہ کہنے لگا: ''ابھی میرے پاس فالتو وقت نہیں، تم مجھے کل صبح 8 بجے فلاں جگہ پر مل لینا۔''

میں اگلے دن اس کے بتائے ہوئے پتے پر وقت مقررہ پر پہنچ گیا۔ اس وقت سائیں بابا نے اپنے ہاتھ میں ایک چھوٹا مگر بہت خطرناک سانپ پکڑا ہوا تھا۔ میں اسے دیکھ کر خوفزدہ ہو گیا۔

سائیں بابا نے میرے آنے کا مقصد دریافت کیا تو میں نے عرض کیا: ''یا حضرت! پہلے اس کو کہیں رکھیں

، پھر میں بات شروع کروں گا۔" میری حالت دیکھ کر سائیں بابا نے سانپ کو ہاتھ میں گول دائرے کی شکل میں پکڑ کر منہ میں کچھ پڑھا اور پھونک مار کر اپنے پاس رکھ لیا۔ میری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی کیونکہ سانپ پتھر کا بن گیا تھا، بالکل بے حس و حرکت، سوائے اس کی زبان کے جو کبھی کبھی وہ منہ سے باہر نکالتا تھا۔

سانپ کے خوف سے نجات پانے کے بعد میں نے سائیں بابا کو اپنی سابقہ ناکامیوں کی داستان اور اپنے شوق کا حال سنایا۔ میری باتیں سن کر وہ کہنے لگے:

"مولوی صاحب! میدان بہت اوکھا ہے۔ یہاں صرف وہ شخص کامیابی حاصل کر سکتا ہے جس نے بربادی کا سرٹیفکیٹ لے کر جیب میں ڈالا ہو۔"

میں نے عرض کیا: "سائیں جی! آپ کی جیب میں ایک سرٹیفکیٹ ہو گیا؟ میں بربادی کا دوسرا سرٹیفکیٹ جیب میں ڈال لیتا ہوں۔"

سائیں بابا مجھے سمجھاتے ہوئے کہنے لگے: "مولوی صاحب! جب میں نے کالے علم کو سیکھنے کا آغاز کیا تھا تو پہلے چار دنوں میں یکے بعد دیگرے میرے گھر سے چار جنازے اٹھے تھے۔"

میں نے کہا: "سائیں بابا: یہ بات بھی آپ نے چھوٹی کی ہے، میں اپنے گھر سے چھ جنازے اٹھانے کے لیے تیار ہوں۔"

میری باتیں سن کر سائیں بابا کہنے لگا: "اگر اتنا ہی شوق ہے تو پھر بات بن جائے گی۔"

میں نے کہا: "سائیں بابا! اگر اجازت ہو تو ایک بات عرض کروں؟ مجھے اور میرے گھر والوں کو جو مرضی نقصان پہنچے لیکن میرے والدین اور بہن بھائیوں کو کوئی تکلیف نہیں پہنچنی چاہیے۔"

انہوں نے کہا: "ٹھیک ہے، اس کا علاج میرے پاس موجود ہے۔ بازار میں حکیموں کی دکان سے ایک بوٹی ملتی ہے، تم اسے لے آنا میں اس پر دم کر دوں گا۔ پھر بوٹی کو سلگا کر اس کا دھواں مکان کے چاروں طرف دے دینا۔ ایسا کرنے سے تمہارے گھر والوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ لیکن ایک بات یاد رکھنا کہ حکیموں سے اصل بوٹی آسانی کے ساتھ نہیں ملتی۔ میں چند دنوں کے لیے نارووال جا رہا ہوں۔ وہاں میرے پاس اصل بوٹی موجود ہے۔ اگر تم کہو تو میں وہ بوٹی لیتا آؤں گا۔"

میں نے سائیں بابا کو بوٹی کی قیمت دس روپے ادا کی۔ سائیں بابا نے مجھ سے آٹھ دن بعد آنے کا وعدہ کیا۔ میں وہاں سے واپس چلا آیا۔

بوٹی کے انتظار میں آٹھ دن کی طویل گھڑیاں بہت مشکل سے گزریں، لیکن سائیں بابا سولہ دن بعد تشریف لائے اور آخر حکم صادر فرمایا کہ عمل کرنے کے لیے تیار ہو جاؤ۔ سب سے پہلا کام یہ کرو کہ دن کے بارہ بجے عیسائیوں کے قبرستان میں جا کر اکیس کنکر اٹھا کر لاؤ۔ یہ خیال رہے کہ قبرستان سے واپس آتے ہوئے پیچھے مڑ کر ہرگز نہیں دیکھنا۔ میرے دل میں خیال آیا کہ سائیں صاحب کو تھوڑا سا پرکھنا چاہیے کہ وہ مجھے عمل کرانے میں کتنے مخلص ہیں؟

قبرستان جانے سے پہلے میں نے بہانہ بنایا اور کہا: سائیں جی! پتا نہیں کیا بات ہے کہ میرا قبرستان جانے کو دل نہیں کرتا، مجھے تو ابھی سے خوف آ رہا ہے۔

سائیں جی نے مجھے تسلیاں دیں تو میں نے کہا: سائیں جی! اگر آپ برا نہ منائیں تو میں چند باتیں آپ کی خدمت میں عرض کروں؟

انہوں نے کہا: ہاں ہاں ضرور کرو۔

میں نے کہا: سائیں جی! آپ پہلے آٹھ دن کا وعدہ کر کے گئے اور سولہ دن بعد آئے۔ یہ وعدہ خلافی عمل شروع کرنے سے پہلے ہوگئی، جب میں عمل شروع کروں گا تو پھر کیا بنے گا؟

سائیں جی کہنے لگے: میری کچھ مجبوریاں تھیں۔ تم اس بات کو چھوڑو، میں صرف تمہارے لیے ادھر آیا ہوں، اب تم یہ عمل ضرور کر لو۔ میں نے کم و بیش 36 مرتبہ انکار کیا لیکن سائیں جی نے ہر بار یہی کہا کہ میں نے تمہیں عمل کرا کر ہی چھوڑنا ہے کیونکہ میں ادھر آیا ہی صرف تمہارے لیے ہوں۔

سائیں جی کہنے لگے: مولوی صاحب! اس عمل کی تمام مہلک شرائط بھی تمہیں معاف، بچے فوت نہیں ہوں گے، گھر کے کسی فرد کو نقصان نہیں پہنچے گا۔ میں آج خوش ہو کر کہہ رہا ہوں کہ موقع سے فائدہ اٹھا لو میں تمہیں کچھ دے کر ہی جاؤں گا۔

ان کے بہت مجبور کرنے پر میں عمل کرنے پر آمادہ ہو گیا۔ اس دوران میرے ذہن میں ایک اور خیال آیا، میں نے کہا: سائیں جی! آپ میرے عمل کرنے کے دوران پیچھے کتنی راتیں بیٹھیں گے۔ وہ کہنے لگے کہ میں گیارہ راتوں تک تمہارے پیچھے نگرانی کروں گا۔ میں نے کہا کہ سائیں جی! آخری گیارہ راتیں تو میری زندگی اور موت کی ہیں۔ لیکن وہ کسی صورت آمادہ نہ ہوئے۔

میں نے ان سے دریافت کیا کہ آخر کیا وجہ ہے کہ آپ آخری گیارہ راتیں میرے پیچھے بیٹھنے پر تیار

نہیں۔ سائیں جی کہنے لگے کہ میں نے میو ہسپتال والوں سے زبان کی ہوئی ہے کہ ہر ہفتے اڑھائی من زندہ سانپ مہیا کروں گا، اس لیے میری مجبوری ہے۔ میں نے کہا کہ سائیں جی! وہاں سے آپ کو کیا معاوضہ ملتا ہے تو وہ کہنے لگے کہ 20 روپے روزانہ کے حساب سے معاوضہ ادا کیا جاتا ہے اور میں نے سات دنوں میں سانپوں کا مقررہ وزن پورا کرنا ہوتا ہے۔ میں نے آخری داؤ آزمایا اور انہیں پیشکش کی کہ سائیں جی! آپ مجھ سے 40 روپے روزانہ کے حساب سے لے لیں مگر 21 راتیں میرے پیچھے بیٹھیں گے۔ وہ اس پر بھی نہ مانے۔ یہ آج سے 20 سال پہلے کا واقعہ ہے۔ اس وقت 20 روپے کی قیمت کچھ کم نہ تھی۔

یہ عمل بہت سخت قسم کا تھا اور اس کو کسی ایسے مقام پر بیٹھ کر کرنا تھا' جہاں اذان کی آواز سنائی نہ دے۔ اس میں اگر کامیابی ہو جاتی تو شیطان کے ساتھ دوستی اور تعلق قائم ہو جاتا تھا اور اگر ناکامی ہو جاتی تو ساری زندگی بغیر کپڑوں کے گلیوں میں دھکے کھا کر گزرتی تھی۔ یہ تو اللہ کا شکر ہوا کہ سائیں بابا کسی شرط پر بھی میرے پیچھے بیٹھنے پر تیار نہ ہوا۔ ورنہ معلوم نہیں، میرا کیا انجام ہوتا۔ ان دنوں جب مجھے کسی عمل کو سیکھنے میں ناکامی کا سامنا کرنا پڑتا تو میں اپنے آپ کو دنیا کا بدقسمت شخص سمجھتا تھا اور ہر وقت افسوس کرتا رہتا کہ مجھے کوئی اچھا استاد کیوں نہ ملا۔ آج میں خدا کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتا ہوں کہ اچھا ہی ہوا کہ مجھے کوئی استاد نہیں ملا۔ سب نے مجھے دھوکہ دیا۔

کیونکہ یہ سراسر گھاٹے کا سودا ہے۔ بظاہر تو اس میں بہت کشش نظر آتی ہے لیکن جو لوگ اس دلدل میں پھنسے ہوئے ہیں، وہی جانتے ہیں کہ ان پر کیا بیت رہی ہے۔ آج اگر کوئی عامل میرے پاس اس حالت میں آئے کہ اس نے جنات کو تسخیر کر کے شاپر میں ڈالا ہو اور مجھے کہے کہ میں تمہیں بغیر کسی محنت کے سب کچھ مفت دینے کے لیے تیار ہوں تو پھر بھی میں انہیں نہ لوں۔

آدھی زندگی بدی اور آدھی نیکی کے ساتھ گزری:

ایک اچھا عامل ہونے کے لیے صحت مند جسم ہونا بہت ضروری ہے۔ اس حوالے سے اللہ تعالیٰ کا مجھ پر خاص احسان سمجھئے کہ اس نے مجھے بہت اچھی صحت سے نوازا اور گھر کی پکی ہوئی 18 روٹیاں کھانا میرا روزانہ کا معمول تھا۔ اگر ان روٹیوں کا موازنہ ہوٹلوں پر ملنے والی روٹیوں کے ساتھ کیا جائے تو میری 18 روٹیاں ہوٹلوں کی 30 روٹیوں کے برابر بنتی ہیں۔

اللہ نے مجھے اتنی ہمت عطا کی تھی کہ میں صبح سے لے کر شام تک دکان پر سخت محنت کرتا، رات کو والد صاحب کی خدمت کرتا، جب وہ سو جاتے تو باقی رات قبرستانوں میں وظائف کی پڑھائی میں گزارتا۔ مجھے بہت کم سونے کا موقع ملتا۔ غرض یہ کہ عملیات پر عبور حاصل کرنے کا اتنا شوق تھا کہ نہ ہی نیند پوری کرنے کا وقت ملتا اور نہ ہی صحت کا کوئی خیال ہوتا۔

اس شوق کی بدولت کاروبار میں بھی مجھے نقصانات کا سامنا کرنا پڑا۔ میرا ذاتی اندازہ ہے کہ اگر میں مکمل توجہ، یکسوئی اور محنت کے ساتھ کاروباری امور سرانجام دیتا تو آج معمولی میاری کی دکان کی بجائے میرا بہت بڑا کاروبار وسیع پیمانے پر پھیلا ہوتا، لیکن اب پچھتائے کیا ہوت۔ گزرا ہوا وقت تو واپس نہیں آ سکتا۔ ویسے تو میں ایک ناکام عامل ہوں لیکن اس خجل خواری کے دوران مجھے چند ایک ایسے وظائف بھی حاصل ہوئے جو میری تمام عمر کی محنت کا حاصل ہیں۔ یہ ان دنوں کی بات ہے، جب مجھے عملیات میں کامیابی کے لیے جدوجہد کرتے ہوئے تقریباً 12 سال ہو گئے تھے اور میں نے عملی طور پر کوئی کامیابی حاصل نہیں کی تھی۔ ایک دن میرے دل میں خیال آیا کہ میں اپنے ایک جاننے والے مولوی صاحب سے ملوں کیونکہ شہر میں ان کی نیک نامی اور عملیات میں مہارت کا بہت چرچا تھا۔ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں اپنے شوق سے آگاہ کیا۔ ان کا رویہ روایتی عاملوں سے بہت مختلف تھا۔ وہ میرے ساتھ بہت پیار، محبت اور شفقت کے ساتھ پیش آئے۔ میری درخواست سن کر انہوں نے کہا کہ میں تمہیں ایک ایسا وظیفہ بتا دیتا ہوں کہ اس کا عمل کرنے سے اللہ کے فضل سے تمہاری ہر جائز خواہش پوری ہو جایا کرے گی۔

وظیفہ کے الفاظ یہ تھے "یَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ سَبِّبْ لِیَ الْخَیْر" عشاء کی نماز کے بعد باوضو ہو کر اول و آخر گیارہ مرتبہ درود ابراہیمؑ کے ساتھ اس وظیفہ کو 700 مرتبہ روزانہ پڑھنا تھا۔ یہ عمل مسلسل گیارہ دن گھر کی چھت پر سر کو ننگا کر کے کرنا تھا۔ میرے لیے یہ کوئی مشکل کام نہ تھا۔ میں نے مکمل توجہ اور یکسوئی کے ساتھ گیارہ دنوں میں نہایت آسانی سے یہ عمل مکمل کر لیا۔ پھر میں نے اس وظیفہ کو بارہا آزمایا۔ اس عمل کے کیا کہنے! ۔ اللہ کے فضل و کرم سے ہر مرتبہ اس کا سو فیصد رزلٹ نکلا۔

مثال کے طور پر چند ایک واقعات آپ کے گوش گزار کرتا ہوں۔ کوئی بھی جائز مقصد حاصل کرنے کے لیے اس وظیفہ کو گیارہ مرتبہ پڑھ کر نیت کر لیں کہ یا اللہ! میرا یہ کام تیرے فضل سے ہو جائے تو وہ کام ہو جائے گا۔ یہ آج سے 40 سال پہلے کی بات ہے۔ ان دنوں ہماری دکان کی کل سیل دو سو روپے روزانہ

ہوا کرتی تھی۔ یہ عمل مکمل کرنے کے بعد ایک دن میں دکان پر جانے کے لیے گھر سے نکلا تو میں نے دل میں ارادہ کر کے گیارہ مرتبہ ان کلمات کو پڑھ کر یہ نیت کی کہ یا اللہ! آج دکان پر 500 روپے کی سیل ہو۔ اسی دن جب رات کو دکان بند کرنے سے پہلے سیل گنی تو وہ پانچ سو ہی تھی۔ کافی دیر تک میرا یہی طریقہ کار رہا۔ پھر میں نے 700 روپے کی نیت کر کے دکان پر آنا شروع کیا۔ اس میں بھی مجھے کامیابی ہوئی اور اللہ نے میری دعا پوری کر دی۔ یہاں تک کہ میں نے گیارہ سو روپے کا ارادہ کر کے گھر سے نکلنا شروع کر دیا اور میری یہ خواہش بھی پوری ہوئی۔

میرا اس عمل پر یقین اتنا پختہ ہو گیا کہ مجھے جب بھی کوئی مشکل پیش آتی، میں اسی وظیفے کے ذریعے اللہ سے مدد طلب کرتا۔ ایک مرتبہ میں سامان کی خریداری کے سلسلے میں لاہور گیا۔ وہاں سے میں نے دو بوریاں دنداسہ خریدا۔ (یہ اخروٹ کے درخت کا خشک چھلکا ہوتا ہے۔ عورتیں اسے اپنے دانتوں کی صفائی کے لیے استعمال کرتی ہیں) میں یہ بوریاں لے کر بسوں کے اڈے پر آیا۔ وہاں میں نے ایک بس کی چھت پر دونوں بوریاں رکھیں اور واپسی کا سفر شروع کیا۔ اسی دوران اچانک موسم ابر آلود ہو گیا۔ یوں لگتا تھا کہ ابھی بارش ہوئی۔ دنداسے کو اگر پانی لگ جائے تو یہ خراب ہو جاتا ہے۔ موسم اتنا خراب ہو گیا تھا کہ کسی وقت بھی بارش شروع ہو سکتی تھی۔ میں بہت پریشان تھا کہ میرے ذہن میں اچانک خیال آیا کہ آج اس ایٹمی نسخے کو استعمال کر کے دیکھوں۔ شاید اللہ تعالیٰ اسی کی بدولت مجھے نقصان پہنچنے سے بچا لے۔ میں نے اسی وقت دل میں تصور کیا کہ یا اللہ! میرے گھر پہنچنے تک بارش نہ ہو۔ یہ ارادہ کر کے میں نے گیارہ مرتبہ وظیفہ پڑھا اور اللہ پر توکل کر کے بس میں بیٹھا رہا۔ اس کے سوا اور کوئی چارہ بھی نہیں تھا۔ اللہ نے مجھ گناہ گار کی دعا قبول فرمالی اور تمام راستہ میں بارش نہ ہوئی۔ جب بس ہمارے شہر کے سٹاپ پر رکی تو بس کے کنڈیکٹر نے دونوں بوریوں کو بس کی چھت سے نیچے پھینکا۔ اس کے ساتھ ہی ہلکی ہلکی پھوار پڑنے لگی۔ میں جلدی جلدی دونوں بوریاں بحفاظت دکان پر لے آیا۔ اس کے بعد زور کی بارش آئی۔

اسی وظیفے کی برکت کا ایک اور واقعہ آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ میرا ایک بہت قریبی دوست ایک عجیب مشکل میں مبتلا تھا۔ اس نے مجھے بتایا کہ عرصہ 20 سال سے عدالت میں مقدمہ زیر سماعت ہے، اس کا فیصلہ نہیں ہو رہا۔ ہم بہت پریشان ہیں، تم ہی کوئی ایسا طریقہ بتاؤ کہ ہماری جان اس عذاب سے چھوٹ جائے۔ کیونکہ ہمارا مخالف فریق اس مقدمے کو سول کورٹ، سیشن کورٹ اور ہائی

کورٹ تک لے جا چکا ہے۔ اس کے باوجود کہ ہم حق پر ہیں، لیکن ہماری دادرسی نہیں ہو رہی۔ میں نے اس کو اپنے وظیفہ کے سابقہ تجربات سے آگاہ کیا۔ میری باتیں سن کر اس کا ذہن مطمئن ہو گیا۔ میں نے اسے سمجھایا کہ اگر تم دل و جان کے ساتھ اس وظیفہ کو مکمل کر لو تو اس مقدمے سے ہونے والی پریشانی سے مستقل طور پر تمہاری جان چھوٹ جائے گی۔ وہ کہنے لگا کہ میں اس وظیفہ کو ضرور کروں گا۔

میں نے اس کے کام کی پیچیدہ نوعیت کو دیکھتے ہوئے عمل میں تھوڑا سا اضافہ کر دیا۔ اس وظیفہ کو روزانہ 1100 مرتبہ اول و آخر درود شریف ابراہیمیؑ گیارہ مرتبہ کے ساتھ پڑھے اور مسلسل 41 دن تک اس عمل کو پہلے بتائے طریقے کے مطابق جاری رکھے۔ میرے دوست نے ذوق و شوق کے ساتھ وظیفہ کرنا شروع کر دیا۔ عمل شروع کرنے کے پندرہ دن بعد اس کے مقدمہ کی تاریخ نکل آئی۔ جب وہ مقررہ تاریخ کو عدالت میں حاضر ہوئے تو اس وظیفے کی برکت سے جج کو مخالف پارٹی کے طریقہ کار پر سخت غصہ آیا اور جج نے اسی دن مقدمے کا فیصلہ میرے دوست کے حق میں کر دیا۔ میرے دوست کی خوشی قابل دید تھی۔ اللہ نے اس کی محنت کا ثمر اسے دے دیا تھا۔

یہ وظیفہ میرا برسوں کا آزمایا ہوا ہے۔ اگر کوئی اس وظیفہ کو کرنا چاہے تو میری طرف سے اجازت ہے۔ بس اتنا خیال رہے کہ اس کے ذریعے کوئی ناجائز کام کرنے کی کوشش نہ کریں۔ کیونکہ یہ روحانی وظیفہ ہے، ناجائز خواہشات کی تکمیل کے لیے اس کو استعمال کرنے پر الٹا نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔

ان ہی عالم دین سے مجھے ایک اور وظیفہ بھی ملا۔ پہلے وظیفہ میں کامیابی کے بعد میری ان سے فرمائش ہوتی تھی کہ مجھے پڑھنے کے لیے مزید کچھ بتائیں۔ ایک دن مولوی صاحب مجھے کہنے لگے کہ تم باموکل استخارہ کا عمل کر لو۔ میں خوشی خوشی عمل کرنے کے لیے تیار ہو گیا۔ یہ 25 دن کا عمل تھا۔ فجر کی نماز کے بعد باوضو ہو کر اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف ابراہیمیؑ کے ساتھ اس وظیفہ کو پڑھنا تھا۔ وظیفہ کے کلمات یہ تھے "نَسْئَلُکَ الْعِصْمَةَ فِی الْحَرَکَاتِ وَ السَّکَنَاتِ" وظیفہ کو کرنے کا طریقہ یہ تھا کہ ان الفاظ کی پہلے دن 100 دانوں والی ایک تسبیح پڑھنی تھی، دوسرے دن 2۔ اسی طرح ہر روز ایک تسبیح کا اضافہ کرتے جانا تھا۔ حتیٰ کہ تیرھویں دن 100 دانوں والی تیرہ تسبیح کی پڑھائی کرنی تھی۔ چودھویں دن سے ہر روز ایک تسبیح کم کر کے پڑھنی تھی۔ جس دن آخری تسبیح 100 کی پڑھائی مکمل ہو جاتی تو عمل مکمل ہو جاتا تھا۔

آخری دن 50 بچوں میں آدھی آدھی روٹی اور حلوہ تقسیم کرنا تھا۔ مولوی صاحب نے استخارہ کرنے کا طریقہ یہ بتایا تھا کہ رات کو سونے سے پہلے سات مرتبہ وظیفہ کے کلمات پڑھ کر دایاں ہاتھ چہرے کے نیچے رکھ کر منہ قبلہ شریف کی طرف کر کے دل میں اپنے مقصد کا ارادہ کر کے سو جانا ہے۔ نیند آنے کی دیر ہے کہ سات موکل خواب میں حاضر ہو جائیں گے۔ وہ خود کہیں گے کہ "تم نے اس کام کے لیے ہمیں طلب کیا ہے اور اس کا یہ جواب ہے۔"

عمل کرنے کے بعد میں نے بطور تجربہ پہلی رات کو عشاء کی نماز کے بعد سات مرتبہ یہ الفاظ دہرائے اور سو گیا۔ رات کو خواب میں سات جنات انسانی شکل میں حاضر ہو گئے۔ میں نے سونے سے پہلے دل میں یہ ارادہ کیا تھا کہ میری بہن جو عرصہ دراز سے بہت سخت بیمار ہے، اس کو کیا بیماری ہے۔ موکلات نے خواب میں بتایا کہ یہ بیماری اللہ کی طرف سے ہے۔ اس پر کسی نے جادو وغیرہ نہیں کیا۔ اس جواب کا یہ فائدہ ہوا کہ ہمیں تسلی ہو گئی کہ یہ جادو یا آسیب کا اثر نہیں۔ بعد میں ہم نے ڈاکٹری علاج جاری رکھا۔

جس رات کو میں یہ تجربہ کرتا ہوں، اسی دن صبح کو میرا ایک استاد مجھے ملنے کے لیے آتا ہے۔ جو کالے علم کا بہت ماہر تھا۔ وہ مجھے بہت دیر کے بعد ملنے کے لیے آیا تھا۔ میں اسے بہت اچھی طرح جانتا تھا۔ اس نے میرے ساتھ مصافحہ کرنے کے لیے ہاتھ آگے بڑھایا۔ میں نے ایک لمحہ میں ایک ہزار مرتبہ سوچا کہ اگر اس سے ہاتھ ملا لیا تو یہ مجھ سے میرا عمل چھین کر لے جائے گا۔ کیونکہ ابھی میں نے عمل کی حفاظت والا وظیفہ نہیں کیا تھا اور اگر میں ہاتھ نہیں ملاتا تو یہ کہے گا کہ میرا کیا نالائق شاگرد ہے۔ اتنی دیر بعد ملنے کے لیے آیا ہوں اور یہ میرے سلام کا جواب دینے اور ہاتھ ملانے کے لیے بھی تیار نہیں۔

مجبوراً مجھے اس کے ساتھ ہاتھ ملانا پڑا۔ ہاتھ ملانے کے بعد دل سے یہ آواز آئی کہ لے بیٹا تمہارا کام تو ختم ہوا۔ لیکن امید کی ایک، ہلکی سی کرن کبھی کبھی کروٹ لیتی کہ شاید استاد نے عمل نہ ہی چھینا ہو۔ رات کو دوبارہ میں نے تجربہ کیا تو کوئی موکل حاضر نہ ہوئے۔ چند دن مولوی صاحب کے ہاں چکر لگائے لیکن ملاقات نہ ہو سکی۔ یہ واقعہ رمضان المبارک کے مہینے میں پیش آیا۔ ایک دن پھر میں ان سے ملاقات کے لیے گیا تو مولوی صاحب کے برخوردار کہنے لگے کہ وہ تو اعتکاف پر بیٹھ گئے ہیں۔ عید کے بعد تیسرے دن میں ان کے پاس گیا۔ وہ اس وقت مسجد میں بچوں کو قرآن پاک پڑھا رہے تھے۔ میں کافی دیر ان کے فارغ ہونے کے انتظار میں پاس ہی بیٹھا رہا۔ فارغ ہونے کے بعد انہوں نے میری طرف دیکھا اور [illegible]

میں نے انہیں بتایا کہ آپ نے مجھے جو عمل بتایا تھا، میں نے وہ مکمل کر لیا لیکن اسکے بعد ایک کالے علم والا استاد مجھے ملنے کے لیے آیا تھا۔ اس کے بعد موکلات کی حاضری نہیں ہوئی۔ انہوں نے مجھے تسلی دی کہ کوئی بات نہیں، اس کا کوئی حل نکال لیں گے۔ اس عمل کے ضائع ہونے کا مجھے بہت دکھ ہوا۔ میں دوبارہ کئی بار اس سلسلے میں انہیں ملنے کے لیے گیا مگر پتہ نہیں کیا وجہ ہوئی کہ وہ مجھے ہر مرتبہ حیلے بہانوں سے ٹالتے رہے۔ بالآخر میں نے وہاں جانا چھوڑ دیا۔ زندگی میں اگر کبھی کامیابی ملی بھی تو اس میں اس کالے علم کے استاد کی وجہ سے ناکامی ہو گئی۔ کاش میں اس سے ہاتھ نہ ہی ملاتا۔ مگر اب افسوس کے سوا اور کچھ نہیں ہو سکتا تھا۔

ایک اور واقعہ جو میری ابتدائی زندگی سے تعلق رکھتا ہے، اسے پڑھ کر بہت سے قارئین کے علم میں اضافہ ہو گا اور وہ اس سے عملی زندگی میں فائدہ حاصل کر سکیں گے۔

میرے والد صاحب نماز کے بہت پابند تھے۔ میری عمر بہت کم تھی لیکن وہ پھر بھی مجھے اپنے ساتھ مسجد لے جاتے۔ غالباً اس وقت میری عمر کوئی چھ برس کے قریب ہو گی۔ میں مسجد میں نماز پڑھنے کے لیے گیا، وہاں ایک بزرگ نماز پڑھنے کے لیے آئے۔ ان کا نام حافظ عبدالغفور تھا اور وہ نہجانوالی کے رہائشی تھے۔ وہ عالم دین اور عامل باعمل تھے۔ وہ مسجد میں نماز ادا کرنے کے بعد بیٹھے ہوئے تھے کہ میں بھی ان کے قریب جا کر بیٹھ گیا اور ان سے درخواست کی کہ مجھے کچھ پڑھنے کے لیے بتائیں۔ وہ مجھے دیکھ کر مسکرائے اور کہنے لگے کہ تمہاری تو عمر ابھی بہت کم ہے، تمہیں کیا بتائیں۔ میں نے کہا کہ آپ مجھے کچھ نہ کچھ پڑھنے کے لیے ضرور بتائیں۔

وہ کہنے لگے: اچھا تم ایسے کرو کہ جب بھی صبح کو تم نیند سے بیدار ہو جاؤ تو چارپائی سے پاؤں نیچے رکھنے سے پہلے تین مرتبہ یہ الفاظ ادا کرنے ہیں:

"اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ" جب تیسری مرتبہ یہ الفاظ ادا کرنے لگو تو آخر میں بائیں کندھے کی طرف منہ کر کے تھوکر کرنا ہے۔ یعنی تھتھکار دینا۔ انہوں نے مجھے تاکید کی کہ بلاناغہ اس عمل کو کرنا ہے۔ تمہارے لیے یہی کافی ہے۔ میں بہت خوش ہوا کہ بزرگوں نے مجھے کچھ نہ کچھ پڑھنے کے لیے بتا دیا ہے۔ اس عمل کو کرتے ہوئے مجھے تقریباً 47 سال ہو گئے ہیں۔ آج بھی میں عمل کرنے کے بعد چارپائی سے نیچے پاؤں رکھتا ہوں۔

مجھے نہیں یاد کہ کوئی دن ایسا گزرا ہو، جب میں نے یہ عمل نہ کیا ہو۔ میں سمجھتا ہوں کہ کالے علم میں میری ناکامی کا سبب یہی وظیفہ بنا کیونکہ میں جب بھی کوئی سفلی عملیات کرنا چاہتا تو دل میں یہ ارادہ کر لیتا کہ بس شوق کی خاطر ایک مرتبہ سیکھنا ہے، پھر اس کو چھوڑ دینا ہے۔

میں نے ہزار بار توبہ کی اور اتنی ہی مرتبہ توبہ ٹوٹی۔ آدھی زندگی بدی اور آدھی نیکی کے ساتھ گزری۔ اب پھر توبہ کی ہوئی ہے اور ابھی تک قائم ہے۔

اگر اس کلمہ میں اتنی طاقت نہ ہوتی اور اس میں اثر نہ ہوتا تو میں آج بہت کامیاب عامل ہوتا۔ میرے بتائے ہوئے شرکیہ وظائف دوسرے لوگوں نے کیے اور انہیں کامیابی مل گئی۔ جب میں نے خود ان کا تجربہ کیا تو کسی نہ کسی وجہ سے مجھے ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔

اللہ کریم نے اس وظیفے میں اتنی برکت اور تاثیر رکھی ہے کہ اس کے ورد نے مجھے بار بار غلط راستوں سے ہٹا کر صحیح راستے پر چلایا۔ اگر اس تحریر کو پڑھنے کے بعد کوئی شخص ہر روز صبح اٹھ کر اسی طریقہ سے ان کلمات کو پڑھنا شروع کر دے تو وہ بھی شیطان کے وسوسوں اور چالوں سے محفوظ رہ سکتا ہے۔

اس نفسا نفسی کے دور میں ہر شخص کامیابی و کامرانی اور منزل مقصود حاصل کرنے کے لیے اپنی بساط کے مطابق کوشش کرتا رہتا ہے۔ کسی کو منزل مل جاتی ہے اور کوئی ساری عمر در در کی ٹھوکریں کھا کر اس دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے۔ پراسرار عملیات کے ذریعے جنات کو قابو کرنے کے لیے میں نے جگہ جگہ دھکے کھائے، بہت زیادہ تکلیفیں برداشت کیں، ہر ناجائز طریقہ اختیار کیا، لیکن پھر بھی میری خواہش اور شوق کی تسکین نہ ہو سکی۔

خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ میری ہر تدبیر پر تقدیر غالب آتی رہی اور میں معجزاتی طور پر شیطانی قوتوں کا آلۂ کار بننے سے محفوظ رہا۔ تسخیر جنات کے شوق میں سوائے تباہی و بربادی کے مجھے کچھ حاصل نہیں ہوا۔ جو واقعات میرے ساتھ پیش آئے ہیں، ان کو بیان کرنے کا صرف ایک ہی مقصد ہے کہ دوسرے لوگ ایسے فضول کاموں میں اپنا وقت برباد نہ کریں اور ان سے نصیحت حاصل کریں کیونکہ کامیابی صرف صراط مستقیم پر چلنے میں ہے۔ چند ایک واقعات قارئین کی خدمت میں تحریر کر رہا ہوں۔

یہ ان دنوں کی بات ہے جب میں نے ابھی توبہ نہیں کی تھی اور شوق دل میں جوان تھا۔ میری ملاقات ایک ایسے شخص سے ہوئی جو بازار میں پرانے رسالے فروخت کرتا تھا۔ اسے بھی عامل بننے کا بہت شوق

تھا۔ میں فارغ اوقات میں گپ شپ لگانے کے لیے اس کے پاس جا کر بیٹھا رہتا۔ ہمارا موضوع گفتگو یہی ہوتا کہ کس طرح جلد از جلد عملیات کے میدان میں کامیابی حاصل کی جائے۔ ایک دن میں اسے ملنے کے لیے گیا تو ایک اجنبی شخص اس کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ رسالے بیچنے والے نے اس سے میرا تعارف کرایا کہ انہیں بھی عملیات سیکھنے کا بہت شوق ہے، ان کی بھی رہنمائی فرمائیں۔ انہوں نے میرے ساتھ کچھ دیر گفتگو کی تو انہیں اندازہ ہو گیا کہ میرے سر پر جنات کو قابو کرنے کا بھوت سوار ہے۔

انہوں نے مجھے ایک عمل بتایا لیکن اس کو کرنے کا طریقہ بہت عجیب و غریب تھا۔ اس سے پہلے میرے تجربہ میں اس قسم کا کوئی عمل نہیں آیا تھا۔ اس عمل کا باقاعدہ وظیفہ شروع کرنے سے پہلے شہر کی تمام گزرگاہوں اور چوراہوں میں سات شیطانوں کے ناموں کا کثرت سے ذکر کرنا تھا۔

میں صبح سے لے کر شام تک سارے شہر میں گھومتا رہتا۔ میرا بس ایک ہی کام تھا کہ ابلیس، شداد، ہامان، نمرود اور فرعون وغیرہ کے ناموں کی تسبیح زبان پر جاری رکھوں۔ یہ ان دنوں کی بات ہے جب میں نے ابھی توبہ نہیں کی تھی۔ چند دنوں میں یہ عمل مکمل ہو گیا۔ اس کے بعد کالے علم کا وظیفہ کرنا تھا۔ یہ اکیس دن کا عمل تھا۔ جو رات گیارہ بجے کے بعد قبرستان میں کسی قبر پر گھڑ سواری کی پوزیشن بنا کر کرنا تھا۔ اس وظیفہ کے تمام کلمات بدھو، سادھو اور دیگر شرکیہ الفاظ پر مشتمل تھے۔ ان کلمات کو قبر پر بیٹھ کر **500** مرتبہ پڑھنا تھا۔ جس پر کم از کم ایک گھنٹہ صرف ہوتا۔ شوق کے ہاتھوں مجبور اور کچھ حاصل کرنے کی جستجو نے مجھ گناہ گار سے یہ کام بھی کروا دیا۔

جس دن شہر کی گزرگاہوں میں پڑھائی مکمل ہوئی، اسی دن میں نے قبرستان میں جا کر ایک قبر کا انتخاب کیا اور وہاں جھاڑو دے کر آیا۔ یہ بھی عمل کا حصہ تھا۔ جس قبرستان کا میں نے انتخاب کیا، اس میں بہت خطرناک سانپوں کا بسیرا تھا لیکن میں نے اس کی بھی پرواہ نہ کی اور روزانہ رات کو قبر پر بیٹھ کر وظیفہ کرنا شروع کر دیا۔ اس عمل میں موکلات کی پہلی حاضری گیارہویں رات کو ہونی تھی لیکن موکلات آٹھویں رات کو ہی حاضر ہو گئے۔ میں قبر پر سوار عمل کرنے میں مصروف تھا کہ میرے سامنے کتے کا چھوٹا سا بچہ نمودار ہوا۔ پہلے تو مجھے بہت غصہ آیا اور میں نے سوچا کہ اس کو ایک ڈنڈا مار کر بھگا دوں۔ پھر دل سے آواز آئی کہ کتے کے بچے کا یہاں کیا کام؟ یہ کوئی موکل ہے جو کتے کی شکل میں آیا ہے۔ میں نے پڑھائی جاری رکھی تو کتے کا بچہ میرے پیچھے جا کر بیٹھ گیا اور اس نے اتنی خوفناک آواز میں چیخ ماری کہ

میرے جسم کا ایک ایک بال خوف کی وجہ سے کھڑا ہو گیا۔ میں بہت خوف زدہ ہوا۔ اس کی چیخ کی آواز سن کر کہیں شہر کے سارے لوگ قبرستان کا رخ نہ کرلیں۔ میں اٹھ کھڑا ہوا اور وہاں سے بھاگنے کا ارادہ کیا لیکن شوق کے ہاتھوں مجبور میں نے اپنے دل کو سمجھایا، تسلی دی اور دوبارہ بیٹھ کر پڑھائی شروع کر دی کہ کہیں میری اس غفلت کی وجہ سے شوق ادھورا نہ رہ جائے۔ پڑھائی مکمل کرنے کے بعد میں گھر آ گیا۔ میں نے 21 راتوں کی پڑھائی مکمل کرلی لیکن نہ تو دوبارہ کوئی حاضری ہوئی اور نہ ہی مجھے کچھ حاصل ہوا۔

تقریباً ایک ہفتہ بعد میری ملاقات اس شخص سے ہوئی جس نے مجھے یہ عمل بتایا تھا۔ اس نے مجھ سے پوچھا: کیوں بھئی! آپ کا کام بن گیا؟ میں نے اسے تمام حالات وواقعات سے آگاہ کیا۔ میری باتیں سن کر وہ کہنے لگا کہ اگر تمہیں اس آسان عمل میں کامیابی نہیں ہوئی تو دنیا میں کوئی ایسا عمل نہیں جو تم کر سکو۔ وہ کہنے لگا کہ میں نے ایک عیسائی کو یہ عمل کرایا تھا، جب رات آخری تھی تو ایک دو گز لمبا سانپ حاضر ہو گیا۔ اس سانپ نے آتے ہی عیسائی کو اپنی مضبوط گرفت میں لے لیا۔ لیکن وہ گھبرایا نہیں اور اس نے پڑھائی جاری رکھی۔ جب وظیفہ مکمل ہو گیا تو موکلات نے حاضر ہو کر اس کی تابعداری قبول کرلی۔ اگر تم اس سے ملنا چاہتے ہو تو میرے ساتھ کراچی چلو۔ اس وقت وہ روزانہ ہزاروں روپے کما رہا ہے۔ میں نے اس سے درخواست کی کہ استاد جی! اب مجھے اس کا کوئی حل بتائیں کہ میں کیا کروں؟ وہ مجھے کہنے لگا کہ میں تمہیں اپنے استاد سے ملواؤں گا، شاید وہ تمہاری رہنمائی کر سکیں۔ اس کا استاد فیصل آباد کے قریب ایک گاؤں کے قبرستان میں رہتا تھا۔ ایک دن پروگرام بنا کر ہم وہاں چلے گئے۔ اس عامل نے میری باتیں سن کر کہا: آپ واپس چلے جائیں، میں ایک دو ماہ تک آپ کے پاس آؤں گا اور آپ کا مسئلہ ٹھیک طریقے سے حل کرا دوں گا۔ ہم وہاں سے واپس چلے آئے۔ میں نے ایک ایک دن ان کے انتظار میں گزارا۔ دو ماہ مکمل کیے لیکن وہ نہیں آئے۔ میں دوبارہ اکیلا فیصل آباد جا کر ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے پھر آنے کا وعدہ کیا لیکن وہ نہیں آئے اور نہ ہی دوبارہ میں نے رابطہ کرنے کی ضرورت محسوس کی۔

میرے شب و روز عملیات کی تلاش اور انہیں کرنے میں بسر ہو رہے تھے کہ میرے ایک دوست عامل نے مجھے ہمزاد کو تسخیر کرنے کا عمل کرنے کا مشورہ دیا۔ یہ عمل بھی قبرستان میں بیٹھ کر کرنا تھا۔ اس عمل کو کرنے کے لیے میں نے صوفیاں والے قبرستان کا انتخاب کیا۔ رات گیارہ بجے کے قریب میں ایک بالٹی میں پانی اور ہاتھ میں ڈنڈا لے کر قبرستان کی طرف روانہ ہوا۔ جب میں قبرستان [illegible]

گدھے کے برابر تھا، وہ میرے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے خطرناک تیور دیکھ کر میں پیچھے ہو گیا، مجھے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ اب آگے جاؤں یا واپس چلا جاؤں کہ اچانک اس کتے نما گدھے نے چھلانگ لگائی اور نظروں سے غائب ہو گیا۔ میں حوصلہ کر کے قبرستان میں داخل ہوا۔ وضو کیا اور پڑھائی شروع کر دی۔ اس عمل کو گیارہ سو مرتبہ پڑھنا تھا اور یہ تقریباً ایک گھنٹے کی پڑھائی تھی۔ میں نے اپنا کام مکمل کیا اور گھر کی طرف روانہ ہوا۔ گھر کے دروازے پر پہنچ کر اپنے بڑے بیٹے کے رونے کی آواز سنائی دی۔ میں دروازے پر کم و بیش آدھ گھنٹہ کھڑا سوچتا رہا کہ اب کیا کروں۔ دروازہ کھٹکھٹانے کو دل نہ کرے کہ سارے گھر والے جاگ جائیں گے اور سوال کریں گے کہ اس وقت کہاں سے آئے ہو۔ ادھر بچے کے رونے کی رفتار میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔ میرے دل میں خیال آیا کہ لگتا ہے یہ وظیفہ بھی نامکمل ہی چھوڑنا پڑے گا۔ میں نے دروازہ کھٹکھٹانے سے پہلے وہیں کھڑے ہو کر یہ الفاظ ادا کیے کہ کل سے یہ عمل کرنے کے لیے نہیں جانا۔ یہ الفاظ کہنے کی دیر تھی کہ بچے کے رونے کی آواز بند ہو گئی۔ اس کے بعد میں نے دروازے پر دستک دی۔ میری اہلیہ نے خاموشی کے ساتھ دروازہ کھول دیا اور میں اپنی چارپائی پر جا کر سو گیا۔ بعض وظائف ایسے ہوتے ہیں کہ ان کے آغاز میں موکلات تنگ کرنا شروع کر دیتے ہیں تاکہ آدمی پریشان ہو کر وظیفہ کرنا چھوڑ دے۔

جب میرے بچے کی عمر آٹھ نو سال ہو گئی تو پھر دل میں شوق پیدا ہوا کہ دوبارہ کسی ایسے عمل کی کوشش کرنی چاہیے جو بہت اعلیٰ پائے کا ہو۔ میں نے اپنے ایک عامل دوست سے اس خواہش کا تذکرہ کیا۔ وہ کہنے لگا کہ جو عمل تم کرنا چاہتے ہو، اس میں تمہاری اولاد کی زندگی خطرے میں پڑ جائے گی۔ میں نے کہا کہ اولاد کی خیر ہے، عمل میں کامیابی ہونی چاہیے۔

یہ بہت زبردست قسم کا کالا علم تھا۔ اس عمل کی میں نے آزمائشی طور پر پانچ سات دن پڑھائی کی۔ جب کوئی مصیبت نازل نہ ہوئی تو میں نے اس عمل کو کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ جس رات میں نے باقاعدہ وظیفے کے لیے بیٹھنا تھا، دوپہر کے وقت میں نے قبرستان جا کر ایک قبر کو منتخب کیا اور اس جگہ کی صفائی کر کے گھر واپس آ گیا۔ دروازے سے اندر داخل ہوا تو گھر کی خواتین میرے بیٹے کو بستر پر لٹا کر اردگرد پریشانی کے عالم میں بیٹھی ہوئی تھیں۔ میرے بیٹے کی آنکھیں الٹی ہو گئی تھیں اور وہ بے سدھ لیٹا ہوا تھا۔ میں نے ان سے پوچھا کہ اسے کیا ہوا ہے تو وہ کہنے لگیں کہ ایک گھنٹہ پہلے یہ خود ہی آ کر بستر پر لیٹ گیا ہے، کچھ سمجھ نہیں آ رہی کہ اس کو کیا ہو گیا ہے۔

میں نے فوری طور پر ڈاکٹر سے رابطہ کیا لیکن کسی کی سمجھ میں کچھ نہ آیا۔ شام تک یہی سلسلہ چلتا رہا، جو بھی ڈاکٹر آ کر اسے چیک کرتا، یہی کہتا کہ اس کو دوائی کس مرض کی دیں؟ سمجھ نہیں آ رہی، اس کو کیا ہوا ہے۔ ہاں البتہ یہ آج رات صحیح سلامت نکال گیا تو شاید پھر اس کے بچنے کی کوئی امید نکل آئے۔ بجائے اس کے کہ میں رات جا کر قبرستان میں عمل کا آغاز کرتا، میری تمام رات بچے کی چار پائی کے پاس بیٹھے گزری۔ صبح ہونے تک اس کی طبیعت جوں کی توں رہی۔ نہ تو اس نے کوئی حرکت کی اور نہ کچھ کھایا پیا۔ صبح دس بجے کے قریب بچے کی نانی اتفاقاً لاہور سے ملنے کے لیے آئی۔ اس نے بچے کی حالت دیکھی تو ہمیں مجبور کر کے لاہور کے کسی بڑے ڈاکٹر کے پاس چلنے کو کہا اور کسی سیانے ڈاکٹر کو چیک اپ کرانے کے لیے بچے کو اپنے ساتھ لاہور لے گئیں۔ وہاں ڈاکٹروں نے اس کے مختلف ٹیسٹ کیے اور دوائیں لکھ کر دیں۔ جب نرس نے بچے کو انجکشن لگایا تو کچھ دیر بعد بچے نے آنکھیں کھولنا شروع کر دیں اور پوچھنے لگا کہ مجھے یہاں کیوں لے کر آئے ہیں؟ جب دوپہر کو اسے دوائی کی دوسری خوراک دی گئی تو وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔ شام کو تیسری خوراک کھانے کے بعد وہ چلنے پھرنے لگ گیا۔ جب ڈاکٹر صاحب وارڈ میں اسے دیکھنے کے لیے آئے تو ہم نے ان سے اجازت مانگی لیکن وہ کہنے لگے کہ مریض کو ایک دن مزید ادھر رہنے دیں۔ میرا بیٹا بالکل تندرست ہو گیا کیونکہ اس کو تکلیف تو کوئی اور تھی۔ اصل مسئلہ تو میرے عمل کرنے کا تھا۔ وظیفہ شروع کرنے سے پہلے ہی موکلات نے اپنا اثر دکھا دیا تھا کہ کہیں اس کا والد ہمارے لیے دردِ سر نہ بن جائے۔ ان کا یہ حربہ کامیاب رہا اور میں نے اولاد کی محبت کے ہاتھوں مجبور ہو کر وہ عمل کرنے کا ارادہ ترک کر دیا۔

عملیات کے حصول کی تگ و دو کے دوران میری ملاقات صوفی محمد شریف صاحب سے ہوئی، وہ پہلے بہت بڑے ڈاکو تھے۔ ایک مرتبہ ان کے دل میں توبہ کا خیال آیا تو وہ سب کچھ چھوڑ کر گوشہ نشین ہو گئے۔ انہوں نے پرہیزگاری اور تقویٰ میں کمال حاصل کیا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں بہت اچھی آواز سے نوازا تھا۔ وہ اکثر اپنی سریلی آواز میں یہ شعر پڑھا کرتے تھے۔

بخش محبت یا رب اپنی نالے حب نبی سرور دی
پادے خیر نہیں گھٹ جاندی، رحمت تیرے گھر دی

ان کی آواز میں جادوئی اثر تھا۔ انسان تو کجا جن بھی ان کی آواز پر فریفتہ تھے۔ پتا نہیں ان کے دل میں چلہ کشی کا خیال کیسے آ گیا۔ انہوں نے بغیر کسی رہنمائی اور استاد کے شوقیہ طور پر ایک عمل کا آغاز کیا۔

38 ویں رات حاضری ہو گئی اور لاکھوں کی تعداد میں موکلات حاضر ہو گئے اور ایک زبان ہو کر کہنے لگے کہ صوفی صاحب: یہ عمل وغیرہ چھوڑیں، ہم تو پہلے ہی آپ کے عقیدت مند ہیں کیونکہ آپ نے گناہوں کی زندگی سے توبہ کی ہے۔ اس کے بعد جنات کا ان سے رابطہ ہو گیا اور وہ جب بھی انہیں کوئی کام کہتے تو وہ مکمل تابعداری سے حکم بجا لاتے۔ صوفی صاحب کے متعلق مشہور تھا کہ ان کی شادی ایک پری سے ہوئی ہے۔ بقول ان کے اس پری سے ان کے چار بیٹے پیدا ہوئے جو ان کے علاوہ کسی اور کو نظر نہیں آتے تھے۔

جب صوفی صاحب کی اتنی قابلیت اور درویشی میرے علم میں آئی تو میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں اپنے شوق سے آگاہ کیا کہ میں پری کی تسخیر کا عمل کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے کہا: یہ کوئی مشکل کام نہیں، اگر تم چاہو تو آج سے ہی اس عمل کا آغاز کر دو۔ انہوں نے مجھے قرآن مجید کی ایک آیت بتائی۔ اسے گیارہ سو مرتبہ پڑھنا تھا۔ یہ تقریباً دو گھنٹے کا عمل تھا اور آبادی سے باہر کسی کھلے مقام پر گیارہ راتوں میں یہ وظیفہ مکمل کرنا تھا۔ جب پہلے دن عمل مکمل کرنے کے بعد میں رات بارہ بجے کے قریب گھر واپس آیا اور خاموشی سے سو گیا۔ رات دو بجے کے قریب ہائے ہائے کی آوازیں سن کر میری آنکھ کھل گئی۔ گھر کے ایک فرد کو کسی چیز نے اوپر اٹھا کر بہت زور سے نیچے پھینکا تھا۔ اس کی چیخ و پکار کی وجہ سے تمام اہل خانہ اٹھ کر بیٹھ گئے۔ جب اس سے پوچھا گیا کہ تمہیں کیا ہوا ہے؟ تو اس نے کہا کہ مجھے نہیں معلوم کس نے مجھے اوپر اٹھایا ہے؟ البتہ دھکا دے کر نیچے ضرور پھینکا ہے۔ صبح میں نے اپنے عامل دوست سے اس واقعہ کا تذکرہ کیا۔ وہ کہنے لگا کہ ان کاموں میں اس طرح کی تکلیفیں تو آتی ہی رہتی ہیں۔ ابھی تو اور بہت سی مصیبتیں آئیں گی۔ اگر حوصلہ ہے اور برداشت کر سکتے ہو تو عمل کو جاری رکھو۔ میں نے دوسرے دن عمل کیا کرنا تھا، پندرہ دن تک گھر کے اس فرد کا علاج معالجہ کراتا رہا۔

میری طرح جو لوگ بھی عملیات کے ذریعے جنات کو تسخیر کرنے کے چکر میں مبتلا ہیں، وہ طرح طرح کے مصائب صرف اس امید پر برداشت کرتے رہتے ہیں کہ جب کبھی کامیابی ملے گی تو انہیں سکھ کا سانس لینا نصیب ہوگا۔ یہ خام خیالی ہے، جنہیں کامیابی مل جاتی ہے، ان کی پریشانیوں میں اور اضافہ ہو جاتا ہے۔ میں سینکڑوں عاملوں سے ملاقاتیں کر چکا ہوں۔ میں نے آج تک کسی کالے علم کے عامل کو سکھی نہیں دیکھا۔ البتہ جو لوگ روحانی عملیات کے ماہر ہیں اور صرف شرعی طریقے پر چلتے ہیں، وہ خود بھی مطمئن [illegible] زندگی گزارتے ہیں اور دوسرے لوگ بھی ان سے فیض حاصل کرتے ہیں اور اس کا صلہ

انہیں دونوں جہانوں میں ملتا ہے۔

پان کے شوق نے مجھے عملیات کی دنیا سے دور کر دیا:

میں نے اپنی ضدی طبیعت کے ہاتھوں بہت نقصان اٹھائے۔ ایک ایسی چیز جواب میری زندگی کا حصہ بن چکی ہے کہ اس کے بغیر میں زندہ نہیں رہ سکتا۔ میں اپنی اس عادت کے ہاتھوں بہت مجبور ہوں۔ میں اپنی بیوی، بچوں کے بغیر تو وقت گزار سکتا ہوں مگر اس کے بغیر مجھے کسی پل چین نہیں ملتا۔ صرف رمضان المبارک ایک ایسا بابرکت مہینہ ہے جس میں اللہ کی طرف سے صبر عطا ہو جاتا ہے۔ اس عرصہ میں میرے اور اس کے درمیان کچھ دیر کے لیے تعلقات منقطع ہو جاتے ہیں۔

یہ ہیں تمباکو کی پتیوں والے زہریلے پان جو میں بہت زیادہ تعداد میں کھاتا ہوں۔ ایک ضد تو میری عملیات پر عبور حاصل کرنے کی تھی اور دوسرا پان کھانے کا شوق میرے سر پر سوار تھا۔ مجھے پان کھانے کا شوق کس طرح پیدا ہوا؟ اس کی بھی عجیب ہی داستان ہے۔ یہ آج سے بیس سال پہلے کی بات ہے۔ ایک شخص سامان کی خریداری کے لیے روزانہ ہماری دکان پر آیا کرتا تھا۔ اس کے منہ میں ہر وقت پان ہوتا۔ روزانہ آنے کی وجہ سے میرا اس کے ساتھ اچھا تعلق بن گیا۔ ایک دن وہ مجھے کہنے لگا کہ میں آپ کی خدمت میں ایک پان پیش کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے اسے بتایا کہ میں پان نہیں کھاتا۔ چند دن بعد اس نے پان کھانے کے فوائد بیان کیے اور مجھے دوبارہ پان کھانے کی دعوت دی لیکن میں نے پھر انکار کر دیا۔ اس کے بعد وہ تین ماہ تک مسلسل وقفے وقفے سے مجھے پان کھانے کی دعوت دیتا رہا۔ ایک دن بدقسمتی سے میں نے پان کھانے کی ہامی بھر لی۔ وہ میرے لیے تازہ پان لگوا کر لایا اور بڑی چاہت سے میری خدمت میں پیش کیا۔ جب میں نے پان منہ میں رکھ کر چبانا شروع کیا تو میرا دماغ گھوم گیا۔ بہت سخت قسم کے چکر آئے اور پیٹ میں گڑبڑ شروع ہو گئی۔ میں نے فوراً پھینک دیا۔ اس دوران مجھے سخت پسینہ آ گیا اور لیٹرین میں جانے کی حاجت محسوس ہوئی۔ میں نے دکان پر کسی کو احساس نہ ہونے دیا کہ میرے ساتھ کیا بیتی ہے اور لیٹرین سے واپس آ کر دوبارہ کام شروع کر دیا۔

ہم نے فیصل آباد کی ایک کمپنی کو شیشے کے گلاسوں کا آرڈر دیا ہوا تھا۔ اتفاق سے اسی وقت کمپنی کا ایجنٹ مال لیکر آ گیا۔ میری ذمہ داری تھی کہ ٹوٹے ہوئے گلاسوں کو علیحدہ کر کے صحیح مال کی گنتی کروں لیکن میرے دماغ کو ابھی تک اتنے چکر چڑھے ہوئے تھے کہ مجھ سے سارے مال کو چیک کرنے کی ہمت نہ

رہی۔ میں نے اپنی جان چھڑانے کے لیے گلاسوں کو سرسری طور پر چیک کرنے کے بعد والد صاحب سے کہا کہ سارا مال ٹھیک ہے۔ اور جلدی جلدی سارا مال دکان کے اندر رکھ دیا۔ پان کھانے کی وجہ سے پہلے نقصان کا آغاز ہو گیا۔

میں نے اپنے طور پر اس شخص کے پان کھلانے کے مذاق کو چیلنج سمجھ کر قبول کر لیا اور دل میں فیصلہ کر لیا کہ میں اس پان کو کھا کر چھوڑوں گا۔ دوپہر کے وقت میں نے گھر جا کر کھانا کھایا اور اس کے بعد قریبی پان فروش سے اسی قسم کا تمباکو کی پتیوں والا پان لگوا کر کھانے لگا۔ پان منہ میں رکھنے کی دیر تھی کہ مجھے تین چار الٹیاں آئیں، جو کچھ کھایا پیا تھا' وہ سب باہر نکل آیا۔ اس کے بعد میں ایک گھنٹے تک چارپائی پر نڈھال پڑا رہا۔ جب ذرا ہوش آیا اور طبیعت سنبھلی تو پھر دوبارہ پان لے کر کھایا۔ دل میں یہ خیال تھا کہ اگر وہ یہ پان کھا سکتا ہے تو میں اسے کیوں نہیں کھا سکتا۔ کیونکہ میری صحت اس سے بہت اچھی تھی۔ اب عملیات کی فکر بھول گئی اور پان کھانے کا شوق سر پر سوار ہو گیا۔

میں آج بھی اس شک میں مبتلا ہوں کہ مجھے پان کھانے کی جو لت پڑی ہے، اس میں بھی کہیں غائبانہ طور پر موکلات کا ہاتھ کارفرما نہ ہو۔ قصہ مختصر میں نے آٹھ دن اس پان کو کھانے کی کوشش کی اور بالآخر میں اس پان کو کھانے میں کامیاب ہو گیا۔ میری صحت اتنی اچھی تھی کہ میں اس بھاری پان کو برداشت کر گیا۔ آہستہ آہستہ میری عادت پختہ ہو گئی۔ پہلے ایک مہینے میں روزانہ پانچ پان کھانا میرا معمول بن گیا۔ جوان خون تھا، اس لیے پان کھانے میں بہت مزہ آتا اور عجب قسم کا روح پرور سکون ملتا۔

وہ شخص جس نے مجھے پان جیسی لعنت سے متعارف کرایا تھا، ایک دن پوچھنے لگا کہ صوفی! روزانہ کتنے پان کھا لیتے ہو؟ میں نے اسے بتایا کہ پانچ پان روزانہ کھا لیتا ہوں تو وہ کہنے لگا: گھبرانے کی ضرورت نہیں دس پندرہ پان تو روزانہ میں کھا جاتا ہوں۔ اس کی یہ بات سن کر میں نے روزانہ پان کھانے کی تعداد بڑھا کر دس کر دی۔ ایک سال تک یہی تعداد برقرار رہی۔ شروع شروع میں لوگوں نے مجھے بہت سمجھایا۔ گھر والوں اور دوستوں نے بہت سے ایسے لوگوں کی مثال دی، جن کو مسلسل پان کھانے کی وجہ سے منہ کا کینسر ہو گیا اور اس سے ان کی موت واقع ہو گئی۔

میرا ذہن بہت تیز تھا مگر ان نامراد پانوں کی وجہ سے بالکل تباہ ہو گیا۔ مجھے دماغی کمزوری کا احساس ہونے لگا۔ میں نے بہت دوائیاں استعمال کیں، کبھی طاقت کے انجکشن لگوائے۔ یہ سب کچھ برداشت

کرنے کے باوجود بھی مجھ سے پان نہ چھوٹ سکے۔ میں نے دس ہزار مرتبہ پان کھانے کی عادت کو ترک کرنے کا ارادہ کیا لیکن میری یہ عادت اتنی پختہ ہو چکی ہے کہ سوائے کسی معجزے کے موت کے ساتھ ہی اس کا خاتمہ ممکن ہے۔ آج بھی جب تک میں روزانہ بارہ، چودہ پان نہ کھالوں مجھے سکون نہیں ہوتا۔ اب ایک واقعہ آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں جو پان کھانے کے شوق کی بدولت میرے تجربہ میں آیا۔

ایک پان فروش جس کو سب لوگ بھیا کہتے تھے، میرا دوست بن گیا۔ اسے بھی عملیات سیکھنے سے بہت لگاؤ تھا۔ میں جب بھی پان کھانے کے لیے اس کے پاس جاتا، وہ عملیات کے موضوع پر کسی نہ کسی کے ساتھ گفتگو کر رہا ہوتا۔ عملیات پر بحث مباحثہ اس کا محبوب مشغلہ تھا۔ میں نے ایک دن رازداری سے اس سے بات کی کہ آپ کی نظر میں کوئی ایسا عامل ہے جو کوئی اچھا سا عمل کرا دے۔ وہ کہنے لگا: کون سا عمل کرنا ہے؟ میں نے کہا: کوئی بھی ہو جائے، چاہے نوری ہو، کالا ہو یا سفلی ہو، میں کرنے کے لیے تیار ہوں۔ اس نے مجھے ایک عامل کا پتہ بتایا جو ایمن آباد شہر میں رہتا تھا اور موچیوں کا کام کرتا تھا۔ ہم دونوں ایک دن پروگرام بنا کر اس عامل کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس عامل کے ساتھ بھیا کا اچھا تعلق تھا۔ اس نے آنے کا مقصد بیان کرتے ہوئے کہا کہ صوفی صاحب میرے دوست ہیں، انہیں کوئی اچھا سا عمل کرا دیں۔ کشف حاصل کرنے کا طریقہ یہ تھا کہ دربار پر دوزانوں بیٹھ کر آنکھیں بند کر کے آدھ گھنٹے تک درود پاک پڑھنا تھا۔ میں نے ان کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق دربار پر جا کر درود شریف پڑھنا شروع کیا۔ چند منٹ بعد مجھے یوں محسوس ہوا کہ میرا جسم پھیل کر بہت موٹا اور لمبا چوڑا بنتا جا رہا ہے۔ کشف کے دوران میں ہی میں نے محسوس کیا کہ میں گوجرانوالہ کچہری پہنچ گیا ہوں۔ وہاں ایک عدالت میں ہماری جائیداد کا کیس چل رہا تھا۔ میں عدالت کے جج سے کہتا ہوں کہ ہمارے کیس کی فائل باہر نکالو۔ جج نے فوراً وہ فائل نکال کر مجھے دکھائی تو میں اسے ہدایت دینے لگ گیا کہ اس کو اس طریقے سے جلد نمٹا دو۔ ابھی میں اس کے ساتھ بحث مباحثہ کر رہا تھا کہ مجھے بھیا کی آواز سنائی دی۔ وہ مجھے بلا رہا تھا کہ اب آ بھی جاؤ' بہت زیادہ دیر ہو گئی ہے۔ میں نے آنکھیں کھول دیں تو سارا منظر غائب ہو چکا تھا۔ ہم دونوں واپس عامل کے پاس آئے۔ میں نے انہیں تمام واقعہ سے آگاہ کیا۔ وہ کہنے لگے کہ آپ کو اجازت مل گئی ہے، اب آپ ایک اور کام کریں۔ میرے والد صاحب کی قبر پر جائیں اور اسی طریقے سے آنکھیں بند کر کے 100 مرتبہ قل شریف پڑھ کر آئیں۔ میں [illegible]

واپس عامل کے پاس آیا تو وہ پوچھنے لگے: پڑھائی کرنے کے دوران تمہارا دل قائم رہا؟ میں نے جواب دیا کہ اللہ کے فضل سے مجھے کوئی گھبراہٹ نہیں ہوئی۔ تو وہ کہنے لگے: یہاں سے بھی اجازت ہو گئی، اب آپ کو عمل کرا دیں گے۔ عمل کا طریقہ کار اور وظیفہ بتانے سے پہلے انہوں نے اپنی گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے کہا کہ یہ عمل کالے علم کا ہے۔ اس کو کالا پاک کہتے ہیں۔ اس عمل میں کامیابی کی صورت میں ہر وقت باوضو رہنا، ایک جوڑا پاک صاف کپڑوں کا اور ایک لوٹا پانی کا ہر وقت اپنے پاس رکھنا ضروری ہے تاکہ کہیں جاتے ہوئے اگر راستے سے کپڑوں پر گندے چھینٹے پڑ جائیں تو اسی وقت حصار کھینچ کر کپڑے تبدیل کرنے ہوں گے۔ اسی طرح پیشاب، سونا، کھانا پینا بھی اپنے اردگرد دائرہ لگا کر کرنا ہوگا۔ اس کے علاوہ سفر پیدل کرنا ہے، چاہے 100 میل کا ہو۔ تانگے اور گاڑی پر نہیں بیٹھنا۔ اگر تانگے پر بیٹھو گے تو اس کا پہیہ ٹوٹ جائے گا اور اگر گاڑی پر سوار ہو گے تو اس کا ٹائر پنکچر ہو جائے گا۔ میں نے ان تمام شرائط پر آمادگی ظاہر کی تو وہ کہنے لگے کہ اس کے علاوہ کچھ شرائط میری بھی ہیں۔ میں نے کہا: وہ بھی فرما دیجیے۔ وہ کہنے لگے: میں تمہیں جو کام بھی کہوں، تم نے انکار نہیں کرنا۔ میں نے بندوق تمہارے کندھے پر رکھ کر چلانی ہے۔ اس سے چاہے کسی کو کتنا بھی نقصان ہو، تمہیں کوئی اعتراض نہ ہوگا اور اگر میں تمہیں یہ کہوں کہ یہاں میری جگہ پر بیٹھ کر جوتیاں مرمت کرو تو تمہیں یہ کام بھی کرنا ہوگا۔ میں نے اس کی بھی ہامی بھر لی۔ پھر انہوں نے مجھے عمل لکھ کر دیدیا اور تاکید کی کہ اس کو یاد کرنے کے دوران بھی حصار کھینچ لینا ہے۔ حصار کے بغیر ایک لفظ بھی زبان پر نہیں لانا ورنہ نقصان اٹھانا پڑے گا۔ جاؤ جا کر اس عمل کو یاد کرو، تین چار دن بعد میں خود تمہارے گھر آؤں گا۔ میں نے ان کے بتائے ہوئے طریقے پر عمل کیا۔ چار دن بعد وہ خود ہمارے گھر آ گئے۔ میں نے حسب توفیق ان کی خدمت کی۔ انہوں نے مٹھائی بہت خوش ہو کر کھائی۔ اس کے بعد فرمانے لگے کہ تمہیں موکلات نے قبول کر لیا ہے۔ یہ مٹھائی میں نے کم اور موکلات نے زیادہ کھائی ہے۔ تم باقاعدہ عمل شروع کرنے سے پہلے مجھے 32 روپے 10 آنے موکلات کے لیے کڑاہی کی رقم ادا کرو۔ میں نے انہیں رقم ادا کر دی اور اسی رات عمل کا آغاز کر دیا۔ یہ 21 دن کا عمل تھا جو سحری کے وقت اٹھ کر گھر میں ہی کرنا تھا۔ ان دنوں رمضان المبارک کا مہینہ تھا۔ عمل شروع کرنے کے تین دن بعد جمعۃ المبارک آ گیا۔ میں فجر کی نماز پڑھنے کے بعد عامل صاحب سے ملنے کے لیے ان کے شہر پہنچ گیا۔ اس دن کا زیادہ حصہ میں نے ان کے پاس گزارا۔ اس دوران جمعہ کی نماز کا وقت بھی

ہوا۔ لیکن نہ انہوں نے خود جمعہ کی نماز پڑھی اور نہ ہی مجھے حکم دیا۔ جب چار بجے سہ پہر کا وقت ہوا تو میں اجازت لیکر واپس آ گیا۔

عمل کرنے کے دوران میں نے ان کے ساتھ مسلسل رابطہ رکھا۔ ہر جمعہ کو میں ان کے پاس حاضر ہوتا اور اپنی کارگزاری سے آگاہ کرتا۔ اس دوران عامل صاحب موکلات کے لیے کڑاہیوں کے نام پر مجھ سے رقم بٹورتے رہے۔ کبھی انہوں نے **20** روپے **10** آنے کا تقاضا کیا، کبھی **36** روپے **10** آنے اور کبھی **40** روپے **10** آنے کا۔ میں ان کی یہ خواہش بھی پوری کرتا رہا۔

عمل ختم ہونے سے **8** دن پہلے ایک عجیب واقعہ پیش آیا۔ میں جتنا وقت عمل کی پڑھائی کرتا، باہر گلی میں ایک کتا خوفناک انداز میں بھونکتا رہتا۔ میں نے یہ بات عامل استاد موچی صاحب کو جا کر بتائی۔ وہ کہنے لگے: آج کے بعد کتے کے بھونکنے کی آواز نہیں آئے گی۔ انہوں نے مجھے علیحدہ علیحدہ ایک ایک لفظ میں مکمل آیت الکرسی کاغذ پر لکھ کر دی اور کہنے لگے کہ اب عمل کی پڑھائی اس کے اوپر بیٹھ کر کرنی ہے۔ اور یہ بھی کہا کہ اگر کوئی حافظ قرآن یا کوئی ایسا دوست جو تمہیں فلاں سورۃ الٹی الفاظ میں یاد کرا دے اس کو یاد کرنا ہے۔ میں نے بہت سوچا کہ اس پاپ کے لیے کس شخص کا انتخاب کروں مگر مجھ کو کسی سے یہ بات کرنے کا حوصلہ نہ ہوا۔ البتہ آیت الکرسی کو میں نے جائے نماز کے نیچے رکھ کر جب دوبارہ عمل کی پڑھائی کی تو دوبارہ کتے کے بھونکنے کی آواز نہیں آئی۔

اللہ اللہ کر کے **21** ویں رات آئی۔ اتفاق سے صبح عید کا دن آتا تھا۔ مجھے اس رات اتنی سخت نیند آئی کہ میری وقت مقررہ پر آنکھ نہ کھل سکی اور وہ رات عمل کے بغیر ہی گزر گئی۔ تین چار دن بعد عامل موچی میرے پاس آئے اور پوچھنے لگے کہ ہاں بھئی! عمل پورا ہو گیا۔ میں نے انہیں ساری حقیقت بتا دی کہ میری آنکھ نہ کھل سکی اور وہ رات گزر گئی۔ عامل نے میری بات سن کر رونا شروع کر دیا۔ وہ کافی دیر تک روتا رہا اور شکوے کرتا رہا کہ میں نے تو تمہیں بہت بہادر سمجھ کر یہ وظیفہ بتایا تھا۔ نہ ہی میرے باپ دادا نے آج تک اتنی آسانی کے ساتھ کسی کو یہ عمل بتایا تھا اور نہ ہی میں نے۔

میں نے تو تمہیں بہت کچھ سمجھا تھا۔ تم نے میری ساری محنت خاک میں ملا دی۔ وہ کہنے لگا کہ اب میری کڑاہی **50** روپے **10** آنے ادا کرو اور میں واپس جاؤں۔ قصہ ختم۔ میں نے انہیں رقم ادا کی اور وہ چلے گئے۔

یہ عمل پورا نہ ہونے کے بعد جب میں نے غور کیا تو مجھے سمجھ آئی کہ اللہ کریم نے مجھے بہت بڑے

خبیث عمل سے بچا لیا۔ شوق سے میری عقل ماری گئی اور میں اتنا اندھا ہو گیا کہ اللہ کے پاک کلام پر بیٹھ کر جنات کو قابو کرنے کے لیے عمل کرتا رہا۔ اگر میں اس عمل میں کامیابی حاصل کر بھی لیتا تو اس کی شرائط پر پورا اترنا میرے لیے انتہائی مشکل کام تھا۔ کسی بھی وقت شرائط میں معمولی کوتاہی پر مجھے اپنی جان سے ہاتھ دھونا پڑتے۔ میں زندگی میں دعا کیا کرتا تھا کہ اے اللہ! مجھے بری موت سے محفوظ رکھنا اور حالت ایمان میں اپنے پاس بلانا، شاید میری یہی دعا قبول ہوگئی۔

میری اپنے ان بھائیوں سے التجا ہے جو کالے علم کے شوق میں اپنا وقت برباد کر رہے ہیں کہ وہ میرے ان تجربات سے نصیحت پکڑیں۔ آج بھی ہر شہر میں ڈھیروں کے حساب سے اس قسم کے خبیث عامل نتائج کی پرواہ کیے بغیر نا سمجھ شائقین کی جان کے ساتھ ہولی کھیلنے پر تیار بیٹھے ہیں۔

دعاؤں کی قبولیت کا راز:

ہر شخص کی خواہش ہوتی ہے کہ اس کا کاروبار دن دگنی رات چوگنی ترقی کرے، لیکن بعض اوقات حالات ایسا رخ کر لیتے ہیں کہ انسان اپنے آپ کو بے بس محسوس کرتا ہے اور اس کی کوئی تدبیر کارگر نہیں ہوتی۔ ایسی مشکل گھڑی میں صرف خدا کی ذات پر توکل ہی انسان کو مشکلات سے نجات دلاتا ہے۔ مجھ پر جب بھی کوئی مشکل وقت آیا، میں نے وظائف کے ذریعے ہی اللہ سے مدد طلب کی۔ رب کریم نے ہمیشہ مجھ نادان اور نافرمان کی کوتاہیوں کو نظر انداز کر کے مجھ پر اپنے فضل و کرم کے دروازے کھول دیئے اور دعاؤں کو قبولیت سے نوازا۔

بڑے بھائی کی وفات کے تیسرے دن والد محترم مجھے کہنے لگے کہ میری ایک بات توجہ سے سنو! وہ یہ کہ تمہارا بڑا بھائی فوت ہو گیا ہے۔ میں پریشان ہوں کہ اس کی اولاد کا کیا بنے گا؟ میں نے انہیں کہا کہ آپ ان کی فکر چھوڑیں اور اللہ کی طرف دھیان کریں۔ انہوں نے دوبارہ اپنی بات کو دہرایا تو میں نے وہی جواب دیا۔ تیسری مرتبہ انہوں نے پھر یہی بات کہی تو میں نے انہیں جواب دیا کہ اگر بھائی کی اولاد کا طریقہ کار درست رہا اور کسی کی باتوں میں نہ آ کر انہوں نے اگر میرے ساتھ ہٹ دھرمی یا لڑائی جھگڑے سے گریز کیا تو میں جائیداد سے انہیں پورا حصہ ادا کروں گا۔ والد صاحب کو میری بات پر بہت اعتماد تھا۔ انہیں معلوم تھا کہ یہ جو کہتا ہے، وہ کر دیتا ہے۔ میرا جواب سن کر وہ بہت مسرور ہوئے [illegible]۔ خاموشی اس بات کا ثبوت ہے کہ آدمی اس عمل پر رضامند ہے۔ بیماری کی

وجہ سے والد محترم بہت زیادہ کمزور ہو گئے تھے۔

ذرا سی غلطی اور والد کی وفات:

ایک دن چارپائی پر لیٹے ہوئے کروٹ بدلنے لگے تو نیچے گر گئے۔ جس سے ان کی کمر کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ ان کی حالت بہت تشویش ناک تھی۔ میرے ایک دوست حاجی محمد یوسف صاحب جن کا میڈیکل سٹور تھا، وہ تیمارداری کے لیے گھر تشریف لائے۔ والد صاحب کو دیکھ کر کہنے لگے کہ یہ بہت تکلیف میں ہیں۔ میں آپ کو ایک دوا لا کر دیتا ہوں، اس کے کھانے سے ان کی حالت سنبھل جائے گی۔ میں ان کے ساتھ میڈیکل سٹور پر گیا اور دوا لا کر والد صاحب کو کھلا دی۔ یہ دوا بہت زیادہ نشہ آور تھی۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ دوا کھانے کے کچھ دیر بعد والد صاحب کی زبان بند ہو گئی۔ آنکھیں الٹی ہو گئیں۔ حالت مزید خراب ہو گئی۔ تین دن تک ان کی یہی حالت رہی۔ ہم نے یہ دن سخت مشکل میں گزارے۔ بعد میں ہمیں معلوم ہوا کہ میرے دوست نے جو دوا دی تھی، اس میں نشے کی بہت زیادہ مقدار شامل تھی اور گردہ کی تکلیف میں مبتلا شخص کے لیے نشہ آور دوا بہت مہلک ثابت ہوتی ہے۔ تین دن بعد والد صاحب اس جہان فانی سے کوچ کر گئے۔ والد صاحب کی تجہیز و تکفین سے فارغ ہو کر گھر واپس آئے تو رات کو ایسا محسوس ہوتا جیسے کوئی اوپر سے جھانک رہا ہے۔ اس بناء پر مجھے گھر سے خوف آنے لگا۔ میں نے اپنے ایک دوست قاری صاحب سے اس معاملے کا ذکر کیا۔ انہوں نے مجھے مشورہ دیا کہ تین دن مسلسل روزانہ اڑھائی کلو میٹھے چاول پکا کر غریبوں میں تقسیم کریں۔ ان کی ہدایت پر عمل کرنے سے ہمارے گھر سے خوف کی کیفیت ختم ہو گئی۔ والد صاحب کی وفات کے چار روز بعد ہی جائیداد کی تقسیم کا معاملہ شروع ہو گیا۔ میرے والد اور میرے درمیان جو گفتگو ہوئی تھی، اس کا علم صرف مجھے تھا۔ اس لیے میں نے اپنے بھائی کے بچوں کو وراثت سے مکمل حصہ ادا کر دیا۔ اب وہ مرحلہ شروع ہوتا ہے جس میں مجھے ایک دعا کے ذریعے کشادہ رزق حلال نصیب ہوا۔ جب جائیداد تقسیم ہو رہی تھی تو دکان کا سامان لینے کے لیے کوئی بھی تیار نہ تھا۔ سب کے مجبور کرنے پر مجھے اپنے حصے میں اس سامان کو وصول کرنا پڑا۔ اس کے علاوہ میرے حصے میں ایک گودام آیا جو بازار سے فاصلے پر تھا اور گاہک کا اس طرف بالکل کوئی رجحان نہیں تھا۔ یہ علاقہ تھا غلہ منڈی کا، جس گلی میں مجھے گودام ملا، اس سے کوئی راہگیر گزرنا پسند نہیں کرتا تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ باہر سے آنے والے زمیندار جب غلہ منڈی میں گدھوں پر غلہ لاد کر لاتے تو [illegible] گلی میں

باندھ دیتے۔ مجھے یہاں نئے سرے سے دکانداری کا آغاز کرنا پڑا۔ میں نے سابقہ دکان پر نہ تو یہ لکھ کر لگایا کہ دکان یہاں سے تبدیل ہو کر فلاں جگہ منتقل ہو گئی ہے اور نہ ہی گاہکوں میں اس بات کی تشہیر کی کہ میں یہ دکان چھوڑ رہا ہوں بلکہ میں نے اللہ کے بھروسے پر نئی جگہ دکان کا سلسلہ شروع کر دیا اور ساتھ ہی حضرت ام سلمیٰؓ والی دعا کا وظیفہ شروع کر دیا۔ اس امید پر کہ اللہ تعالیٰ میرے لیے بہتر اسباب پیدا کر دے گا۔ یہ وہ دعا تھی جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس وقت بتائی تھی جب ام سلمیٰؓ کے شوہر انتقال کر گئے تھے۔ حضرت ام سلمیٰؓ فرماتی ہیں کہ میں جب اس دعا کو پڑھتی تو دل میں خیال کرتی کہ مجھے ابو سلمیٰؓ سے بہتر شوہر کس طرح مل سکتا ہے لیکن اللہ کا ایسا فضل ہوا کہ اس دعا کے طفیل میری شادی آپؐ سے ہو گئی۔ یہ دعا تھی:

اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَ اخْلُفْ لِیْ خَیْراً مِنْہُ۔ (بخاری)

میں ہر نماز کے بعد تین مرتبہ اس دعا کو پڑھتا اور دکان پر فارغ اوقات میں بھی اس کا ذکر جاری رکھتا۔ اس کے ساتھ ساتھ میں اللہ سے یہ بھی کہتا کہ یا اللہ! بازار والی دکان پر جو گاہک میرے پاس آتے تھے، تو اپنی رحمت سے ان کے دلوں کو میری طرف پھیر دے۔ میں یہ دعا انتہائی خشوع و خضوع سے کرتا تھا۔ چند دن گزرنے کے بعد ہی اللہ نے اپنا فضل کر دیا۔ میرے پاس اتنے زیادہ گاہک آنا شروع ہو گئے کہ سابقہ پچاس سالہ دکانداری میں میرے پاس اتنے گاہک نہیں آئے تھے۔ اگر کوئی صاحب دل آج بھی اپنی مشکلات سے نجات اور بہتر اسباب کے لیے اس دعا کو جتنی زیادہ تعداد میں پڑھے گا، اتنی ہی جلدی اس کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔ میرا تو یہ آزمودہ نسخہ ہے۔

درویش صفت لٹیروں کے کرتوت:

میں آپ کو ایک درویش کا قصہ سناتا ہوں جو میرے ساتھ پیش آیا۔ اس قسم کے ہزاروں درویش آپ کے اردگرد دھونی مارے بیٹھے ہیں۔ ایک رات کو میں اور میرے دوست حاجی محمد یوسف صاحب جلسہ سن کر دیر سے واپس آئے۔ میں اپنے گھر چلا گیا اور سونے کی تیاری کرنے لگا۔ میری بیٹی جو ہمیں ملنے کے لیے لاہور سے آئی ہوئی تھی اور قریب ہی چارپائی پر سو رہی تھی، اچانک اس کی چیخ بلند ہوئی اور اس نے امی جی، امی جی کی آوازیں دینا شروع کر دیں۔ میری اہلیہ بھاگتی ہوئی اس کے پاس پہنچی اور [illegible] بچی خوف سے تھر تھر کانپ رہی تھی اور دہشت سے اس کے چہرے کا رنگ زرد ہو رہا

تھا۔ جس طرح خوف سے بچی نے آوازیں نکالی تھیں، عامل ہونے کے رعب میں، میں نے اس کی نقل اتار کر ویسی ہی آوازیں نکال دیں۔ یہ ایک حماقت تھی کہ مجھے کسی نے کیا کہنا ہے۔ جس چیز نے بچی کو ڈرایا تھا، میری آوازیں سن کر وہ میری طرف آ گئی۔ اس نے آتے ہی میرے پورے جسم پر قبضہ کر لیا اور میرے جسم کے تمام بال کھڑے ہو گئے۔ میری بچی تو تھوڑی دیر بعد سو گئی لیکن خوف اور پریشانی سے تمام رات میں سو نہ سکا۔ یہ خوف مسلسل تین دن تک مجھ پر طاری رہا۔ میں نے اپنے طور پر بہت پڑھائی کی لیکن مجھے سکون نصیب نہ ہوا۔ یہ ان دنوں کی بات ہے، جب میں عملیات سے توبہ کر چکا تھا۔

میں نے اپنے ایک عامل دوست سے اس بات کا تذکرہ کیا۔ وہ حافظ قرآن اور خاندانی عامل تھے اور کچی کوٹھی لاہور کے قریب رہتے تھے۔ انہوں نے گھر آ کر دم کر دیا، تعویذ لکھ کر دیئے اور دم شدہ پانی کے چھینٹے گھر کے اندر لگانے کے لیے کہا۔ اللہ نے شفا دیدی اور سکون نصیب ہو گیا۔ انہیں رخصت کرنے سے پہلے میں نے پوچھا کہ آپ کی کیا خدمت کریں تو کہنے لگے: رہنے دیں، اس کی کوئی ضرورت نہیں۔ میں نے پھر بھی زبردستی سو روپے ان کی خدمت میں پیش کر دیئے جو انہوں نے قبول کر لیے۔ اس کے بعد وہ مجھے اکثر ملنے کے لیے آتے۔ میں حسب توفیق ان کی خاطر تواضع کرتا، چاہے دس گاہک دکان پر سودا لینے کے لیے کھڑے ہوں، میں ان کی طرف توجہ دینے کی بجائے سب کام چھوڑ کر عامل دوست کی طرف متوجہ ہو جاتا اور انہیں عزت سے بٹھاتا۔ یہ سب کچھ میں اس لیے کرتا تھا کہ میرے نزدیک وہ بہت نیکوکار ہستی تھے اور مجھے ان سے فیض بھی حاصل ہوا تھا۔

میرا محبت بھرا رویہ دیکھ کر انہوں نے مجھ سے مستقل رابطہ رکھا اور چار پانچ دن کے وقفے کے بعد میرے پاس آنا شروع کر دیا۔ ایک مرتبہ وہ میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ مسجد کے لیے صفوں کی ضرورت ہے۔ میں نے انہیں اپنی حیثیت کے مطابق رقم دے دی۔ کچھ عرصہ بعد انہوں نے مجھ سے فرمائش کی کہ مجھے پانچ ہزار روپے ادھار کی ضرورت ہے۔ میرے پاس صرف چار ہزار روپیہ تھا جو میں نے دکان کا سامان لانے کے لیے رکھا ہوا تھا، میں نے انہیں بتایا کہ میرے پاس صرف چار ہزار روپے ہیں۔ وہ کہنے لگے کہ یہی دے دیں، میں بیس دن بعد آپ کو یہ رقم واپس لوٹا دوں گا۔ میں نے ان کے بہت سے کمالات دیکھے ہوئے تھے اور ان سے بہت متاثر تھا، اس لیے مجھ سے انکار نہ ہو سکا۔ میں نے چار ہزار روپے ان کے حوالے کر دیئے۔ رقم ادھار لینے سے پہلے وہ ہر تیسرے یا چوتھے دن آیا کرتے

تھے لیکن چار ہزار روپے ادھار لینے کے بعد وہ ایک سال تک واپس نہ آئے۔ ایک دن صبح صبح دکان پر آ گئے اور کہنے لگے کہ رقم آپ کو مل گئی ہے؟ میں ان کی بات سن کر حیران ہوا اور ''نہیں'' میں جواب دیا۔ وہ کہنے لگے کہ میں افغانستان چلا گیا تھا اور جانے سے پہلے ایک طالب علم کے ہاتھ آپ کو رقم بھیج دی تھی، اس کے بعد آج ہی واپس آیا ہوں۔ آپ فکر نہ کریں، میں چند دن تک آپ کو بتا دوں گا کہ رقم کس وجہ سے آپ کو نہ مل سکی۔ اس کے بعد وہ دوبارہ مجھے ملنے نہیں آئے۔

پھر دو سال بعد ان کا ایک دوست قاری عبدالستار مجھے ملا۔ میں نے اسے ساری تفصیل سے آگاہ کیا اور انہیں حافظ صاحب کے کرتوت بتائے۔ میری باتیں سن کر قاری صاحب پریشان ہو گئے اور کہنے لگے کہ میں کوشش کر کے جلد ہی آپ کی رقم واپس دلوا دوں گا لیکن حافظ جی کے سر پر اس لعن طعن کا کوئی اثر نہ ہوا۔ اس کے بعد میں نے مختلف جگہوں پر عامل حافظ صاحب کے خلاف بیانات جاری کرنے شروع کر دیئے۔ میں نے ان کے رشتہ داروں کو اپنا دکھڑا سنایا۔ جب میری جرأت اور ''زبان درازی'' کی رپورٹ حافظ صاحب کے پاس پہنچی تو وہ مجبور ہو کر میرے پاس آ گئے۔ انہوں نے تین ہزار ادا کیے اور باقی ایک ہزار روپے ایک مہینے بعد دینے کا وعدہ کر کے چلے گئے۔ آج ان کے وعدے کو چار ماہ گزر گئے ہیں لیکن وہ ابھی تک واپس نہیں آئے۔ میں اسی انتظار میں بیٹھا ہوا ہوں کہ کب حافظ صاحب کا وعدہ پورا ہو اور وہ میری رقم واپس کر دیں۔

اس قسم کے بے شمار درویش صفت لٹیروں نے مجھ سے مختلف بہانوں سے ہزاروں روپے بٹورے۔ اس واقعہ کے بعد میرا اعتماد بہت مجروح ہوا کہ توبہ تائب ہونے کے باوجود ایک فراڈ یا میرے ساتھ ہاتھ کر گیا۔ اب تو بار بار دل میں یہی خیال آتا ہے کہ ؎

یا رب یہ تیرے سادہ دل بندے کدھر جائیں
درویشی بھی عیاری، سلطانی بھی عیاری